تو عشق بی کرانم

تحریر : عظمیٰ مجاہد

BURAQ READER

وہ جیسے ہی گھر میں داخل ہوا نسوانی قہقہوں کے ساتھ ابھرتی وہ مردانہ آواز

اسے مزید ناگواری میں مبتلا کر گئی تھی۔

نو،ارزق لالہ چیٹنگ نہیں۔۔۔"یہ وہ آواز تھی جسے سن کر بسام شاہ"

ہمیشہ عجیب ناگواری میں مبتلا ہو جاتا تھا۔ایک تمبو میں لپٹی وہ لڑکی،سوچوں

کے در پر آتے ہی اسکے اندر تک ناگواری بھر گئی۔

دیکھو حورے،چیٹنگ میں نہیں تمہاری دوست کر رہی ہے میں جہاں"

تھا،وہاں محض پھول نہیں کانٹے بھی تھے اور یہ اتنی بے دھڑک ان کانٹوں

سے بچتی بچاتی میرے تک کیسے آگئی ؟اٹس مین اس نے چیٹنگ سٹارٹ کی "تھی۔۔۔۔

ارزق شاہ نے فاتحانہ انداز میں مسکراتی اوج شاہ کو گھورا تھا جس نے آنکھ مچولی کھیلتے کھیلتے اتنی آسانی سے اسے پکڑ لیا تھا۔

"اوہو۔۔۔ارزق شاہ تمہارے ساتھ ہمیں کھیلنا ہی نہیں چاہیئے تھا،ایٹ لیسٹ اپنی صفت میں مجھے مت رکھو چیٹر۔۔اوہ زقی از آ چیٹر ،زقی از آ چیٹر۔۔۔"وہ اسے صاف چڑاتے بولی تھی۔

"تمہاری تو،آج تم بچ کے دکھاؤ مجھ سے۔۔۔۔"وہ اپنا نام بگاڑے جانے پر ہمیشہ چڑ جاتا تھا اور اوج شاہ نے اسے خوب طیش دلائی۔وہ آنکھ مچولی کا کھیل اب پکڑن پکڑائی میں بدل چکا تھا شاید۔ارزق شاہ نے بے تحاشہ ہنستی حوریہ شاہ کو دیکھا تو خفگی سے اسے گھورا۔

تم میری بہن نہیں ہو سکتی حورے، ہمیشہ دشمنوں کی سائیڈ لیتی "

ہو۔۔۔"ارزق شاہ کے ڑکر کہنے پر وہ بے تحاشہ ہنسنے لگی تھی۔

پہلے مجھ تم سے ہی نبٹنا چاہیئے حورے کی بچی۔۔۔"ارزق شاہ نے اوج شاہ کو"

،اپنی دستر سے دور دیکھ حوریہ شاہ کی واٹ لگانی چاہی تو وہ الٹے قدموں بھاگنے

کو تھی جب، سامنے سے آتے شخص سے ٹکرائی۔

یا وحشت، کیا مصیبت پڑ گئی ہے ایسے بھاگنے کی؟"بسام شاہ نے اپنا سہارا "

لیتی حوریہ شاہ کو سختی سے ڈپٹا تو وہ اسکی آواز سے ہی کانپتی، زمین بوس ہوتی

اسے بھی لے ڈوبی تھی جبکہ ،دور کھڑے ارزق شاہ اور اوج شاہ، ان دونوں

کے گرنے پر ہنسے جا رہے تھے۔

"سس۔۔ سوری میں۔۔۔"

یہ تنبو سنبھالا نہیں جاتا تو اوڑھتی کیوں ہوں اسٹوپڈ۔۔۔"بسام شاہ کی"

آنکھوں سے ہی نہیں لب و لہجے سے بھی چھلکتی نفرت اسے سن سا کر گئی تھی

جو بنا اسے سہارا دیئے خود ہی اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

کیا ہو رہا ہے یہ ؟" تبھی گھر کے اندرونی حصے سے آتے اربد شاہ کی آواز پر "

ماحول میں سناٹا چھایا جب اسکی نظر بسام شاہ کے قریب گری، حوریہ شاہ پر

پڑی تھی۔اربد شاہ کا چہرہ پل میں سفید پڑا تھا۔

حورے جان۔۔۔"وہ تیزی سے بھاگتا اس تک پہنچا تو ارزق شاہ اور اوج شاہ"

نے گھبرائی نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھا۔

تم نے کہا تھا عالی جاہ، گھر نہیں ہیں ؟" ارزق شاہ نے دانت کچکچاتے ہوئے"

سرگوشی کی تو وہ فوراً اثبات میں سر ہلا گئی۔

"ہاں، انکی گاڑی نہیں ہے گیراج میں اور۔۔۔"

اوہ خدا، ایک گاڑی نا ہونے پر تم نے سمجھا لالہ گھر نہیں ہیں، ڈفر انکی گاڑی تو" میں خود ورکشاپ چھوڑ کر آیا ہوں۔اب مناؤ اپنی خیر۔۔۔" ارزق شاہ نے دبے قدموں کھسکنا چاہا جب اوج شاہ کی بھی جان نکلی۔وہ تو ہمیشہ ایسا ہی کرتا تھا، ہر بگڑی بازی میں سب کو پھنسا کر خود نکل جایا کرتا تھا۔

تم کہیں نہیں جا رہے زقی، ورنہ میں تمہارا اگلہ دبا دونگی، تم ہمیں دو دو جلاد" میں چھوڑ کر نہیں جا سکتے۔۔" اوج شاہ نے اسکا بازو سختی سے تھاما تو وہ اسے گھور کر رہ گیا۔

حد ہے لاپرواہی کی تین لوگ یہاں موجود ہیں اور کسی کو توفیق نہیں ہو رہی" کہ حورے کو اٹھا دیں۔اور ارزق کیا تماشہ ہے یہ، کیا بچوں کی طرح کھیل رہے ہو تم، لگا دی نا حورے کو چوٹ۔۔۔"

وہ انتہائی فکر مند سا، حوریہ شاہ کی چھلی بازو تھامے اسکا جائزہ لیتے ساتھ ساتھ

ان تینوں کی کلاس لے رہا تھا۔

"اور بسام تم، تم تو اتنے پاس تھے اگر تم۔۔۔"

لالہ، ہہ۔۔۔ ہم ہماری غلطی سے گرے ہیں پلیز۔۔۔" حوریہ شاہ کی جان"

پر بنی تھی کہ اربد شاہ، ابھی اسکی وجہ سے بسام شاہ کی کلاس لگانے جا رہا تھا۔

"حورے لیکن۔۔۔"

لالہ پلیز ہمیں درد ہو رہی ہے۔۔۔" حوریہ شاہ اچھے سے جانتی تھی کہ کیسے"

اپنے لالہ کو رام کرنا ہے جبھی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسوئوں لیئے ان

تینوں سے اسکی توجہ ہٹائی تو وہ پھر سے اسکا بازو دیکھنے لگا۔

میں ڈرائیور کو کال کرتا ہوں، ابھی ہم ہاسپٹل چلتے ہیں۔۔۔" وہ متفکر سا"

کال ملانے لگا جبکہ بسام شاہ نے، ارزق شاہ کو گھورا آیا، وہ جب بھی اسکے بلانے

پر شاہ مینشن آتا تھا کوئی نا کوئی انہونی اسکے انتظار میں ہوتی تھی اور اسوقت وہ

اربد شاہ کی ڈانٹ کھانے کے موڈ میں تو ہر گز نہیں تھا جبکہ وہ حوریہ شاہ میں

لگ کر ان تینوں کو فلوقت بھول چکا تھا جبکہ اس جان خلاصی پر اوج شاہ اور

ارزق شاہ نے تشکر بھری سانس لی تھی۔

حوریہ شاہ نے ایک بے چین نظر، اپنے قریب ٹھہرے سب سے اپنے، پر

سب سے زیادہ اجنبی رہنے والے شخص پر ڈالی بنا یہ نوٹس کیئے کہ اربد شاہ

نے اسکی مصروفیت اور اسکی آنکھوں میں اُمڈتی سرشاری کو بغور دیکھا تھا۔وہ

اربد شاہ ایک ایسا جادو گر جسکی سحر انگیز پرسنالٹی دنیا کو اپنا دیوانہ بناتی تھی پر

شاید کسی کو معلوم نہ تھا کہ اس شخص کی جان ایک مینا میں قید تھی اور وہ تھی

اسکی چھوٹی بہن حوریہ شاہ جسکی زرا سی تکلیف پر اسکی جان نکلنے لگتی تھی بھلا وہ

اسکی آنکھوں میں جلتے دیپ کیسے نہ دیکھ پاتا۔اس نے حوریہ شاہ کے گرد بازو

کا مضبوط حلقہ بناتے اسے ساتھ لگائے چلنے میں سہارا دیا جسکے پاؤں پر بھی شاید چوٹ لگی تھی۔ بسام شاہ نے کس قدر بیزاری سے یہ منظر دیکھا۔ بھلا کوئی اسے دیکھ کر یہ کہہ سکتا تھا کہ وہ ایک اعلیٰ عہدے پر بیٹھا شخص تھا جو اس لڑکی کے معمولی بہانے بھی سہہ رہا تھا۔ ایک زہر خند سوچ کے آتے اس نے حوریہ شاہ سے نظریں ہٹائیں جبکہ اوج شاہ بھائی کے بیزار رویوں پر اداس، دور جاتی حوریہ شاہ کو دیکھنے لگی تھی۔

●●●●●● ●●●●●● ●●●●●● ●●●●●● ●●●●●●●●

پنک ربن بینڈ، ہاف بلو سکرٹ اور وائٹ ٹائٹس پاجامہ اور وائٹ شوز کے ساتھ وہ کوئی وائٹ فیری تھی جو پرائمری پر موٹڈ کلاس میں انٹر ہوئی، جب اس لڑکی نے، پہلی نظر میں ہی، سیکنڈ رو میں بیٹھے سٹوڈنٹ کو اپنی جانب متوجہ کیا تھا جو متلاشی نگاہوں سے اپنے لیئے کوئی مناسب جگہ دیکھتی اسکے

پاس سے گزری تھی اور وہ بے ساختہ ہی اسکا ہاتھ تھام گیا تھا۔ آگے بڑھتی بچی نے مڑ کر سوالیہ نظروں سے اپنی ہی عمر کے بچے کو دیکھا تھا۔

آپ۔۔ آپ یہاں بیٹھ جائیں، میرے ساتھ۔۔۔ "وہ اپنے ڈیسک سے" اٹھتے اسکیلئے اپنی جگہ چھوڑ گیا تھا جو شاید اس نے اس اسکول میں پہلی بار کیا تھا۔ اس وائٹ سنڈریلا نے کسقدر خوشی سے اس بچے کو دیکھا۔

ہاں یہ جگہ ٹھیک رہے گی تھنیکیو۔۔۔ "وہ بنا جھجھکے اسکے برابر سے گزرتی" اسکی چھوڑی جگہ پر آن بیٹھی تھی اور وہ بھی اس سے فاصلہ رکھتے پھر سے بیٹھ گیا۔ کلاس میں اکادکا بچے موجود تھے جنکو شاید انکے پیرنٹس وقت سے پہلے چھوڑ جایا کرتے تھے۔ کیونکہ ابھی اسکول ڈسپلن اسٹارٹ ہونے میں وقت تھا۔

اس نے اپنا ہاتھ فرینڈلی انداز میں اپنے ساتھ بیٹھے بچے کی طرف بڑھایا تھا۔"

"مائے سیلف۔۔۔۔ا۔۔"

شاہی۔۔۔"ابھی وہ اپنا تعارف کرانے کو اسکا ہاتھ تھامنے ہی لگا تھا جب "

،اس سے ایک سال چھوٹا اسکا بھائی وہاں آیا تھا۔

شاہی؟"وہ کچھ حیرت سے دوسرے بچہ کا پکارا نام دہرا رہی تھی۔کچھ انوکھا"

نام تھا اسکا شاید۔وہاں آنے والا بچہ بھی چونکا تھا۔

شاہی،لالہ یہ آپکی فرینڈ ہیں کیا؟"اس نے انتہائی پر تجسس نظروں سے،اس"

ڈول نما لڑکی کو دیکھا تھا جو اسکے لالہ کے برابر میں بیٹھی۔اس نے آج تک

اپنے لالہ کو سکول میں کسی لڑکے کے ساتھ بھی نہیں دیکھا تھا آیا کہ کوئی

لڑکی؟اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتا،اس بچی نے زوروشور سے اثبات

میں سر ہلاتے اسے سمائل پاس کی تھی۔

سم۔۔ کیا ہوا؟" سم جب سے آیا تھا وہ اس بچی کو ہی دیکھ رہا تھا جو اسکے بھائی" کی فرینڈ تھی اور یہ بات، شاہی کو جانے کیوں بری لگ رہی تھی۔

"لالہ وہ۔۔۔"

"ٹیچر آرہی ہیں۔۔۔"

تبھی وہاں ایک بچہ تیزی سے بھاگتا ہوا آیا تھا۔ وہاں موجود اکا، دکا بچے فورا الرٹ ہوئے جو نیؤ سیشن اور کلاس میں پرموٹ ہو کر آئے تھے ان میں کچھ نئے بچے بھی شامل ہوئے تھے اور اا کے برابر بیٹھی بچی ان میں سے ایک تھی۔ سم وہاں سے بھاگا تھا جبکہ وہ مطمئن سا اپنی نئی دوست کی طرف متوجہ ہوتے اس سے، اسکے پچھلے اسکول کے بارے میں پوچھنے لگا تھا کیونکہ یہ بچی اسکے سیکشن کے ساتھ پرموٹ ہو کر نہیں آئی تھی۔ کلاس کا وہ سب سے لائق بچہ، اپنے حد درجہ، روکھے انداز کی وجہ سے کبھی کسی کا دوست نہیں بن پایا تھا

پر آج نئی کلاس میں ایک نئی تبدیلی تھی جو اسکے فیلوز کو حیران تو ضرور کر رہی تھی۔ کلاس کے اختتام پر، اسکے برابر بیٹھی بچی نے اسے اپنی دوستی کا پہلا تحفہ دیتے ایک ہیئر ربن تھمایا تو وہ اسے قیمتی متاع کو پورا دن مٹھی میں بھینچے، گھر میں بھی سنبھالے ہوئے تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"وی آر بیسٹ فرینڈ شاہی۔۔۔۔۔"

"آئی ہیٹ یو شاہی، وی آر نتھنگ فار اِیچ ادر۔۔۔۔۔"

"لالہ۔۔۔۔۔"

ایک مترنم نسوانی آواز نے اسے سوچوں کی گہری نیند سے جگایا تھا، نجانے کب سے وہ اپنے بچپن کی بھول بھلیوں میں گھوم رہا تھا۔ کچھ آوزیں اور یادیں تھیں جو بچپن سے اسکے ساتھ تھیں، جو اسکی عمر کے ساتھ پروان چڑھ رہی تھیں۔

"لالہ۔۔۔۔۔۔یہ۔۔۔۔"

اس نے کچھ ناراضگی سے اسکے ہاتھوں میں موجود پنک ربن کو دیکھا تھا، جو وقت کے ساتھ اپنا رنگ کھو رہا تھا۔اس نے چونک کر اپنی ہتھیلی پر موجود اس عام سی شے کو دیکھا، جو اسکیلئے تو ہر گز عام نہیں تھی۔اس نے دوبارہ سختی سے مٹھی بھینچ لی۔

"کیا ہوا حورے؟"

وہ گہری سوچوں کے بھنور کو پوری طرح جھٹکتے اسکی جانب متوجہ ہوا تھا۔

مجھے سمجھ نہیں آتی لالہ، آپ بھول کیوں نہیں جاتے، اسے۔آئی مین"

"،انہیں آفکورس مجھ سے بڑی ہو نگی بٹ۔۔۔۔۔۔۔"

"حورے، میں نے کہا تھا نا کہ اس ٹاپک پر کوئی بات نہیں کرے گا؟"

آج پہلی بار تو نہ تھا کہ گھر کا کوئی فرد اسے یوں ڈسٹرب دیکھ، اس انجان لڑکی

سے خائف ہوا تھا، اور نہ یہ پہلی بار تھا کہ اسے، برا لگا تھا کہ کوئی اس لڑکی کی

ذات سے خائف ہو۔ وہ محبت تھی وہاں موجود شخص کی تو اس سے جڑے

سبھی لوگوں پر لازم تھا وہ اسکی محبت سے محبت کرتے کیونکہ اسے خود سے

جڑے رشتوں کی قدر کروانا آتی تھی۔

لالہ، آپ جانتے ہی نہیں، جب آپ اس مخصوص یادوں کے فیز میں"

"ہوتے ہیں ہمیں کتنا ہرٹ ہو رہا ہوتا ہے؟

حورے کی آنکھیں اسکے سخت لہجے پر نم ہوئیں تو وہ لب بھینچ گیا تھا۔ یہ

بے وقوفی نہیں تو اور کیا تھی کہ وہ اپنے لوگوں کو اس لڑکی کیلیئے ہرٹ کر جاتا

تھا جسکی کوئی شناخت، تک اسکے پاس نہیں رہی تھی ماسوائے ان چیدہ چیدہ

چیزوں اور یادوں کے۔ گزرے پندرہ سالوں میں وقت نے کس، کس طرح سے کروٹ نہیں لی ہو گی۔ جانے وہ کہاں سے آئی تھی اور کہاں گئی۔

پہلے اسکی دوستی، پھر اسکی محبت اور پھر بلاوجہ کی نفرت، بڑی ترتیب سے تباہ کیا ہے اس نے اس شخص کو جو پیدا ہی پتھر ہوا تھا پر اسے دیکھ کر موم ہو جایا کرتا تھا اور وہ پھر سے اسے اس ڈگر پر چھوڑ گئی تھی تا عمر پتھر رہنے کیلیئے۔۔۔

"حورے، ایسا کچھ نہیں میری جان، آپکے لالہ آپ سے بہت پیار کرتے ہیں، وہ تو کیا کسی کو بھی اتنی اجازت نہیں کہ ہماری حورے کو کوئی ہرٹ کرے۔۔۔"

اس نے اپنی لاڈلی بہن کے ہاتھ تھامے کچھ عقیدت سے انہیں لبوں سے لگایا تو وہ بھائی کی اس محبت پر کھل اٹھی تھی۔ اسکا موڈ بہتر ہوتے دیکھ اس نے بھی زیادہ چھیڑنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔

لالہ ہمیں اتنی جلدی شادی نہیں کرنی اور پھر، ہمارے ایڈمیشن کا کیا بنے" گا؟ ہمیں بھی آپ سب کے ساتھ شہر میں رہنا ہے۔۔"ارباد شاہ اسکا بازو تھامے اس پر لگی بینڈچ کا جائزہ لینے لگا تھا جب

وہ اپنی اصل پریشانی پر آئی تو وہ مسکراتے ہوئے، اسکے سر پر ہاتھ رکھ گیا

بس کچھ دن، اور حورے جان، جیسے ہی ایڈمیشن اسٹارٹ ہوں گے ہم آپکا" ایڈمیشن کروادیں گے۔۔۔"وہ اسے بھرپور تسلی سے نوازتے بولا تو، اسکے دل میں گدگدی سی ہوئی تھی۔ شہر آکر پڑھنا اسکا خواب تو ہرگز نہیں تھا مگر جس شخص سے اسکی نسبت جڑی تھی وہ شہر کا ہی ہو کے رہ گیا تھا اور حویلی تو آنا بھول ہی جاتا تھا۔ حوریہ شاہ، اسکے سرکل میں اپنی کم تعلیم پر شرمندہ تو ہرگز نہیں کرا سکتی تھی جبھی ایک جنون سا سوار تھا آگے بڑھنے کا خود کو ثابت کرنے کا۔ ارباد شاہ اسکا جان عزیز تر بھائی جو ہمیشہ ہی اسکی معمولی تکلیف پر

تڑپ اٹھتا تھا بھلا وہ سلطانہ شاہ کے سامنے اسکیلئے ڈٹ کے کیوں نہیں کھڑا ہو گا جن پر آجکل ایک ہی دھن سوار تھی کہ انہیں بس اسکی شادی کرنی تھی جبکہ حوریہ شاہ کو اس شخص کے قابل بننا تھا، ہر لحاظ سے تاکہ وہ اس پر بد ظن نگاہ نہیں بلکہ محبت بھری نگاہ ڈالے اسے، اس عزیز تر شخص کی من چاہی بننا تھا اور وہ یہ سب کر سکتی تھی کیونکہ اسکے لالہ اسکے ساتھ تھے۔۔۔

وہ حوریہ شاہ تھی ارید شاہ کی لاڈلی وہ اس سے ہر بات منوا سکتی تھی، ہ اپنی سوچ پر تفخر سے مسکرائی جبکہ تقدیر بھی اسکی سوچوں پر جی بھر کر مسکرائی تھی۔۔۔۔۔

●●●●●● □ ●●●●●● □ ●●●●●● □ ●●●●●● □ ●●●●●

شاہ مینشن سے واپس آنے کے بعد اسکا موڈ بری طرح آف تھا جبھی دوستوں کی گیدرنگ میں خود مصروف رکھنے کیلئے آن بیٹھا تھا۔ حویلی سے بابا اور ماں

کی کال کے بعد وہ مسلسل یہی سوچ رہا تھا کہ کچھ ایسا ہو اور حوریہ شاہ خود ہی

اس شادی سے انکار کر دے پر کوئی راہ نظر ہی نہیں آ رہی تھی۔

کیا تم سچ میں اسکے ساتھ شادی نہیں کرو گے، آئی مین کوئی پاگل انسان ہی"

ہو گا جو اربد شاہ کی بہن کو ٹھکرائے گا۔۔۔" وہ اسوقت اپنے دوست کے

فلیٹ پر تھا جب، شباب کسی عذاب کی طرح عروج پر تھا۔

تو تم کرلو نا اس سے شادی اگر اتنا ہی اربد شاہ کا بہنوئی بننے کا شوق ہو رہا"

ہے تو۔۔۔" اس نے انتہائی بیزاری سے کہتے سگریٹ کو ایش ٹرے میں

مسلا۔

مگر یار، جہاں تک میں نے ارزق شاہ اور اربد شاہ کو دیکھا ہے تو معلوم پڑتا"

"ہے وہ بھی اتنی شاندار۔۔۔

کم آن منیب کیا چاہ رہے ہو تم آخر چلا جاؤں یہاں سے بھی میں ؟ کوئی ایک" کو نہ بھی میرے سکون کو نہیں رہا کیا؟" اس سرخ نگاہیں اس پر گاڑیں تو وہ کھسیائے انداز میں سر کھجانے لگا تھا۔

پر جسکی آس پر تم ہو، وہ۔۔۔۔ آئی مین، سنا ہے اسے لڑکوں میں کوئی" انٹرسٹ نہیں ہے۔۔۔" اب کے منیب بٹ نے اسکا من پسند ٹاپک چھیڑا تو ایک من موہنا، کامنی سراپا، شولڈر کٹ ہیئر اور جدید تراش خراش لباس میں گوندھا چاندنی وجود جیسے اسکے عکس میں بکھرتا اسے اندر تک سرشار کر گیا تھا۔

کیا تمہیں لو وایٹ فرسٹ سائٹ پر یقین ہے بٹ ؟" وہ اسکی سوچوں میں" کھوئے انداز میں بولا تو منیب بٹ نے زور شور سے اثبات میں سر ہلایا۔

"ہاں مگر۔۔۔۔"

ہاں! مجھے اس سے پہلی نظر میں ہی محبت ہو گئی تھی۔ وہ شاید دنیا کی پہلی حسین لڑکی تو ہر گز نہیں ہے مگر بسام شاہ کیلئے وہ دنیا کی آخری حسین لڑکی ہے جسے پانے کیلئے میں ہر حد سے گزر سکتا ہوں۔۔۔" اسکے لب و لہجے سے ٹپجتی دیوانگی منیب بٹ کو ایک پل کیلئے سہا گئی تھی۔

" مگر اربد شاہ۔۔۔ میرا مطلب ہے اسکی بہن۔۔۔"

شٹ اپ منیب، آئی مین رئیلی تم میرے دوست ہو کر اربد شاہ کی فکر میں مبتلا ہو؟ سوڈ سکسنگ مین۔۔۔ یہ میری لائف ہے مجھے اپنی مرضی سے جینی ہے۔۔۔ اربد شاہ کے احکام پر نہیں۔۔۔" اس نے انتہائی بیزاری سے کہا تو منیب ہنکارہ بھر کے رہ گیا تھا۔

کل میں اسے پرپوز کرنے جارہاہوں، بہت جلد وہ بسام شاہ کی ہوجائے گی"

اور اسکا میرا ہونا ہی میری سب سے بڑی طاقت ہے منیب۔۔۔ تم

دیکھنا۔۔۔"

ہاتھ میں تھاما جام، آہستہ آہستہ اسکے سر پر چڑھنے لگا تھا جبھی وہ بہکی بہکی باتیں کرنے لگا تھا۔ وہ اسوقت اپنا آپ ہی بھول رہا تھا۔ وہ بسام شاہ تھا، حوریہ شاہ کا منکوح شخص۔۔ جسے حوریہ شاہ کے پیدا ہوتے ہی اس سے منسوب کردیا گیا تھا۔ وہ اچھے سے جانتا تھا کہ وہ رشتوں کی بیڑی میں پا پبند سلاسل ہے پر وہ ہمیشہ سے آزاد پنچھی بن کر جینا چاہتا تھا جسکی چوائس، شاہ حویلی کے ستونوں کے پیچھے تو کبھی، سرتاپیر چادر کی اوڑھن میں لپٹی حوریہ شاہ تو ہر گز نہیں ہوسکتی تھی۔ وہ لڑکی اسکی بغاوت کی وجہ تھی، شاید وہ دنیا کی آخری لڑکی بھی ہوتی تو بھی بسام شاہ اسے ہر گز نہیں اپنانے والا تھا اور اس سارے کھیل میں

تقدیر بھی اسکے ہاتھوں کی کٹھ پتلی سی بن گئی تھی۔۔۔۔۔حالنکہ اسکی بغاوت کتنی زندگیاں برباد کرنے جارہی تھی اسکا اندازہ تو اسے شاید ہو کر بھی نہیں تھا ۔کیسے محبتیں، نفرتوں کا پیراہن اوڑھنے جارہی تھیں پر وہ بسام شاہ تھا، شاہ حویلی کے رشتوں سے باغی شخص۔۔۔۔

●●●●●● ●●●●●● ●●●●●● ●●●●●● ●●●●●●

آج بریک میں بھی کلاس روم میں معمول سے ہٹ کر خاموشی تھی۔وہ اپنے سنجیدہ انداز میں چلتے ہوئے اسکے قریب آن بیٹھا جو اپنا لنچ باکس کھول اور بند کر رہی تھی۔اپنے قریب آتے لڑکے کو دیکھ اسکے چہرے پر کوئی تاثر بھی نہیں آیا تھا حالنکہ وہ اسکی بیسٹ فرینڈ بن چکی تھی اتنی کہ وہ اسے کسی کے ساتھ کھیلنے بھی نہیں دیتا اور وہ اسکے اسقدر حق جتانے پر زرا بھی اعتراض نہیں کرتی تھی۔وہ ریزرو نیچر کی تو ہر گز نہ تھی، جسقدر وہ معصوم تھی اسقدر

شوخی اس میں جمع تھی پر، وہ اپنے بیسٹ فرینڈ کو ناراض نہیں کر سکتی تھی جو اپنے پاس آنے والے اپنے بھائیوں تک سائیہ بھی اس پر برداشت نہیں کرتا تھا۔اپنی چیزوں کو لے کر کانشئیس رہنا تو اسکی فطرت میں شامل تھا، پر وہ یہ بھولتا جارہا تھا کہ وہ سنڈریلا نما بچی اسکی ذاتی ملکیت میں لایا کوئی کھلونا نہیں بلکہ جیتا جاگتا وجود تھی

پر آج تو وہ اسے ہی اگنور کیئے پلیئنگ ایئریا میں نہیں آئی تھی جسکی کمی شدت سے محسوس کرتے وہ کلاس میں دوبارہ آیا تھا اور وہ ہنوز اپنی نشست پر بیٹھی لنچ باکس کے ساتھ کھیل رہی تھی۔

"اے کیا ہوا تمہیں؟ تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟"

اس نے اپنا داہنا ہاتھ، اسکی سرخی مائل صاف شفاف، سفید پیشانی پر رکھتے ہوئے پوچھا تو وہ سر اٹھائے اسے اجنبی نظروں سے دیکھنے لگی تھی۔

"شاہی تم لوگ کتنے بھائی ہو؟"

اسکے سوال کے برعکس جواب تھا حالنکہ اسکے دونوں بھائی اسی اسکول میں ہی تو پڑھتے تھے جو اسکے ساتھ ہی لنچ اور بریک ٹائم میں ہوتے تھے پھر بھی وہ فضول سوال کر رہی تھی۔وہ مسکرایا تھا کیونکہ اسکے بھائیوں کا ذکر جو آیا تھا بھلے وہ اس سے چھوٹے تھے پر محبت تو تھی ان سے۔وہ ایسا ہی تھا اپنے سے جڑے ہر رشتے کو عزیز جان رکھنے والا۔

ہم تین۔۔۔۔"اس نے انگشت شہادت کے برابر کی دونوں انگلیاں" اٹھائے کہا تھا۔

کیا تم اپنا ایک بھائی ہمیں دے سکتے ہو؟"اس کے معصومانہ سوال پر وہ کھلے" دل سے مسکرایا تھا اور پھر ساتھ ہی نفی میں سر ہلایا۔

بھائی کسی کو نہیں دیتے، تم اپنے مام سے کہو ناوہ تمہیں بھائی لادیں "

گی۔۔۔" اسکے مدبرانہ جواب پر وہ کچھ مایوس سی ہوئی تھی۔

پر مماتو کہتی ہیں انہیں اور بے بی نہیں چاہیئے، پر پاپا کو بھائی "

چاہیئے۔۔۔" ماں باپ کا ذکر کرتے کون، کون سی پریشانی اسکے چہرے سے

نہیں چھلکی تھی۔

پر تم میری دوست ہو میں تمہیں اپنے بھائی نہیں دے سکتا سوری "

،۔۔۔" جانے اسے کونسے خدشے ستائے تھے جو وہ اس سے دو قدم اور دور

جاٹھہرا تھا۔اسکے بھائی اسکی ملکیت تھے وہ کسی سے انہیں شئیر نہیں کر سکتا

تھا، چاہے مقابل اسکی بیسٹ فرینڈ ہی کیوں نہیں تھی۔

شاہی۔۔" وہ اسکا ہاتھ تھام کر اپنی پریشانی بتانا چاہتی تھی پر اس نے، اس "

معصوم دل لڑکی کا ہاتھ جھٹک دیا۔

تم میری فرینڈ ہو، بٹ اسکا یہ مطلب نہیں میں تم سے اپنی کوئی چیز شئیر" کروں گا، جیسے تم شاہی کے علاوہ کسی اور کی فرینڈ نہیں بن سکتی ایسے ہی شاہی کے بھائی کسی کے بھائی نہیں بن سکتے۔۔۔ تمہارے بھی نہیں۔۔" وہ انتہائی رکھائی سے کہتے اس سے دور جا کھڑا ہوا تھا جبکہ اسکے کٹھور پن نے اس ننھی سنڈریلا کی آنکھیں نم کی تھیں، کتنے مان سے اس نے شاہی سے اسکے بھائیوں کو مانگا تھا اور اس نے جھٹ سے انکار کر دیا، پاپا کو بھائی نہ ملے تو وہ ان سب کو چھوڑ دیں گے مما کو بھی؟ اسکا دل بیٹھا جا رہا تھا آنکھیں نم تھیں پر اسکا اکلوتا دوست اسکی ہیلپ کرنے سے منع کر چکا تھا۔

اس نے سسکاری بھری تھی اور لبوں پر آہیں اتری تھیں۔

آئی ہیٹ یو شاہی، وی آر ناٹ بیسٹ فرینڈز، وی آر نتھنگ فار اچ"

ادرز۔۔۔۔، میں آئیندہ کبھی دوست نہیں بناؤنگی، دوست برے ہوتے ہیں

"وہ کبھی آپکی ہیلپ نہیں کرتے۔۔۔

کلاس روم کے بیچ، بیچ سسکتی اس لڑکی کو دیکھ کسی کا بھی دل پسیچ سکتا تھا پر

شاید وہ ہارٹ لیس تھا۔ کمزور رشتے بنانے والا پتھر صفت دوست۔۔۔

"آئی ہیٹ یو شاہی۔۔۔"

اسکی سسکاری پر اسکے روم میں آتی مام چونکی تھیں۔

میری جان، کیا ہوا کوئی برا خواب دیکھ لیا کیا؟" وہ اسکے سرہانے بیٹھتی "

،اسکے بالوں میں انگلیاں پھیرتے پریشان سی بولی تھیں جب وہ پوری طرح

بیدار ہوئی تھی۔ اپنے ارد گرد کو دیکھتے سوچوں کے تانے بانے پھر سے کلاس

کے بیچ بیچ تن تنہا بیٹھی لڑکی سے جا ملے تھے۔

"ہنی، گڑیا، کیا ہوا میری جان، چپ کیوں ہو کچھ تو بولو۔۔۔" مما نے اسے شانوں سے تھامتے ہلکا سا جھنجھوڑا تو وہ بچپن کی بری یادوں سے جھانکتے ماضی کی تاریکیوں سے ابھرتی اپنے آج میں آئی تھی۔

"ہاں۔۔۔شاید کوئی برا خواب تھا۔۔۔"

اس نے مضطرب انداز میں کہتے، بے حسی کا وہیں ابدی چولا پہنا تھا، وہیں سرد و سپاٹ مخصوص انداز جو باقی سب کے ساتھ، ساتھ اکثر وہ اپنی مام اور بہن کے ساتھ روا رکھتی تھی۔

"بیٹا، اگر طبیعت ٹھیک نہیں تو کالج مت جاؤ۔۔۔"

اسکی مام نے اسے کالج کیلئے ریڈی ہوتے دیکھ، آگے بڑھ کر اسے گلے لگانا چاہا تو وہ سرعت سے پیچھے ہٹی تھی۔

نہیں مام، ایگزامز میں کچھ ہی دن رہ گئے ہیں، میں اپنی محنت زرا سی لاپراوہی کی نظر نہیں کر سکتی، ٹھیک ہوں میں ڈونٹ وری اور، شام میں کھانے پر ویٹ "مت کریئے گا، لائبریری میں دیر ہو جائے گی مجھے۔۔۔۔ بائے۔۔۔

وہ تیزی سے بالوں میں الٹا سیدھا کنگھا کرتے، لباس کی شکنوں سے لاپرواہ بولتی، گاڑی کی چابی اٹھائے، بنا مام کا جواب سنے باہر نکل گئی تھی جبکہ وہ اپنی بیٹی کی الجھن بھری زندگی کے ان زاویوں کو سوچتے تھکن سے پر سانس خارج کرتے اسکے بستر پر ہی بیٹھ گئیں۔ اسکے بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر، ایک فارن ٹرپ کے دوران اسکی انتہائی بولڈ انداز میں لی گئی فریم شدہ تصویر موجود تھی جسے اٹھائے وہ بغور اپنی مغرور کم ایک پہیلی نما، بیٹی کو بغور دیکھنے لگیں۔ لوگ کہتے تھے وہ اپنی ماں کا پرتو تھی، پر وہ ایسی تو ہر گز نہ تھیں، شاید بے باک اور نڈر تھیں لیکن اسقدر آدم بیزار، فطرت کی مالک تو کبھی نہیں

رہیں تھیں، وہ اسکی طرح۔ اسے سوچتے انکی نظر، اسکے سرہانے کے پاس پڑے، سپائیڈر مین کی چین پر پڑی تو وہ اسے اٹھائے بغور دیکھنے لگیں۔ یہ کی چین، انہوں نے بچپن سے ہی اسکے پاس دیکھا تھا۔ جانے کیا خاص بات تھی اس معمولی سے کی چین میں جو اس نے اسقدر سنبھال کے رکھا ہوا تھا۔ بھلا پہلے کبھی وہ اپنی بیٹی کو سمجھ پائی تھیں جو اسکی اس حرکت کو سمجھتیں جبھی سر جھٹکتے وہ کی چین واپس اسکے سرہانے کے پاس رکھتے اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔۔ دل میں ہوک سی اٹھی کہ کاش وہ اس پہیلی کو اپنی زندگی میں رہتے سلجھا پائیں تو شاید وہ اپنی بیٹی کو بھی عام لڑکیوں جیسی زندگی گزارتا دیکھ سکیں۔۔۔۔۔۔۔۔

●●●●●□ ●●●●●□ ●●●●●□ ●●●●●□ ●●
●●●

حوریہ شاہ اور بسام شاہ کی شادی کی ڈیٹ فکس ہونے کی خبر اسے ،اوج سے ملی تھی۔اپنی منتوں کی بر آوری پر وہ صحیح سے خوش بھی نہیں ہو پائی تھی جب وہ ایمرجنسی میں حویلی چلا آیا تھا۔حیرت تھی کہ اربدلالہ یا ارزق لالہ کوئی بھی اس بار اسکے ساتھ نہیں تھا۔

اونہوں لگتا ہے لالہ جان سے اتنی خوشی سنبھالی نہیں گئی جبھی خراماں" خراماں حویلی میں دوڑے آئے ہیں۔۔۔"اسوقت اوج شاہ اسکے قریب بیٹھی اسے بسام شاہ کے نام سے چھیڑتے اسکے چہرے پر چھائی سرخیوں سے محظوظ ہو رہی تھی۔

کچھ بھی بولتی ہو تم وجی، یہ انکا گھر یہاں آنے کیلئے انہیں کسی بہانے کی" ضرورت تھوڑی نا ہو گی۔۔۔"حوریہ شاہ اسکی خواہ مخواہ کی چھیڑ خانج پر خجل ہو رہی تھی۔

اوہوں، ایسے تو پہلے بھی یہ انکا ہی گھر ہے پر ایسے بے چین کبھی نہیں" آئے۔۔۔"وہ اسکے گلے میں بانہوں کا ہار بنائے اسکے پھولے رخسار پر چٹکی کاٹتے بولی تو حوریہ شاہ، کا دل خوش کن خیالوں کی دنیا میں گھرنے لگا تھا۔ان دونوں میں کزنز ہونے کے علاوہ ایک گہری دوستی بھی تھی جبکہ نئے حوالے بھی اور زیادہ محبت برسانے لگے تھے۔حوریہ شاہ اور اوج شاہ کے لاڈ و پیار کو دروازے پر ہونے والی دستک نے توڑا تو وہ چونکی تھیں۔بسام شاہ کو اسکی دہلیز پر دیکھ اوج شاہ نے ذو معنی انداز میں اسے آئیز ونکل کی تو وہ سر کو اور جھکا گئی تھی۔

وجی تمہیں اماں سائیں یاد کر رہی ہیں۔۔۔" وہ بنا اجازت اندر آتے اسے
باہر جانے کا اشارہ کرتے کچھ سپاٹ انداز میں بولا تو وہ "جی لالہ" کہتے وہاں
سے رفعان ہوئی تھی جبکہ حوریہ شاہ کی دھڑکنیں حد سوا ہوئیں۔ پہلی بار وہ
اس شخص سے تنہائی میں روبرو ہونے جا رہی تھی۔

"مجھے تم سے بات کرنی ہے، تم اس شادی سے انکار کر دو کیونکہ میں ابھی
شادی نہیں کرنا چاہتا۔۔۔" بسام شاہ نے اسکے شرمگیں جذبات کو کسی دہکتے
الاؤ میں جھونکتے جیسے اس پر بجلی ہی گرائی تھی۔ وہ بھونچکی اسے دیکھے گئی
تھی۔

"دیکھو اسوقت کوئی بھی میری سچویشن نہیں سمجھ رہا، تم اور میں دو الگ لوگ
ہیں، ہماری چوائسسز آئی مین میری چوائس ایٹ لیسٹ ایک تنبو میں بند لڑکی
نہیں ہو سکتی۔۔۔" بسام شاہ کے لفظ لفظ سے چھلکتی بیزاری، حوریہ شاہ کے

حواس مختل کررہی تھی۔آیا یہ خواب تھا کہ وہ سچ میں اسقدر ظالم انداز اپنائے ہوئے تھا۔

"مم۔۔۔میں خود کو آپکی پسند میں ڈھال لونگی بس۔۔۔"

اوہ پلیز حوریہ شاہ میں یہاں تمہاری تو ہر گز نہیں سننے آیا ہوں۔۔مجھے یہ" شادی نہیں کرنی اینڈ دیٹس اٹ،بہتر ہو گا کہ تم خود ہی ارہد شاہ کو منع کردو،میں نہیں چاہتا میرا انکار اس حویلی کی چاردیواری میں کوئی مسائل کھڑے کرے۔۔۔"وہ اسے سننے پر مائل نہیں تھا کیونکہ وہ یہاں صرف اپنی ہی تو سنوانے آیا تھا۔

اور میرا نہیں خیال کہ تم کسی ایسے شخص کے ساتھ خوش رہ پاؤ گی جسکی تم" سمجھوتہ اور مجبور ہو سکتی ہو پر اسکی چوائس اور خوشی نہیں۔۔۔" وہ انتہائی بیزاری سے کہتے اپنی سنا کر جا چکا تھا جبکہ حوریہ شاہ کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ اپنی کرچی کرچی ہوتی ذات کو کیسے سمیٹے۔ وہ بے خود سے بیٹھی اسے جگہ کو تک رہی تھی جہاں، بسام شاہ کچھ لحظہ آ کے ٹھہرا تھا۔

حوریہ۔۔۔" تبھی شہزین چچی کی آواز اسے حواسوں میں لائی تھی۔ انہیں" اوج نے بتایا تھا کہ بسام شاہ حوریہ کے پاس گیا ہے۔ وہ جس نے شہر سے آتے ہی ماں کو اس فیصلے پر اپنا احتجاج سنایا تھا اور صاف لفظوں میں بچپن کے اس زبانی کلامی نکاح کو ختم کرنے کی بات کی تھی وہ اسکے حوریہ شاہ کے پاس جانے پر کچھ گھبرائی سی یہاں آئی تھیں اور بیٹے کے شاہی فرمودات سننے کے بعد

آرزدہ دل سے حوریہ کے قریب آن بیٹھیں۔وہ کچھ شاکی نظروں سے انہیں دیکھنے لگی۔

"چچی سائیں وہ۔۔۔۔"

"حوریہ ،وہ ایسے ہی فضول کچھ بھی بول کے جارہا ہے بیٹا تم پریشان مت ہو اور پلیز ،اربد یا بھابھی جان سے اس بات کا ذکر مت کرنا ورنہ اس حویلی کا سکون درہم برہم ہو جائے گا۔میں سمجھاتی ہوں اسے وہ اپنی اسٹڈی اور کریئر کو لے کر کچھ پریشان ہورہا ہے پر تم فکر مت کرو سب کچھ بہت اچھے سے ہو گا۔۔"شہزین اسکے دونوں ہاتھ تھامے ،بسام شاہ کے کڑوے لفظوں کا حصار توڑنا چاہ رہی تھیں۔وہ خالوش نظروں سے انہیں دیکھتے انکی باتیں سمجھنے

کی کوشش کرررہی تھیں۔اور تقریباپندرہ دن بعد اسے بسام شاہ کی کال آئی

تھی جواپنے رویوں کی معافی مانگتے اس شادی پر اپنی رضامندی ظاہر کررہا

تھا۔حوریہ شاہ اسکی آواز سن کرہی سب بھول بھال گئی تھی اس بات سے

انجان کہ شکاری نے اپنا جال ہی تواس پر پھینکا تھاتا کہ وہ اربد شاہ سمیت کسی

کے سامنے کچھ نہ کہے اور ویسے بھی ان سب کی زندگیوں میں کچھ حادثات

ایسے تھے کہ اسے وقت ہی نہیں مل سکا تھا کسی سے بسام شاہ کے سرد رویوں

کی شکایت کرنے کا۔۔۔

سب کچھ اتنے احسن اور خوبصورت طریقے سے ہورہا تھا کہ وہ سب بھول

بھال گئی تھی۔اسکی دوستوں نے شہر کی طرز پر اسکی شادی کے ہر فنکشن کی

رونق لگائی ہوئی تھی ایسے میں کچھ غلط سوچنے کو تھا ہی نہیں۔اس نے سلطانہ

شاہ سے سنا تھا کہ اسکی شادی کا ڈریس تک بسام شاہ نے اپنی مرضی اور پسند کا لیا تھا۔ شاید وہ واقعی اپنے کرئیر کو لے کر ڈسٹرب تھا جیسا شہزین نے بولا تھا اور اب کسی کے سمجھانے بجھانے پر وہ پریکٹکل لائف کو ترجیح دے رہا ہو؟ یہ سوچ کئی بار حوریہ شاہ کی سوچوں کا مرکز رہتے اسے آنے والے وقت کے خوف سے آزاد کرتے سنہری سپنے بننے کا موقع دے رہی تھی۔

●●●●●￼ ●●●●●￼ ●●●●●￼ ●●●●●￼ ●●
●●●

ایک طلب سی تھی دید کی جو اتنے سارے لوگوں کو دیکھ کر بھی پوری نہیں ہو رہی تھی۔اس نے بے چین نظروں سے ادھر اُدھر دیکھا پر اتنے شور و غل سے پر محفل میں بھی جیسے سناٹے در آئے تھے۔وہ اپنے اندر کی کیفیت سے پریشان رنگ، برنگی اوڑھنیوں میں سجے اس پنڈال کو چھوڑتے باہر نکلا تھا۔

"مائی، اشمل کہاں ہیں؟دیکھا آپ نے انہیں کہیں؟ "

اپنی زبان سے ادا ہونے والے، سوالیہ الفاظ پر وہ خود بھی حیران تھا پر ایسا لگتا تھا کہ کوئی انجانی قوت اس لڑکی کا ذکر چاہتی تھی،ارب شاہ کیلئے اسکا آس پاس ہونا لازم ہو رہا تھا۔

شاہ سائیں ! انکے کپڑے زرا لیٹ آئے تھے وہ تیار ہونے کمرے میں گئی ہیں"

"شاید۔۔۔

مائی نوراں ہاتھوں میں گجروں کا تھال اٹھائے، ہال سے منسلک شدہ روم کی طرف اشارہ کرتی بولیں تو وہ محض اثبات میں سر ہلا گیا تھا پر وہ اسے، اپنی جگہ سٹک دیکھ واپس پلٹیں۔

"کچھ چاہیئے تھا آپکو چھوٹے سائیں؟"

مائی کی بات پر وہ چونکا اور پھر غیر ارادی طور پر انکے ہاتھ میں سجے تھال سے بنا دیکھے کچھ گجرے اٹھائے اور بغیر کوئی جواب دیئے اس روم کی طرف بڑھا تو

وہ ہلکا سا مسکراتی آگے بڑھ گئیں یقینا یہ گجرے اشمل خان کیلئے اٹھائے گئے تھے۔ہمیشہ لیئے دیئے انداز میں رہنے والے اربد شاہ کا اپنی بیوی کیلئے محبت کا یہ مظاہرہ دیکھ کر انکا دل باغ باغ ہوا تھا جبکہ وہ،شادی کیلئے مخصوص دو روم کے گیسٹ روم میں آیا تھا جہاں ایک روم لاک تھا جبکہ دوسرا ادھ کھلا تھا۔اخلاقیات کا مظاہرہ کرتے اربد شاہ نے ڈور ناک کیا تھا۔

"یس،دروازہ کھلا ہے آجائیں۔۔۔"

اپنے،نیٹ اور ریشم کے تار سے جڑے فراک کی ڈوریوں کے اوپر دوبٹہ ترتیب دیتی،اشمل خان نے آنے والے کو اجازت دی تو اربد شاہ کے ماتھے پر کئی بل پڑے تھے۔اگر اسکی جگہ کوئی اور ہوتا تو کیا اسے بھی یوں،اشمل خان کے

پاس آنے کی اجازت تھی۔۔۔؟ وہ انتہائی بگڑے تیوروں سے، ہاتھ میں لیئے گجرے اور کوٹ کی جیب میں گھساتے اندر داخل ہوا پر سارا غصہ ایک پل میں فنا ہوا، وہ جو سامنے ہی قد آور شیشے میں اپنا حلیہ ترتیب دیئے، ایک بار پھر سے اپنی تیاری کا از سر نو جائزہ لے رہی تھی، اربد شاہ کے حواس اس نے سلب کیئے تھے۔ حالنکہ اشمل خان، کو سجنے سنورنے میں زرا بھی انٹرسٹ نہیں تھا اور شاید زندگی میں پہلی بار اس نے اسقدر ہیوی ڈریس پہنا تھا جو سلطانہ شاہ نے بڑے چاؤ سے اپنی بڑی بہو کو گفٹ کرتے آج کے دن پہننے کی تلقین کی تھی۔ پچھلے ایک مہینے سے وہ، اشمل خان کی سادگی پسند فطرت کو بدلنے کی کوشش کر رہی تھیں اس بات سے انجان کہ وہ پہناوا تو اشمل خان کا ہر گز نہ تھا جو بحالت مجبوری اپنی پسند سے یکسر الگ ٹریک پہ چل رہی تھی۔

تم یہاں ؟آئی مین تمہیں تو، حوریہ کے پاس ہونا چاہیئے تھا۔ اسٹیج پر اسکی"

"انٹری ہے ارزق اور آ۔۔۔۔

وہ جوار بدشاہ کی یوں اچانک آمد پر گڑ بڑائی تھی، اس پر سوال گو ہوتی اربدشاہ

کے چند الفاظ نے جھٹکا ہی تو دیا تھا۔

"اچھی لگ رہی ہو اس ڈریس میں۔۔۔"

اربدشاہ کی بے ساختہ تعریف پر، اشمل خان کی چلتی زبان کو بریک لگا۔ اس

نے ایک بار خود پر غور کیا۔ کیا یہ اسکیلئے بولا گیا تھا؟

"یہ کلر سوٹ کر رہا ہے تم پر۔۔"

اربد شاہ نے اسے شانوں سے تھامے اپنے سامنے کرتے توصیفی نظروں سے اسکا جائزہ لیا تو اشمل کا دل زور سے دھڑکا۔ یہ وہی اربد شاہ تھا؟ جسے اسکے ،اٹھنے ، بیٹھنے، سونے ،اوڑھنے سے بولنے تک کے ہر طریقے سے اختلاف تھا اور اشمل اس بات سے چڑ جاتی تھی کہ جب ایک ساتھ رہنا نہیں تھا؟ انکے بیچ کا رشتہ حوریہ شاہ کی شادی کے ساتھ ہی ختم ہونے جا رہا تھا تو وہ کیوں اسے اپنے مطابق ڈھالنا چاہتا تھا۔

اربد شاہ کے ہاتھ ،اسکے طریقے سے سجے کرلرولز بالوں پر ایک کروو سی بنانے لگے تو وہ ہوش میں آتے تھوڑا جھجھکتے پیچھے ہٹی۔

"آپ۔۔آپ۔۔۔تم۔۔۔ بھی اچھے لگ رہے ہو،وہ حور۔۔۔"

اس نے،اس تعریف کو فارمل لیتے پے۔بیک کرنا چاہا جب،اربد شاہ اسے ٹوک گیا تھا۔

اسٹیج پر کافی لوگ ہیں اسے سنبھالنے کو اسلیئے تمہاری فکر کوئی خاص معنی "نہیں رکھتی ہے اشمل خان۔۔۔

ایسا لگا اربد شاہ اسکی زبان پر ایک ہی ورد ہوتے دیکھ چڑ سا گیا تھا۔

"ہاں بٹ وہ۔۔۔"

کتنا بولتی ہو نا تم اشمل خان، تم میں زرا بھی پیشنس نہیں کہ کسی کی سن سکو۔۔۔"

اربد نے بلکل اچانک سے اس پر جھکتے اسکی آنکھوں میں گھورتے کہا جبکہ اشمل کے ہاتھ، پاؤں اسکی دہکتی قربت پر بے جان ہوئے تھے۔

وہ اس سے دور جانا چاہتی تھی پر ہو نہیں پا رہا تھا۔ کتنی دیر وہ الجھن زدہ نظروں سے جبکہ اربد شاہ اسے خفگی سے پر آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔ ان دونوں کے

درمیان در آئی خاموشی سے آنکھوں نے فائدہ اٹھاتے، اپنی بات شروع کی تھی جب، وہ ان آنکھوں کی چمک اور بدلے سماں پر گڑبڑائی۔

اربد شاہ کو زرا بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ ہر بار جانے انجانے میں اسکے قریب آکر، جو جذبات کا آلاؤ بھڑکاتا تھا وہ بعد میں خود بھی اسکا مقابلہ نہیں کر پاتا تھا۔دروازے پہ ہوئی دستک پر وہ دونوں چونکے۔اربد شاہ اسے چھوڑتے دور ہوا جبکہ ،اشمل نے بھی آنے والے کو دیکھا۔

"اشی میڈم، آپ یہاں ہیں اور وہاں آپکی سو کولڈ سیکرٹ ساس صاحبہ آپکو بلائے ہی جا رہی ہیں۔۔"

ارشم نے، اشمل کے " یس " کہنے پر اجازت ملتے ہی اکتائے انداز میں اندر قدم رکھا اور بنا اِدھر، اُدھر دیکھے ہی، اشمل سے خائف ہوتے بول رہی تھی جبکہ وہ جو پہلے ہی اربد شاہ کی یوں اچانک آمد، اور آنکھوں سے بولتے بدلے مزاج پر کچھ پریشان سی کھڑی تھی، اسکے سامنے ارشم خان، کی نان سٹاپ چلتی زبان نے مزید آکورڈ کیا تھا۔

"آہنمم۔۔۔ مسسز اشمل شاہ چلیں، امی ویٹ کر رہی ہونگی۔۔۔"

اربد شاہ نے گلہ کھنکھارتے ہوئے خود ہی اپنی موجودگی کا احساس دلایا تو ارشم بھی گڑبڑائی تھی۔

"اربد شاہ آپ یہاں ،ایم سوری میں نے آپکو دیکھا نہیں۔۔۔"

وہ جو سیکرٹ ساس سے چڑ کر آئی تھی سیکرٹ شوہر ،جیجا صاحب کو یہاں دیکھ

بدمزہ سی بولی۔

آفکورس اشمل صاحبہ کی ،سو کالڈ سیکرٹ ساس کا ،سو کولڈ بیٹا اور اشمل جی کا"

"سیکرٹ شوہر اپنی بیوی کے پاس نہیں آئے گا تو کہاں جائے گا۔۔۔

اشمل اور ارشم کا لگا جیسے وہ اسکی بات کا طنز اڑا رہا ہو۔

رشی کچھ بھی بول جاتی ہے اربد شاہ، آپکو اسکی باتوں کا برا نہیں منانا"

"چاہیئے۔ چلو رشی۔۔۔

وہ ایک نظر اربد شاہ کو دیکھتی آگے بڑھی تھی جب اربد شاہ نے بے ساختہ اسکا ہاتھ تھامتے اسے آگے بڑھنے سے روکا تھا۔ اس دہکتے لمس اور ہاتھ کی اس مضبوط جکڑ پر اشمل کا چہرہ پل میں سرخ پڑا تھا۔ ارشم اس برائے نام کے کپل کے درمیان خود کو آکورڈ پوزیشن میں دیکھ کچھ کنفیوژ ہوئی۔

امی جان ہم دونوں کو ایک ساتھ دیکھنا چاہتی ہیں مسسز اربد شاہ، سو کیا یہ "

"اچھا نہیں کہ ہم ایک ساتھ جائیں اینڈ شی ول، فیل بیٹر؟

وہ براہ راست اشمل کی آنکھوں میں جھانکتے بولا تھا جبکہ وہ تو اسکے ہاتھوں کی حرارت سے پگھلنے کو تھی۔

"آہنم۔۔۔میں زرا، حوریہ کو دیکھ لوں۔۔۔"

ارشم خود کو گھمبیر قسم کی آکورڈ پوزیشن میں دیکھ وہاں سے کھسکی تھی جبکہ اسکے جاتے ہی اشمل نے جھٹ سے اربد شاہ کا ہاتھ جھٹکا تھا۔

بی۔ہیو اربد شاہ، یہ کیا طریقہ ہے کسی کا بھی ہاتھ تھام لیتے ہو تم؟ کیا سوچے گی ارشم جبکہ وہ بھی جانتی ہے کہ شادی محظ کچھ دن کا معاہدہ ہے اور کچھ نہیں۔۔۔"

اشمل خان کا تپا تپا چہرہ، اربد شاہ کو اپنی اوور کھینچ رہا تھا جبکہ اس رشتے کی حقیقیت جتانے اور اسقدر رکیک الزام نے، اربد شاہ کو بھڑکا یا تھا جبھی وہ سرخ نیٹ سے جھانکتے دودھیائی بازوؤں کو تھامے اسکے مقابل آیا تھا۔

"کون کیا سوچتا ہے مجھے اس سے مطلب نہیں اشمل خان، میری ماں کو اسوقت ہم دونوں ساتھ میں چاہیئں، تو چاہیئں، آخر کس بات کا ایٹیٹیوڈ دکھا رہی ہو تم؟ کیا ارشم انجان ہے کہ تم میری بیوی ہو، تمہارا ہاتھ پکڑنے کا تمہیں ہر حد تک چھونے کا حق رکھتا ہوں میں۔۔۔"

شاید ارد شاہ کو خود بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ کیسے، اس بناوٹی رشتے کو ایک مکمل حثیت سے جتا رہا تھا۔ وہ بے جان گڑیا کی مانند اسے کھڑی تک رہی تھی جب ارد شاہ نے اپنی جیب سے وہ ادھ کھلے، بکھرے گجرے نکالے تھے۔ اشمل خان گنگ سی ٹہری اپنا ہاتھ پکڑ کر گجرے پہناتے شخص کو دیکھ رہی تھی۔

"چلیں ہم، امی ویٹ کر رہی ہو نگی۔۔۔"

وہ اسکا ہاتھ تھامے آگے بڑھنے کو تھا جب اشمل ہوش میں آئی تھی۔

ارشم۔۔۔ارشم جانتی ہے اس رشتے کی حثیت اربد شاہ، تمہاری مام، حوریہ "

شاہ، شہزین چچی اور کبیر چاچو کے علاوہ اور کون آگاہ ہے اس رشتے سے

ہاں ؟جو تم اتنے حق سے میرا ہاتھ تھام کر پنڈال میں جارہے ہیں کیا وضاحت

دو گے وہاں موجود دوسرے لوگوں کو کہ تم اپنی مام کی ڈاکٹر کا ہاتھ کس

حثیت سے تھام کر چل رہے ہو آخر ؟تم بھول کیسے سکتے ہو کہ یہاں اپنی

سوسائٹی کے لوگوں ،اپنے خاندان میں ،مجھے کس حثیت سے متعارف کرایا

ہے تم نے ؟ہاں تم بھول کیسے سکتے ہو سب سے بولا گیا تمہارا یہ جھوٹ

،تمہاری یہ سو کولڈ منسٹری، تمہارا عہدہ، تمہاری کرسی اس سیکرٹ میرج کی

" متحمل نہیں ہو سکتی ہے۔۔۔

اشمل کو لگ رہا تھا کہ ،وہ صرف اور صرف کسی اور کو جلانے کی خاطر اسکا ہاتھ پکڑ کر پنڈال میں جانا چاہتا تھا جب وہ ایک دم اس پر پھٹ پڑی تھی جبکہ وہ لب بھینچے شاید پہلی بار، بنا کسی کو ٹوکے اسے اتنا بولنے کا موقع دے رہا تھا۔

"آریو لاسٹ ڈاربد شاہ ؟تم جانتے ہو نا یوں ،ہاتھ پکڑنے سے کتنے لوگ صرف تم پر ہی نہیں میری ذات پر بھی سوال اٹھائیں گے ؟کیا جواب دیں گے سب کو ؟کیا سب کے سامنے اس برائے نام کے چند دنوں پر مشتمل رشتے کو ڈس کلوز کرنے کی ہمت آگئی ہے تم میں یا میری رسوائی کا کوئی نیا سامان کرنا چاہتے ہو تم ؟"

اشمل کے پر احتجاج انداز میں اربد شاہ مختل حواس سے اسے دیکھنے لگا تھا۔اسے یاد آیا وہ اشمل خان پر ہر حق رکھتے ہوئے بھی کوئی حق نہیں رکھتا تھا۔وہ اپنے دل کی یا ماں کی خواہش پر نہیں چل سکتا تھا بلکہ یہاں معاملہ دماغ کا تھا۔اس نے دماغ کے بل بوتے پر اشمل خان کے نام کی بازی کھیلی تھی تو وہ پھر سلطانہ شاہ کی محبت میں اشمل خان یا اپنی ذات کی تکریم کو داؤ پر نہیں لگا سکتا تھا۔

اگرچہ اشمل خان نے اسے ہمیشہ یہی کہا تھا کہ وہ خود غرض ہے پر حقیقت یہ نہیں تھی اسے اپنوں کی خاطر یہ داؤ کھیلنا پڑا تھا پر ایسا لگ رہا تھا کہ دماغ کے اس داؤ پر دل نے بھی بازی کھیلنا شروع کر دی تھی۔وہ اسے چھوڑتے دور ہوا تھا۔وہ ایک منجا ہوا پولٹیشن اور ہیلتھ منسٹر اربد شاہ تھا اسے یہ بات یاد رکھنی تھی کہ سامنے ٹھہری لڑکی سے اسکا کاغذی رشتہ تھا اس سے بڑھ کر کچھ

نہیں۔۔۔۔۔۔اسے یہ بھی یادرکھنا تھا کہ وہ اشمل خان تھی ،اسکے سب

سے بڑے سیاسی حریف اور ملک کے نامور منسٹر وہاب طرین کی نواسی ،رئیسہ

خان اور دراب خان کی بڑی بیٹی جسکے مزاج کا چڑچڑا پن بہت کم لوگوں کو

برداشت ہوتا تھا البتہ اسکی من موہنی ،صورت کئی لوگوں کا دل اپنے بس میں

رکھتی تھی ایسے میں لڑکے تو کیا لڑکیاں بھی بنا آگ کے پروانے کی صورت

اسکے گرد منڈلاتی تھیں۔میڈیکل ڈیپارٹمنٹ سے تعلق رکھنے والی اشمل

خان ہمیشہ اپنی غیر معمولی ذہنیت اور قابل ستائش رزلٹ کی وجہ سے ٹیچرز

کی خصوصی توجہ کا مرکز رہی تھی تو وہیں ،اسکے لباس اور انداز کی بے باکی کئی

لوگوں کو اسکا دیوانہ بناتی تھی جسکا احساس اسے بخوبی تھا، تبھی تو خود پر اسقدر

نازاں رہتی تھی۔اپنی زندگی کے چند ایک اصول اس نے خود سے بنائے تھے

،اسکی لائف میں مردوں کا داخلہ ممنوع تھا، صرف فرینڈ لسٹ ہی نہیں بلکہ

زندگی میں بھی لڑکوں سے دور دور تک کوئی ربط نہ تھا۔اس نے اپنے گرد کچھ خود ساختہ دیواریں کھڑی کررکھی تھیں جنہیں آج تک کوئی نہیں پاٹ سکا تھا پر اسکی خود کاوش اس تعمیر شدہ باؤنڈری کو اربد شاہ نے اپنی طاقت کے نشے میں یا رشتوں کی آزمائش میں کامیاب ہونے کیلئے توڑا ضرور تھا پر وہ لڑکی آج بھی مردزات سے اتنی خائف تھی۔وہ اشمل خان کی طرف ہاتھ نہیں بڑھا سکتا یہ اس معاہدے کے خلاف تھا جسکی وجہ سے وہ یہاں تھی۔

خود کو اپنا لکھا پاٹ پڑھاتے وہ اشمل خان سے مزید دور ہوا اور پھر تیزی سے باہر نکلتا گیا۔

"بس یہی کچھ آخری دن اور یہ آزمائش ختم۔۔۔۔"

اس نے ڈریس کوٹ سے جھانکتی ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کی اور مضبوط قدموں سے چلتے حویلی میں سجے ہال میں پلٹ گیا تھا جہاں

اسوقت شاہ خاندان کی سب سے چھوٹی اور لاڈلی بیٹی حوریہ شاہ کی فرمائش پر برائیڈل شاور کی تقریب جاری تھی۔

اگرچہ دلہا، وہاں موجود نہیں تھا مگر باقی سب پھر بھی بھرپور طریقے سے انجوائے کررہے تھے۔ہال میں کچھ مصنوعی رشنیوں سے لدے درخت بھی نصب کیئے گئے تھے جو شاید کسی کیلیئے اتنے اہم نہیں تھے جتنے اربد شاہ کیلیئے جو مسلسل انہیں ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا جب وہ پھر سے اپنا حلیہ ترتیب دیئے

وہاں پہنچی تھی۔اربد شاہ نے غصے سے پر نگاہیں پھیر لیں تو اشمل خان کو بھی سکون کی سانس آیا۔

نفرت ابھی بھی قائم تھی اسکا صبر رائیگاں نہیں جانا تھا۔برائیڈل شاور کی یہ مختصر تقریب جس میں گھر کے لوگوں کے ساتھ حوریہ کی فرینڈز بھی انوائیٹڈ تھیں کافی دیر تک چلی تھی جسکے بعد،سب ہی اپنے اپنے کمروں کا رخ کر گئے ماسوائے اسکے جسکی ساری توجہ ابھی بھی مصنوعی روشنیوں میں اٹکی تھی۔

"میں کسی شاہ زادے کی جاگیر نہیں ہوں اربد شاہ،اشمل خان صرف ایک انسان کی سنتی ہے اور وہ انسان میں خود ہوں۔۔۔"

کچھ وقت قبل کہے اشمل کے رعونت بھرے لب والفاظ، اسکے ذہن کے تاریک گوشوں میں ادھم مچارہے تھے۔

تم میری بیوی ہو، تمہارا ہاتھ پکڑنے کا تمہیں ہر حد تک چھونے کا حق رکھتا"
"ہوں میں۔۔۔

وہ اپنا سر دونوں ہاتھوں میں گرائے لب بھینچے بیٹھا تھا جبکہ اسکے دل ودماغ میں ایک نام کی گونج بار بار گردش کیئے جارہی تھی جبھی وہ خطرناک تیور لیئے گھر کے اندرونی حصے کی جانب بڑھا۔اشمل اپنے روم میں نہیں تھی یقیناوہ سلطانہ شاہ کے کمرے میں ہو گی؟اس سوچ کے آتے وہ اوندھے منہ اسکے بستر پر دراز ہوا تھا جبکہ ایک پاؤں بے چینی کا پرچار کرتے مسلسل ہل

رہا تھا۔ تھوڑی ہی دیر بعد وہ روم میں آئی تھی۔ اپنی رو میں آتی اشمل ڈور لاک کرتے سیدھی ہوئی تو، اسے اپنے بستر پر ایستادہ دیکھ اسکے ہوش اڑے تھے جو سینے کے بل اوندھے منہ پڑا تھا۔

"تم اسوقت یہاں کیا کر رہے ہو؟"

اشمل لہجے میں کچھ گھنٹے قبل ہونے والے بحث و مباحثے کی کڑواہٹ شامل تھی جبکہ اربد شاہ بنا پلٹے، بنا کوئی جواب دیئے یونہی پڑا رہا تھا۔ اشمل ہمیشہ دوسروں کے سامنے اس سے ادب و آداب کے دائرے میں رہ کر بات کرتی نظر آتی تھی جبکہ اگر وہ جو اکیلے اسکے روبرو آتا تو وہ برائے نام کا لحاظ بھی نہیں رکھتی تھی اور کچھ ایسا ہی حال اسکا بھی تھا۔ نفرت تھی سو اسکا پر چار بڑھ چڑھ

کے کرتی نظر آتی۔ یہ بھی تو اسی شہزادی کا حکم تھا کہ اربد شاہ، رات گھر کے کسی کونے کھدرے میں گزارے گا پر روم میں نہیں۔ محض سب کے دکھاوے کو وہ ایک ساتھ بیڈ روم میں ہونگے پر حقیقتاً اسکی کمرے میں موجودگی میں اربد شاہ کی نوانٹری ہوگی۔۔۔

اربد شاہ کیا بدتمیزی ہے یہ نکلو یہاں سے۔۔۔" وہ اسکی جانب آتی اسکے منہ" کے نیچے سے تکیہ نکالتے دھاڑی جب اربد شاہ کو اسکی حرکت سیخ پا کر گئی تھی جبھی اسے کلائی سے تھامے روکا۔

"کہاں تھی اب تک تم؟"

حالنکہ وہ اسکی روٹین جانتا تھا پھر بھی سوال گو تھا۔اشمل کو اسکے تیور ایک آنکھ نہیں بھائے تھے۔

"میں جہاں رہوں تمھیں اس سے کیا مطلب ،اربد شاہ، تمہاری بلا سے جسکے پاس رہوں ایک شخص کے سوا۔۔۔"

جتنا وہ اسے ٹرچ کر رہا تھا اسکے بدلے ،اشمل نے پلٹ کے ایک وار کیا تھا اور وہیں پوری طرح بھاری پڑنے کو تھا۔

"شٹ اپ بکواس بند کرو اپنی اشمل ،جو پوچھا ہے وہ بتاؤ کہاں تھی تم اسوقت تک؟"

وہ خود بھی نہیں جانتا تھا وہ اسے لے کر اتنا پوزیسو کیوں ہو رہا تھا مگر اشمل کو
اسکے ذہنی اضطراب کی کیا خبر تھی جبھی وہ راکھ میں چنگاری بھڑکانے کو اسے
الٹے جواب دیئے جا رہی تھی۔

"اشمل۔۔۔۔"

وہ اسکی کلائی کو ایک جھٹکا دیتے گویا اسے نیند سے جگانے کی کوشش کرتے بولا
تو اشمل مٹھیاں بھینچ کے رہ گئی تھی۔

آخر تمہاری پرابلم کیا ارب شاہ کیوں ہر وقت میرے سر پر سوار رہنا چاہتے "

ہو تم؟ میں جہاں جاؤں، جو کروں تمہیں اس سے کیا آخر؟ یہاں اس حویلی

"میں، تمہاری مرضی سے قید تو ہوں میں، اور کیا چاہیئے تمہیں آخر۔۔۔؟

اشمل نے بھینچے بھینچے انداز میں چیختے اربد شاہ کو گھورا تو وہ بدلے میں اسے مزید

سخت تیور دکھا گیا۔

تمہیں تو ہرگز اپنی عزت کی پرواہ نہیں رہتی اشمل خان مگر یہ مت بھولو کہ "

"تم کس کی بیوی ہو۔۔۔

اربد شاہ نے دبے لفظوں میں اسے بہت کچھ جتانا چاہا پر آج تو وہ جیسے اسکے یوں بار بار خود پر حق جتانے پر تپی ہوئی تھی۔

"اگر اتنی ہی اپنی سرداری کی اکڑ ہے اربد شاہ تو ایک جائز رشتے کو گناہ کی طرح کیوں چھپا رہے ہو تم؟ کیوں لوگوں کے سامنے، ایک جھوٹی پہچان دے کر اس گھر میں قید کیا ہے مجھے۔۔۔"

وہ اسکی ہاتھ کی گرفت میں اپنی کلائی آزاد کرانے کی کوشش میں نڈھال ہوئی تھی جب اربد شاہ نے اسے ایک جھٹکے سے اپنے قریب کیا۔ اشمل کا ہیئر ربن اس جھٹکے پر ریشمی بالوں پر اپنی گرفت چھوڑتے ڈھیلا پڑا تھا جبکہ وہ اسکی کمر کے گرد ہالہ بنائے اس پر جھکا۔ اشمل نے خوف کی شدت سے آنکھیں میچیں تو وہ

ایک پل کو ریشمی زلفوں کے سائے میں لرزتی پلکوں کو دیکھتے تھم سا گیا تھا۔بے خودی کے انداز میں اسکے کانوں کے پاس جھکتے،اسکے جھمکے کو لبوں سے چھیڑا تو آواز سرد و سپاٹ تھی۔

بہت شوق ہے نا تمہیں اپنی پہچان حاصل کرنے کا اشمل خان پر اتنا یاد رکھو" جس دن یہ پہچان بنی، تمہارے لیئے اربد شاہ سے اپنا بچاؤ کرنا زندگی بھر ناممکن ہو جائے گا ڈیئر سو۔۔۔"

اربد شاہ نے لبوں کو سیٹی کے انداز میں سیکڑتے ہوئے، یقینا اشمل خان کی جان نکالنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔

"ایک ہفتہ اور اشمل خان، پھر یہ جھوٹا بھرم بھی نہیں رہنے والا۔۔۔"

وہ ایک دم سنجیدہ ہوتے اسے پیچھے کو دھکیل گیا تھا۔ اشمل نڈھال سی بستر پر گری سسکنے لگی۔ جب وہ جانتا تھا کہ یہ جھوٹا بھرم، رشتہ سب محض ایک ہفتے کا کرنے کو دکھاوا ہے تو وہ کیوں بار بار اسکی راہ مین آ رکتا تھا؟

آئی ہیٹ یو ارباب شاہ، تم سے برا شخص میں نے کبھی لائف میں نہیں" دیکھا۔۔"

اس نے کانوں میں جھومتے بندے کو اتار کے ایک طرف پھینکا تھا اس بات سے انجان کہ وہ کونسی چنگاری کو بڑھاوا دے چکی تھی۔

روم سے باہر آنے کے بعد اسے کسی کل سکون نہیں تھا۔ایک ہفتے بعد بسام شاہ ان سب کے درمیان ہو گا۔یقیناوہ یہ جان کر کہ ،ار بد نے فیملی کے چند لوگوں کے علاوہ کسی کو اشمل اور اپنے بارے میں نہیں بتایا اس پر وہ اشمل کی طرف پھر سے ہاتھ بڑھائے گا اور اگر اشمل نے اسے سب سچ بتا دیا تو؟ وہ ایک دم پریشان سا کمرے میں ٹہلتے جیسے کسی حتمی نتیجے پر پہنچنے کی کوشش کرنے لگا تھا اور ایک مطمئن فیصلہ لیتے پر سکون سا آنے والی صبح کا انتظار کرنے لگا۔

اگلی صبح،اشمل معمول کے مطابق سلطانہ شاہ، کو ایکسر سائز

کروانے کے بعد انہیں بریک فاسٹ کی ٹیبل پر لائی تھی جب وہ نک سک سا

تیار وہاں آیا تھا۔ایک نظر، رت جگوں کی غماز گہری آنکھوں والی لڑکی کو دیکھا اور پھر پر سکون سا اپنی نشست سنبھالتے وہاں موجود لوگوں کو دیکھا۔

"مجھے آپ سب لوگوں سے ایک اہم بات کرنی تھی۔۔۔"

اس نے گلہ کھنکارتے ٹیبل پر موجود حاظرین کو متوجہ کیا تو اشمل بے طرح چونکی۔وہ سنکی شخص سے کسی بھلائی کی امید تو ہرگز نہیں رکھتی تھی۔

"جیسا کہ آپ سب، جانتے ہیں کہ اشمل خان یہاں مام، کی اسپیشلسٹ ڈاکٹر کی حشیت سے رہ رہی ہیں باہر کا کوئی بھی شخص انہیں میری بیوی کی حشیت سے نہیں جانتا ان ٹرمز آف مائے ڈیسرشن۔ لیکن مجھے لگ رہا ہے ہمیں

باقاعدہ اس رشتے کو پبلک کر دینا چاہیئے اسلیئے میں نے حوریہ کی شادی کے بعد ہمارا ریسپشن ڈیسائیڈ کیا ہے۔ سو گھر کی خواتین اگر حوریہ کے ساتھ ساتھ اگر اشمل کیلیئے بھی کچھ لینا چاہیئں ایز پر ہرا سپیشل مومنٹ" سو دے کن ڈو اٹ"۔

انتہائی آرام سے وہ اسکے حواسوں پر بجلیاں گراتا، اشمل خان کو جیسے کسی کنوے میں دھکا دے چکا تھا جبکہ وہاں موجود سب لوگوں کے چہرے پر خوشی چھلکنے لگی تھی۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے نوشے میاں سو آپکو بھی اپنی شادی کا خیال"
آیا، کیوں نہیں بھائی ہماری تو دونوں بیٹیاں گھر کی رونق بڑھانے جا رہی ہیں
"، ہم آج سے ہی انکی شاپنگ اسٹارٹ کریں گے کیوں بھابھی۔۔۔

شہزین چچی نے اٹھتے ہوئے اسکا سر چوما اور سلطانہ شاہ کی طرف تائیدی
نظروں سے دیکھا تو وہ لبوں پر فاتحانہ مسکراہٹ لیئے اسے دیکھنے لگا۔ اشمل کو
اس لمحے خود پر شدید غصہ آرہا تھا بھلا اس نے کیوں کرار بد شاہ جیسی پر سکون
جھیل میں کنکر پھینکا تھا تو وہیں ارشم کی نظریں بے ساختہ، حوریہ کے ساتھ
بیٹھے ارزق شاہ سے ٹکرائی تھیں۔ جسکی آنکھوں میں اترتی شوخ چمک، اسے
نظریں جھکانے پر مجبور کر گئی۔

کیااربدشاہ نے یہ فیصلہ اشی کی مرضی سے لیا ہے ؟کیا وہ اس حویلی میں رہنے کو تیار ہے ؟ارشم نے کن اکھیوں سے بہن کو دیکھا جو سر جھکائے،اپنی پلیٹ میں پڑے آملیٹ سے کھیل رہی تھی اسلیئے ارشم کیلیئے اسکی طرف سے کوئی معنی اخذ کرنا مشکل ہوا تھا۔اپنی روٹین کا ناشتہ مکمل کیئے وہ جانے کیلیئے اٹھ کھڑا ہوا اور حسب معمول سلطانہ شاہ سے پیار لینے کو انکے سامنے جھکا تو ،سلطانہ شاہ کے قریب بیٹھی اشمل بے ساختہ فاصلہ بنانے لگی تھی۔

"رات میں ملاقات ہو گی۔۔۔"

اس کی چہرے پر چھائی مسکان،سلطانہ شاہ کیلیئے تھی جبکہ ذو معنی مسکراہٹ کے پیچھے للکارتا اندازاشمل کے حواس مختل کیئے جارہا تھا۔

اونہہ لالہ جان،اب تو باقاعدہ رخصتی ہو گی، کتنا مزہ آئے گا آپکی رخصتی "

"پر، آپکے روم کا ڈیکور بھی چینج کریں گے ہم۔۔

حوریہ نے اسکا بازو تھامے پیار سے کہا جس کو،اربد شاہ کی ڈارک چوائس پر

ہمیشہ اختلاف رہا تھا، جبکہ اشمل نے سر جھکایا ہوا تھا۔وہ جانتی تھی کہ ابھی

سب کیسے اسکا ریکارڈ لگانے والے تھے۔

یاہ شیور اپنی بھابھی سے پوچھ لیں آپ لوگوں کو جو چینجز کروانی ہوں"

"حورے جان، ایوری تھنگ فار یو۔۔۔

اربد شاہ نے کن اکھیوں سے ،اشمل خان کے بوکھلائے تیور دیکھتے حوریہ کے ہاتھ تھامے انہیں عقیدت سے لبوں سے لگایا تو اس اہمیت پر مزید کھل اٹھی تھی۔اشمل کیلئے وہاں بیٹھنا دوبھر ہوا تھا۔ سبھی اسکے یہاں سے اٹھ کر جانے کو شرم پر معمور کر رہے تھے۔

اربد شاہ کو گاڑی کی جانب بڑھتے دیکھ، برآمدے کے پلر کی آوڑ سے نکلتی اشمل سامنے آئی تھی۔

"مجھے تم سے بات کرنی ہے اربد شاہ۔۔۔"

موبائل کاڈی۔ایم چیک کرتا اربد ایک دم اسکی آواز پر چونکا اور اسکے چہرے پر چھائے متغیر تاثرات سے جی بھر کے محظوظ ہوا۔یہ لڑکی اتنی بھی مشکل نہیں تھی جتنا وہ تصور کرتا تھا۔

کہانارات کو ملتے ہیں۔۔۔پورے حق سے۔۔۔"اب کے اس نے اپنی" کہی بات میں اضافہ کیا اور پورے طمراق سے چلتا آگے بڑھنے کو تھا جب وہ اسکا بازو تھام گئی اور دوسرے ہی پل اربد شاہ کی کاٹدار نگاہوں نے اسے اسکی غلطی کا احساس کرایا تو دو قدم پیچھے ہٹی۔

"چلو۔۔۔"

وہ آنکھوں پر سن گلاسسز چڑھائے سپاٹ انداز میں کہتا آگے بڑھا تو وہ بادل نخواستہ اسکے پیچھے بھاگنے کی انداز میں آئی تھی۔ڈرائیور کو الرٹ ہوتے دیکھ اس نے نفی میں سر ہلایا اور اسے گارڈز کی گاڑی کی طرف اشارہ کرتے، اشمل کے بیٹھنے کا ویٹ کرنے لگا جو، اس سے بات کرنے کی جرآت تو کر کے آئی تھی پر جانے وہ اسکا کیا حال کرنے والا تھا۔اربد کے ساتھ اشمل کو بیٹھتے دیکھ گارڈز کچھ فاصلہ رکھتے گاڑی میں تھے۔حویلی سے باہر نکلتے ہی اس نے گلہ کھنکارتے گویا اشمل کو اپنی عرضی پیش کرنے کی اجازت دی تھی۔

"یہ سب کیا ہے اربد شاہ، تم نے کہا تھا کہ حوریہ کی شادی ہوتے ہی تم مجھے اس بے وجہ کی قید سے آزاد کر دو گے پھر تم کیسے اپنی بات سے مکر سکتے ہو؟" اشمل کا چہرہ سرخ پڑا تھا جبکہ اربد شاہ، سامنے دیکھتے گاڑی چلا رہا تھا۔

"آخر تم کرنا کیا چاہتے۔۔۔"

"ہو گئی تمہاری بات مکمل؟"

اس نے ایک دم گاڑی کو بریک لگائے تھے۔راستہ کچا ہونے کی وجہ سے اشمل
کو کچھ زیادہ ہی جھٹکا محسوس ہوا تھا جبکہ وہ اس پر آنکھیں گاڑے بیٹھا تھا۔

"میں تنگ آگئی ہوں یہ منافقت کی زندگی جیتے ہوئے ارد شاہ پلیز لٹ می
گو، میرا یہاں دم گھٹتا ہے۔۔"

وہ باقاعدہ اس کے سامنے گڑگڑانے کو تیار تھی۔اربد شاہ نے سختی سے لب بھینچ لیئے تھے۔

"اوکے حوریہ کی شادی کے ساتھ ہی تم جاسکتی ہو یہاں سے۔۔۔۔"

اس سارے عرصے میں اس نے ایک بار بھی اشمل کی جانب نہیں دیکھا تھا جبکہ وہ آنکھیں صاف کرتے اسے دیکھنے لگی۔ کتنی آسانی سے مان گیا تھا وہ؟

"تت۔۔۔تم سچ کہہ رہے ہو میں۔۔۔"

اس نے اربد سے اپنے جذبات بیان کرنے چاہے تھے پر سیل فون، کانوں سے لگاتے دیکھ اسکے فری ہونے کا انتظار کرنے لگی تھی۔

"کہاں ہو رضوان، بیگم صاحب کو گھر چھوڑ کر آؤ۔۔۔"

اس نے اپنے ڈرائیور کو کال کی تھی جوان سے کچھ فاصلے پر تھے۔

"شاہ صاحب، گارڈز کی گاڑی ایک دم سے خراب ہو گئی ہے ہم کچھ فاصلے پر ہی ہیں۔۔۔"

رضوان نے کچھ پریشان سے انداز میں کہا جبکہ باقی لوگ گاڑی سے نیچے اتر کر اسکا جائزہ لینے لگے تھے کہ مسئلہ کیا ہوا ہے۔ اربد شاہ، سیل ایک طرف کو پھینکتے گاڑی سے نیچے اترا تھا جبکہ اسکی خاموشی سے بیزار، اشمل بھی اسے گاڑی سے اترتے دیکھ اسکے ساتھ ہی اتری تھی۔

"گاڑی میں بیٹھو تم۔۔۔"

اربد اسے اپنے قریب آتے دیکھ دھاڑا اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی ایک دم سے فائر کھلنے کی آواز پر وہ حواس باختہ سی چیخ مارتی اربد شاہ کے سینے میں آکر مقید ہوئی تھی جبکہ اربد شاہ کو کچھ ہی سیکنڈز لگے تھے سچویشن سمجھنے میں۔ یقینا

دشمن انکی تاک میں ہی تھا گارڈز کی گاڑی اچانک خراب ہونا محض ایک اتفاق نہیں ہو سکتا تھا۔

"اا۔۔۔اربدیہ۔۔۔"

"ہششش۔۔۔گاڑی میں بیٹھو تم۔۔۔"

اربد اسے پچھلی سیٹ پر دھکیلتے ڈور لاک کرتے اپنا پسٹل سنبھال چکا تھا جب پھر سے گولیوں کی گونج اٹھی تھی اس بار، دو طرفہ گونج تھی۔اربد نے گاڑی کے ساتھ کھسکتے ہوئے سڑک کی جانب دیکھا جہاں اسکے گارڈز موجود تھے اور فائرنگ کی ڈائریکشن معلوم کرناچاہ رہے تھے جب دائیں طرف سے کھولا

جانے والا فائر، اربد کی گاڑی کے شیشے میں آن گھسا تھا ساتھ ہی اشمل کی بے تحاشہ چیخیں۔اربد، گارڈز کو اپنی پوزیشن سنبھالتے دیکھ خود بھی گاڑی میں آن بیٹھا تھا۔

"یہ۔۔۔یہ سب کیا ہو رہا ہے، کون لوگ ہیں یہ۔۔۔ "

اسوقت میں بھی اشمل کی ناگوار سوال اسکا مزید پارہ ہائی کر گئے تھے اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتا ایک بار پھر سے اسکی گاڑی کو نشانہ بنایا گیا۔

یااللہ۔۔۔"اسکے ساتھ اشمل کی دہائی، وہ ایک دم چونکتے ہوئے اسکی جانب متوجہ ہوا جسکے ماتھے پر کوئی ٹوٹا کانچ آکر لگا تھا اور ساتھ ہی، خون کی پھوار سی تھی۔

ڈیمڈ سکون نہیں تھا نا تمہیں گھر پہ۔۔۔"اربد نے اسکے ماتھے کا جائزہ لیتے اپنا رومال اٹھا کر اسکے ماتھے پر رکھا جبکہ دوسری جانب سے وہ مسلسل علاقے کے ایس پی کو کال ملا رہا تھا۔رابطہ ہوتے ہی اربد شاہ نے اسے پولیس فورس یہاں بھیجنے کو کہا۔

"یہ کون لوگ ہیں؟کک دشمنی۔۔۔"

میرے سسرالی رشتہ دار ہیں یہ ،انکی بیٹی پر جو ظلم ہو رہے ہیں اسکا بدلہ لینے "

"آئے ہیں، فلحال مزید کوئی اور انٹروڈکشن نہیں ہے میرے پاس انکا۔۔

اربد، رضوان کو کال ملاتے چڑچڑے انداز میں بولا تو وہ اسے کچھ نا سمجھی سے دیکھنے لگی۔اربد شاہ کے گارڈز مسلسل جوابی کاروائی کر رہے تھے جسکی وجہ سے کتنی دیر تک علاقہ ، گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے گونجتا رہا تھا جبکہ اشمل اس لمحے کو کوس رہی تھی جب اس نے اربد شاہ کے پیچھے آنے کا فیصلہ کیا تھا۔کچھ دیر بعد جب ہر طرف سکون ہوا تو وہ اسے خود ہی حویلی چھوڑنے آیا تھا اور ساتھ یہ بھی سختی سے تاکید کی تھی کہ وہ گھر میں کسی سے اس بات کا ذکر نہیں کرے گی جبکہ وہ اس جان خلاصی پر ہی شکر گزار تھی۔

●●●●●□ ●●●●●□ ●●●●●□ ●●●●●□ ●●
●●●

دن اتنی تیزی سے گزرے کے گنتی ہی مشکل ہوگئی تھی جیسے۔ اگرچ اشمل پر ہر گزرتا دن، آزادی کے دنوں کے قریب آنے کی نوید سنا رہا تھا۔ پر اربد شاہ کی غیر معمولی چپ اسے خوف میں بھی مبتلا کر دیتی تھی۔ ایک طرف تو وہ اسے یہاں سے جانے کی نوید سنا رہا تھا تو دوسری طرف، اس اعزازی ریسپشن کا اعلان بھی دردسر تھا حالنکہ اربد شاہ نے، اس دن کے بعد گھر والوں سے کسی فنکشن کے حوالے سے بات ہی نہیں کی تھی البتہ سلطانہ شاہ اسکیلئے بھرپور شاپنگ کر رہی تھیں۔ اس شخص کی غیر عمولی خاموشی اسے

انجانے خدشوں میں گھیر رہی تھی اور کیا پتا وہ محظ اسے ستانے کو ریسپشن کا گھڑاک پال رہا تھا؟ وہ اتنی آسانی سے اپنی بات سے پلٹنے والوں میں سے نہیں تھا اسی آس پر اشمل وقت کا حساب کتاب لگانے میں مصروف تھی تو وہیں بسام شاہ کو حوریہ شاہ کے ساتھ ہر رسم میں شریک ہوتے دیکھ وہ کچھ مطمئن سی تھی یقینا اسکی آزمائش ختم ہونے جارہی تھی۔ آج حوریہ شاہ اور بسام شاہ کی مہندی کی تقریب تھی اور وہ بھی اسی نسبت سے تیار تھی۔

گردشِ سال فقط یک شب یلدا دارد

من بدون تو ہزاراں شب یلدا دارم۔۔۔

آج رات، شاہ ولا میں اسکی آخری رات تھی، آج اسکے بقول اسکی آزادی کا دن تھا، وہ خود پر مسلط زنجیروں سے گویا قید رہائی پانے والی تھی پر آسمان سے چاند غائب تھا، ہر طرف گھنگھور اندھیرا تھا اور اسکے باوجود سکون اور آشفتائی کا احساس مفقود تھا۔ رات تھی کہ کٹنے کا نام نہیں لے رہی تھی ایسا لگ رہا تھا کہ یہ سال کی وہ شب تھی جسے شب یلدا کہا جاسکتا تھا۔ اپنی خود ساختہ سوچوں سے لاچار اشمل خان، گھڑی کی سوئیوں پر جیسے نظر جمائے بیٹھی تھی، کب صبح کا سورج طلوع ہو اور وہ ارشم کو لے کر یہاں سے آزاد ہو جائے۔ لان میں مہندی کی تقریب ہو رہی تھی، ہر طرف پھیلی افراتفری، بھیڑ میں جمع لوگ بھی جیسے ساکت سے دکھائی دے رہے تھے حالانکہ وہ خود کو ہر حیلے بہانے سے

بہلاتی، اسوقت حویلی میں ہونے والی شادی کی تقریب میں بہترین طریقے سے حصہ لے رہی تھی پھر بھی وقت اس تقریب سے آگے بڑھ نہیں پا رہا تھا۔

"یہ لڑکی کون ہے؟"

وہ سلطانہ شاہ کی پکار پر، اسٹیج کی طرف بڑھ رہی تھی جب پیچھے آتی عورتوں کی آواز پر اسکی دھڑکنیں تھم سی گئی تھیں۔ وہ کون تھی؟ اسکا حوالئہ اتنا مبہم تھا کہ شاہ ولا کے مکینوں کی زندگی میں اسکی آمد اور وداعی کو کبھی کوئی مس نہیں کرے گا۔ افف یہ حوالوں کی شناسپائی، اس نے نظریں اٹھائے آسمان کی اوور دیکھا جہاں چاند سے مبرا، تاروں سے بھرا آسمان یک دم تاریک دکھائی دیا

تھا۔ تاریک آسمان کا بھلا کیا نام ہو سکتا ہے؟ بھلا اسکی بھی کوئی پہچان ہوتی ہے؟ وہ ایک بار پھر سے ارد گرد کے ماحول سے بیگانہ اپنے اندر کی جنگ سے لڑ رہی تھی اور پھر خود پر مسکراتی ایک ہتک آمیز مسکراہٹ اس نے اپنے لبوں میں دبائی تھی۔

سلطانہ شاہ کی ڈاکٹرنی ہے، شہر سے آئی ہے اربد شاہ نے اسپیشل ماں کیلئے بلوایا ہے۔۔۔"

ایک تسلی بخش، ایک معتبر حوالئہ پیش کیا گیا تو اسکی دھڑکنوں کی روبحال ہوئی۔ ہاں شاید، اس حویلی والوں کے ساتھ دنیا کے دکھانے کو ایک حوالئہ تھا اسکا۔ ایک گہری سانس بھرتے آسمان کی جانب پھر سے دیکھا اور اپنی پہچان

اور آسمان کی بے نامی پر جی بھر کے مسکرائی تھی جو اداس سا شب یلدا کا حصہ بنا ہوا تھا۔

اشمل، بیٹا کہاں تھیں آپ؟ کب سے بلوایا تھا ہم نے آپکو آپ دکھائی ہی "نہیں دیں ہمیں۔۔۔"

جانے دوسری خاتون اس معتبر حوالے پر واپس سے کیا تبصرہ فرماتیں اس کے سننے سے پہلے ہی اسٹیج کی مخصوص باؤنڈری کا دائرہ سلطانہ شاہ پر آ کے ختم ہو گیا تو اس نے کن اکھیوں سے، حویلی کی لاڈلی اور نٹ کھٹ چہیتی، بیٹی کے پہلو میں بیٹھے شخص کو دیکھتے دل کو ٹٹولا کہیں کوئی حسد ور قابت کا کوئی جذبہ نہ سر اٹھا رہا ہو؟ ویسے بھی اداسی بے سبب تھی سو کہیں نا کہیں اسے منسوب تو

کرنا تھا پر دھڑکنیں ہمیشہ کی طرح توازن میں تھیں۔اسے سامنے بیٹھے شخص سے کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔وہ بھی مطمئن سی مسکراتی سلطانہ شاہ کے سامنے جھکی۔

"میں یہیں تھی آنٹی،ارشم کے پاس آپ بتائیں کچھ چاہیئے تھا آپکو؟"

انتہائی دھیمی اور متوازن آواز میں بولتی لڑکی کو حوریہ شاہ کے پہلو میں بیٹھے شخص نے سرخ انگارہ آنکھوں سے دیکھا تھا جو بلکل اسکی جانب متوجہ نہیں تھی محض بسام شاہ ہی کیوں کئی اور لڑکیوں نے بھی اس انجان لڑکی پر نظر ڈالی جس پر، سلطانہ شاہ معمول سے ہٹ کر پیار لٹا رہی تھیں۔شاہ خاندان کی

کئی لڑکیوں کو وہ کھٹکی تھی جو پہلے ہی سلطانہ شاہ گبرو جوان سپوتوں کی نظر کرم کی منتظر تھیں۔

"میں چاہ رہی تھی کہ اربد اور تم بھی آکر رسم کر لیتے ایک ساتھ پر۔۔۔"

وہ اپنے سامنے جھکی، اشمل کو سرگوشی نما آواز میں بولتی ایک دم چپ ہوئیں تو ،اشمل خان کی سانسیں پھر سے اتھل پتھل ہوئیں۔ایک بار پھر سے دل کو ٹٹولا آیا دھڑکنوں کی سرگم نے اربد شاہ کے نام پر شور مچایا ہے یا اسکا موجب کچھ اور تھا؟

"اوہ۔۔۔پر آنٹی آپکو تو پتا ہے ارید بہت بزی ہیں گیسٹس میں اور ویسے بھی

حوریہ آج رات ہمارے پاس ہی ہے ہم مہمانوں کے جاتے ہی ساری رسمیں

اور خوب ہلا گلا کرلیں گے بس یہ گیسٹس مینج کرلیں پہلے۔۔۔"

سلطانہ شاہ کی سرگوشی نما خواہش کے برعکس، اشمل خان کی آواز بلند تھی

جانے خود کو سنانا تھا یا کسی اور کو جتانا تھا۔ارید شاہ کے ذکر پر، حوریہ شاہ کے

لبوں پر مسرور مسکراہٹ بکھری تو وہیں اسکے پہلو میں بیٹھے شخص نے سختی سے

لب بھینچے اور اگلے ہی پل ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ایک شکوہ کناں نظر

سامنے بیٹھی شہزین پر ڈالی جو اسے ان دیکھا کرتیں شدمد سے مسسز آفندی

کے ساتھ بے طرح مصروف نظر آئیں جو انکی اکلوتی بیٹی اوج شاہ کے بارے

میں کچھ بات کررہی تھیں۔

"کیا ہوا بسام لالہ ؟"

اوج اسکے یوں ابنارمل طریقے سے کھڑے ہونے اور بے وجہ اسٹیج کو گھورنے پر گھبرائی سی اسکے پاس آئی تھی، جو بڑی مشکل سے حوریہ شاہ کے ساتھ بیٹھ کر خواتین میں رسم کیلیئے مانا تھا جانے اب کیا اسکے مزاج کے بر خلاف ہوا تھا؟

"میرے خیال سے آج کیلیئے اتنا کافی ہے اور مجھے ریسٹ کرنا تھا اپنے روم میں جا رہا ہوں میں۔۔۔"

وہ بنا ادھر، ادھر دیکھے تیزی سے اسٹیج سے اتر گیا تھا جبکہ اشمل کا چہرہ بھی سپاٹ پڑا تھا۔

"لالہ۔۔۔"

اوج اسے پکارتی رہ گئی اور پھر منہ بسورتے حوریہ شاہ کو دیکھا جو خالی پہلو کو محسوس کر کچھ گم صم بیٹھی تھی حالانکہ بسام شاہ کی موجودگی میں بھی اسے کسی کی موجودگی کا احساس نہیں ہو پایا تھا جانے کیسے وہ ان حسین لمحوں کو سرد رویوں کی آڑ میں کر رہا تھا۔

"اشمل تم ایسا کرو بیٹا کہ حوریہ کو اسکے کمرے میں چھوڑ دو۔بیچاری اتنی دیر سے بیٹھے بیٹھے تھک گئی ہو گی اب تو تقریباسب لوگوں نے ہی رسم کرلی ہے۔۔"

شہزین اپنی جگہ سے اٹھتی اسکے پاس آئیں تو وہ لگی بندھی روٹین کی مانند اثبات میں سر ہلاتی حوریہ اور اوج کے سنگ ہو لی تھی جب راستے میں اربد شاہ سے مڈ بھیڑ ہوئی۔

"لالہ آپ آئے نہیں نا بھابھی کے ساتھ فوٹو شوٹ کرانے۔۔۔"

حوریہ شاہ کچھ جزباتی سی اربد شاہ کی اوور بڑھی اسکے سینے پر سر ٹکائے ممنائی۔

جانے اسے واقعی اربد شاہ کی کمی کھلی تھی یا بسام شاہ کا سرد وسپاٹ انداز اسے رلانے لگا تھا۔

میں بس آہی رہا تھا حورے، ہم آپکے روم میں جا کر کر لیتے ہیں شوٹ"

"گڈے رونا نہیں۔۔۔

اربد شاہ نے اسے جانثار نظروں سے دیکھتے ہمیشہ کی طرح اوٹ پٹانگ ناموں سے پکارا تو وہیں اشمل خان کی حرارت زدہ آنکھیں خود پر محسوس کرتے چہرہ کچھ سپاٹ کیا تھا۔شاید اسے امید نہیں تھی کہ وہ اشمل کے ساتھ کوئی فوٹو شوٹ کروانے والا ہے۔اوج، حوریہ کا ہاتھ تھامے آگے بڑھی تو اشمل بھی

اسکے ساتھ نکلنا چاہا جب اگلے لمحے اسکی سانس اٹکی جسکا ہاتھ اربد شاہ کی سخت گرفت میں تھا۔

"کیسے بھی کر کے حورے کی توجہ اس فوٹو شوٹ کے چونچلے سے ہٹاؤ اشمل خان، مجھے تمہیں اپنی فیملی کے ساتھ کہیں بھی نہیں دیکھنا حتی کہ تصویروں میں بھی نہیں۔۔۔" اربد شاہ کی سنگلاخ آواز اشمل کے نازک دل کو مزید شیشہ پا کر گئی تھی۔

"تم سے زیادہ مجھے کوئی شوق نہیں اربد شاہ، میں ہر طرح سے تمہاری امی اور بہن کو ٹال چکی ہوں

"مگر انکی سوئی ہے کہ اٹک ہی گئی ہے۔۔۔

وہ دبی دبی آواز میں غرائی تو اربدشاہ نے کچھ چونکتے ہوئے اسکے خونخوار تیور دیکھے۔ کچھ عجیب تھا اسکے رویے میں جو پچھلے ایک مہینے میں وہ نہیں دیکھ پایا تھا۔

"ایکسکیوز می۔۔۔"

وہ اربدشاہ کی ذہنی بھٹکی رو کا فائدہ اٹھاتے سائیڈ سے نکل لی تو اربدشاہ کی نظروں نے دور تک اسکا پیچھا کیا تھا۔

وہ حوریہ سے ہزار حیلے بہانے کرتے، اسکے روم تک چھوڑنے کے بعد خود کو عجیب بند گلی میں محسوس کر اپنے روم میں آگئی تھی۔ عجیب سبکی کا احساس تھا جو ندامت کے مارے خود ساختہ سوچوں میں الجھا رہا تھا۔ اربد شاہ کو اسکے ساتھ ایک خوشی کا پل بھی نہیں جینا تھا چاہے اپنی فیملی کیلئے ہی کیوں نہ سہی۔ پچھلے ایک مہینے سے چل رہے اس ڈرامے کا انجام، حقیقت سے زیادہ برا چل رہا تھا۔ وہ اپنی بے چینی کی کوئی وجہ نہ ڈھونڈ خود کو میک اپ، جیولری سے آزاد کرنے کیلئے ابھی ڈریسنگ مرر کے سامنے آ کر رکی تھی جب دروازہ ہلکی سی آواز سے بھڑ ہوا اور وہ نپے تلے قدموں سمیت اندر آیا۔ اشمل خان کو اپنی بصارتوں پر ابہام سا ہوا تھا پر جب، مرر میں نظر آتا عکس اسکی طرف بڑھا تو وہ ایک جھٹکے سے پیچھے مڑتی حیران نظروں سے اسے دیکھنے لگی تھی۔

"تم۔۔۔تم یہاں کیا کر رہے ہو بسام شاہ؟"اپنے کمرے میں اسکی بے بانگ دہل موجودگی نے تقریباً اسے چکرا دیا تھا۔ابھی تو وہ آف موڈ سے حوریہ شاہ کے پہلو سے نکل کر سونے گیا تھا۔

"یہی تو مجھے بھی پوچھنا ہے اشمل، تم کیا کر رہی ہو یہاں؟ کیا کر رہی ہو تم میرے اور اپنے ساتھ۔۔۔؟"

وہ آگے بڑھتے اسے شانوں سے تھامنا چاہتا تھا جب وہ بدکتے ہوئے اس سے دور ہوئی۔بسام شاہ کے چہرے کا رنگ زرد پڑا۔

"اشمل۔۔۔"

"تم پاگل تو نہیں ہو گئے بسام شاہ، کل تمہاری شادی ہے اور ابھی تم یوں میرے روم میں آکر میرے لیئے بدنامی کی کونسی نئ کہانی چھیڑنا چاہتے ہو۔اگر ارباب شاہ نے تمہیں یہاں دیکھ لیا تو زرا بھی اندازہ ہے کہ کیا ہو گا؟" اشمل کو اسکی یہاں موجودگی بری طرح کھلی تھی تو وہیں، ارباب شاہ کے ریکشن کا سوچتے سوچتے جان نکلنے کو تھی۔ابھی تو آزادی نام کی سانس بھی نہیں لی تو اور وہ پہلے ہی ہٹ لسٹ میں تھی۔

"تو میں بھی یہی چاہتا ہوں اشمل خان کہ وہ یہاں مجھے دیکھے تا کہ اسے بھی اندازہ ہو کہ تم لوگوں کا یہ ڈرامہ کس قدر تکلیف میں مبتلا کر رہا ہے مجھے۔۔۔اسے بھی اندازہ ہو کہ کسی کے سر زبردستی مسلط ہونے کی تکلیف کیا

ہوتی ہے۔۔۔" بسام شاہ نے اسکا ہاتھ تھامتے اپنی تشنگی، ادھوری خواہشوں کے درد سے آگاہ کرنا چاہا جب وہ بدکتے ہوئے اس سے دور ہوئی۔ اسکا دل بری طرح دھڑکا تھا کہ کہیں بسام شاہ کو واقعی حقیقت نہ معلوم پڑ گئی ہو؟

"کک۔۔ کیا مطلب۔۔ کک۔۔ کونسا ڈرامہ۔۔۔؟" اشمل کے دل میں بیٹھا چور بے چین ہوا تھا جب بسام شاہ ایک بار پھر سے اسکے قریب آیا تھا۔

"اس جھوٹی شادی اور محبت کا ناٹک اشمل خان۔۔ کیونکہ یہ محض اتفاق نہیں ہو سکتا کہ اشمل خان، بسام شاہ کے فرسٹ کزن سے ایک ہی منتھ میں اسکے عشق میں مبتلا ہوئی ہے وہاٹ ربش نا۔۔۔۔ اور میں اربد شاہ کو جانتا ہوں کہ اسے خود سے منسوب لوگوں کی کسقدر فکر رہتی ہے اشمل خان، تو پھر وہ کیسے

اپنے اتنے اہم رشتے کو دنیا سے چھپا رہا ہے؟ یہ محض ڈھونگ نہیں ہے تو اور کیا ہے ہاں؟"

بسام شاہ اپنے تفصیلی تجزیئے سے اشمل خان کے دماغ کی چولیں ہلا گیا تھا تو وہیں دہلیز پر رکے اربد شاہ نے سختی سے لب بھینچ لیئے تھے۔

"یہ سب تمہارے دماغ کا فتور ہے بسام شاہ ورنہ اربد شاہ نے مجھے اپنی فیملی میں جس حثیت سے متعارف کرایا ہے میرے لیئے وہ حوالئہ اہم ہے۔مجھے یہ فرق قطعاً نہیں پڑتا کہ دنیا مجھے اربد شاہ کی بیوی کی حثیت سے جانتی ہے یا نہیں ،حویلی کے لوگوں کیلیئے میں اربد شاہ کی بیوی ہوں اور یہی حقیقت تمہیں بھی تسلیم کرنی ہوگی بسام شاہ کیونکہ اگر تم اربد شاہ کو جانتے ہو تو یہ بھی

اچھے سے جانتے ہو گے وہ جن سے محبت کرتا ہے بے حد و بے حساب کرتا

ہے اور آئی پرائڈ کہ وہ مجھ سے مسز اشمل ارید شاہ سے بے پناہ، بے حساب

محبت کرتا ہے۔۔۔ ہمیں تمہارے فرضی مفروضوں سے ہر گز ہر گز فرق

نہیں پڑتا۔۔۔۔۔۔۔"

اشمل کو اندازہ ہوا تھا کہ بسام شاہ محض مفروضات گھڑ رہا تھا ورنہ وہ حقیقت

سے آگاہ نہیں تھا جبھی اسکا کنفڈینس پھر سے بحال ہوا اور ایک ہی سانس میں

اسے بے نقط سنا ڈالی تھی۔ بسام شاہ کے چہرے کا رنگ کچھ تاریک پڑا تھا جو

پورے دھڑلے سے اپنے نام کے ساتھ ارید شاہ کا نام لگاتے اسے بہت کچھ جتا

رہی تھی۔

بکواس اشمل خان، یہ سب بکواس ہے میں نہیں مانتا اس سب کو، میں اچھے "
سے جانتا ہوں تمہیں اشمل، اربد شاہ، یہ حویلی، گاؤں کا گُھٹا ماحول کبھی
تمہاری چوائس نہیں ہو سکتا۔۔تت۔۔۔ تم تو آزاد پنچھی ہو نا، یہ پہناوا تمہیں
سوٹ نہیں کرتا۔ پلیز اشمل مجھے بتاؤ کہ سچ کیا ہے کیوں تم اربد شاہ کو خود پر
مسلط کر رہی ہو؟ وہ تمہارے قابل نہیں ہے وہ بہت ٹیپکل سوچ
رکھتا ہے۔اس نے تمہاری آزادی کو سلب کر لیا ہے تم یہ اشمل ہر گز نہیں
" تھی جس سے میں پیار کرتا ہوں۔۔۔

بسام شاہ نے غصے وجذبات کی کیفیت میں مبتلا ہوتے اشمل خان کو شانوں
سے تھامے تقریبا جھنجھوڑ ڈالا تھا گویا اسے گہری نیند سے جگانا معنی رکھتا تھا
جبکہ دور ٹھہرے اربد شاہ نے مٹھیاں بھینچے بسام شاہ کو اسکے قریب آتے دیکھا

تھا پر کمال ضبط تھا کہ وہ سب سہہ رہا تھا۔ شاید دیکھنا تھا کہ اسکی حقیقت پر مبنی تاویلوں کے سامنے اشمل خان کمزور پڑتی ہے کہ نہیں اس بات سے انجان کہ اشمل اسکی موجودگی کو پوری طرح محسوس کرتے ہی تو مکمل اعتماد سے بسام شاہ کا مقابلہ کر رہی تھی۔

"وہاٹ فنی نا؟ تمہیں ایسا لگتا ہے کوئی مجھے قید کر سکتا ہے بسام شاہ؟ اور تم مجھے جانتے ہی کتنا ہو؟ محبت کی بات کرتے ہو نا تم؟ محبت کے رنگوں سے بھی آگاہ ہو گے نا پھر؟ ہنہ۔۔۔ بسام شاہ، محبوب کی صحبت میں اسکے رنگ میں رنگنا ہی محبت ہے۔ بھلے سے یہ ماحول میری خواہش نہ ہو مگر ارید شاہ میری خواہش ہے اسلیئے میں نے اسکی خاطر محبت کا ہر رنگ اوڑھ لیا ہے۔ تمہیں ایسا لگتا ہے نا انہوں نے مجھے قید کیا ہے تو ایسا ہی سہی کیونکہ میں اپنی من مرضی اور خوشی

سے اربد شاہ کی قید میں آئی ہوں بسام شاہ کیونکہ مجھے ان سے بے پناہ محبت

ہے۔۔۔۔میرے شوہر ہیں وہ۔۔۔۔"

وہ ایک جھٹکے سے خود کو بسام شاہ کی گرفت سے آزاد کراتی اس پر پہروں بوجھ ڈال گئی تھی۔وہ ایک دم جیسے مردہ دل سے ڈھے سا گیا تھا۔اربد شاہ نے الٹے قدموں واپس ہو لیا تھا کیونکہ اسے یقین سا ہوا تھا اشمل خان، بسام شاہ کے سامنے ہرگز کمزور نہیں پڑے گی، وہ کمٹمنٹ کی پکی لڑکی تھی اور ایسا ہی ہوا تھا۔وہ جاتے جاتے، بسام شاہ کی امید کا آخری پیالہ بھی توڑ گئی تھی جب حوریہ شاہ کے روم کے سامنے سے گزرتے ہوئے ایک بار مڑ کر اس نے اپنے اور اشمل کے روم کی طرف دیکھا جہاں سے بسام شاہ لال بھبھو کا چہرہ لیئے نکل رہا تھا۔اربد شاہ جانتا تھا کہ وہ چور دروازوں سے اشمل خان کے کمرے

میں داخل ہوا تھا اسلیئے وہ چور دروازوں سے ہی واپس جائے گا جبھی ایک طنزیہ مسکراہٹ اسکے لبوں پر چھائی تھی۔ سو آج رات کا یہ امتحان مقصود تھا اور کل کی صبح ایک بہترین آغاز لانے والی تھی یقیناً حوریہ شاہ کی معصومیت اور ایک مضبوط رشتے کا تدراق، بسام شاہ کو اشمل خان کی برائے نام کی محبت سے آزادی دینے والا تھا۔ایک فتح یاب مسکان لیئے وہ باہر چلا گیا تھا پر کچھ ہی دیر میں ارزق شاہ نے گھر کے کونے کونے سے سب کو اکٹھا کیا تھا اور سب ہی تقریباً ڈرائنگ روم میں تھے ماسوائے اسکے جو بے طرح آف موڈ کے ساتھ روم میں تھی۔

رشم، اشی بھابھی کہاں ہیں؟ انہیں بھی تو بلاؤ نا یار۔۔"ارزق شاہ نے ہمیشہ" کی طرح بنا، کوئی جھجھک کے رشم کو پکارا تو وہ جھٹ سے کھڑی ہوئی تھی۔

"کیا ایمرجنسی آن پڑی ہے ارزق، یہ سونے کا وقت ہے پہلے ہی اتنی دیر ہو گئی ہے تقریب میں۔۔۔" اربد شاہ نے کچھ ناگواری سے پہلو بدلتے کہا تھا کیونکہ اسوقت وہ اشمل خان کو اپنے سامنے ہرگز نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔

"ہم جانتے ہیں لالہ جان کہ آپکو اشمل جی کے آرام و سکون کا بہت خیال ہے مگر یہ بھی تو دیکھیں آج ہماری حورے کی یہاں آخری رات ہے، آپکو نہیں لگتا اسے فیملی کے ساتھ اچھے سے انجوائے کرنا چاہیئے؟" ارزق شاہ نے تفصیلی جواب دیتے اسکا اعتراض جتایا تو اس نے کچھ چونکتے ہوئے ارزق شاہ کے شانے سے لگی حوریہ شاہ کو دیکھا تھا۔

اہے ہے ارزق میاں کہاں دور کی لائے ہو بھائی یہ تو نیچے پورشن میں جانا"
ہے اس نے۔۔"دادو نے ارزق کو لتاڑا تو وہ سر کھجانے لگا تھا۔

دادو جان، کل سے وہ دم چھلا بسام شاہ، اب تو ہر وقت ہر دم حورے کے "
ساتھ نظر آئے گا پھر جانے کب موقع ملے ہم لوگوں کو یوں ایک دوسرے
"کے مقابل آنے کا۔۔۔

ارزق شاہ نے اپنے فیصلے پر ڈٹے رہنے کا بھرپور مظاہرہ کیا تھا جب، رشم کے
ہمراہ آتی، اشمل کو دیکھ سب اسکی جانب متوجہ ہوئے تھے۔ حوریہ شاہ نے
اسکی جانب ہاتھ بڑھاتے اسے اپنے مقابل بٹھایا تو اس نے کن اکھیوں سے
، حوریہ اور ارزق کے سامنے بیٹھے ارید شاہ کو دیکھا تھا۔

"سوتو نہیں گئی تھیں بیٹا آپ ؟ جانے یہ ارزق کے اسوقت کونسا بھوت سوار ہوا ہے سب کو ہی کمروں سے نکال لایا ہے۔۔" سلطانہ شاہ نے اسکے سر پر ہاتھ رکھتے فکر مندی سے کہا تو اشمل کا دل عجیب لے سے دھڑکا تھا۔ جو محبتیں اسے ایک مہینے میں یہاں ملی تھیں وہ صرف اس شخص کے حوالے سے منسلک تھیں اور کل جب وہ یہاں سے جائے گی، ہر بات، ہر معاہدہ کھل کے سامنے آئے گا کیا تب بھی وہ ان محبتوں کی حقدار ٹھہرائی جائے گی؟ وہ کئی کشمکش میں گھل رہی تھی۔

ظاہری بات ہے آج، حورے یہاں سے چلی جائے گی تو اس الوداعی رات" میں کچھ اسپیشل ہونا ہی تھا نا۔۔"ارزق شاہ نے ماں کو اپنے کارنامے گنواتے دیکھ مصنوعی کالر جھاڑا تھا۔

بس کرو ارزق، تم نے تو حورے کی رخصتی کو کچھ زیادہ ہوا بنالیا ہے، کوئی" میلوں کوسوں نہیں لے جا رہے ہم اسے یہ تو پہلی سیڑھی پر بسام لالہ اور حوریہ کا کمرہ ہے۔۔"اوج شاہ بھی اب کے میدان میں آئی تھی۔

آپکو یہاں کس نے دعوت دی محترمہ یہ خالص، دلہن کے گھر والوں کی" محفل ہے، آؤٹ سائڈرز ناٹ الاؤڈ۔۔۔"ارزق کہاں بعض آنے والا تھا، وہ

جو حوریہ شاہ کے روم میں تھی ارزق کے بلانے پر ساتھ ہی آئی تھی یوں مذاق میں بھی اپنا مذاق اڑانا پسند نہیں آیا تھا۔

بھاڑ میں جاؤ تم، میں یہاں اپنی بھابھی کیلئے تھی۔۔۔"اوج نے غصے سے" تلملاتے، ہاتھ میں پکڑا کشن اس پر اچھالا جسے اس نے پھرتی سے کیچ کرتے آئی ونکل کی تو اوج شاہ مزید سیخ پا سی نیچے کو بھاگی تھی جبکہ رشم نے کچھ ناگواری سے ان دونوں کی یہ حرکت دیکھی۔ایک تو پہلے ہی وہ اپنی برہم مزاج بہن اشمل پر تپی ہوئی تھی اور اوپر سے پورے فنکشن میں،اوج شاہ اور اسکی بھڑکا بھڑکی،رشم کو مزید خائف کر رہی تھی۔

لو میں نے کیا کہا اسے۔۔۔"ارزق شاہ نے سب کی آنکھوں سے نکلتے"
شعلوں کا مرکز خود کو جان کھسیاتے ہوئے کہا تو اسکی ایکٹنگ پر دادو نے دو
جھانپڑ رسید کیئے تھے۔

"آپکو تو ہمیشہ میں ہی نظر آتا ہوں دادو،ان صاحب سے بھی تو کوئی پوچھے،جو
اشمل جی کو اپنی پسند کم ہماری پسند زیادہ سمجھ کر ٹریٹ کرتے ہیں، محبتیں کم
پڑ رہی ہیں بھابھی جی۔۔۔"ارزق شاہ نے خود سے توجہ ہٹانے کیلیئے،سٹک
بیٹھے اربد شاہ اور اشمل کو اپنی باتوں میں گھسیٹا تو سب کی توجہ ان دونوں پر
مبذول ہوئی تھی جبکہ اشمل اسکی پر کھ پر گڑ بڑائی سی بے ساختہ اربد شاہ کو
دیکھنے لگی۔

فضول کی ہانک رہے ہو ارزق، اب دادو کے نہیں میرے ہاتھ پڑیں گے"
تمہیں۔۔"اربدشاہ نے اسے ہاتھ دکھاتے کہا تو محفل گل وگلزار بنی تھی۔

ویسے بھابھی جان آپ نے کبھی بتایا نہیں کہ بھائی اور آپکی ملاقات کہاں"
ہوئی تھی؟ آئی مین آپ دونوں کے پروفیشن بلکل الگ ہیں تو کچھ کنفیوزن سی
رہتی ہے۔۔۔"حوریہ نے ارزق کی مزید کلاس لگتے دیکھ خود محفل میں
انٹری کرتے پوچھا تھا۔

"کالج فنکشن۔۔۔ "

"ہاسپٹل۔۔۔"

اس سے پہلے کہ اشمل ایک جھوٹا بھرم رکھتے اپنی اور اسکی محبت کی جھوٹی داستان سناتی، اربد شاہ کا جواب بھی بے ساختہ تھا جبکہ ان دونوں کے متضاد جواب پر سب کچھ کنفیوژ ہوئے۔

"ایکچوئلی، شاہ کے کہنے کا مطلب ہے ہمارے کالج میں انکے، ہاسپٹل کی جانب سے انہیں انوائیٹ کیا گیا تھا وہیں نا؟"

اشمل نے بات سنبھالنی چاہی جبکہ سلطانہ شاہ نے ان دونوں کا بغور جائزہ لیا۔ اگرچے اربد شاہ اور اشمل خان کے رشتے پر انہیں کوئی ابہام نہ تھا پھر بھی، وہ اشمل کی طرف اربد شاہ کے سرد رویے محسوس کرتی تھیں۔

"ہاں شاید، مجھے صحیح سے یاد نہیں رہا۔۔"اربد شاہ نے کھسیاتے ہوئے بغلیں جھانکی تھیں۔

"اوہ۔۔۔تو ایسے ہوئی لو واسٹوری اسٹارٹ آپ کی ویسے پہلے پرپوز کس نے کیا تھا؟"اب کے ارزق شاہ نے بھی اس گفتگو میں حصہ لیا تھا۔

"اربد شاہ نے۔۔۔"اس سے پہلے کہ اربد شاہ منہ کھولے اشمل نے خود ہی بات سنبھالی تھی۔

اوپس سورومینٹک، ہمیں تو یہ پتا ہی نہیں تھا، لالہ۔۔۔"اب کے حوریہ کی" بھرپور سمائل نے کب سے بے جان بیٹھے اربد شاہ کے اندر بھی جیسے زندگی سی بھر دی تھی۔

آپ اپنے لالہ کو جانتی ہی کہاں ہیں حورے۔۔۔"اربد شاہ نے اسکے قریب" آکر سر پر بوسہ دیا تو جانے کیوں سب کی آنکھیں بھیگی تھیں۔

ہم یہ انٹرویو، انٹرویو بعد میں کھیلیں گے ابھی مجھے کچھ گیسٹس دیکھنے" ہیں۔۔"اب کے اس نے کڑی نظروں سے ارزق کو گھورا گویا اسے کوئی

ایموشنل بلیک میلنگ نہیں چاہیئے تھی۔

حوریہ، اسکا ہاتھ تھامے مسکراتی ہوئی، اسے جانے کی اجازت سونپ گئی تو نم ہوتی آنکھوں کو گھماتے تیزی سے باہر نکل گیا تھا۔

"افف۔۔۔کیسے رہ لیتی ہیں آپ ہمارے سڑو لالہ کے ساتھ اور اوپر سے محبت بھی کرلی واللہ۔۔۔"ارزق شاہ نے حوریہ کے کندھے پر نڈھال انداز میں سر رکھتے ہوئے پوچھا تھا جبکہ اشمل خان ایک جواب تک نہیں دے پائی تھی۔ارزق شاہ کو بھی اب خالص خواتین کی محفل میں بیٹھنا کچھ آکورڈ سا لگا تھا ویسے بھی خاندان کے جتنے لوگ جمع تھے وہ سب نیچے والے پورشن میں کبیر شاہ اور شہزین کے پاس تھے کیونکہ نیچے والا پورشن کافی وسیع تھا۔ویسے تو حویلی کی کوئی خاص پارٹیشنگ تھی نہیں مگر، سب اپنی اپنی سہولت سے اوپر،

نیچے والے پورشن میں مکین تھے جبکہ زیادہ تر وقت سب شہزین کے پورشن میں ہی گزارتے تھے۔اسوقت بھی صرف سلطانہ شاہ،دادو اور حوریہ کے ساتھ اوج موجود تھی ارزق شاہ کی باتوں سے زچ ہوتی پہلے ہی جا چکی تھی۔

محفل برخاست ہوئی تو سب نے اپنے اپنے کمروں کی راہ لی تھی۔تمام مرد آج مردان خانے میں تھے،جہاں شاہ خاندان کے زور آور پیسے کی نمائش کرتی،شراب وشباب کی محفل عروج پر تھی۔اگرچہ بسام شاہ اور ارزق شاہ کے دوست مشترکہ تھے پر اسوقت دلہا غائب تھا جبکہ ازرق شاہ ہی ان سب کے ساتھ میزبانی کے فرائض سرانجام دے رہا تھا۔اس سب کو ایک طرف بیٹھ کر دیکھتے اربد شاہ کا دل ودماغ اسقدر،پراگندہ سوچوں کی آمجگاہ بنا ہوا تھا جب بے دھیانی میں اس نے اپنے سامنے پڑے مشروب اور سگریٹ کو لبوں

سے لگایا تھا۔دماغ کی شریانوں پر،اشمل خان کے دودھیائی بازوؤں پر ٹکے

بسام شاہ کے کھردرے ہاتھ ہتھوڑے کی مانند برس رہے تھے۔اگروہ چاہتا تو

بسام شاہ کے مقابل آکر،اشمل کی ہر کہانی کو سچائی کا رنگ دے سکتا تھا مگر وہ

نہیں چاہتا تھا کہ حوریہ شاہ کی ذات سے منسوب شخص کسی طرح بھی اسکے

سامنے آکورڈ فیل کرے ایک بار شادی ہو جاتی تو یقیناحوریہ شاہ کی معصوم

فطرت بسام شاہ کو اسکا دیوانہ بنادیتی۔بڑوں کا بھرم تھا کچھ رشتے تھے جنہیں

وہ ہر طرح سے بنائے رکھنا چاہتا تھا۔اگر بات بچپن سے طے نہ ہوتی تو شاید وہ

بسام شاہ کو اسکے حال پر چھوڑ بھی دیتا پر ابھی وہ اسکی بہن سے منسوب تھا تو

ہر حال میں رشتہ نبھانا ضروری تھا۔اپنے اندر بڑھتی بے چینی کو راحت

دینے کیلئے وہ قطرہ قطرہ زہر اپنے اندر انڈیلتے کل سے سب ٹھیک ہو جائے

گا، سب چیزیں اپنا اصل مقام حاصل کر لیں گی اسی یقین پر خود کو مطمئن کرنے کی کوشش میں تھا جبکہ کل جانے کیا ہو گا کون جانے؟

●● □ ●●●●● □ ●●●● □ ●●●●● □ ●●●●● ●●●

کل صبح کا سورج اسے آزادی کی نوید دینے والا تھا تو وہ کیوں بسام شاہ کے سامنے کمزور پڑتی۔ اپنے اعتماد پر خود کو سراہتی اشمل، آج کی تقریب میں پہنے کپڑے بدلتی بستر کی طرف بڑھی تھی جب کھٹکے کی آواز پر چونکی۔ چنبیلی کے ذریعے سے وہ جانتی تھی کہ ان عیاشی پرست شاہ زادوں کی رات کن فکروں

میں گزرنی تھی، ویسے بھی گھر میں جو اکا دکا مہمان موجود تھے اربد شاہ انکے سامنے بھی اپنا بھرم رکھنے کو آج رات باہر گزارنے والا تھا اس سوچ کے آتے ہی وہ بہت ریلکس سی سونے کی تیاری میں تھی جب اندر آتے اربد شاہ کو دیکھ پورے طریقے سے بدمزہ ہوئی تھی۔

ایک تو پہلے ہی مہندی کی تقریب دیر رات تک چلی اور پھر ارزق شاہ کی سجائی محفل نے وقت مزید مشکل کیا تھا اور ابھی نظریں گھڑی کی سوئیوں کی جانب اٹھیں جہاں، سوئیاں رات کے آخری پہر کا ہندسہ کراس کرتی دکھائی دی تھیں، مطلب کچھ ہی دیر میں صبح کا سویرہ نمودار ہونے جا رہا تھا۔ایسا لگ رہا تھا یہ رات، کچھ زیادہ لمبی ہو گئی تھی۔وہ بنا اسے کوئی رسپانس کرتی اپنی جگہ

سنبھالتے، کمفرٹر میں سر چھپانے لگی تھی جب ارد شاہ کی چال میں غیر معمولی فرق دیکھ چونکی تھی جو بیڈ کی پائنتی سنبھالتے سر جھکائے بیٹھا تھا۔

"تم ٹھیک ہو؟"

اشمل نے لٹھ مار انداز میں اس سے پوچھا تھا۔ مروت تھی یا اندازہ جو تھا کہ وہ بسام اور اسکی باتیں سن چکا تھا اب یقیناً کوئی ریکشن آنے کی دیر تھی۔ ارد شاہ نے سرخی پکڑتی نیم خوابیدہ آنکھیں اٹھائے سپاٹ انداز میں اسے دیکھا جسکی آج یہاں آخری رات تھی۔ کتنی سوچیں اسکے اندر پکڑ دھکڑ کر رہی تھیں پر اس شخص نے اس ٹاپک پر بات ہی نہیں کی تھی۔

بسام شاہ آیا تھا، اپنی بے تکی محبت کا راگ الاپنے۔۔۔" وہ ایک بار پھر سے" کمفرٹر خود پر اوڑھتے بنا اربد شاہ کی حالت کا اندازہ کیئے بولی تھی جبکہ اسکی آنکھوں میں پھر سے بسام شاہ اور اشمل خان کی قربت کا لمحہ آن ٹھہرا تھا۔

مجھے ایسا لگتا ہے کہ حوریہ جیسی معصوم لڑکی بسام شاہ جیسا پلے بوائے ہر گز" ڈیزرو نہیں کرتی جانے کیوں آپ لوگ بسام شاہ کو اس پر مسلط کر رہے ہیں "سوڈ سکسٹنگ۔۔۔

وہ ہمیشہ کی طرح اپنے بے بانگ دہل، بے باک انداز میں تفصیلی تبصرہ کرتے، لیٹنے لگی تھی جب اربد شاہ نے جھٹکے سے اپنی جگہ چھوڑی اور واشروم کی طرف بڑھ گیا۔ اسے لگا تھا کہ وہ سگریٹ اور شراب کے سہارے

اپنے اندر جنم لیتی بے چینی کا توڑ کر لے گا پر ایسا ہر گز نہیں ہوا تھا۔ بے چینی تھی کہ حد سوا تھی۔ ڈریس چینج کرتے اس نے ٹھنڈے پانی سے کئی بار منہ دھویا شاید کہ کچھ حواس بحال ہوں پر دل و دماغ پر چھائی کثافت چھٹنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ بالآخر تھک ہار کر وہ روم میں آیا جہاں اشمل اپنی مخصوص بیڈ کی سائیڈ پر آرام سے سوتی اسکا چین و سکون برباد کر رہی تھی۔

"تم جانتی ہو نا حوریہ شاہ اور بسام شاہ بچپن سے منسوب ہیں۔۔۔"

وہ اپنی سائیڈ پر بیٹھتے تقریبا آدھے گھنٹے بعد اسکے سوال کا جواب دے رہا تھا۔ وہ جو نیم غنودگی میں جا رہی تھی، آج کی تقریب کی اچھی بری یادیں

اسکے ذہن پر طاری ہوتی کسی خواب کی مانند چھا رہی تھیں جن میں اربد شاہ کی سپاٹ آواز بھی شامل ہوئی تھی۔

"ہنہ۔۔۔ہاں۔۔۔"

اس نے کلسمندی سے کہا جبکہ اربد شاہ غیر مرئی نقطے پر نظر جمائے اس بات سے بے خبر ہی تھا کہ وہ نیند میں اسے جواب دے رہی ہے۔

"اور اگر حوریہ شاہ پر بسام شاہ کو مسلط کیا جاتا تو یقیناوہ اس پر احتجاج کر تیں پر کبھی ایسا کچھ نہیں ہوا۔اٹس مین کہ وہ اپنے رشتے کو،بسام شاہ کو ویلیو کرتی

ہیں تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ میں اپنی بہن کی خواہشوں کی تکمیل نہ کروں؟"اب کہ اربد شاہ کی آواز بھینچی بھینچی تھی۔

ہنہ۔۔۔شاید۔۔۔"وہ جو اس سے کھل کر کسی جواب کی امید کر رہا تھا"

اسکے بیزار رویے پر کھولتا ہوا اسکی جانب متوجہ ہوا جو آنکھیں بند کیئے سو رہی تھی یا سونے کا ناٹک تھا۔اربد شاہ کو ایک پل کو اپنا بولنا بے فیض سا لگا تھا جب اگلے پل،بسام شاہ اور اسکی نزدیکیاں حواسوں کو جھنجھوڑنے لگی تھیں۔

اشمل۔۔۔۔"اب کے پکار میں سختی تھی،اشمل کو بحالت مجبوری آنکھیں" کھولنی پڑی تھیں۔

ہنہ۔۔۔؟"وہ سوالیہ نظریں اس پر گاڑے اس بلند آواز کا مقصد جاننا چاہتی "
تھی۔

بسام شاہ یہاں کیا کر رہا تھا؟"اب کے اربد شاہ کی آواز میں در آیا جلال "
اشمل خان کو حواسوں کی دنیا میں لوٹنے پر مجبور کر رہی تھی۔

بتایا تو ہے،بے مقصد کی عاشقی جھاڑنے آیا تھا جبکہ اسے ہمارا ریلشن ڈرامہ "
لگتا ہے۔۔"اس نے منہ پر ہاتھ رکھتے ایک لمبی جمائی لی تو اربد شاہ اسکی اوٹ
پٹانگ حرکتوں کو مزید سہل نہیں کر پایا اور اس پر جھپٹتے اسے شانوں سے
تھامے اٹھا کر اپنے سامنے بٹھایا تو اشمل اسکی جسارت پر ششدر رہ گئی تھی۔

تو جھوٹ کیا ہے اس میں ؟ بتا دیتی نا سچ ؟ دے دیتی اسے مستقبل کی کوئی "

اچھی امید۔۔۔ "اربد شاہ اسوقت کچھ اذیت چاہتا تھا اسلیئے بسام شاہ اور اسکی ہر

بات سننے کے باوجود وہ ایک ناگوار ذکر چھیڑ رہا تھا۔

ہاں توکل ویسے بھی میرے جانے کے بعد اس جھوٹ کا، پردہ چاک ہو ہی "

"جائے گا نا پھر کیا ایک رات کیلئے بلیم لیتی میں۔۔۔

وہ ایک بار پھر سے جمائی کی زد میں آئی جبکہ اربد شاہ کو اسکی بات پر جھٹکا سا لگا

تھا۔

کیا مطلب کہاں جا رہی ہو تم ؟" حالنکہ یہ طے تھا کہ بسام شاہ اور حوریہ شاہ" کی شادی کے بعد وہ آزاد ہو گی مگر ارید شاہ کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ کل ہی یہ رخصتی طے کیئے بیٹھی تھی۔

آفکورس واپس اپنے گھر۔۔۔یہی کہا تھا نا تم نے کہ ہمیں یہ رشتہ بسام شاہ" اور حوریہ شاہ کی شادی تک رکھنا ہے اسکے بعد میں جہاں جاؤں جا سکتی ہوں۔۔۔"اب کے وہ مکمل حواسوں میں اس سے بحث و تکرار باندھنے لگی تھی۔ارید شاہ کو عجیب بے چینی نے آن گھیرا وہ یک ٹک اسے دیکھے گیا جو نائٹ ٹراؤزر، شرٹ میں بہت ایزی سی بستر پر بیٹھی تھی جبکہ اسکے لباس کا بے ڈھنگا پن تو آج بھی عریاں تھا فرق اتنا تھا کہ ارید شاہ کو اسے اب ایسے دیکھنے کی عادت ہو گئی تھی۔

اگر سوال جواب کا سیشن ختم ہو گیا ہو تو میں سو جاؤں ؟" اگرچہ وہ اپنے کسی عمل کیلئے اسے جوابدہ نہیں تھی پھر بھی، طنزیہ بولا تھا جبکہ دوسری اوور چھائی گھمبیر خاموشی پر اسے اگنور کرتے سونا چاہا جب ارد شاہ نے بلکل اچانک اسے سینے پر پش کرتے پیچھے کو گرایا تھا۔ وہ اس حرکت کیلئے بلکل تیار نہیں تھی جبھی غصے بھری نظروں سے گھورا تھا۔

"تم کل کہیں نہیں جارہی اشمل خان، جبتک میں نہیں چاہونگا تم یہی رہو گی انڈرسٹینڈ۔۔۔" وہ انگلی اٹھائے اسے وارن کرتے اسکی شہد رنگ آنکھوں میں گھلتی بے یقینی دیکھنے لگا تھا۔

نو یو کانٹ چیٹ می۔۔۔ تم مجھے روکنے کا کوئی حق نہیں رکھتے۔۔۔"اشمل" کو غصہ آیا تھا جبھی بھینچی بھینچی آواز میں بولی۔

مجھے تم پر اعتبار نہیں، کل پھر سے تم اگر بسام شاہ سے واپس اپنا ریلشن بحال کر لو تو؟ میری بہن کی زندگی تو برباد ہو گئی نا؟"اربد شاہ کے الفاظ تیر کی مانند اسے لگے تھے۔

شٹ اپ اربد شاہ، کتنی بار کہا ہے کہ میرا بسام شاہ سے ایک اچھا ریلشن تھا" صرف دوستی کے ناطے۔۔۔۔اور تم کیا اپنی بہن کا گھر بسانے کیلئے اپنی اور میری زندگی تیج دو گے، اوہ کم آن مین۔۔۔"

ایک لڑکا، لڑکی کبھی دوست نہیں ہوتے اشمل خان سو یہ اپنی جھوٹی دوستی"
کا پاٹ مجھے مت پڑھانا اسلیئے بہتر ہے کہ ابھی تم اس گھر سے جانے کا وہم اپنے
"دل و دماغ سے نکال دو۔۔۔

اربد شاہ نے ہمیشہ کی طرح اسے آرڈر کیا جبکہ یہی وہ پوائنٹ تھا جہاں ان
دونوں کا اختلاف طول پکڑتا تھا۔

میں بھی دیکھتی ہوں کون مجھے یہاں سے جانے سے روکتا ہے۔۔"اس نے"
اپنے اوپر سے کمفرٹر جھٹکتے ہوئے بستر سے اٹھنا چاہا تھا جب اربد شاہ نے اسے
بازو سے تھامے اپنی طرف کھینچا اور وہ سیدھا اسکی گود میں گری تھی۔

ایک بار کا کہا سمجھ نہیں آتا نا تمہیں نا ہی کبھی وقت کا احساس رہتا ہے رات "

" کے اس پہر کیا ڈرامہ کرنا چاہ رہی ہو تم۔۔۔

اسے پوری طرح اپنی گرفت میں قید کیئے، اربد شاہ نے غراتے ہوئے کہا تو وہ

اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔

تم اپنے کہے سے مکر رہے ہو اربد شاہ۔۔" اشمل کی آواز بھرائی تھی، وہ جو "

کئی دن سے مسرور تھی کہ آج کی یہ مشکل گھڑی گزرتے وہ آزاد ہو گی اسے

اپنا آپ پھر سے قید ہوتا نظر آیا تھا۔

"اگر ایسا ہے تو اشمل خان، یہ حرکت پہلے آپ نے کی ہے میرے منع کرنے کے باوجود تم بسام شاہ سے ملیں۔۔۔" اربد شاہ کی آنکھوں میں بڑھتی سرخی ،اور اپنے قریب بہکتی، ناگوار مہک اشمل کو چونکا گئی تھی۔

"تم نے ڈرنک کیا ہے؟" وہ اسکے سوال کے برعکس ہوئی۔اربد شاہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔

"تم جانتے ہو نا کہ ہمارے درمیان کیا ڈیسائیڈ ہوا تھا نا جب تک میں یہاں ہو، اگر میں نہیں تو تم بھی سموکنگ نہیں کرو گے اور نہ ڈرنک کر کے آؤ گے تو پھر۔۔۔"

"تم کیوں ملی بسام شاہ سے ؟"وہ دونوں اپنی اپنی وجوہات پر اڑ سے گئے تھے۔"

"میں نہیں ملی وہ یہاں آیا تھا۔۔۔"اشمل اسکی ایک ہی رٹ سنتے سنتے جھنجھلائی تھی۔

"تم اسے یہاں سے نکال سکتی تھی۔۔"اب کے اربد شاہ کی ذہنی روتھکاوٹ کے زیر اثر ہوئی تھی جبھی وہ اس پر دھاڑا تھا۔اشمل اسقدر حواس باختہ آواز پر دہل کے رہ گئی تھی تو وہیں اس شخص کی ہٹ دھرمی غصہ دلانے لگی جو ہمیشہ اپنی کہی باتوں کے سانچے میں اسے ڈھالنا چاہتا تھا۔

کیسے نکال سکتی تھی میں اسے ؟اور وہ پہلے بھی میرے بلانے پر تو نہیں آیا تھا" یہاں پر، پھر تم کیوں اپنی لوئر کلاس مینٹلٹی شو کر رہے ہو۔۔۔"اشمل نے خود کو اسکی کمزور گرفت سے نکالتے چلاتے ہوئے کہا تو وہ، اپنی جذباتیات پر دلگرفتہ سارخ موڑے بستر پر ڈھیر ہوا تھا۔

گٹ آؤٹ آف ہیئر، کل شام کے بعد میں تمہاری شکل کبھی نہیں دیکھنا" "چاہتا اشمل خان۔۔

اربد شاہ نے اسکی من بر آوری کی نوید سنائی تو وہ گنگ رہ گئی کہاں وہ ابھی اسے نہ جانے دینے کی دھمکیاں دے رہا تھا اور کیسے ابھی اسے شکل نہ دکھانے کا

کہہ رہا تھا۔اگر وہ اسکی حالت نہ دیکھ چکی ہوتی تو اسے پاگل کا ٹائیٹل دیتی پر اس
پر طاری نشے کو دیکھ وہ اس سے دور ہٹتی گئی تھی۔

"بھاڑ میں جاؤ تم اور تمہاری فیملی اربدشاہ،اب مجھ سے ہرگز کسی اچھائی کی
امید ہرگز مت رکھنا۔بے وجہ کا ہی ناٹک چل رہا ہے۔ایک بار مجھے یہاں
سے نکلنے دو اربدشاہ کبھی تمہارے ہاتھ لگوں بھی تو بتانا۔۔"وہ قسمت کے
وار سے انجان جلتی کڑھتی ایک کونے میں بیٹھی،اپنے اگلے پچھلے گناہوں سے
توبہ کر رہی تھی۔

●●●●●□ ●●●●●□ ●●●●●□ ●●●●●□ ●●
●●●

میں تم سے پیار کرنے لگی ہوں ارزق۔۔۔"رات کے آخری پہر وہ"

اسکے روم میں بیٹھی جو انکشاف کر رہی تھی ارزق بھونچکارہ گیا۔ایسا نہیں تھا

کہ اس نے شکار کو چارہ نہیں ڈالا تھا بلکہ رشم خان کو اس موڑ تک لانے کا وہ

پورا پورا مجرم تھا۔پر وہ اتنی جلدہ ارزق شاہ کے سامنے بچھنے کو راضی ہو جائے

گی اسے زرا بھی اندازہ نہیں تھا۔

رشم، یہ وقت ان باتوں کا نہیں ہے ہم کل بات کریں گے۔ابھی پورا"

"گھر مہمانوں سے بھرا ہے اور۔۔۔

کل کب ارزق کل کے آنے والے طوفان سے آگاہ کہاں ہو تم۔" وہ اسے آرزدگی سے کہتی چونکا گئی تھی جب وہ اسے بازو سے پکڑتے اپنے سامنے کر گیا۔

کیا مطلب کل آنے والا طوفان۔۔۔؟" وہ کچھ نا سمجھی سے رشم کو دیکھتے" سوال گو تھا جب وہ ٹھنڈی سانس بھرتی، ارزق کا ہاتھ تھامے، بنا بسام شاہ کا نام لیئے ہی اشمل اور اربد شاہ کی کنٹریکٹ میرج کا بتایا تو وہ بھونچکارہ گیا۔

کل اشی اور اربد شاہ الگ ہو جائیں گے تو ہمارا کیا ہو گا ارزق؟" وہ اسوقت" اسکے روم میں بے چینی سے ٹہل رہا تھا جس نے ایک دم سے ہی ارزق شاہ کے سر پر پہاڑ دے مارا تھا جسکا رواں رواں زخمی ہو رہا تھا۔

"رشم، تم اسوقت اپنے بارے میں کیسے سوچ سکتی ہو، آئی مین سچ میں تم اتنا بڑا راز کھولنے کے بعد کیسے ایکسپٹ کر سکتی ہو کہ میں اسوقت کوئی نارمل یا کوئی جذباتی لگاؤ بھری باتیں کر سکوں گا؟"ارزق شاہ کا لب ولہجہ مشتعل ہوا تھا۔وہ دھیمے قدموں سے چلتے اسکے سامنے آرکی اور پھر اسکے سینے پر سر رکھتے سسک اٹھی تھی۔

"میں جانتی ہوں کہ میں نے غلط وقت پر زبان کھولی ہے پر یہی سچ ہے کہ اربد شاہ اور اشی کی شادی صرف گھر والوں کیلئے ایک دکھاوا ہے میں نہیں جانتی اس سب کے پیچھے کی کیا وجہ ہے مگر ہاں، اشی اور اربد شاہ کا شادی والا کنٹریکٹ، حوریہ شاہ کی شادی تک محدود ہے کل حوریہ شاہ کی رخصتی ہوتے

ہی، ہم واپس چلے جائیں گے اپنے شہر یا شاید اس ملک سے ہی دور۔۔۔"ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو اشمل اس پر اپنے ارادے اجاگر کر کے گئی تھی تبھی وہ یہاں کلیوژر مانگنے آئی تھی۔

دیکھو رشم ،اول تو ایسا ہونے والا نہیں میں لالہ کو اچھے سے جانتا" ہوں۔دوسری بات تم جانتی ہو ابھی میں گھر والوں کے سامنے ہماری محبت کا سٹینڈ لینے کی پوزیشن میں نہیں ہوں جبتک میرے ہاتھ ڈگری نہیں آجاتی مما اور بھائی تو میرے مستقبل کا سوچیں گے نہیں بٹ آئی سٹل لویو۔مجھے "ایک بار سیٹل ہو جانے دو پھر ہم جلد ہی شادی کر لیں گے۔

ارزق شاہ نے خود اس شاک سے نکالتے سامنے ٹھہری حقیقت کے خوبصورت رنگوں میں خود کو غرق کرتے رشم کی کمر میں ہاتھ ڈالے اسے اپنے قریب کیا تو وہ جیسے اس قربت کی ہی تو خواہاں تھی۔ارزق شاہ اسکی جانب پوری طرح متوجہ تھا مطلب وہ اسکی چاہت رکھتا تھا۔

"اب اگر محبوب خود چل کر آپکے پاس محبت کا کوئی نظرانہ دیئے بغیر واپس جائے گا تو یہ تو محبت کی بے قدری ہوئی نا۔۔۔۔" ارزق شاہ نے، اسکا گل رو چہرہ دونوں ہاتھوں میں لیئے اسکی آنکھوں میں جھانکتے کچھ ان کہے جذبات بیان کیئے تو رشم اپنی تمام تر بے باکی کے باوجود شرما اٹھی تھی۔ارزق نے اس قربت کے لمحوں سے پوری طرح فائدہ اٹھاتے اسکے رخسار چومے تو وہ شرم کے مارے اسکے سینے میں اپنا چہرہ چھپا گئی تھی۔ارزق شاہ جانتا تھا کہ جو لڑکی

خود پکے پھل کی طرح اسکی گود میں گرنے آئی تھی اس سے کس حد تک فائدہ اٹھانا تھا جبکہ رشم کو لگ رہا تھا وہ اسطرح ارزق شاہ کو اپنا عادی کر لے گی جو اس پل اسکے لبوں اور پھر سینے پر اپنی برائے نام محبت کی مہر ثبت کرتے اسکی دھڑکنوں میں ادھم مچا گیا تھا یہ اور بات تھی کی فلحال وہ اپنے شکار کو محظ اپنے سلگتے لبوں کے جام سے گھائل کر رہا تھا۔

●●●●● □ ●●●●● □ ●●●●● □ ●●●●● □ ●●
●●●

صبح وہ کس وقت اسکے روم سے نکل کر اپنے روم میں گیا، اشمل کو کچھ پتا نہیں تھا جب اسکی آنکھ کھلی تو سرہانے پڑی ایک چٹ نے اسے متوجہ کیا تھا۔

"Remember one thing Ishmil ,If my memories make you cry all the time,if the breath of separation becomes tough.Then forget everything and come to me...I will be there for you"

مختصر سا یہ پیغام اشمل کو حیرت میں ہی ڈال رہا تھا پر وہ کن سہاروں پر اس تک واپس آتی؟ جنہیں جاتے ہی اس نے ختم کرنا تھا۔ آخر کس بات کی امید تھی

اربد شاہ کو اس سے ؟وہ کونسا اس ظالم شخص کے عشق میں مبتلا تھی ؟کئی ایک زہریلی سوچوں کے زیر سائیہ ،وہ ریڈی ہونے لگی تھی۔

دلہن کا روپ سروپ لیئے ،پھولوں سا حسن ،کلیوں سے موہ لی گئ ادائیں ،آنے والے وقت کو سوچ کر ٹھنڈے پڑتے ہاتھ ،پیر سنبھالنے کی کوشش میں بیٹھی حوریہ شاہ بار بار اپنے بھاری بھر کم دوبٹے کو صیحح کر رہی تھی۔

کم آن بھابھی جان ،بہت پرفیکٹ سیٹ کیا ہوا ہے دوبٹہ اسکی جان چھوڑ دیں"

"اب اور اپنے دلہے میاں کی فکر کریں جو آ کے نہیں دے رہے۔

تبھی اوج دھم سے اسکے پاس آکر بیٹھی تو اس نے اسٹیج سے سامنے کی طرف نگاہ کی تھی جہاں، ارزق شاہ اپنی ماں سلطانہ شاہ کی ویل چیئر گھسیٹتے اسٹیج کی طرف بڑھ رہا تھا جبکہ اربد شاہ، انکے پیچھے ہی آیا تھا وہ بے ساختہ اپنی پوزیشن کا احساس کیئے بغیر انکی طرف بڑھی تھی۔اربد شاہ نے اپنے سے کئی سال چھوٹی بہن کو دیکھا جو بھاری بھر کم، جیولری اور ڈریس کو بمشکل سنبھالتے انکی طرف بڑھ رہی تھی۔

"ارے حورے جان، آپ کیوں آ گئے یہاں، ہم امی کو آپکے پاس ہی لا رہے تھے۔" اربد شاہ جو ارزق شاہ اور حوریہ شاہ سمیت اس خاندان کے سب بچوں سے بڑا تھا بہن کو جاں لٹاتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا حالانکہ دماغ

ابھی بھی، ان مصنوعی چکاچند سے اٹے بھاری پردوں کے پیچھے ٹھہری تلخ حقیقت میں الجھا تھا۔

سوری لالہ جان پر وہ امی کو دیکھ کر رہا نہیں گیا۔۔۔"اسے سمے اسے اپنی" پوزیشن کا احساس ہوا تو اطراف میں نظر دوڑاتے وہ جھینپی جھینپی سی بولی تھی۔

یہی تو میں بھی کہہ رہی ہوں اربد لالہ، سب کیا کہہ رہے ہونگے ایسی کوئی" بے شرم دلہن ہے پنڈال میں گھومتی پھر رہی، چلو حورا سٹیج پر چلو۔۔۔"اوج نے جھٹ سے اسے بازو سے تھاما تھا۔

دھیان سے اوج، بچی ہے وہ۔۔۔"ارزق بے ساختہ ہی اسے حور کا ہاتھ سختی" سے تھامے دیکھ بولا تو اوج اسکی فکر پر ٹھٹھکی تھی تو وہیں اربد لالہ اور سلطانہ شاہ کے لبوں پر بھی مسکراہٹ بکھری۔اس بات میں تو کوئی شک نہیں تھا کہ ارزق شاہ کی جان بستی تھی حوریہ شاہ میں جبھی اسکے ہاتھ پر زرا سی سختی تک برداشت نہیں کر پایا تھا۔

حور۔۔۔ان سے کہو کہ تم کوئی کانچ کی گڑیا نہیں ہو جو میرے یوں زرا سا" تھامنے سے ٹوٹ جاؤ گی تم۔۔۔ہنہ۔۔۔اب خود ہی لانا اسے اسٹیج پر۔۔۔"اوج ،کی خود سے دو سال بڑے ارزق سے زرا کم ہی بنتی تھی جبھی غصے میں تن فن کرتی اسٹیج کی طرف بڑھ گئی۔

ہنہ۔۔پٹاخہ۔۔۔میں کہہ رہاہوں حورا گرجواوج نے زرا بھی یہ نندوں" والا سین کریٹ کرنے کی کوشش کی توبس مجھے اشارہ کردینا۔۔"ارزق نے اسے کچھ اہم پٹی پڑھائی تھی جبکہ وہ حوالوں کے تردد میں جھینپ سی گئی تھی۔

خود تو جیسے ہاتھ تھام کر نہیں لائے نا۔۔"ارزق اسکاہاتھ تھامے جو نہی" اسٹیج پر پہنچا،اوج نے جھٹ سے منہ چڑایا تھا۔

اوج صاحبہ،آپ میں روایتی نندوں کے گٹس نظر آرہے تھے ویل،میری" بہن کو زرا بھی ٹینشن دی ناتم نے پھر دیکھنا۔۔"ارزق شاہ نے اسے تڑی لگائی تو اسٹیج پر نوک جھونک شروع ہوئی تھی۔اربد شاہ نے بھی حوریہ کے

پاس بیٹھتے ایک سرسری نظر محفل پر دوڑائی تو آنکھوں میں بے چینی سی گھلنے لگی تھی۔ تو کیا وہ وہاں سے جا چکی تھی؟ بنا اسے بتائے؟ ارید شاہ کے اندر پنپتی طوفان خیز سوچوں نے اسے اضطراب میں ڈالا تھا۔

"ماشاءاللہ بے حد و بے حساب خوبصورت دلہن۔۔" تبھی وہاں رعنا آفندی اپنے بیٹے کے ہمراہ آئی تھیں۔

"یہ حوریہ تو لگ جائے گی بسام لالہ کی جی حضوری میں تم زرا آنا مجھ سے کپڑے پریس کروانے۔۔۔" اوج اور ارزق شاہ میں جانے کیا جنگ چھڑی ہوئی تھی جب رعنا آفندی کے ساتھ موجود انکے اکلوتے سپوت ذکوان آفندی نے زرا سا مڑ کر اس لڑکی کو دیکھا تھا۔ گولڈن اور پیچ کلر کے امتزاج

سے بنے ہیوی ایمبرائیڈڈ میکسی، اور لمبے بالوں کو کرل کی صورت شانوں پر بکھرے وہ لڑکی، ذکوان آفندی کی توجہ کا مرکز بنی تھی۔

"اوہوں رہنے دو تم، اپنے ہاتھ سلامت ہیں خود کر لیا کرونگا سارے کام، اور تم تو ایسے بات کر رہی ہو جیسے حوریہ شاہ، بالائی منزل سے گراؤنڈ فلور پر نہیں بلکہ کسی اور ہی سیارے پر جانے والی ہیں۔۔" ارزق کی بات کھسیائی تھی تو وہیں ذکوان آفندی نے آگے بڑھ کر ارزق شاہ کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا جبکہ مرکز نگاہ اوج شاہ تھی۔

اوہ ذکوان تم، مجھے لگا تم نہیں آنے والے۔۔"ارزق اور ذکوان بہترین" دوست اور بزنس پارٹنر بھی تھے اور ساتھ ہی، مرحوم صغیر شاہ(ارزق ،حوریہ اور اربد کے بابا) اور عدنان آفندی کی بہترین دوستی بھی تھی۔

ویل میں کہاں انڈرسٹڈ ہوتا ہوں ان ٹیپکل فنکشنز پر یار، مام کی ضد تھی سو آنا" پڑا۔۔"ذکوان آفندی نے بنا لگی لپٹی رکھے جواب دیا تھا جبکہ ارزق شاہ نے اسے اٹھ کر گلے لگایا تھا تو وہیں اوج اس اجنبی شخص کی نگاہوں میں اترے رنگوں سے کنفیوژ حور کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔

میری تو برسوں سے خواہش تھی کہ حور کو اپنی بیٹی بناؤں، پر جو قسمت" کو منظور۔۔قسم سے دل ٹوٹ سا گیا تھا یہ سن کر کہ آپکے ہاں بچپن میں ہی

بچوں کو آپس میں منسوب کر دیا جاتا ہے۔"رعنا آفندی نے سلطانہ شاہ کا ہاتھ سہلاتے ہوئے کہا تھا جبکہ حسرت بھری نگاہیں ہنوز حوریہ شاہ پر تھیں۔

"جو تو نصیبوں کا لکھا ہوا ہے رعنا، تم دیکھنا ایک بہترین وقت پر ہمارے ذکوان کو بہت پیاری لڑکی مل جائے گی۔۔۔"اگرچہ اپنی بیٹی کی شادی کے موقع پر رعنا آفندی کی حسرت بھری نگاہیں انہیں متامل کر رہی تھیں پھر بھی انہوں نے اسے ڈھارس بندھائی۔

"ہنہ۔۔۔پر وہ حوریہ تو نہیں ہو گی نا؟ پتا نہیں سلطانہ مجھے حوریہ سے الگ طرح کی انسیت ہے بہت معصوم ہے وہ اور جس طرح، میرے ذکوان کی عادات و خصائل ہیں شعلہ پا سی انہیں کوئی ٹھنڈے مزاج کی شبنم سی لڑکی ہی

سہل کر سکتی ہے حوریہ جیسی۔۔۔" رعنا کی حسرت بھری نگاہیں، بے تحاشہ حسن کی دولت سے مالامال، اس ملکوتی گڑیا سے ہٹ ہی نہیں رہی تھیں، جسے پارلر کے مصنوعی رنگوں نے مزید نکھار بخش دیا تھا۔ ویسے بھی شاہ خاندان میں تو حسن بکھرا ہی پڑا تھا ماسوائے اوج کے جس پر شہزین کے دبے رنگ نے کچھ اثر چھوڑا تھا البتہ، بل دار پلکوں کی آڑ میں چھائی غلافی آنکھیں کسی کو بھی اپنا اسیر کر سکتی تھیں جسکے تیکھے نین نقوش اسوقت ذکوان آفندی کو پوری طرح جکڑے ہوئے تھے۔

اربد شاہ سلطانہ شاہ کو رعنا کے ساتھ مصروف دیکھ حوریہ کی طرف بڑھا تھا جب نظریں مرکزی دروازے سے آتی شخصیت پر پڑی تھیں۔ وائٹ پرل اور سرخ رنگوں سے مزین لباس میں ملبوس وہ ہستی ناچاہتے ہوئے بھی اربد شاہ

کی نظروں کا مرکزو محور بنی تھی حالنکہ ابھی تو دل کو سمجھایا تھا کہ وہ چاند اسکے نصیب کا نہیں تھا، جسکی چال میں لڑکڑاھٹ اسے بھی چونکا گئی تھی۔اور سب سے حیران کن یہ تھا کہ وہ اربد شاہ کی طرف بڑھتے بنا پلکیں جھپکائے اسے دیکھ رہی تھی جسے کچھ دیر پہلے اپنی عزت کا مان رکھنا تھا۔

"یہ لڑکی کون ہے ؟شاید کہیں دیکھا ہے اسے ؟"رعنا آفندی تو شاید ہر لڑکی کو ہی اپنی بہو کے نظریے سے یہاں دیکھنے میں مشغول تھیں جبھی انکی نظر سہج سہج کے قدم اٹھاتی اشمل خان پر پڑی تھی۔

"ہماری ڈاکٹر ہے، اربد نے ہائر کیا ہے ہمارے لیئے۔۔"سلطانہ شاہ نے بمشکل ہی اشمل کا تعارف، اربد شاہ کے حوالوں سے چھپا کر کروایا تھا جو انکے

دلائے ڈریس میں روٹین سے ہٹ کر بہت الگ اور خوبصورت لگ رہی تھی

۔

اربد شاہ نے سرتاپیر اسے سرد انداز میں دیکھتے پوری طرح اگنور کرنا چاہا تھا جو اسکے مقابل آن ٹھہری تھی اور اب کے نظریں زمین پر جھکی تھیں، حنائی لرزتے ہاتھوں سے ہاتھ میں تھاما ایک رقعہ سا اسے تھمایا تھا جبکہ اربد شاہ نے نوٹ کیا اسکا اعتماد مفقود تھا۔ کوئی بعید نہ تھا کہ وہ اربد شاہ کے سامنے حواس کھو دیتی اگر جورشم کا سہارا نہ ہوتا۔

کیا ہے یہ ؟" یقیناً اس موقعے پر وہ اسے سلطانہ شاہ کی میڈیسن کا کوئی نسخہ تو" تھمانے والی نہیں تھی۔ اشمل نے آنکھوں کو میچا تھا بھلا وہ ایک بھائی کو کیسے

بتائے کہ اس سفید کاغذ پر اسکی بہن کا تاریک مقدر تحریر کیا گیا تھا اور بھائی بھی وہ جو اپنی بہن کی خاطر کسی کی جان و عزت کی بھی بھینٹ چڑھا سکتا تھا بھلا اس چیز کا اندازہ اشمل خان سے زیادہ کسے تھا۔

اسے خاموش دیکھ کر اربد شاہ نے وہ خط کھولا تھا جبھی ارزق بھی اسکے قریب آیا تھا۔ وہ جو اس خط کا متن دیکھ رہا تھا چند لفظوں نے گویا اسکی پوری ہستی میں ہی بھونچال پیدا کیا تھا۔

"میں بسام شاہ بن کیبر شاہ اپنے بقائمی ہوش و حواس سے حوریہ شاہ بنت صغیر شاہ کو طلاق دیتا ہوں۔۔۔" بسام شاہ کے بھیجے اس قیامت قید خط میں ان لفظوں کی تکرار بار بار ہوئی تھی تو وہیں، اس میں موجود کورٹ کا تحریری

فیصلہ بھی درج تھا جو ایک ہفتے پہلے کا تھا۔ اربد شاہ کو لگ رہا تھا جیسے فضا میں آکسیجن کی کمی ہوگئی تھی اور اسکا دم گھٹنے لگا تھا، کچھ ایسا ہی حال اب تک شوخ وکھلنڈر انداز میں مسکراتے ارزق کا بھی تھا۔

لالہ۔۔۔"ارزق شاہ نے اسکے چہرے کے بدلے تاثرات دیکھے تھے جو" اسکی پکار پر ماؤف ذہن ودل سے اسے دیکھنے لگا تھا۔

لالہ کیا ہوا؟ کیا ہے یہ؟"ارزق نے وہ خط اسکے ہاتھ سے تقریبا اچکا تھا اور" جیسے جیسے وہ ایک ایک حرف پڑھ رہا تھا اسکا چہرہ مزید غیض وغضب کا شکار ہوا تھا۔

"بسام شاہ نے حوریہ شاہ کو طلاق دے دی ہے؟"

ارزق کی آواز غصے میں کچھ زیادہ ہی بلند ہوئی تھی۔ سلطانہ شاہ نے بے یقینی سے اپنے بیٹوں کو دیکھا جبکہ رعنا آفندی نے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔ اسٹیج کے آس پاس موجود لوگ تو چونکے ہی تھے اوج کی شرارتوں پر ہنستی حوریہ کی ہنسی بھی تھم سی گئی تھی۔

"اسے مکافات عمل کہہ سکتے ہیں کل تک یہ شاہ زادے جو اوروں کی عزت کو نیلام کر رہے تھے آج خود پر بات آئی تو فق ہو گئے۔۔۔"

رشم کی طنز و تمسخر میں ڈوبی آواز پر اشمل نے اسے آنکھوں ہی آنکھوں کا اشارہ کیئے خاموش رہنے کی استدعا کی تھی پر رشم خان کو خاموش کروانا اتنا آسان کہاں تھا۔ جسطرح کل شب ،ارزق شاہ نے اسکی آس کی ڈوری توڑی تھی اسکا بس چلتا تو وہ اس حویلی کو آگ میں جھونک دیتی۔ پھر بھی وہ اسے اپنا آپ دان کر کے آخری امید قائم

رکھنا چاہتی تھی۔

کل یہی ارید شاہ تھا نا اشی جسکی وجہ سے تمہیں اور مجھے پورے سماج کے "

سامنے ذلت کا سامنا کرنا پڑا تھا۔" رشم کو قدرت کا یہ انصاف ،شاہوں کے بڑے برج کو کمزور پڑتے دیکھ بے حد اچھا لگا تھا۔

خدا کا خوف کرو رشم، یہ وقت کسی کی بے بسی پر خوش ہونے کا نہیں"
ہے۔ حوریہ بہت معصوم ہے اس سب میں اسکا کیا قصور ہے، بسام شاہ تو
میری سوچ سے بھی برا ثابت ہوا ہے۔"اشمل نے آرزدگی سے دھواں
دھواں چہرہ لیئے بیٹھی حوریہ شاہ کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

اوہوں، اور اسی معصوم کی وجہ سے آج ہم اس شاہ محل میں قید ہیں یقیناً آج"
کے بعد یہ شاہ محل زمین بوس ہونے والا ہے۔ کیا تم یہ نہیں دیکھ رہی اشی کہ
اس سب کے بعد ہم آزاد ہو جائیں گے۔۔۔"رشم نے گھٹن سے تھمی سانس
ہوا میں خارج کرتے سرگوشی کی اشمل کے پاس کوئی جواب کہاں تھا۔ آج

انکی آزادی کا دن تھا جو جانے، اربد شاہ کے ہاتھوں ملنا بھی تھا کہ نہیں۔۔۔وہ سامنے موجود یاسیت سے پر چہرے دیکھتے ہوئے دکھی ہوئی تھی۔

"ارزق کی؟۔۔۔کہاں ہے بسام شاہ۔۔۔کک؟ یہ خط آپ لائی ہیں نا۔۔۔یہ" لڑکھڑائی آواز پر اشمل نے آنکھیں میچتے پھر سے کھولیں تو اربد شاہ کی طوفان خیز نظروں کا سامنا ہوا تھا جن آنکھوں کے بدلے رنگ کچھ دیر پہلے، اشمل کے ہوش اڑا رہے تھے ان میں اتری نفرت کی لو تو جیسے اشمل خان کو بھسم کر دینا چاہتی تھی۔

وہ۔۔وہ ہم آرہے تھے تو پنڈال کی انٹرس پر۔۔۔"اشمل کی بات ابھی" پوری بھی نہیں ہوئی تھی جب دلہن کی اسپیشل نشست پر موجود حوریہ شاہ اٹھنے کی کوشش میں لڑکھڑاتے ہوئے گری تھی۔

"حوریہ۔۔"

حور۔۔۔"شہزین جواوج کے بتانے پر گھبرائی سی آرہی تھیں اسے گرتے" دیکھ چلاتے ہوئے اسکی طرف بڑھی تھیں جب ارزق کو ہمدردی دیتے ذکوان آفندی نے اس گرتی لڑکی کو سنبھالنا چاہا وہ پھر بھی فرش ریز ہوتے ہوش و خرد سے بیگانہ پڑی تھی۔ابھی کچھ دیر پہلے کی خوشی ماتم میں بدل گئی تھی۔

دور رہیں میری بہن سے آپ۔۔۔"ارزق شاہ، شہزین کا ہاتھ جھٹکتے اسے "گود میں اٹھائے اسٹیج سے نیچے اترا تھا جب وہ اربد شاہ کی طرف بڑھی تھیں۔

"اربد یہ کسی کا مذاق بھی ہو سکتا ہے۔بسام کیوں کرے گا ایسا، اوج کال کرو بھائی کو۔۔اربد۔۔رکو۔۔۔"شہزین جو معمالہ فہمی کیلیئے اسکی طرف آئی تھیں وہ طوفان زدہ سا انکے پاس سے گزرتے ارزق شاہ کے پیچھے گیا تھا جبکہ سلطانہ شاہ بے بسی سے آنسوؤں بہا رہی تھیں۔رعنا آفندی انکا شانہ ہلاتے انہیں تسلیاں دے رہی تھیں۔ایسا لگ رہا تھا کہ انکی حسرت بھری آہوں نے ہی حوریہ شاہ کو آباد ہونے سے پہلے ہی برباد کر دیا تھا۔آخری امید ابھی بھی قائم تھی کہ شاید یہ کسی کی شرارت ہے بھلا بسام شاہ کیسے اپ ے بچپن کی منکوح

کو چھوڑ سکتا ہے۔ہمیشہ ارید شاہ کے دوبدو آنے والی اشمل خان پہلی بار

،ارید شاہ کے سنگلاخ تیور دیکھ سہمی کھڑی تھی جبکہ رشم،اسٹیج سے ہٹتی سامنے

موجود تماشائی لوگوں کے درمیان بیٹھی اس حویلی کی بے بسی پر کھلے دل

سے مسکرا رہی تھی۔

●●●●●□●●●●●□●●●●●□●●●●●□●●●●●

ہاسپٹل کے کوریڈور میں بے چینی سے ٹہلتے ،ارزق شاہ اور ارید شاہ کے قدم ،کبیر شاہ کو آتے دیکھ تھمے تھے اور پھر پل میں ان سے منہ موڑ لیا۔وہ جنہوں نے ان دونوں کو گودوں میں کھلایا تھا،خود کو اگنور کیئے جانے پر کرڑھ سے گئے تھے۔مسئلہ یہ تھا کہ بسام شاہ نے خود ہی اوج کو مسیج کر کے اپنے خط کی تائید کی تھی تو پھر اب کوئی ناطہ تعلق رہا نہیں تھا مگر خون کے رشتوں میں دراڑ ایسے کہاں ممکن تھی جبکہ پرکھوں کے گھر کے مکین بھی تو تھے۔

"ارزق،ارید میں بہت شرمندہ ہوں۔مجھے سمجھ نہیں آرہا اس نے ایسی حرکت کیوں کی؟ناخلف،نامعقول جانے کہاں گیدڑ کی طرح چھپ کر جا بیٹھا ہے۔میں اس چیز کا مدوا۔۔۔"

رہنے دیں چچا سائیں اب بھلا کونسا مداوا رہ گیا ہے کرنے کو؟ آپکا بیٹا سرِ عام" ، ہماری بہن کو رسوا کر چکا ہے۔ سوال تو ہماری بہن کے کردار پر اٹھ رہے ہیں آپکے بیٹے کا کیا۔ وہ اپنی لائف میں خوش ہے اگر اسے یہی سب کرنا تھا تو عین شادی کے وقت ہی کیوں؟ پہلے بتا سکتا تھا تاکہ پہلے ہی یہ نکاح ختم کر دیا جاتا۔۔۔" اربد شاہ خاموشی سے فرش کو گھور رہا تھا جبکہ ارزق شاہ بنا لگی لپٹی کے بولے جا رہا تھا۔

"اس کا کیا بگڑا، زندگی تو میری بہن کی برباد ہو گئی نا؟ بتائیں کیا مداوا کریں گے آپ؟" اربد شاہ کی سماعتوں میں آنسوؤں اور گڑگڑاہٹ سے گھلی آواز اسکی بصارتوں کی چند ھیا رہی تھی۔ تو کیا واقعی یہ دنیا مکافاتِ عمل تھی جس نے جو بویا تھا وہ یہی پر جوابدہ تھا؟ اس نے ضبط سے آنکھیں موندیں تو ایک آنسوؤ

اسکی پلکوں پر آن ٹکا تھا جبکہ بند گوشوں میں کسی اور کی نم آنکھیں جھلملا رہی تھیں۔اس نے گھبرا کر آنکھیں کھولیں۔

چچا سائیں اب ان باتوں کا وقت نہیں رہا،بس بسام شاہ سے کہیئے گا کہ " میرے وار سے بچ کے رہے کیونکہ اسکے کیئے کی سزا تو اسے ضرور ملے گی۔۔۔"ارزق شاہ نے انگلی اٹھائے،زندگی میں پہلی بار کسی کے سامنے سر جھکا کر کھڑے،کبیر شاہ کو وارن کیا اور ان سے رخ موڑ لیا تھا۔وہ ایک بے بس نگاہ اربد شاہ پر ڈالتے،اپنے دونوں فرمانبردار بھتیجوں کی حالت زار پر کڑھتے ہوئے لوٹ گئے تھے۔

آپکی پیشنٹ کو ہوش آگیا ہے۔آپ ان سے مل سکتے ہیں۔"نرس کی آمد پر"
وہ فورا چوکس ہوئے تھے اور اندر کی طرف بڑھے۔دلنہاپے کاروپ لیئے لیٹی
لڑکی، جسکی تزئین وآرائش کا سامان، کسی ڈرسینگ ٹیبل نہیں بلکہ میڈیسن
ٹرے میں پڑے دیکھ ان دونوں کا دل کٹ سا گیا تھا۔اسکے سرہانے موجود
ڈاکٹر اشمل پر نگاہ پڑتے اربد شاہ نے لب بھینچے جبکہ ارزق شاہ، حوریہ شاہ کا
ہاتھ تھامے چوم رہا تھا۔

کیسا ہے ہمارا گڈا۔۔؟"اربد شاہ نے اسکی پیشانی پر بوسہ دیتے اسکے افشاں"
سے اٹکے بال سہلائے۔

لالہ، انہوں نے ایسا کیوں کیا؟"حوریہ نے اربد شاہ کا ہاتھ تھامے الجھے ہوئے انداز میں سوال کیا تو اربد کے دل سے ہوک سی اٹھی تھی جبکہ نظر اسکے سرہانے ٹھہری لڑکی پر پڑی، وہ اسے کیا بتاتا جس لڑکی کے گن وہ صبح شام گاتی تھی وہیں اسکی بربادی کی وجہ ہے۔۔؟

"شاید کوئی مس انڈرسٹینڈنگ ہو گی حورے جان ہم گھر پہنچ کر سب معاملات سلجھا لیں گے۔"اربد شاہ نے سختی سے لب بھینچ لیئے تھے۔ارزق شاہ کچھ بھی بولنے سے قاصر تھا۔حوریہ شاہ نے لب بھینچے خود کو آنے والے وقت کا دلاسہ دینا چاہا تھا پر سچ تو یہ تھا کہ بسام شاہ کو حوریہ شاہ سے کبھی محبت تھی ہی نہیں نا ہی بچپن سے جڑے اس رشتے کی قدر و اہمیت وہ کبھی سمجھ پایا تھا۔

حوریہ کو ہاسپٹل سے گھر شفٹ کیا گیا تو شہزین، اوج شاہ بہانے بہانے سے اس سے ملنے کی کوشش میں تھیں جب اربد شاہ نے سرِعام، چچا جان کی فیملی سے ہر ربط توڑنے کا اعلان کرتے جلد حویلی کا بٹوارہ کرنے کا بھی مژگان سنایا تھا جبکہ اس دن کے بعد سے، بسام شاہ بھی حویلی میں پلٹ کر نہیں آیا تھا۔ شاید اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ سب کے سوالوں کا جواب دیتا یا اپنی بے وقوفی کی کوئی دلیل پیش کر پاتا۔

□ ●●●●● □ ●●●●● □ ●●●●● □ ●●●●● □ ●●●●

اشمل کو یہ حویلی بہت چھوٹی لگنے لگی تھی جہاں اسے منہ چھپانے کو بھی کوئی جگہ نہیں مل رہی تھی کیونکہ وہ خود کو اس سارے قصے کا قصوروار گردانتے، سلطانہ شاہ کی بگڑی طبیعت کی آڑ میں انکے روم میں چھپ کے بیٹھی تھی۔

اشمل بیٹا اربد کہاں ہے؟" اسوقت وہ گم صم کیفیت میں بیٹھی انکی" فزیو کر رہی تھی جبکہ سلطانہ شاہ کے سوال پر دھڑکنیں بے ہنگم ہوئی تھیں۔

"تین دن ہو گزرے ہیں اس بات کو اور میں تو، اپنے بچوں کی شکل دیکھنے کو بھی ترس گئی ہوں، تم بھی مسلسل یہاں میری وجہ سے قید ہو گئی ہو، جاؤ اسے بلا کر لاؤ ہمیں اس سے بات کرنی ہے۔"

اگرچہ، انکی اکلوتی بیٹی پر اتنا بڑا سانحہ ہو گزرا تھا، ہر طرف لوگ سن گن لینے کی کوشش میں تھے کہ اچانک ایسا کیا ہوا جو بسام شاہ نے بچپن کا رشتہ ایک پل میں نظر آتش کر دیا؟ پر سلطانہ شاہ اس سچویشن میں بھی کمال ضبط کا مظاہرہ کر رہی تھیں۔

"وہ آنٹی، شاید گاؤں سے باہر گئے ہیں اپنے کسی جلسے کیلیئے۔۔۔" اشمل خان نے، اس شخص کا سامنے کرنے کے ڈر سے ہی من گھڑت کہانی بنائی تو سلطانہ

شاہ کے چہرے پر مایوسی چھائی تھی جبکہ اگلا لمحہ ،اشمل خان کو شرمندہ کرنے کو کافی تھا جب وہ ڈور ناک کرتے انکے روم میں آیا تھا۔

"وہ ماں رضوان بتا رہا تھا کہ آپ یاد کر رہی تھیں مجھے ،ٹھیک تو ہیں آپ ؟" وہ ماں کے قدموں میں بیٹھتے انکے ہاتھ تھامے بولا تو کتنی دیر ،وہ اپنے خوبرو بیٹے کی افسردہ حال شکل دیکھتی رہیں۔

"امی۔۔۔"

"مجھے تم سے ایک بات کرنی تھی ،اربد شاید یہ وقت اتنا مناسب نہیں کہ ہم یہ سب سوچ سکیں مگر زخم کو ناسور بننے سے روکنے کیلئے ہمیں یہ قدم اٹھانا

ہو گا۔۔۔"اپنی بات کہتے وہ ارید شاہ کے مضمحل صورت تاثرات دیکھنے لگی تھیں۔اشمل کو اپنا آپ آکورڈ سا لگا تو اس نے وہاں سے نکلنا چاہا۔

رکو اشمل، تم کہاں جا رہی ہو یقیناً اسوقت ارید شاہ کی بیوی ہونے کی حثیت" سے اور اس گھر کی بڑی بہو ہونے پر تمہاری ذمداریاں بڑھ گئی ہیں بیٹا۔اسلیئے "میں چاہتی ہوں میرے اس فیصلے میں تم دونوں موجود رہو۔۔۔۔

اشمل نے مارے شرمندگی کے سر جھکا لیا۔جتنے اونچے مسند پر وہ اسے بٹھا رہی تھیں جس دن یہ عقد کھلا کہ دراصل، وہیں انکی بیٹی کی زندگی اجاڑنے کا موجب ہے تو شاید اس سے بے انتہا نفرت کرتیں۔

"امی، کیا کچھ ہوا کیا؟ حورے ٹھیک ہے؟ اس نے کچھ کہا آپ سے؟" اربد شاہ اس وقت، کڑے ضبط کا مظاہرہ کرتے صرف ماں کے لحاظ میں چپ تھا ورنہ ان گزرے تین دنوں میں وہ اشمل کو دیکھنا بھی گوارہ نہیں کر رہا تھا۔

"وہ تو ہنہ۔۔۔ دراصل، رعنا، حوریہ اور ذکوان کے نکاح کا کہہ رہی ہے۔ وہ تو بہت پہلے سے حوریہ کیلیئے یہ خواہش رکھتی تھیں مگر ہمارے غلط فیصلے پر انکی خواہش دب گئی آج جب حوریہ کے ساتھ کوئی حوالئہ نہیں تو وہ ایک بار پھر سے سوالی بن کر سوال کر رہی ہیں۔۔۔" اربد شاہ کیلیئے تو یہ بات شاکنگ تھی البتہ اشمل کے سامنے ہی انکی کال آئی تھی اسلیئے وہ صرف فرش دیکھنے پر اکتفا کیئے ہوئے تھی۔

"نہیں مام، ذکوان اور حوریہ کے مزاج میں بے حد فرق ہے۔ میں اپنی بہن کو مزید کسی تجربے کی بھینٹ نہیں چڑھا سکتا آپ منع کر دیں انہیں۔" ارید شاہ کا صاف کھرا جواب، سلطانہ شاہ کو زرا نہیں بھایا تھا جیسے تبھی نفی میں سر ہلایا۔

"ہم اسے کسی اور تجربے کی ہی تو نظر نہیں ہونے دے سکتے ارید، اب وہ نارمل لڑکی نہیں رہی ہے اسکا شوہر رخصتی کے عین وقت اسے طلاق دے چکا ہے۔ لوگ طرح طرح کی باتیں بنائیں گے

ارید اور اس اذیت کو جھیلنے سے بہتر ہے کہ اس زخم پر وقت پڑتے مرہم لگا دیں ہم۔ میں جانتی ہوں اپنی بیٹی کو وہ بہت صابر ہے اور لازمی نہیں کہ بسام

جیسی ناقدری ذکوان بھی کرے آخر کس چیز کی کمی ہے اس میں۔ رعنا بار بار یہ سوال بیٹی کی مرضی کے بغیر تو نہیں لا رہی نا۔۔" سلطانہ شاہ ٹھوس دلائل لے کر بیٹے کے سامنے بیٹھی تھیں، اور وہ سر جھکائے مٹھیاں بھینچے صبر کا مظاہرہ کر رہا تھا۔

"اصولا تو یہ نکاح زبانی کلامی بچپن میں ہی ہوا تھا پھر بھی بسام شاہ نے اپنی کر کے، کچھ کاغذی اصولوں پر یہ مسئلہ درج کروا دیا لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ طلاق کسی عدت کی بھی مجاز نہیں اسلیئے ہم چاہ رہے ہیں، کسی بڑے عالم سے ایک جامع فتوی لے کر لوگوں کے زبان بندی کیلئے تمہارے ریسپشن اور حوریہ اور ذکوان کے نکاح کی سادہ سی تقریب رکھ لیں۔" ارد شاہ نے شاکی نظروں سے ماں کو دیکھا جو بہت آگے کی سوچ کر بیٹھی تھیں۔

"پر امی اتنی جلدی کیا ہے۔ حورے کو سنبھلنے کیلئے وقت دیں ابھی۔۔۔"

کیا تم دیکھ نہیں رہے اربد اس نے خود کو کس طرح ایک کمرے تک محدود" کر لیا ہے۔ ہم اسے، اس جرم کا روگ کیوں لینے دیں جو اس نے کیا نہیں؟

غلط بسام شاہ نے کیا تھا اسلیئے وہ مفرور ہے میری بیٹی تو ہر گناہ سے پاک رہی ہے ہمیشہ پھر وہ کیوں کسی اور گناہ سے اپنا دامن خراب کرے اربد۔۔۔ میرا یہی فیصلہ ہے اور تم بھی سوچ سمجھ کر بیشک ذکوان کو ہر طرح سے پرکھ کر کوئی فیصلہ لے لینا۔۔۔"

سلطانہ شاہ نے اپنی بات ختم کرتے اشمل کو اشارہ کیا تا کہ وہ انہیں بستر تک جانے میں مدد کر سکے جبھی وہ سلطانہ شاہ کی جانب بڑھی پر اربد شاہ نے اٹھ کر خود ہی ماں کو سہارا دیا۔

تم جاؤ، میں کر لونگا۔۔۔" انتہائی سپاٹ انداز میں کہتے بنا، اشمل کو دیکھے کہا تو" اسکی آنکھیں ایک پل میں بھیگی تھیں اور وہ تیزی سے وہاں سے نکلی۔

حالنکہ معاہدے کے مطابق آج اسے یہاں سے جانا تھا پر، حوریہ کی شادی ہوئی کہاں تھی اور بسام شاہ کی حرکت کے بعد جانے وہ اسکا کیا حال کرے گا؟ اشمل کو اپنی ساری امیدیں ٹوٹتی نظر آئیں۔ وہ انہیں الجھنوں میں گھری کچن میں داخل ہوئی۔ خود کیلئے کچھ مصروفیت ڈھونڈنی چاہی پر مل کے نہیں

دی تو وہ بے وجہ چیزوں سے چھیڑ خانی کرنے لگی جب وہ تیز ہوا کے جھونکے کی مانند اندر داخل ہوا تھا۔اشمل کا بازو کہنی سے تھامے اسے تقریباً اپنے ساتھ گھسیٹتا ہوا اپنے روم کی جانب بڑھا جبکہ اسکے خطرناک تیور دیکھ،اشمل کا دل دہلا تھا جس نے روم میں آتے اسے ایک جھٹکے سے چھوڑتے زور سے دروازہ بند کیا۔اشمل کو اس شخص سے کبھی اتنا خوف نہیں آیا تھا جتنا کہ آج وہ کانپ اٹھی تھی۔

"بسام شاہ کہاں ہے اشمل خان۔۔۔؟"وہ پھر سے اسے بازو سے تھامے اسکا رخ اپنی جانب کیئے پھنکارا تو اشمل،کا دل بند ہوا۔تو کیا وہ سمجھ رہا تھا کہ اشمل اس سب میں بسام شاہ کے ساتھ تھی؟

"مم۔۔۔مجھے کیسے پتا ہو سکتا ہے بھلا وہ۔۔۔"

جو پوچھا ہے اتنا بتاؤ اشمل خان، بسام شاہ کہاں ہے؟"اب کے اسکی دھاڑ پر" اشمل کو لگا وہ ابھی گر جائے گی۔ سارا کنفیڈینس اسکی دھاڑ میں دب جاتا تھا۔

"میں کہہ رہی ہو نا میں نہیں جانتی وہ کہاں ہے اور۔۔۔"

بکواس بند کرو لڑکی تم، یہ سب تمہاری ملی بھگت سے ہوا ہے۔ تکلیف دینا" چاہتی تھی نا تم مجھے۔ یہ سب بسام شاہ نے تمہارے کہنے پر کیا ہے تم سے زیادہ گھٹیا لڑکی اور کون ہو سکتی ہے اشمل خان، جو اپنے عاشق کے ساتھ ملکر ایک "معصوم لڑکی کی زندگی برباد کر دے۔۔۔

اربد شاہ پہلی بار خود پر اپنا کنڑول کھول کر شدید آپے سے باہر ہوا تھا جبکہ اسکے الفاظ سن اشمل کا وجود ہوا میں معلق رہ گیا تھا اور دوسرے ہی پل بنا سوچے سمجھے اس نے اربد شاہ کے تھپڑ جڑ دیا۔

"کہنے کو تو میں بھی یہ کہہ دوں، اربد شاہ کے تم نے بھی بسام شاہ کے ساتھ ملکر ہمارا گھر اجاڑا ہے، میری مام تم لوگوں کی وجہ سے مری ہیں، رشم کی بارات تمہاری وجہ سے واپس گئی ہے اربد شاہ کیونکہ ایسے گھٹیا پلین صرف تم شاہ زادے ہی کر سکتے ہو۔۔"

اشمل سب کچھ برداشت کر سکتی تھی مگر ہزار اعتبار سونپنے کے باوجود آج جسطرح اس نے ،اسکا کردار رگیدا تھا یہ اشمل کی برداشت سے باہر تھا۔اربد شاہ ہتک کے مارے سر نہیں اٹھا پا رہا تھا۔اشمل کا تھپڑ اجیسے اسکے چہرے کی گہرائیوں میں اترا تھا۔وہ بول رہی تھی جانے کیا کچھ بولے جا رہی تھی جب وہ مٹھیاں بھینچے بنا مزید کچھ بولے کمرے سے نکل گیا جبکہ اشمل

بستر پر گرتے تڑپ تڑپ کے رو دی تھی۔آج تک وہ ان ناکردہ گناہوں کی سزا جھیل رہی تھی جو اس نے کیئے ہی نہیں تھے۔

اشمل خان اس "محبت" کی سزا جھیل رہی تھی جو محبت نامی خطا اس سے " نہیں بلکہ "شاہ حویلی" کے چھوٹے سپوت "بسام شاہ" کو ہوئی تھی ایک

بلکل عام، اپنی دنیا میں خوش رہنے والی لڑکی "اشمل خان" سے وہ محبت جو گناہ مانی گئی تھی "شاہ حویلی" کے سب سے بڑے سپوت "اربد شاہ" کی جانب سے کیونکہ اس محبت کی کڑی اس حویلی کی سب سے چھوٹی بیٹی "حوریہ شاہ" سے جو ملتی تھی جو بچپن سے ہی "بسام شاہ" سے منسوب تھی۔اور اپنی بہن، اس حویلی کا مان رکھنے کی خاطر "اربد شاہ" نے "اشمل خان" کو ناکردہ گناہوں کی سزا دیتے اس سے جڑے لوگوں کی زرا جو پرواہ نہیں کی تھی اور پھر ان "شاہ زادوں" کی نفرت اور بدلے کی آگ میں " اشمل خان" کی ساری فیملی ہی تو بکھر گئی تھی۔

وہ جسقدر تکلیف دہ ماضی کو سوچتے ہرٹ تھی، حال اور مستقبل اتنا ہی دھندلہ نظر آرہا تھا۔

□ ●●●●●□ ●●●●●□ ●●●●●□ ●●●●●□ ●
●●●●

ماضی۔۔۔۔

وہ اپنے ایک دوست کو ملنے اسکے ڈیپارٹمنٹ آیا تھا پر وہ تھا کہ گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب تھا۔آج شام اسے حویلی واپس جانا تھا جہاں اسکی ضرورت تھی۔اسکے تایا ابو اور تائی کے ساتھ ہونے خطرناک حادثہ جس میں وہ اپنے تایا کو گنوا چکا تھا ایسے میں اسکی فیملی کو یقیناً اسکی ضرورت تھی۔انہی

سوچوں میں گم وہ تیزی سے اپنے دوست کی کلاس کی جانب بڑھ رہا تھا جب تیزی سے مخالف سمت سے آنے والی ہستی سے ٹکرایا تھا۔

وہاٹ دا ہیل، مسٹر آنکھیں کہیں گھر رکھ کے آگئے ہو کیا۔۔۔"اس آواز" سے اندازہ ہوا کہ مخالف کوئی لڑکی تھی۔اس نے جھٹکے سے سر اٹھائے اوپر دیکھا اور پھر جیسے کائنات کا سارا حسن اس لال بھبھوکا چہرے میں سمٹ کے رہ گیا تھا۔جانے وہ شبنمی لب کیا بول رہے تھے، کس قدر برہمی کا اظہار کر رہے تھے اسے زرا بھی فرق نہیں پڑا تھا۔ایسا لگ رہا تھا اسکی صدیوں کی تلاش ختم ہو گئی تھی۔دل نے دہائی دی کہ بس یہی، اسکی کائنات کا ٹھہراؤ تھا اسکی تلاش کا مرکز تھا۔

اندھے ہو، گونگے بہرے بھی ہو شاید جبھی، ایک طرف منہ کیئے دیکھے جا رہے ہو اسٹوپڈ۔۔۔" انتہائی بے رحمانہ انداز میں وہ اپنی ایک بھاری بھر کم بک اسکے سر پر مارتی جا چکی تھی۔ ہوش تو جب آیا، جب وہ جاتے سمے کائنات کی ساری رنگنیاں اپنے ساتھ لے گئی تھی۔

"اوئے مجنوں کیا دیکھ رہا ہے ادھر چلی گئی وہ، شکر کر ہاتھ میں کتابیں تھیں کوئی پسٹل نہیں ورنہ آج ہم ڈھونڈ رہے ہوتے اپنے دوست کو کہیں بادلوں کی اوٹ میں۔۔" منیب رضا کی آواز پر وہ چونکتے ہوئے سیدھا ہوا اور اپنی بے اختیار پر کھسیا سا گیا تھا۔

کچھ بھی بول لو تم رضا، میں تمہاری طرف آرہا تھا جب یہ واقع "
ہو گیا۔۔۔"اس نے دور جاتی لڑکی کی طرف اشارہ کیا۔

خان، اشمل خان طرین نام ہے اس حادثے کا، جس سے ٹکرانے کی ہمت "
تو نے کرلی۔اس ڈیپارٹمنٹ کا آگ بگولہ پرزہ۔چند ایک لڑکیوں کے علاوہ
کسی اور خاص سے جمتی نہیں ہے ان میڈم کی اور بوائز سے تو کوئی خاص قسم کی
پرخاش ہے انہیں۔۔"رضا نے ابھی کچھ دیر پہلے یہاں موجود ہستی کا تفصیلی
تعارف کروایا تو اسکے لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔

پرفیکٹ۔۔۔"اس کے لبوں نے گویا دل کی پسند پر مہر ثبت کی تو رضا کی "
جانب متوجہ ہوتے اسکی ڈیٹیل جاننے لگا تھا۔جو سنگل پیرنٹ چائلڈ تھی

،اپنے نانا اور ماموں کی زیر نگہداشت اپنی مام کے ساتھ رہ رہی تھی اور ایک اور بہن بھی تھی رشم خان جو کہ کوئی جر نسلٹ تھی۔ پہلی بار اسکا دل کسی لڑکا میں اٹکا تھا اسکا سٹر ونگ فیملی بیک گراؤنڈ یقینا، کسی کو انکار کرنے گنجائش نہیں تھی پر اپنے لیئے مستقبل کے خواب بنتے وہ یہ بات بھول چکا تھا کہ اسکے خواب بننے پر تو بچپن میں ہی حد بندی کر دی گئی تھی۔ وہ اکثر منیب رضا کے ڈیپارٹمنٹ آنے لگا تھا۔

"ابے گھامڑ کیوں مرنے پر تلا ہے، جس دن اسے تیری مشکوک حرکتوں کا اندازہ ہوا اس دن اس نے ہم دونوں کا چارج کرنا ہے۔" منیب کچھ زیادہ ہی اشمل خان سے ڈر کے رہتا تھا۔

اوہوں اتنا عام انسان بھی نہیں ہوں میں، جانتے ہو نا اسوقت کے پروونیس" منسٹر کا بھائی ہوں میں کسی میں اتنی جرآت کہاں کہ بسام شاہ کو ہاتھ بھی لگائے۔۔۔"اس نے جان بوجھ کر اپنی آواز کچھ بلند کی تھی تاکہ پاس بیٹھے لڑکیوں کے گروپ تک بخوبی آواز پہنچ سکے۔

ارے واہ بھائی یہاں کون شاہ زادہ آن بسا ہے۔"اشمل کی دوست فائزہ نے" گلچھڑی اڑائی تو سب ہی قہقہ بلند ہوا تھا۔ان سب کیلئے یہ سب عام تھی۔لڑکوں کا بڑھ چڑھ کے بولنا آتی جاتی لڑکیوں پر فقرہ کسنا، کچھ بھی معمول سے ہٹ کر نہ تھا اور یہی بھول اشمل خان کو بھی تھی۔اسے بھی یہی لگ رہا تھا اس انجان شخص کا غیر معمولی طور پر اسکے آس پاس رہنا عام سی بات

ہے اور ایک دن وہ اس آنکھ مچولی کے کھیل سے مبرا ہو کر اسکے سامنے آر کا

تھا۔

"کیا آپ مجھ سے دوستی کریں گی اشمل خان؟" وہ جو اس انجان لڑکے کی

حرکت پر ششدر ٹہری تھی اس کا مدعا جان کر آنکھوں میں تحیر سمٹی تھی۔

"وہاٹ نان سینس مسٹر؟ یہ کیا بکواس ہے؟" اشمل کی شربتی آنکھوں میں

چنگاری بسی تو وہ شبنمی ہونٹوں نے بھی آگ اگلنا شروع کی۔

"سچ میں دوستی آفر کرنا بکواس ہے؟ تو آپ اتنی بکواس کے ساتھ کیسے

کمفرٹیبلی گھوم رہی ہیں۔۔" اس نے اشمل کے گرد ٹہری اسکی دوستوں کی

جانب اشارہ کیا جبکہ اپنے لیئے اتنے عزت افزاء لفظوں پر وہ دبی دبی ہنسی کی آواز سن مزید سیخ پا ہوئی تھی۔

"لک مسٹر۔۔۔"

اس خاکسار کو بسام شاہ کہتے ہیں۔۔۔" وہ جو انگلی اٹھائے اسکی اوور ایکٹنگ کا ناس مارنے جارہی تھی وہ پھر سے اپنا تعارف پوری جانفشانی سے کرواتے اشمل خان کے حواسوں سے کھیلنے لگا تھا۔

بھاڑ میں جاؤ تم ڈفر۔۔۔" وہ پیر پٹختی، واپس مڑ گئی جبکہ اسکی دوستیں بھی" پیچھے بھاگی آرہی تھیں۔اس دن کے بعد بسام شاہ پھر سے کالج نہیں آیا

تھا۔انکے فائنل ائیر کے ایگزامز تھے اور وہ سب بری طرح اپنی اسٹڈی میں بزی تھے جب ایگزام اینڈ ہوتے ہی اشمل نے سب کو،ایک گرینڈ پارٹی دینے کا عندیہ دیا تھا۔یقیناہاؤس جاب کے اسٹارٹ ہوتے ہی وہ سب بزی ہو جاتے ایسے میں یہی ایک بہتر طریقہ تھا گیٹ ٹو گیدر کرنے کا۔

● □ ●●●●● □ ●●●●● □ ●●●●● □ ●●●●● □
●●●●

وہ مصروف سا بیٹھا فائلز کھنگال رہا تھا جب اسکا خاص آدمی ڈور ناک کرتے اجازت ملتے اندر آیا تھا۔

"بولو رضوان، سب خیریت؟" اس نے آنے والے کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے اپنی مصروفیت کچھ دیر کو ترک کی تھی۔

"ایک بات بتانی تھی آپکو سر۔۔۔" رضوان نے کچھ متامل انداز اپنایا تھا کیونکہ ،ان ملازموں کو اپنے صاحب کی پرسنل لائف کے بارے میں کچھ بھی ڈسکس کرنے کی اجازت نہیں تھی۔

"ہاں رضوان کیا بات؟" وہ یکسوئی سے متوجہ ہوا۔

"وہ بات یہ ہے کہ سر بسام صاحب نے، ڈیفینس والے بنگلور کے پراپرٹی ڈاکومینٹس منگوائے تھے۔"اس نے کچھ جھجھکتے ہوئے بات کا آغاز کیا۔

"ہوں تو اس میں مسئلہ کیا ہے؟ وہ گھر اسی کے نام پر لیا ہے چچا سائیں نے۔۔"اس نے اس بات کو معمولی رخ دیا تھا۔

"جی صاحب جانتے ہیں کہ وہ بنگلور، کبیر سائیں نے چھوٹے مالک کو انکی برتھڈے پر گفٹ کیا تھا، لیکن ابھی وہ یہ گھر کسی اور کے نام کرنے جا رہے ہیں۔۔۔"رضوان کھل کے کچھ نہیں بول پا رہا تھا جبھی مقابل کی تیوری پر بل پڑے تھے۔

کس کے نام ؟"یقیناً یہ بسام شاہ کی اپنی پراپراٹی تھی وہ جو چاہے کرتا، پر کسی اور کے نام کرنے یا اسے بیچنے کی ضرورت کیونکر پیش آسکتی تھی بھلا؟

"کک۔۔۔کسی لڑکی کے نام۔۔۔"اصل بات کی طرف آتے رضوان کی پیشانی تقریباً ٹیبل کو چھونے لگی تھی جبکہ مقابل کسی شاک میں رہ گیا تھا۔

"کون لڑکی؟بسام شاہ کب سے لڑکیوں کے چنگل میں آیا؟"اسکی سوچ ،مختلف کٹیگری کی لڑکیوں کی طرف جارہی تھی جن سے اکثر ہی وہ شاہ زادے اپنا دل بہلاتے تھے۔

اش۔۔اشمل خان نام ہے اس لڑکی کا شاید۔۔۔شاید چھوٹے شاہ انہیں "

"پسند۔۔۔

رضوان۔۔۔۔تم جانتے ہو نا کیا کہہ رہے ہو؟اگر یہ بات زرا بھی جھوٹی ہوئی اسکے نتائج کس قدر برے ہو سکتے ہیں زرا بھی اندازہ ہے نا تمہیں اسکا؟"وہ اس خاکسار ملازم پر برستے ہوئے دھاڑ رہا تھا۔

جی صاحب،اس پراپرٹی کے وکیل نے خود کال کر کے ہمیں بلایا تھا اور یہ " رجسٹری دی۔"رضوان نے ہاتھ میں پکڑی فائل اسکے سامنے کی تو وہ اسے ایک جھٹکے سے کھینچتے وہاں موجود چند اوراق کو دیکھنے لگا جہاں جلی حروف سے "بسام شاہ" نے اپنے بنگلور کا حق ملکیت "اشمل

خان" کو دیا تھا۔

"وہاٹ ربش کون ہے یہ لڑکی، مجھے آدھے گھنٹے میں اسکی پوری پروفائل اپنی ٹیبل پر چاہیئے رضوان۔۔۔" یہ بات تو ملازم بھی جانتے تھے کہ بسام شاہ سے اسکے دوگنے رشتے جڑتے تھے تبھی تو اپنی وفاداری نبھانے کو یہاں آن پہنچے تھے۔اسکا بس نہیں چل رہا تھا ابھی کہیں سے وہ لڑکی سامنے آئے اور اسے شوٹ کردے جس نے انکے خاندان میں دراڑ پیدا کرنے کی کوشش کی تھی۔وہ بھی ٹیپکل معاشرے کی طرح کہانی کا ایک رخ دیکھ رہا تھا جہاں، مرد کی غلطی ہمیشہ عورت پر ڈالی جاتی ہے۔ مرد کا ہر قصور اسکی نادانی اور عورت کی سازش سمجھا جاتا ہے۔اسوقت اس ایک اہم مسند پر بیٹھا، ہیلتھ منسٹر اربد شاہ

اگر کسی کو قصوروار گردان بھی رہا تھا تو وہ صرف، اور صرف ایک تھی "

اشمل خان " جسکی تباہی کا تاریک باب وہ اپنے ہاتھوں سے لکھنا چاہتا تھا جو

اسکی بہن کی خوشیوں میں شراکت داری کرنے آئی تھی۔ ان گنت سوچوں

میں گھرا ٹھیک آدھے گھنٹے بعد وہ اپنے سامنے پڑی ڈیٹیل اور تصاویر دیکھ رہا

تھا۔ اس وقت روئے دھرتی کی حسین ترین عورت بھی اسے خود پر نفرت پہ

مائل کر رہی تھی۔

آج شام میں، اشمل خان نے اپنے تمام دوستوں کی پارٹی رکھی ہے جس میں "

، چھوٹے شاہ انہیں یہ گھر کی فائل گفٹ کرنے جارہے ہیں۔۔۔ " رضوان

نے باقی ماندہ زہر بھی اسکی سماعتوں میں اتارا تھا۔

آج شام یہ لڑکی اس پارٹی میں نہیں پہنچنی چاہیئے۔۔۔"اس نے انتہائی" کٹھور دلی سے فیصلہ کرتے اپنے سامنے پڑی فائل بند کرتے ایک طرف اچھالی تو رضوان تابعداری سے سر اثبات میں ہلاتے وہاں سے ہٹ گیا تھا۔

□ ●●●●● □ ●●●●● □ ●●●●● □ ●●●●● □ ●
●●●●

مام، میں پارلر تک جا رہی ہوں۔۔۔"سدا کی خود پرست اشمل خان، آج" بھی سب سے منفرد دکھائی دینا چاہتی تھی جبھی اپنے لیئے آرڈر کیا گیا اسپیشل پارٹی ویئر ہاتھ میں پکڑے، رئیسہ خان کے سامنے آتے بولی۔

شیور ہنی، بٹ میک شیور کہ اپنے فرینڈز کو زیادہ ویٹ نہیں" کروانا۔۔" رئیسہ نے پیار سے اپنی بیٹی کے رخسار سہلاتے ہوئے کہا تھا جسے یقیناان عارضی سہاروں کی ضرورت ہرگز نہیں تھی پر وہ ایسی ماں نہیں تھی جو بیٹیوں پر بے جاقدغن لگاتی۔

اوکے ڈن، بٹ اپنی لاڈلی سے کہیئے گا آن ٹائم پہنچ جائے، ایٹ لیسٹ آپ" نہیں آرہی تو اسے تو وہاں ہوناچاہیئے ایز پر برزی جرنسلٹ۔۔۔" اشمل نے خود سے ڈیڑھ سال چھوٹی بہن کو غائبی چڑایا تو رئیسہ ہنس دی تھی۔

ایک تمہاری اس سے چڑ، کچھ ہی دن کی تو مہمان ہے وہ پھر چلی جائے گی" اپنے شوہر کے ساتھ شارجہ بہت مس کروگی تم اسے۔"چونکہ رشم کی شادی رئیسہ کے کزن کے بیٹے سے طے تھی اور اگلے منتھ طے تھی وہ یہاں، اسکی شادی کرنے کیلیئے ہی آرہے تھے تبھی رئیسہ کچھ ایمو شنل ہوئی تھیں۔

"کم آن مام، میں ہوں نا یہاں، ویسے بھی وہ سارا دن، ادھر ادھر گھومتی رہتی ہے مت بھولیں کہ ہمیشہ آپکی یہی بیٹی آپکے پاس ہوتی ہے۔"اشمل نے رئیسہ کو خود سے بھینچتے ہوئے کہا تھا۔

"تم بھی تو اپنا سوچو اشی، تمہاری پھپھو بار بار آرہی ہیں ارحم کیلیئے۔ابھی تو وہ اپنی اسٹڈیز مکمل کر کے بزنس بھی سیٹل کرچکا ہے پھر یہ انکار

کیوں۔؟"رئیسہ جانتی تھی انکی بیٹی کو کس قدر شادی سے چڑ تھی پھر بھی وہ اسے موم کرنے کی کوشش میں تھی۔

رئیلی مام،ارحم،آپ ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہیں۔آپ شاید بھول رہی ہیں" کہ وہ اس شخص کا بھانجا ہے جو آپکو دوسری عورت کیلیئے چھوڑ کر، کہیں اور اپنی فیملی سیٹل کر کے پر سکون بیٹھا ہے اور آپ ابھی تک،اسکے خاندان سے ناطہ بنائے بیٹھی ہیں۔"اشمل کے منہ سے اپنے باپ کیلیئے نفرت انگیز الفاظ سن ،انکا دل کرڑھ سا گیا تھا۔اشمل کے والد دراب خان اور رئیسہ خان فرسٹ کزنز تھے اور دونوں کی شادی انکی اپنی چوائس تھی جسکی غلطی کا تدراق انہیں کچھ مہینوں بعد ہی ہو گیا تھا۔رئیسہ خان فطرتاً آزاد ماحول،اور پارٹی چل ٹائپ مزاج رکھتی تھیں جبکہ دراب خان کو انہیں گھر ہستی میں الجھے دیکھنے کا

رجحان انکے درمیان اہم اختلاف بنا تھا۔ رئیسہ خان کا پہننا، اوڑھنا اگرچہ شادی سے پہلے بھی انتہائی بے باک تھا، فرینڈز کے ساتھ انکی لیٹ نائٹ پارٹیز تو جیسے معمول کا حصہ تھیں جن میں دراب خان بھی شامل رہتا تھا۔ پر شادی کے بعد اب ایک دم بدل سا گیا تھا۔ اشمل اور ارشم کی یکے بعد دیگرے پیدائش نے انہیں کچھ وقت کیلئے گھر ہستی تک محدود تو کر دیا تھا پر وہ انہیں اپنی آزادی کی راہ میں کانٹا بن کر چبھنے لگی تھیں جسکی وجہ سے اکثر ہی انکے گھر کا ماحول خراب رہنے لگا تھا۔ دراب خان کی بیٹیوں میں جان بستی تھی اور وہ ہر حال میں رئیسہ کو انکی دیکھ بھال کرتے دیکھنا چاہتے تھے بجائے اسکے کہ وہ نوکروں پر انحصار کریں۔ گزرتے وقت کے ساتھ معمولی اختلافات بھی، شدید نوعیت اختیار کر گئے ایسے کہ بڑوں کو انکی لائف میں انٹرفیئر کرنا پڑا۔ دونوں طرف کے بڑوں نے انہیں اس رشتے سے بریک

لینے کو کہا۔ رئیسہ نے دراب خان کی ضد میں اشمل اور ارشم کو اپنے پاس رکھنے کی ضد کی تو دراب خان بھی انہیں ذمداریوں کا احساس کروانے کی خاطر سب کچھ انکے سر ڈال پر دیس چل دیئے۔ کچھ عرصے بعد ایک کاغذ بھیجتے گویا اس بار سے آزادی حاصل کر لی تھی جبکہ رئیسہ خان کو ہر اختلاف کے باوجود انکی بے وفائی بے حد کھلی۔ صرف اتنا ہی نہیں دراب خان سے بندھی رشتے کی ڈور کیا ٹوٹی، انکے سگے رشتوں نے ہی انکی بے جا آزاد فطرت کو انکی بیٹیوں کے تاریک مستقبل سے منسلک کر دیا۔ رئیسہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ وہ جو اسکا من پسند ساتھی نہ کر واسکا وہ خود کب اپنی ذات کے برعکس چلنے لگی تھی۔ اپنی ذات کو اشمل اور ارشم تک محدود کرتے وہ تقریباً اپنے احباب سے کٹ چکی تھیں۔ وہاب طرین نے بیٹی کو کسی مالی مسائل کا سامنے کرنے نہیں دیا تھا۔ اپنی جائیداد اور بزنس کا ایک بڑا حصہ، رئیسہ کے حوالے کرتے گویا

اسے مالی سہارا بھی فراہم کر دیا تھا۔ انکے بھائیوں اور خاندان کے اکثر لوگوں نے انہیں فورس کیا کہ وہ دوسری شادی کر لیں تاکہ انکی بیٹیوں اور انہیں کسی اپنے مرد کا سہارا ملے آخر وہ کب تک باپ اور بھائیوں کو دیکھ کر چلیں گی پر وہ مانی نہیں۔ انہیں توڑنے کو ایک شخص کی محبت کافی تھی۔ وہ کام جو اس شخص کی محبت نا کر اسکی وہ اسکی بے وفائی نے کروا دیا۔ اشمل اور ارشم کے سامنے کبھی انہوں نے انکے باپ کی خود غرضی کا ذکر نہیں کیا تھا پھر بھی وہ ماں اور باپ کے بچپن کے جھگڑوں سے کافی متاثر تھیں۔ اشمل کچھ زیادہ ہی چیزوں کو نازکی سے لیتی تھی تو وہیں رویسہ کو وہ اپنا پر تو نظر آتی۔ وہیں خوبصورت جوانی، شوخ چنچل پن اور خودسری رئیسہ کو اکثر پریشان رکھتی تھی۔ اسکی نسبت ارشم قدرے متحمل مزاج کی تھی۔ رویسہ نہیں چاہتی تھی کہ اشمل ان جیسے کسی تجربے سے گزرے تبھی وہ دراب خان کے بھانجے سے انکی

شادی کرنا چاہتی تھی۔ خاندان ایک ہی ہونے کی وجہ سے اکثر ہی انکا دراب خان کے بہن بھائیوں سے واسطہ رہتا تھا اور انکی اپنے بھتیجیوں کیلئے محبت بھی صاف دکھتی تھی پر اشمل تو باپ اور اسکے خاندان کا نام سے سنتے ہاتھوں سے اکھڑتی اب بھلا وہ کیا امیدیں باندھتیں۔

اشمل کے جاتے ہی وہ خود کو ان دردناک سوچوں کے بھنور سے نکالتے حال میں پلٹی تھیں۔ جو بھی تھا نہیں اپنی بیٹیوں کی خوشی میں خوش رہنا تھا۔ ایک گہری سانس بھرتے، وہ ان دونوں کے اچھے مستقبل کیلئے دعا گو ہوئی تھیں۔

●●●●●□ ●●●●●□ ●●●●●□ ●●●●●□ ●●●●●

اشمل جانتی تھی کہ اسکی ماں، اسکیلئے کیوں پریشان ہیں، پر وہ کبھی کسی کو اپنی زندگی کا اختیار نہیں سونپنے والی تھی۔ بھلا یہ کہاں کا انصاف تھا کہ ماں، باپ کے گھر اپنی اڑان، اڑنے والی لڑکی، ایک شخص سے منسوب ہوتے ہی اپنی خوشیاں اپنی خواہشیں اسکے سپرد کر دے اور اگر نا کرے تو باغی اور سرکش کہلائے؟ بھلا کبھی کسی مرد نے بھی خود کو کسی عورت کیلئے بدلہ تھا کبھی؟ پھر ہمیشہ عورت ہی کیوں اپنے جذبات کا گلہ گھونٹے؟ ماں سے ہونے والی گفتگو اور ماضی میں ہونے والی ماں، باپ کی چپقلشوں کو یاد کرتے وہ ڈسٹرب سی ڈرائیونگ کر رہی تھی جب ایک دم سے کوئی اسکی گاڑی سے ٹکراتے ڈھیر ہوا تھا۔ اسوقت کڑی دوپہر ہونے کی وجہ سے تقریبا روڈ سنسان پڑی تھی۔

اوہ گاڈ یہ کیا ہو گیا؟" وہ جانتی تھی وہ خود غائب دماغی سے ڈرائیونگ کر رہی"

تھی اسلیئے سامنے والے کو قصوروار ہرگز نہیں ٹھہرا سکتی تھی جبھی کچھ ہمدرد

فطرت کے غالب آتے وہ تیزی سے گاڑی سے نیچے اترتے، اس کڑکتی

دھوپ میں بھی چادر میں لپٹے وجود کی طرف بے خوف و خطر بڑھی

تھی۔اس سے پہلے کہ وہ جھک کر اس شخص کا جائزہ لے پاتی، کسی نے انتہائی

بے رحمی سے اسکے دونوں ہاتھ جکڑتے پشت پر لگائے اور وہاں موجود

تیسرے فرد نے اسکے ناک پر رومال رکھتے اسے لمحوں میں ہوش و خرد سے

بیگانہ ہونے پر مجبور کر دیا تھا۔

کام ہو گیا شاہ جی۔۔۔"زمین پر لیٹے شخص نے تفخر بھرے انداز میں کہتے" ایک نظر اس پری وش پر ڈالی جسے اسکے شخص گاڑی میں ڈال رہے تھے۔

اوکے گڈ، لیکن مخصوص وقت گزرنے کے بعد وہ لڑکی اپنے گھر پہنچ جانی" چاہیئے۔"اربد شاہ نے، کس قدر رکھائی سے اگلہ حکم دیتے کال بند کر دی اور دوسری کال حویلی میں ملائی تھی۔

مام، میں چاہتا ہوں آپ شہزین چچی اور چچا سائیں سے حورے جان اور بسام" شاہ کی رخصتی کی بات کریں۔ بابا سائیں کی ڈیتھ کے بعد وہ بہت اپ سیٹ ہیں میں چاہتا ہوں بسام شاہ کے ساتھ وہ نئ زندگی کا آغاز کرتے ہوئے وقت کی بے رحمی کا زخم بھولنے کی کوشش کریں۔۔۔"اس نے اپنی ماں سلطانہ شاہ کو

کال کرتے، کڑے ضبط سے کہا تھا۔ابھی تو یہ حادثہ گزرے بس چالیو سواں ہی گزرا تھا فوراً اتنا کڑا فیصلہ سلطان شاہ اسکی جذباتیات اور اکلوتی بہن کیلئے فکر و پیار گردان محظ اسے باتوں میں ٹال گئی تھیں۔ادھر، اشمل کے سیل سے اچانک پارٹی کینسل کیئے جانے کا پیغام پاتے ہی سب کس قدر مایوس ہوئے تھے ان میں بسام شاہ بھی تھا جو فائزہ (منیب کی گرل فرینڈ) کے ذریعے اشمل کے ہر منٹ کی خبر رکھتا تھا۔

اشمل کی جب آنکھ کھلی، خود کو انجان جگہ لیکن آرام دہ بستر پر دیکھ ششدر رہ گئی۔دماغ کی شریانوں پر زور دیا تو یاد آیا وہ گھر سے پارلر کیلئے نکلی تھی۔سامنے موجود گھڑی پر وقت کا اندازہ کرنا چاہا تو وہ بارہ کا ہندسہ عبور کر چکی تھی۔اسے اچھے سے یاد تھا کہ وہ دوپہر کے گھر سے نکلی تھی تو کیا سامنے موجود گھڑی

وقت کے رفتار سے پیچھے تھی یا اسے ہی پیچھے چھوڑ دیا تھا؟ وہ جسقدر سوچ رہی تھی اتنا ہی گہرا تفکر کا جال اسکے ارد گرد بچھ رہا تھا۔ وہ تیزی سے بستر سے اٹھتے سامنے موجود بھاری کرٹنز میں اٹی کھڑکی کھول گئ تو جیسے دل

تھم سا گیا۔ چودہویں کے چاند سے مزین، تاروں کے گرد سیاہی بکھیرتی رات اس وقت کی رفتار کا پتا دے گئ۔

اوہ گاڈ، اتنا ٹائم۔۔ آج تو پارٹی تھی سب میرا ویٹ کر رہے ہونگے "

اور۔۔۔ "اس نے سر تھامے، اپنے حالات پر غور کیا تو اندازہ ہوا کہ گھڑی کی سوئیاں شب یلدا کی جانب گامزن تھیں اور سنہری دھوپ سے رات کی سیاہی کے دوران اسکی زندگی کسی حادثے کا شکار ہوئی تھی۔ تبھی وہاں کھٹکا ہوا اور

سیاہ نقاب پوش شخص اندر آیا تھا۔اشمل کے دماغ میں جھماکا سا ہوا تھا کہ کسطرح اس نے روڈ پر گرے شخص کی مدد کرنی چاہی تھی اور پھر۔۔۔

اسے جیسے جیسے سب یاد آیا وہ تیزی سے اس شخص کی جانب بڑھی تھی۔

کون ہو تم اور مجھے یہاں کیوں لائے ہو؟"اشمل کو یاد آرہا تھا اسکی کسی سے " شدید دشمنی نہیں تھی جو وہ اسقدر ذاتیات پر اتر کر اسے نقصان پہنچائے۔

یہ آپکی گاڑی کی چابی ہے، ہمارا ڈرائیور اپنی گاڑی میں آپکو گھر تک سیف " پہنچادیں گے۔آپ اپنی گاڑی خود ڈرائیو کر سکتی ہیں۔۔"وہ کڈنیپر جو کوئی

بھی تھا انتہائی ادب سے سر جھکائے بات کرتے ایک بار بھی نظر اٹھا کر اشمل کی جانب نہیں دیکھا تھا۔

"یو باسٹرڈ۔۔۔" وہ اسکے ہاتھ سے گاڑی کی چابی کھینچتے تیزی سے کھلے دروازے سے نکلی تھی۔ آخر وہ یہاں کیوں تھی؟ ان اجنبی لوگوں کا اسے بنا نقصان پہنچائے یہاں لانے کا کیا مقصد تھا؟ یہ سب سوچنے کا بہت کچھ تھا پر اسوقت اسے یہاں سے نکلنا تھا جبھی وہ ڈرائنگ روم میں بیٹھے شخص کو بھی بنا دیکھے اندازے سے مرکزی دروازے کی جانب بھاگتی جا رہی تھی۔ اربد شاہ نے تیزی سے سیڑھیاں اتر کر دراوزے کی جانب بڑھتی لڑکی کو کچھ ناگواری سے دیکھا۔ ہاف سلیوز، کی ڈھیلی ڈھالی ٹی شرٹ اور ٹائٹ جینز کے بنا اسکارف شولڈر کٹ بالوں والی لڑکی، اپنی بے تحاشہ سفید دمکتی رنگت سے شاید

چودھویں کے چاند کی تابناکی کو مات دے رہی تھی پر اسوقت دیکھنے والے کی نگاہ میں نفرت ورعونت تھی، حسن خوبصورت کو محسوس کرنے والی نگاہ نہیں۔

آئیندہ اس چیز کا خیال رکھنا کہ یہ لڑکی بسام شاہ کے آس پاس بھی نظر نہ آئے۔۔۔"ارید شاہ نے دانت پیستے ہوئے اپنے پاس ٹھہرے گارڈ کو کہا تو وہ محض اثبات میں سر ہلا کر باہر نکل گیا۔اسکے آدمیوں نے اشمل کی گاڑی کا اسکے گھر تک پیچھا کیا اور ارید شاہ کی انسٹرکشنز کے مطابق اسے ،اسکے گھر تک پہنچانے کے بعد راستہ بدل لیا جسکا احساس اشمل کو بھی تھا۔

اشی کہاں تھی تم، تمہارا نمبر بھی مسلسل آف جا رہا ہے یہ کیا طریقہ ہے"
بیٹا۔" وہ گھر میں داخل ہوئی تو رئیسہ پریشان حال دیکھا۔

مام وہ۔۔۔" وہ جو رئیسہ اپنے ساتھ گزری عجیب واردات کے بارے میں" بتانا چاہتی تھی، اسکی آنکھوں میں چھائی خوف کی پرچھائیاں دیکھ سب حذف کرتی اسکے قریب آکر ماں کے گلے لگی تھی۔

سوری مام، سیل کی بیٹری ڈرین ہو گئی تھی مجھے اندازہ تھا کہ کام نبٹاتے"
"ہوئے اتنی دیر ہو جائے گی۔۔۔

"اشی، یار یہ کمال ہے عین ٹائم پر پارٹی کینسل کون کرتا ہے اوپر سے سیل آف تمہارے دوستوں نے کالز کر کر کے مما اور میرا بی پی بڑھا دیا۔۔" تبھی ارشم کی آمد ہوئی تھی۔ اشمل بے طرح چونکی اس نے بھلا پارٹی کب کینسل کی تھی؟

"ہاں، بیٹا تمہارے مسیج کے بعد تو سب کو ہی فکر ہو گئی کہ ایسا کیا ہو گیا جو یوں اچانک تم نے پارٹی کینسل ہونے کا مسیج کر دیا۔۔" رئیسہ کی بات پر، وہ بمشکل اپنے تاثرات پر قابو رکھ سکی تھی۔ یقیناً یہ کارنامہ اسے اغوا کرنے والوں نے سرانجام دیا تھا۔ وہ پھیکے منہ مسکراتی، کالج کی طرف سے کسی ارجنٹ، کیمپ کی آرگنائز ہونے کا بتاتی انہیں اپنی جھوٹی تاویلوں سے قائل کرنے لگی جبکہ رئیسہ، ماں تھیں اور ایک وقت میں وہ بھی اشمل کی طرح گھر

لیٹ آنے پر ایسے حیلے بنانے کی عادی رہی تھیں سو اشمل کی دلیلیں بھی انہیں مطمئن نہیں کر پائی تھیں اور وہ بظاہر، سب ٹھیک اور مطمئن ہونے کا دکھاوا کرتے ایک نئی فکر پالے بیٹھی تھیں۔

اشمل روم میں آئی تو، اسکا ذہن پورے دن ہوئے عجیب و غریب واقعات میں منتشر ہو رہا تھا۔ اسکی سوچوں کو سیل فون کی آواز نے لگام دی تو وہ چونکی۔ اسے اچھے سے یاد تھا کہ جب وہ اس گھر سے نکلی اسکا سیل نا اسکے پاس تھا نا ہی گاڑی اور بیگ میں تو پھر یہ آواز کہاں سے آئی تھی؟ اس نے پلٹ کر دیکھا جہاں، ڈریسنگ ٹیبل پر پڑا سیل اسکا منہ چڑا رہا تھا۔ وہ بھونچکی رہ گئی جبکہ سیل مسلسل بجتے خاموش ہو چکا تھا۔ وہ اپنے ہی سیل کی طرف کچھ مشکوک

سی بڑھ رہی تھی جب وہ پھر سے بجنا شروع ہوا تھا۔اس نے ڈرتے ڈرتے کال اٹھائی کوئی پرائیوٹ نمبر تھا شاید۔

یس اشمل خان ہیئر۔۔۔۔"اس نے سیل کانوں سے لگاتے ہوئے کہا تھا۔"

آپکا بخیریت یہاں ہونا ہی آپکی فیملی اور آپکی بھلائی ہے اشمل خان اسے ہماری طرف سے پہلی وارننگ سمجھ لیں۔۔۔۔'بسام خان'اس نام سے جتنا دور رہیں گی اتنا ہی آپکی فیملی اور آپ سیف رہیں گی۔۔۔"دوسری طرف سے انتہائی گھمبیر مگر قدرے سخت آواز میں اشمل کو وارن کیا گیا تھا۔ایک پل تو وہ ان لفظوں کے الجھاؤ کو سمجھ ہی نہیں پائی اور جب سمجھ آئی تو شدید سیخ پا چلائی تھی۔

تم ہوتے کون ہو مجھے آرڈر دینے والے ؟میں جس سے ملوں جس سے رابطہ " رکھوں اس سے تمہارا کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیئے۔میں اپنی زندگی اپنی چوائس سے جینے کی عادی دوسروں کے نہیں۔۔۔"جسقدر شدید لب والفاظ میں وارن کیا گیا تھا اس سے کئی گنا ہٹ دھرمی کا مظاہرہ اشمل کی طرف سے کیا گیا تھا اور ساتھ ہی کال ڈراپ کرتے اس نے سیل فون بیڈ پر اچھالا۔ایک غیر ئی نقطے پر نظر جمائے اسے کچھ یاد آیا تو جھٹ سے موبائل اٹھائے ڈی۔ایم چیک کیا جہاں،اسکے فرینڈز ون گروپ میں آج کی پارٹی پر سنل ریزنز پر کینسل کرنے کا پیغام دیتے ہوئے اسے مزید دوستوں تک شئیر کرنے کا بھی کہا تھا محض اتنا ہی نہیں ارشم اور مام کو بھی الگ مسیج کیا گیا تھا۔

ہو دا ہیل بلڈی مین۔۔۔"اس نے سیل پھر سے پٹختے سر تھام لیا۔یقیناً یہ
کوئی عام شخص نہیں کر سکتا۔آئی فون کا پاسورڈ کریک کرنا،اتنی معمولی بات تو
ہر گز نہیں تھی۔وہ کمپنی کی پرسنل سیفٹی پالیسی کو کوستی بیڈ پر ڈھیر ہوئی تو
دماغ کی یاداشت کے گھوڑے دوڑائے بھلا وہ کہاں کسی ایسے شخص کو جانتی
تھی جس سے دور ہونے کا کہا جارہا تھا؟

"خاکسار کو بسام شاہ کہتے ہیں۔۔"

"اتنا عام انسان بھی نہیں ہوں میں، جانتے ہو نا اسوقت کے پرووینس منسٹر کا
بھائی ہوں میں کسی میں اتنی جرآت کہاں کہ بسام شاہ کو ہاتھ بھی
لگائے۔۔۔"

وہ جیسے جیسے ذہن پر زور دے رہی تھی بہت سی چیزیں کلئیر ہو رہی تھیں۔اس نے،اس شخص کو کئی بار اپنے آس پاس دیکھا تھا۔بہت سے ذو معنی رویوں کے ساتھ مگر،جو شخص سے اسکی ذاتیات منسلک نہیں کوئی محض اس سے دور رکھنے کی خاطر اتنا سنگین قدم کیسے اٹھا سکتا ہے؟

کہیں وہ شخص جان بوجھ کر تو یہ سب نہیں کروا رہا تا کہ وہ اشمل کی توجہ حاصل کرے؟نہیں،نہیں بھلا جسے توجہ حاصل کرنے ہو وہ ایسے دور رہنے کا کیوں کہے گا؟"اشمل جتنا سوچ رہی تھی،اتنا ہی الجھ رہی تھی۔اس مسٹری کو سولو کرنے کا ایک ہی طریقہ اسے سمجھ آرہا تھا کہ جس شخص سے اسے دور رہنے کا کہا جا رہا تھا وہ اسکے قریب جائے تبھی وہ حقیقت جان پائے گی۔ایک

مضبوط ارادہ باندھتے ،اپنے کئی اصولوں کو توڑنے کا مشن باندھتی وہ بسام شاہ تک رسائی کا سوچنے لگی تھی آخر اسے یہ معمہ حل جو کرنا تھا پر اس کیلئے بھی ،اشمل کو خود سے قدم بڑھانے کی نوبت ہی نہیں آئی جب وہ دوسرے دن ،بانفس نفیس اسکے گھر آن موجود ہوا تھا۔

●●●●● □ ●●●●● □ ●●●●● □ ●●●●● □ ●●●●● ●●●

بسام سے جب شہزین نے حوریہ اور اسکی رخصتی کی بات کی تو وہ ہتھے سے ہی اکھڑ گیا۔

"کم آن ماں، اتنی بھی کیا جلدی ہے آپ لوگوں کو، ابھی تو میری اسٹڈیز رہتی ہیں۔۔"بسام انہیں کھل کے نہیں کہہ پایا تھا کہ، حوریہ جیسی دبو، اور چادر لڑکی ہرگز اسکے مزاج کی نہیں ہے جبھی بیچ راہ کا بہانہ بنایا۔

"بسام، بھابھی جان اپنی صحت کو لے کر بہت کنشئیس ہو رہی ہیں۔ وہ ایک ماں ہیں انکی مجبوری بھی تو آخر سمجھو۔۔۔"

شہزین گاؤں سے اسپیشل، اسکیلئے ہی آئی تھیں۔ ماں پلیز، اس سب کیلئے ابھی بہت، وقت ہے آخر کیوں نہیں سمجھ رہی ہیں آپ میری بات کو۔۔"وہ انکے ہاتھ تھامے ملتجیانہ انداز میں بولا۔

تو ہماری خواہش کوئی معنی نہیں رکھتی بسام شاہ؟" شہزین نے ایموشنل کرنا"
چاہا۔

مام پلیز ابھی ارید لالہ اور ارزق بھی تو ہیں پھر کیوں تائی جان کو ابھی سے اپنی"
بیٹی کی فکر ستا رہی ہے؟" بسام نے ماں کے ہاتھ تھامے انہیں کنوینس کرنا چاہا
تھا۔

بیٹا یہ تو فطری عمل ہے، بیٹیوں کی مائیں، بیٹوں سے زیادہ بیٹیوں کیلئے ہی"
"فکر مند رہتی ہیں۔ ہمیں بھی تم سے زیادہ اوج کی فکر ہے پر۔۔۔

تو ٹھیک ہے نا، اگر انہیں اتنی ہی اپنی بیٹی کی فکر ہے تو ان سے کہیں، وہ کہیں "
اور کر دیں اپنی بیٹی کی شادی میں نہیں کرنے والا ابھی کوئی شادی۔۔۔" بسام
شاہ کے اسقدر بے باک جواب پر وہ دہل تو گئی تھیں۔

کیا بکواس کر رہے ہے بسام جانتے بھی ہو کے کس کے بارے میں بول "
رہے ہو، وہ لڑکی جو بچپن سے تم سے منسوب ہے، شرعی نکاح میں ہے
تمہارے اور تم اسکی شادی کرنے کا بول رہے ہو۔۔؟" شہزین کی مارے غم
کے آواز ہی نہیں نکل رہی تھی۔

تو کیا ہوا امام، بچپن کی بات تھی، بچپن میں رہ گئی کہیں۔ ویسے بھی وہ مجھے "
پسند نہیں ہے بہن جی ٹائپ مزاج کی لگتی ہے مجھے وہ، آج کے دور میں کون

یوں پرت دے پرت چھپ کے رہتا ہے ماں، آئی ڈونٹ لائیک

ہر۔۔۔"بسام کے اعتراضات کی بوچھاڑ پر وہ اسے دیکھ کر رہ گئیں۔سلطانہ

شاہ کے سامنے بھلا کیسے اسکے اعتراضات رکھتیں تبھی، بچوں کی پڑھائی کا عذر

تراشتے کچھ وقت کیلئے یہ ٹاپک ختم کرنے کو کہا تو سلطانہ شاہ تو ویسے ہی عدت

میں یہ سب کرنا نہیں چاہتی تھیں اسلیئے ارید شاہ کے سامنے بھی شہزین اور

اپنے اعتراضات کو کس قدر احسن طریقے سے پیش کیا تھا پھر بھی، وہ پوری

طرح سے کھٹک گیا تھا اسلیئے اس نے بسام شاہ کی حرکتوں کو پرسنلی نوٹس کرنا

شروع کیا تھا۔

●●●●●□ ●●●●●□ ●●●●●□ ●●●●●□ ●●

●●●

وہ اپنے روم میں تھی جب، رئیسہ نے اسکے کسی دوست کی آمد کا پتا دیا تھا۔وہ

پریشان حال سے ڈرائنگ روم میں آئی جب سامنے بیٹھے شخص کو دیکھ کر

بے طرح چونکی رئیسہ کہیں جا رہی تھیں تو اسوقت وہ بسام شاہ کی میزبانی کو اکیلے وہاں موجود تھی

تم یہاں؟ آئی مین میرا ایڈریس کس نے دیا تمہیں؟" حالانکہ رات گئے وہ" خود اس سے ملنے کو پروگرام ترتیب دے رہی تھی، پر آج جب وہ سامنے تھا تو سوال گو تھی۔

کہتے ہیں ڈھونڈنے سے تو خدا بھی مل جاتا یہ تو پھر بھی معمولی سا ایڈریس" تھا۔۔" وہ انتہائی ڈھٹائی سے مسکرایا تو بمشکل اشمل کو بھی اپنا موڈ بہتر کرنا پڑا تھا۔

کیسی ہیں آپ؟ ہاؤس جاب کیلئے جوائن نہیں کیا آپ نے ابھی تک؟" کچھ " دیر اجنبی سی خاموشی کے بعد بسام شاہ نے پہل کی تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

ہنہ۔۔۔ایگزامز کی تھکن اتارنے کے بعد سے ری جوائن کرونگی؟ ویل " "جہاں تک میں جانتی ہوں آپ ہماری یونیورسٹی سے نہیں ہیں تو پھر؟

دیکھیں اشمل، میں جانتا تھا کہ آج نہیں تو کل آپکے ذہن میں یہ سوال " ضرور آئے گا کہ میرا آپکی یونیورسٹی سے کوئی لنک نہیں تو میں وہاں کیوں ہوں۔ دراصل، یہاں بات دل کے کنکشن کی ہے جو تار کسی سے اٹکے ہیں وہ خود بخود وہاں تک کھینچ لاتے ہیں۔۔۔" بسام شاہ نے زیر لب مسکاتے

ذو معنی انداز اپنایا تو وہ چونکی تھی۔ آج پہلی بار اس نے، اس شخص کو غور سے دیکھا تھا جو دیکھنے میں ایک ہینڈسم پرسنالٹی کا خوبصورت مرد تھا مگر، اشمل کی سوچوں کا مرکز وہ کال اور وارننگ تھی۔

"ہنمم۔۔۔ کیا میں پوچھ سکتی ہوں وہ کنکشن کیا ہے؟" وہ غائب دماغی سے بیٹھی الجھن زدہ سوال کر رہی تھی۔

"یہ تو آپ پر ڈپینڈ کرتا ہے اشمل خان کہ آپ اس کنکشن کو کیا نام دیتی ہیں۔۔۔ دوستی یا۔۔۔ ویسے میری دوستی کی آفر ٹھکرادی آپ نے اسکا کافی صدمہ رہا ہے مجھے۔۔۔" وہ کان کھجاتے کچھ خجل سا بولا تو اشمل کو اسکی حرکت نے مسکرانے پر مجبور کیا تھا۔

"ہنہ۔۔۔اسکے باوجود مسٹر بسام آپ میری مام کے سامنے میرے دوست کی حثیت بتا کر میرے ہی گھر میں موجود ہیں۔اینڈ فور چو نیٹلی میں نے آپکو دھکے دے کر بھی نہیں نکالا ہے۔"اشمل کے نٹ کھٹ انداز نے،بسام شاہ کی جھجھک کو دور کیا تھا۔

"اوہ تو میرے دوستی کے کنکشن کو اپرووو کر رہی ہیں؟"بسام شاہ نے کچھ پر ایکسائیٹڈ انداز میں کہا تو اشمل نے محض اثبات میں سر ہلایا تھا۔

"فرینڈز۔۔۔"بسام شاہ نے اسکی طرف ہاتھ بڑھایا تو،اشمل نے ٹیبل پر رکھا چائے کپ اسکے ہاتھ میں پکڑوا دیا اس پر بسام شاہ کا قہقہ بے ساختہ تھا۔اسکے

بعد سے تو ملاقاتوں کا جیسے سلسلہ چل نکلا تھا۔ وہ اکثر ہاسپٹل میں اسکے پاس آتا تھا کبھی کبھار گھر پر بھی۔ روئیسہ ،بسام شاہ کے بیک گراونڈ کے جاننے کے بعد اسے ،اشمل کیلئے کسی طرح بہترین انتخاب نہیں سمجھ رہی تھیں۔ ماں تھیں جبھی بیٹی کی پہلی بار کسی لڑکے سے کھلی دوستی کو اپنی سوچ کا جامہ پہناتے فکرمند تھیں۔ بسام شاہ پولٹیکل ،اور شاہ بیک گراونڈ انہیں کنزرویٹو نظر آرہا تھا پر بیٹی کو سمجھانے پر ہمیشہ ایک جواب ملتا تھا۔

وہ جسٹ میرا دوست ہے مام، اس سے زیادہ کبھی نہیں آئی"

پرامس۔۔۔" اسکے وعدوں پر روئیسہ کبھی تو بہل ہی جاتیں البتہ ایک اور شخص تھا جسے ،یہ دن بدن کی نزدیکیاں بہت کھل رہی تھیں تو وہیں بسام شاہ

،اشمل شاہ کی اسقدر توجہ پاکر، اسکے سنگ مستقبل کے خواب سجاتے کھلی آنکھوں کی حقیقتوں سے نظر چرانے لگا تھا۔

اس دن بھی، وہ بسام شاہ کے ساتھ کافی پینے کے بعد ہاسپٹل میں انٹر ہوئی تو اسے پروینس ہیلتھ منسٹر کی اچانک آمد کی خبر ملی۔ ہاتھوں میں استھیٹواسکوپ لیئے وہ اپنے لیئے مخصوص وارڈ کی طرف بڑھی جب راستے میں ہی وزٹ پر آئی ٹیم سے مڈ بھیڑ ہوئی۔ پروفیشن کا تقاضہ نبھاتے وہ باقی اسٹاف کے ساتھ اس پروفیشنل ٹیم سے ملنے لگی تھی۔

"سر یہ ہماری پی۔جی اسٹاف ہیں، مس اشمل خان، او۔ٹی۔پی کا ڈیپارٹمنٹ یہی اسسٹ کرتی ہیں۔۔" اسکے سینئر ڈاکٹر، ارشاد نے سامنے موجود شخص

سے اسکا تعارف کرایا تو بدلے میں، وہ اسے "ہیلو" کہتی ساتھ ٹھہری کولیگ کی

جانب متوجہ ہوئی تھی۔ "ارید شاہ" اتنا کوئی عام نام، عام شخص تو ہرگز نہ تھا

کہ مقابل اسے اتنی آسانی سے اگنور کر دے۔ اس نے مٹھیاں بھینچے

اپنے سامنے ٹھہری اس مغرور سی لڑکی کی جانب نگاہ کی۔ بلیک شرٹ اور جینز

کے اوپر، وائٹ کوٹ پہنے وہ وہاں موجود لوگوں کچھ تو منفرد لگ رہی تھی کہ

ارید شاہ کیلئے اس پر سے نگاہ ہٹانا مشکل ہو گیا تھا۔

ڈاکٹر ارشاد ایسا لگتا ہے آپکا اسٹاف، اپنے پیشے سے منسلک ڈریسنگ سینس "

نہیں رکھتا۔" بنا شمل کی جانب دیکھے اس نے، بے دھڑک کمنٹ کیا پر اس

نے کہا اثر لینا تھا۔

منسٹر صاحب، ہم پوری کوشش کرتے ہیں کہ اپنے اسٹاف کو پینکچوئیلٹی "کے ساتھ ڈریسنگ آرڈرز بھی فالو کرائیں۔

ڈاکٹر ارشاد کچھ متفکر سے سامنے موجود اسٹاف کو دیکھنے لگے تھے گویا منسٹر صاحب کو اعتراض کس چیز پر تھا۔

مس اشمل، پی۔جی اسٹاف کیا آپ اپنے وارڈ کا وزٹ کرائیں گی" ہمیں؟"اب کے ڈاکٹر ارشاد کی بجائے اس نے، سیل سے کھیلتی اشمل کو متوجہ کیا تو وہ چونکی اور پھر چہرے پر پروفیشنل مسکراہٹ سجائے"شیور سر"کہتے ہوئے ایک ادا سے آگے بڑھ گئی بنا یہ دیکھے کے جنہیں اس نے لے کر چلنا تھا وہ کہاں رہ گئے ہیں۔

"سر ایکچوئیلی یہ، مسٹر وہاب طرین کی نواسی ہیں، آپکو تو پتا ہے بڑے لوگوں کے بچے کچھ اسی طرح لاپرواہ سے ہوتے ہیں۔۔"ڈاکٹر ارشاد نے کھسیائے ہوئے انداز میں، ارید شاہ کو آگے بڑھنے کا اشارہ کرتے، اشمل خان تفصیلی تعارف کرایا۔

"سو تو اگر بڑے لوگوں کے بچے اپنے کھیل کھیل میں یہ پروفیشن چوز کرتے ہیں مسٹر ارشاد اسکا یہی مطلب ہے کہ انہیں اس اپنے پروفیشن سے کوئی سنسئیرٹی نہیں ہے۔ میرا نہیں خیال یہ ایک اچھے ڈاکٹر کی نشانی ہے جسکے ہاتھ میں خدا کے بعد انسان کی جان ہوتی ہے۔۔"ارید شاہ کی تیوری پر شدید بل

پڑے اور کچھ کھل کے اشمل کے اس رویے پر اپنی ناگواری کا اظہار کیا تو وہ

شرمندہ سے سر جھکا گئے۔

"آپ بنا کسی کا کام دیکھے، کسی کو بھی کیسے جج کر سکتے ہیں منسٹر صاحب؟ میں

اگر کہوں آپکے عادات واطوار دیکھ کر مجھے بھی آپ، اس پوسٹ کیلئے کہیں

سے اہل نہیں لگتے کیونکہ یہ پوسٹ تو کسی پروفیشنل پرسن کو ہی سوٹ کرتی

ہے نا؟ پھر آپ کس بل بوتے پر اس سیٹ پر ہیں؟" وہ ایک دم پی سراپا احتجاج

بنی، اسکے رویے پر ناگواری کا بھرپور اظہار کرتے اربد شاہ کو سب کے

سامنے چیلنج کر گئی تھی۔

"مس اشمل۔۔۔"

اور ڈاکٹر ارشاد آپکو کہاں سے لگا یہ کہ میں ،وہاب طرین کی نواسی ہونے کا" ایڈونٹیج یہاں لے رہی ہو؟ کیا میں اپنی ڈیوٹی سنسئیرٹی سے نہیں کر رہی ،باقی پی۔جی کی نسبت میرے کریڈٹ آرز پیشنٹ کے ساتھ اور سینئرز کے ساتھ یقینا آپ ہی ٹک مارک کرتے ہیں نا سو آپ یہ نپٹیزم کا گیان کیوں بانٹ رہے ہیں کسی بھی باہر کے شخص کے ساتھ۔کیا آپکو یہ زیب دیتا ہے کہ آپ اپنے اسٹاف کو اسطرح لوگوں کے سامنے رپریزنٹ کریں۔۔۔" ایسا لگ رہا تھا وہ تو بھری بیٹھی تھی ڈاکٹر ارشاد کے خلاف سو بنا رکے ہی بہت کچھ بول ڈالا۔

مس اشمل پلیز یہ ہمارے سینئرز ہیں۔۔"اسکی دوست ،زارا نے آنکھوں"
میں منت سماجت کا رنگ بھرے اسے دیکھا تھا۔ہاسپٹل کا ماحول ایک دم اپ
سٹ ہو رہا تھا۔

آپ جانتی ہیں مس اشمل آپ کسے چیلنج کر رہی ہیں، ہم چاہیں تو آپکی چار"
سال کی محنت پر ایک منٹ میں پانی پھیر سکتے ہیں۔"ڈاکٹر ارشاد کا تضحیک کے
مارے برا حال تھا۔

سچ میں وہاب طرین کی نواسی کو اتنا ہلکا لے لیا آپ نے؟"اشمل جس بات پر"
تنک اٹھی تھی،اسے طنزیہ کہتے ایک نظر اپنے سامنے ٹھہرے لوگوں کو دیکھا
اور پاؤں پٹختی وہاں سے نکلتی گئی تھی۔اربد شاہ کی زہر آلود نظروں نے دور

تک اسکا پیچھا کیا تھا جب اسکا سیل بپ ہوا اور واٹس ایپ پر، ایک تصویر ریسیو ہوئی تھی۔ اسکی دھڑکنیں اس تصویر اور مسیج پر منجمند ہوئیں پر دوسرے ہی پل اسکا چہرہ ہر جذبے سے عاری سرد و سپاٹ ہوا تھا۔

"بہت برا کیا تم نے، ارب شاہ کی انا کو للکار کر اشمل خان، اب یقینا تمہیں پچھتانے کا آخری موقع بھی نہیں ملنے والا ہے۔" اس نے تصویر پر آخری قہر آلود نظر ڈالتے سیل فون واپس پاکٹ میں رکھا تھا جبکہ ڈاکٹر ارشاد ایک بار پھر سے اشمل کی سرخودی اور بدتمیزی کی معذرت کر رہے تھے جسے قبول کرنے کا وقت اسکے پاس تو ہر گز نہیں تھا۔

●●●●●□ ●●●●●□ ●●●●●□ ●●●●●□ ●●●●●

"آئی جسٹ ہیٹ دس سسٹم، آپ اپنے ساتھ اسٹرگل کرنے والے لوگوں کے ساتھ اسطرح کیسے کر سکتے ہیں، آئی مین سچ میں مام، اٹس ٹوڈس اپینٹنگ۔۔۔"اس نے گھر آکر کھلے دل سے ماں کے سامنے ساری بھڑاس نکالی تھی۔

"تمہیں بابا صاحب کی نواسی ہونے پر کوئی شرمندگی ہے اشی؟"رویئسہ نے بیٹی کے باغی انداز کو دیکھتے آرزدگی سے پوچھا۔

"ہر گز نہیں مام، بٹ میری ایک الگ پرسنالٹی، الگ پہچان ہے۔ آئی ایم آ
انڈویئل پرسن اور پھر یہ کہاں کا انصاف ہے کہ آپ دو انجان لوگوں کے
سامنے اپنے اسٹاف کو ایسے ذلیل کرو۔۔۔" اشمل نے ہاتھ میں تھاما کشن
اچھالتے ہوئے کہا۔

"آخر اس میں تمہاری بھی تو کوئی غلطی رہی ہو گی نااشی، ایسے تو کسی کا دماغ
خراب نہیں ہو گیا۔۔" ارشم نے ہمیشہ کی طرح بہن کی بے بات کے راگ
الاپنے کی عادت کو ہٹ کرنا چاہا جب وہ پاؤں پٹختے وہاں سے واک آؤٹ
کر گئی۔

پتا نہیں کیا کرنا چاہتی ہے یہ لڑکی، آخر کیا ہو گا اسکا۔۔"روئیسہ بیٹی کی" سرزنش پر آہ بھر کے رہ گئیں۔

چھوڑیں ناماما، پتا تو ہے آپکا، اشی کو عادت پڑ گئی ہے اپنی غلطیوں کا بلیم" اوروں پر ڈالنے کی۔۔"ارشم نے ناک بھنوں چڑھائے کمنٹ پاس کیا تھا۔

کیسے چھوڑوں رشی مجھے ڈر ہے کہ کہیں اسکی یہ خود پسند، خودسر عادتیں" اسے کسی مشکل میں نہ ڈال دیں۔۔"روئیسہ ماں تھیں بیٹی کی عادتوں پر کڑھنا انکے بس میں ہرگز نہیں تھا البتہ انکے خدشات جلد حادثات کی شکل اختیار کرنے جارہے تھے انہیں زرا بھی اس چیز کا اندازہ نہیں تھا۔ادھر وہ

جھنجھلائی سی کمرے میں ٹہل رہی تھی جب اسکا سیل بجا۔بسام شاہ کی کال دیکھ اسے بے ساختہ اربد شاہ کا سر نام یاد آیا تھااور پھر سر جھٹکتے کال اٹینڈ کی۔

کیاہواکچھ اپ سیٹ ہو تم ؟"بسام کو اسکی غائب دماغی فورا نوٹس ہوئی تھی۔"

کچھ خاص نہیں،بس ہاسپٹل میں کچھ مس ہیپ ہوا تھا سو۔۔"وہ ابھی بھی" الجھی ہوئی تھی۔

کیاہواکسی نے بد تمیزی کی آپ سے ؟"بسام شاہ کی فکر اسکیلئے کچھ الگ نہیں" تھی وہ جسے ہر لحظہ سوچتے ہوئے گزر رہا تھاتو اسکی تکلیف پر کڑھنا بنتا تھا۔

ہنہ۔۔۔کسی کی اتنی جرآت نہیں کہ وہ اشمل خان سے بد تمیزی کرے"

،بٹ ہاں وہ بہت بد تمیز ہی تھا۔۔۔"اشمل کی ذہنی رو پھر سے بھٹکتے اربد شاہ

کے نکتے پر اٹکی تو بسام شاہ کے دماغ کی نسیں پھولیں۔

مجھے تفصیل سے بتائیں اشمل کیا ہوا ہے کون تھا وہ بد تمیز شخص۔۔۔"بسام"

شاہ کی تیز آواز پر اشمل چونکی۔یہ فکر ایک دوستی سے بڑھ کر کچھ اور جتا رہی

تھی۔وہ ایک دم محتاط ہوئی۔

کچھ خاص نہیں بس،ایک پیشنٹ سے منہ ماری ہوئی تھی تم بتاؤ،اپنی تھنگ"

اسپیشل۔۔۔"اشمل نے اسکا دھیان بٹانا چاہا۔

کچھ سرپرائز کیا ہے آپکیلئے اشمل، کیا ہم کل مل سکتے ہیں؟"بسام شاہ بھی اسکی رو میں بہتے کچھ بہتر موڈ سے بولا تھا۔

"کل، ہاں ڈیوٹی کے بعد فری ہونگی میں اور۔۔۔"

اوکے ڈن تو پھر کل میں آپکو ہاسپٹل سے پک کر لونگا۔۔"بسام شاہ نے جھٹ سے مستقبل کا لائحہ عمل بنایا تو اشمل نے بھی بنا کسی بات کی گہرائی میں جاتے شانے اچکائے، اس سے ادھر، ادھر کی ہانکنی شروع کی تھی۔اگلے دن وہ رو ئیسہ کو اپنے لیٹ آنے کے بارے میں انفارم کر رہی تھی۔

اشمل، بسام شاہ کیلئے تمہاری کوئی خاص لائیکنگ ہے؟ آئی مین آج تک تم" فرینڈز کے معمالے میں کسی لڑکے کو لے کر اتنی ٹچی نہیں رہی ہے ہو جتنا بسام شاہ کو؟" روئیسہ، انجانے خدشے میں گھر کر پوچھا۔ ویسے بھی وہ اپنی بیٹیوں کے ساتھ بہت فرینڈلی زون میں رہتے انکا اعتماد خود پر بنا کر رکھتی تھیں۔

اوہ گاڈ مام، آپ کب سے اتنا ٹیپکل سوچنے لگی ہیں۔ کیوں کوئی لڑکا، لڑکی" کلوز فرینڈ نہیں ہو سکتے مجھے اچھا لگتا ہے اسکے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنا، ہی از آ نائس پرسن مام۔۔۔ اتنا آگے کا نہیں سوچتی میں، اینڈ ہی از ناٹ ٹائپ آف مائے پرسن۔۔" اشمل تو ہمیشہ سے اپنی بے لگام سوچوں کو لے کر بے باک تھی البتہ، روئیسہ اسکے اتنے کلئیر تھاٹس دیکھ کچھ مطمئن ہوئی تھیں۔ وہ

ٹیپکل ماں نہیں تھیں لیکن ایک حد سے بڑھ کر آزادی کی خواہش نے انکا مستقبل خراب کیا تھا وہ نہیں چاہتی تھیں اشمل ایسا کوئی تجربہ کرے۔انہیں سوچوں میں گم دیکھ اشمل اپنی جگہ سے اٹھتی ماں کے گرد بازو حمائل کیئے انکی پیشانی پر بوسہ دیتے مسکرائی تھی۔

"میں آپکے کنسرن جانتی ہوں مام،اینڈ آئی پرامس میں ایسا کوئی ڈسیزن نہیں لینے والی جو مجھے کسی ہارر ایکسپرنیس جیسا لگے،وئی آر جسٹ فرینڈز اینڈ میں وہ غلطی کبھی نہیں کرنے والی جو آپ نے کی ہے،آئی مین "محبت" یا "شادی"۔۔سی یو سون۔۔۔"وہ ماں کو پر سکون کرنے کی کوشش میں آخری بات پر پھر سے انکا سکون درہم برہم کرتی چلتی بنی تھی اور وہ پھر سے

اسکی فکر میں گھلنے لگیں۔جب انکی توجہ بجتے سیل نے کھینچی تھی۔اپنی ڈاکٹر کا نمبر دیکھ وہ گہری سانس بھر کے رہ گئیں۔

توپھر کیا سوچا آپ نے روئیسہ صاحبہ ؟"ڈاکٹر نے کچھ تفکر کا مظاہرہ کیا تھا۔"

میرے کچھ سوچنے کے لائق کچھ بچا ہی کہا ہے ڈاکٹر، مجھ میں اتنا حوصلہ " نہیں کہ میں اپنی بیٹیوں کو اپنے جیتے جی اس دکھ سے آشنا کر سکوں۔۔۔"روئیسہ کے انکار پر ڈاکٹر نے تاسف سے سر ہلایا۔

دیکھیں اسطرح آپ خود کو اور خود سے منسلک لوگوں کو اذیت سے دوچار " "کرنے جا رہی ہیں۔ہمیں جلد سے جلد ٹریٹمنٹ شروع کرنا ہوگا ورنہ۔۔۔

ایک بار رشم کی شادی ہو جائے اسکے بعد ڈاکٹر، میں جانتی ہوں اشمل بڑے "
سے بڑے طوفان کو مقابلہ تن تنہا کر سکتی ہے مگر رشم نہیں وہ میری بیٹی بہت
کم ہمت ہے ڈاکٹر، اور ایسے وقت میں جب اسکی خوشیاں کچھ ہی دن دور ہیں تو
میں اسے کوئی غم نہیں دینا چاہیتی۔۔۔" رویئسہ نے انتہائی بے رحمی سے خود
کو قسیت سے دوچار رکھنے کا فیصلہ جاری رکھا تو ڈاکٹر بھی کچھ کہہ نہیں پائی
تھی۔ رویئسہ اپنی زندگی کی بازی کنیسر جیسے موزی مرض کے سامنے ہارنے
کو تھیں پھر بھی وہ اپنی فیملی سے سب چھپائے، موت کا قرب سینے میں بھینچے
چل رہی تھیں۔ ایک مینے بعد ارشم کی شادی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ انکی
بیٹیاں انکے غم میں اپنی چند ایک خوشیوں سے بھی محروم ہو جائیں۔

●●●●●□ ●●●●●□ ●●●●●□ ●●●●●□●●
●●●

وہ بے حد غصے میں کلائی پر بندھی واچ کو گھور رہی تھی تو وہیں اسے خود پر بھی شدید غصہ آرہا تھا کہ وہ اپنی گاڑی کیوں نہیں لائی۔ بسام نے اسے پک اینڈ ڈراپ دینی تھی اسی کے چلتے وہ کیب میں آگئی تھی پر وہ تو صبح سے گدھے کے سر سے سینگ کی طرح ہی غائب تھا۔ وہ بار بار نمبر ڈائل کرتے غصے کی آخری حدود کو چھو رہی تھی جب ایک گاڑی زوردار بریک کے ساتھ اسکے برابر میں رکی تھی۔ پہیوں کی چرچراہٹ پر وہ بے ساختہ چونکی اور سیل ہاتھوں سے

گرتے زمین بوس ہوا پر مقابل پر نگاہ پڑتے، اسکے خوبصورت چہرے کے نقوش میں بگاڑ پیدا ہوا۔

"چاہتی تو یو، کیا گاڑی چلانے کی زرا بھی تمیز نہیں ہے آپ میں مسٹر۔۔۔" وہ اسے بہت کچھ سنانا تھی جسکی وجہ سے آج اسے اپنے ہاسپٹل میں زیرو ٹولیرنس کی وارننگ ملی تھی پر دانت کچکچاتے بس اتنا کہہ پائی تھی اور زمین پر جھکتے سیل اٹھایا جسکی سکرین پوری طرح ڈیمج ہوئی تھی۔

"گاڑی میں بیٹھیں مس اشمل خان طرین، آپ سے ایک اہم میٹنگ کرنی ہے۔۔۔" اربد شاہ نے، اس سے بھی کئی زیادہ بیزار اور سرد انداز میں کہا تو سیل فون کو الٹ پلٹ کر دیکھتی اشمل کا پارہ ہائی ہوا۔

"وہ بسام کی لاپروائی اور سیل ٹوٹنے کا غصہ پوری طرح سے سامنے بیٹھے شخص پر اتارتی لیکن مجھے آپ سے کوئی میٹنگ نہیں کرنی مسٹر، گو آہیڈ۔۔۔" ادھر، ادھر کیب کی تلاش میں نظریں دوڑانے لگی تھی۔

"جسکا انتظار فرما رہی ہیں آپ، وہ نہیں آنے والے ہیں مس اشمل خان، اس سے پہلے کہ کسی اور کا بھی انتظار کرتی رہ جائیں آپ ہماری میٹنگ ہونا ضروری ہے۔"

اس نے آٹو ان لاک سے گاڑی کا فرنٹ ڈور اوپن کرتے گویا اشمل کو ایک سیاسدان ہونے کی حثیت سے مذکرات کی دعوت ہی دی تھی۔ وہ بے طرح چونکی۔ بھلا اسے کیسے معلوم کہ وہ کسی کے انتظار میں تھی؟

"مس اشمل خان، وقت کی سوئیوں کی قدر کریں اس سے پہلے کہ یہ آپکو کوئی اہم مات دے دیں۔ اور ہاں بیفکر رہیں ہم گزرے کل پر ہر گز بات نہیں کرنے جا رہے۔۔۔" اربد شاہ کا لب ولہجہ، انتہائی سبھاؤ میں لپٹا ہوا تھا۔ جبکہ ایک مبہم حوالئہ، اشمل خان کے چہرے پر تاریک سائیہ بن کے لہرایا۔ مقابل، اسکے حواسوں سے چھیڑ خانی کرتے پھر سے انجان بن بیٹھا تھا۔

این۔او۔۔۔کا مطلب سمجھتے ہیں نا آپ مسٹر منسٹر سونو، مجھے آپ سے بات کرنے، آپکی میٹنگ اٹینڈ کرنے میں زرا کوئی انٹرسٹ نہیں ہے اور رہی کل کی بات، کل جو کچھ ہوا وہ ویل ڈیزرونگ تھا۔ایکسکیوز می۔۔۔"سامنے سے گزرتی کیب کو رکنے اشارہ کرتی وہ تیزی سے آگے بڑھ گئی جبکہ اربد شاہ اسکی حرکت پر مٹھیاں بھینچ کے رہ گیا تھا۔

"اگلے دو دنوں میں یہ لڑکی مجھے اپنے گھر چاہیئے، کیسے یہ تم لوگوں کی سر دردی ہے اور ہاں، اگلے ایک منتھ تک بسام کو ٹرپ سے واپس نہیں آنا چاہیئے۔۔۔"اربد شاہ نے گاڑی میں پڑے اپنے گلاسسز لگاتے، دور نظروں تک جاتی ہوئی اس لڑکی کو دیکھا تھا۔

بہت جلد ایک تفصیلی ملاقات ہو گی اشمل خان، انتظار کیجئے گا۔۔۔" اپنی گاڑی آگے بڑھاتے وہ مسلسل اسے سوچ جا رہا تھا۔

یہ محظ اتفاق ہی تھا کہ اگلے دن وہ پھر اسکے سامنے تھی۔ وہ جو حوریہ اور اوج کو اپنے ساتھ شاپنگ پر لایا تھا جب اسکی نظر، فوڈ کیفے میں بیٹھی اشمل خان پر پڑی تھی۔ اس لڑکی کی ڈریسنگ سینس، اربد شاہ کو زہر لگتی تھی۔ چمکتے دمکتے وائٹ ٹاپ کے ساتھ، آف وائٹ جینز، شولڈر کٹ بالوں کو بار بار کانوں کے پیچھے کرتے ہوئے وہ موبائل میں مصروف اپنے آرڈر کا ویٹ کر رہی تھی۔ صرف اتنا ہی نہیں اسکی نفیس سی ہائی ہیلز مسلسل پاؤں کے ساتھ ہل رہی تھی۔ اربد شاہ نے اس سے نظریں ہٹائے خود سے کچھ فاصلے پر چلتی، اوج اور حوریہ شاہ کو دیکھا۔ بڑی سی چادر میں مقید حوریہ شاہ اور اوج شاہ کو دیکھ

اسکی نظریں بشاش ہوئی تھیں تو وہیں اپنی گھر کی لڑکیوں کو یوں حیا آور دیکھ اسکا سینہ چوڑا ہوا تھا۔

اسٹوپڈ گرل۔۔۔"اس نے پھر سے کیفے میں بیٹھی لڑکی کو تنقیدی نظروں" سے دیکھا اور حوریہ شاہ کا ہاتھ تھامے اس سے ،فرمائشیں پوچھنے لگا۔اگرچہ وہ بہت حد تک اپنی فیملی کے ساتھ ریزرو رہتا تھا مگر، حوریہ شاہ میں اسکی جان بستی تھی۔انکی حویلی شہر سے دور پڑتی تھی جسکی وجہ سے ،اوج اور حوریہ کو اربد شاہ کے سرکار کی طرف سے دیئے گئے بنگلو میں رہنا پڑ رہا تھا۔اربد سے چھوٹا ارزق بھی انہیں کے ساتھ رہ رہا تھا البتہ بسام کو جب سے کبیر شاہ نے ڈیفینس میں گھر لے کر دیا تھا وہ وہیں پر زیادہ وقت گزارتا تھا۔البتہ

ہر ہفتے سب بچے اربد شاہ سمیت گاؤں چلے جاتے تھے تاکہ حویلی کی رونقیں برقرار رہیں اور بچوں کی اسٹڈی بھی ساتھ ساتھ چلتی رہے۔

لالہ بہت بھوک لگ رہی ہے ہمیں۔۔۔"اوج جانتی تھی، کہ اربد کے بار" بار پوچھنے پر بھی حوریہ نے تو ایک لفظ منہ سے نہیں نکالنا لیکن وہ بھوک کی کچی زیادہ دیر برداشت نہیں کر پائی تھی۔

اوہ، تو پہلے بتانا تھا ہم ابھی کچھ آرڈر کرتے ہیں۔۔"وہ حوریہ کا ہاتھ" تھامے، فوڈ کورٹ میں آیا تھا انہیں وہاں بٹھاتے، آرڈر کرنے کیلئے ریسپشن کی جانب بڑھا جب اسکے قدم، اس آواز پر رکے تھے۔

"حد ہے رضا تم بسام کے بیسٹ فرینڈ ہو، تمہیں اتنا بھی اندازہ نہیں کہ وہ پچھلے دو دن سے کہاں ہے۔۔" وہ سیل فون کان پر رکھے جھنجھلائے انداز میں کافی کا دیا اپنا آرڈر ریسیو کرتے بول رہی تھی۔اربد شاہ کی حسیں پوری طرح الرٹ ہوئیں۔

"آفکورس پریشانی بنتی ہے جو۔۔۔" وہ آہستہ آہستہ بولتے وہاں سے دور ہوئی تھی جبکہ اربد شاہ نے مٹھیاں بھینچے بنا کچھ آرڈر کیئے تیزی سے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے۔وہ اب بھی سائیڈ ٹیبل پر بیٹھی پھر سے اپنے بے باک حسن کے جلوے بکھیر رہی تھی جبکہ وہ حوریہ اور اوج کو باہر سے کچھ اچھا کھلانے کا کہتا، چلا گیا تو وہ بھی اسکے پیچھے اٹھ کر چلی گئی تھیں۔

آفکورس پریشانی بنتی ہے جو گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب ہو گیا"
ہے۔اسٹوپڈ مین لے دے کے میرا وقت ضائع کرایا اور سیل کا نقصان الگ
اٹھانا پڑا۔۔۔"اشمل خان بھلا کہاں کسی کی ناز برداری اٹھانے کی عادی تھی
دوسری طرف موجود رضا نے، جسکی شامت آئی تھی جو اشمل کو کال کر لی اور
اتنی کھری سننے کو مل رہی تھیں۔

ڈیم اٹ فضول انسان سے کہنا مجھے اپنی شکل بھی مت دکھائے۔۔۔"وہ"
غصے میں کال ڈراپ کرتے اپنی کافی انجوائے کرنے لگی تھی۔جبکہ اسکی منتشر
سوچوں میں زرا بھی بسام شاہ کی فکر نہیں تھی بلکہ وہ ارشم کی شادی کے
بارے میں سوچتے ہوئے مسرور سی تھی۔پارٹیز اور فنکشنز تو ہمیشہ سے اسکی
کمزوری رہے تھے۔وہ ارشم کے ساتھ برائیڈل شاپنگ کا پلین بناتی اٹھ

کھڑی ہوئی۔ ابھی وہ مال سے نکل کر، پارکنگ الاٹ کی طرف بڑھ رہی تھی جب اسکے قریب ایک وین تیزی سے گزری، وہاں موجود کسی شخص کو بھی اندازہ نہیں ہو پایا تھا کہ وہ وین ایک پل کو، رکی اور پھر سے اپنے سفر کو رواں ہوتی اس ہجوم سے اس لڑکی کو چرا گئی تھی۔

●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●●
●

اسکی آنکھ کھلی تو خود کو اجنبی کمرے میں دیکھا۔اسکے ذہن میں جھما کا سا ہوا تھا اس کمرے میں وہ پہلے بھی آچکی تھی۔اس رات جب اسکی پارٹی تھی اور آج پھر ؟وہ تیزی سے بیڈ سے اٹھتے ہوئے باہر کو لپکی پر ڈور لاک تھا۔

اوہ گاڈ پھر سے نہیں۔۔۔"اس نے شدید غصے اور اضطراب میں اپنے" ہاتھوں کو بالوں میں پھنسایا تھا۔جبکہ اپنے ساتھ ہوتے بار بار ان عجیب وغریب واقعات پر شدید غصہ بھی آرہا تھاجب ڈور ناک ہوااور کچھ توقف کے بعد آنے والے نے خود ہی لاک کھولتے اندر قدم رکھاتواشمل خان کے سر پر جیسے بوجھ آن گراتھا۔

تم۔۔۔اوہ آفکورس ایسی گھٹیا حرکتیں اور کر کون سکتا ہے۔۔۔"سامنے موجود شخص پر نگاہ پڑتے ،اشمل کا غصہ شدید تر غصے میں بدل چکا تھا۔اسے یہ پریشانی ہرگز لاحق نہیں تھی کہ اسے کڈنیپ کیا گیا ہے بلکہ اربد شاہ کی یہ حرکت تھی اس بات کا بے انتہا غصہ تھا۔

"گھٹیا آپکے منہ سے ایسی باتیں زرا سوٹ نہیں کرتیں، مس اشمل خان۔ حرکتوں کی جسٹفکیشن آپ تو ہرگز نہیں دے سکتیں جنہوں نے ہمیشہ ایک سے بڑھ کر ایک بری حرکت کی ہے۔۔۔"اسے اشمل خان کے بھڑکے ،انداز سے زرا بھی فرق نہیں پڑ رہا تھا تبھی شانے اچکائے وہاں موجود صوفے پر جا کر بیٹھتے اسکا جائزہ لینے لگا اور پھر سے نظریں چرائیں۔اس بار جانے کیسے اشمل خان کے نفیس وجود کا خیال کرتے اس نے

کچھ بھر کم لیڈیز کو اسے کڈنیپ کرنے بھیجا تھا جنکا تعلق پولیس فورس سے تھا پر اوپر لے تگڑے احکامات کی وجہ سے انہیں خلاف قانون بھی جانا پڑا تھا۔

تمہاری کوئی فضول بات نہیں سننی مجھے کیوں کڈنیپ کرایا" ہے مجھے ؟"اشمل نے بیڈ سائیڈ پڑے ایک لکڑی کے ڈیکور کو اٹھا کر پوچھتے شدید اشتعال میں پوچھا تو اربد شاہ نے اسکی حرکت کو کچھ ناگواری سے دیکھتے شانے اچکائے۔

آپ سے ملاقات کی بات کی تھی، پر آپ مانی نہیں، سو یہ میٹنگ مجھے " اسطرح ارینج کرنی پڑی۔۔۔"اربد شاہ نے انتہائی متحمل انداز میں کہتے، اشمل کا پارہ ہائی ہی کیا تھا۔

یہ میٹنگ ہے، اسطرح میٹنگز کرتے ہو تم لوگوں سے اربد شاہ؟" اشمل کو" اسکے تیور ہی آگ لگائے جا رہے تھے۔اربد شاہ نے سر جھٹکتے بنا کوئی جواب دیئے اسکی جانب قدم بڑھائے تو وہ لال بھبھوکا چہرہ لیئے اسے دیکھنے لگی تھی۔

میں نے وارن کیا تھا تمہیں اشمل خان کہ تم بسام شاہ سے دور رہو گی، اسکے" "باوجود تم نے میری بات نہیں مانی، اس سرخودی کی سزا جانتی ہو تم؟

اربد شاہ کی بات سن، اس پر گھڑوں پانی پھرا تھا۔وہ کیسے گیس نہیں کر پائی کہ اگر وہ پہلی بار یہاں تھی اور وجہ بسام شاہ سے دور رہنے کی دھمکی تھی تو

دوسری بار بھی وہیں وجہ کیوں نہیں ہو سکتی اور ارد شاہ؟اب کے اس نے کچھ نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا۔

"مجھے اپنی کہی بات کو بار بار دہرانے کی عادت نہیں ہے اشمل خان، پھر بھی میں نے آپکو کئی موقع دیئے ہیں بلکہ یہاں سے جانے کے بعد آپ کچھ اور زیادہ نزدیکیاں بڑھانے لگی تھیں بسام شاہ کے ساتھ۔یعنی آپ نے مجھے پھر سے مجھے وہیں حرکت کرنے پر مجبور کیا جو میرے مزاج کے خلاف ہے، پر میں مجبور ہوا کیونکہ بات میری ذات کی نہیں میری فیملی کی ہے اشمل خان سو میری فیملی کے سنٹیمنٹس ہرٹ کرنے کی سزا تو آپکو

ملے گی۔۔۔۔" ارد شاہ نے بڑے آرام سے اس پر اپنی فیملی کو نقصان پہنچانے کا الزام لگایا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا؟ کیا نقصان کیا ہے میں نے تمہاری فیملی اور بسام شاہ۔۔۔"

"شٹ اپ اشمل خان،اب اگر ایک بار بھی بسام شاہ کا نام تمہاری زبان پر آیا تو سب سے پہلے تمہاری یہ زبان کاٹ کر اپنے پالتو کتوں کو کھلا دونگا۔۔۔"

اتنے عرصے میں پہلی بار اربد شاہ نے دھاڑتے ہوئے بات کی تو اشمل سہم سی گئی تھی۔اسے بھلا کہاں عادت تھی اتنے ترش لب و لہجے سہنے کی۔

بب۔۔۔بسام شاہ کک۔۔۔کون ہے؟"وہ اس شخص کا نام لینے پر مجبور" تھی کیونکہ اسکی سزا میں ہی تو وہ اسے یہاں لایا تھا۔ارد شاہ تیزی سے آگے بڑھتے اسکے برہنہ شانوں میں اپنی انگلیاں بے رحمی سے ثبت کی تھیں۔

تم بعض آنے والی نہیں ہو نا اشمل خان،اٹس اوکے اب تمہارے ساتھ جو" ہو گا اسکی ذمدار تم خود ہو گی۔۔۔"ارد شاہ نے اسے ایک جھٹکے سے پیچھے کو چھوڑتے وارن کیا اور تیز قدموں سے باہر نکلتے زور سے دروازہ بھی بند کر دیا۔اشمل کو پہلی بار ان اجنبی رویوں سے خوف آیا۔

آخر کون تھا بسام شاہ؟ کس لیئے ,اربد شاہ اسے لے کر اتنا پوزیسو تھا؟ کیا وہ" اسکا بھائی تھا؟ نہیں، بسام شاہ نے تو کہا تھا کہ وہ ایک ہی بھائی اور بہن ہے تو پھر "یہ شخص کیوں اشمل کے پیچھے پڑا تھا۔

وہ جتنا، اربد شاہ کے اربنارمل رویے کو سوچ رہی تھی اتنا ہی پاگل ہونے کی تھی پر یہاں سے نکلنے کیلیئے اسکے دماغ نے اسے مصلحتوں کے تقاضے نبھانے کو کہا تھا۔ پر وہ آزاد پنچھی تو وہ کسی کی باتوں اور اصولوں پر کیوں چلتی؟ بسام شاہ سے ملنا نا ملنا اسکی پرسنل چوائس تھی اس میں اربد شاہ کچھ ڈیسائیڈ نہیں کر سکتا تھا۔

وہ مضطرب سی روم میں ٹہل رہی تھی جب ایک سیاہ یونیفارم خاتون اندر آئی تھی۔

"یہ چادر شاہ جی نے بھجوائی ہے، اسے اوڑھ لو کچھ دیر میں وہ پھر سے کمرے میں آئیں گے۔۔۔" یقیناً اربد شاہ اسکے وجود کی بے ترتیبی سے پریشان تھا جبھی حوریہ شاہ کی چادر منگوا کر اسے بھجوائی تھی۔

"وہاٹ، وہ پاگل ہو گیا ہے کیا، یہ تنبو اوڑھوں گی میں، کہاں ہے وہ اسے بلاؤ، مجھے ملنا ہے اس سے۔۔۔" اشمل نے وہ چادر اس عورت کے ہاتھوں سے تقریباً کھینچتے ہوئے اسے کپڑے کا گولہ بناتے دروازے کی طرف پھینکا تھا جو

اندر آتے اربد شاہ کے قدموں میں ڈھیر تھی۔"اسے یوں اچانک دیکھ، اشمل
نے نفرت سے منہ موڑ لیا جبکہ اربد شاہ نے جھک کر وہ چادر زمین سے اٹھائی۔

آپ جائیں، میں خود ہینڈل کر لونگا نہیں۔۔۔"اربد شاہ کا سپاٹ انداز اشمل"
کے وجود میں سنسناہٹ بھر گیا تھا۔کیا اس نے پھر سے کچھ غلط کیا؟ وہ
سوچوں میں مگن ٹھہری تھی جب کھٹاک سے دروازہ بند ہونے پر وہ چونکی۔

اشمل خان آپ جانتی ہیں آپکی یہ حرکتیں، مجھے ضد دلا کر آپکا ہی نقصان"
کروائے گی سو بہتر یہی تھا کہ آپ میرے ساتھ کو آپریٹ کرتے ہوئے اپنی
غلطیوں کو تسلیم کرتیں اور انہیں سدھارنے کی کوشش کرتیں۔۔۔"اس
نے ہاتھوں میں تھامی چادر کو کھول کر اشمل کے شانوں پر پھیلایا تو اس بار وہ

کوئی مزاحمت نہیں کر پائی تھی حالنکہ اب یہ سب بیکار گیا تھا کیونکہ وہ جو محض اسے کچھ گھنٹوں کا سبق سکھانا چاہتا تھا اسکے باغیانہ انداز، اربد شاہ کو بھی ضد پر مائل کرر ہے تھے۔

ابھی کچھ دیر میں نکاح خواں آئے گا، آپ سے اربد شاہ کی بیوی بننے پر" قبولیت کی سند مانگے گا اور یقیناانکار کرنے کی کوئی غلطی آپ ہر گز نہیں کریں گی۔۔۔" وہ انتہائی اطمینان سے اشمل خان کے سر پر بم پھوڑتے اسے شاکڈ کر گیا۔

وہاٹ، آر یو گاٹ کریزی نکاح؟اور وہ بھی تم سے؟"اشمل کے تو سر پر لگی

اس نے تیز قدم ارید شاہ کی جانب بڑھائے تو چادر اسکے شانوں سے ڈھلکتی

زمین بوس ہوئی۔

بلکل آپکو نکاح کرنا ہوگا، مجھ سے کیونکہ بسام شاہ تو آلریڈی شادی شدہ اور"

،یقیناً میں اسے آپ سے شادی تو ہر گز نہیں کرنے دے رہا ہوں، اپنی بہن کا

گھر اپنی آنکھوں کے سامنے اجڑتا کون دیکھ سکتا ہے بھلا؟"ایسا لگ رہا تھا

،ارید شاہ نے کوئی مسٹری باکس کھولا تھا اور اشمل کی ذات کسی جھٹکے کی زد میں

آئی تھی۔

شادی اور بسام شاہ سے تمہارا دماغ خراب ہے اربد شاہ وہ میرا دوست ہے "

"اس سے زیادہ کچھ نہیں اور مجھے نہیں پتا تھا کہ وہ شادی شدہ ہے۔

ایک منٹ لگا تھا، اشمل کو یہ پزل باکس سولو کرنے میں، یقیناً اربد شاہ کو بسام اور اسکی دوستی اپنی بہن کیلیئے ان سکیور کر رہی تھی اور اسی وجہ سے یہ فضول حرکتیں کرتا پھر رہا تھا جبھی وہ تسلی سے اس دوستی کو جیسٹفائی کرنے کی کوشش کرنے لگی جس پر آلریڈی اسکی ماں سوال اٹھا چکی تھی۔

دوست ؟ سچ میں اشمل خان، کوئی دوست اپنی دوست کے نام کروڑوں کا" بنگلہ نام کرنے کو تیار ہو جاتا ہے ؟ اسے پرپوز کرنے کیلیئے ایک پورا ونئیو بک "کرا لیتا ہے ؟ یہ کونسی دوستی ہے اشمل خان ؟

اربد شاہ کو اس لڑکی کے جھوٹ نے شدید اشتعال میں مبتلا کیا تھا جبھی وہ اسے کلائی سے تھامتے اپنے مقابل لائے ان شربتی آنکھوں میں خوف کا رنگ بھر دیا تھا۔اس وقت اشمل کو اندازہ ہوا وہ اپنی ضد میں غلط شخص سے پنگا لے بیٹھی تھی اور بسام ؟ کیا واقعی اس نے یہ سب کیا تھا؟

"دیکھیں مسٹر اربد میں سچ کہہ رہی ہوں، مجھے ان سب باتوں کا بلکل معلوم نہیں اور۔۔۔۔"

"جھوٹ، جھوٹ اور پھر جھوٹ اشمل خان، اپنا ایک سچ چھپانے کیلئے اور کتنا جھوٹ بولیں گی آپ ؟ ایک شادی شدہ مرد کو اپنی طرف مائل کرتے ہوئے

زرا شرم نہیں آئی نا آپکو؟ زرا اس لڑکی، اسکی فیملی کے جذبات کا خیال نہیں آیا آپکو جو بچپن سے اسکے نام سے منسوب ہے۔" اربد شاہ کی آنکھوں میں ،حیا کی چادر میں لپٹی، غلافی آنکھوں والی حوریہ شاہ کی نم آنکھوں کی جھلک ہی جان لیوا تھی۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں اربد شاہ، مجھے بسام کی۔۔۔۔"

میرے منع کرنے کے باجود تم اسکے ساتھ رہیں اشمل خان بتاؤ کیا سزا" سناؤں تمہیں اسکی؟ یہ نکاح کی زنجیر شاید تمہارے باغی پاؤں باندھ دے ورنہ تم جیسی لڑکیاں، اس معاشرے کا وہ کلنک ہیں جو شریف لڑکیوں کی وفاداری کو انکا گناہ ثابت کر دیتی ہیں۔۔۔" اربد شاہ کی آنکھوں میں اترتی

وحشت اور جنون، اشمل خان کے تمام تر باغیانہ رویوں کو مات دینے کو کافی تھا۔

"اا۔۔۔اوکے میں آئیندہ بسام شاہ سے نہیں ملو نگی، ویسے بھی اس ہاؤس جاب کے بعد میں اور مام باہر سیٹل ہونے جا رہے ہیں۔۔۔تو۔۔۔۔"

"مجھے تم جیسی لڑکی کے ٹریپ میں نہیں آنا، اشمل خان سو جیسا میں کہتا ہوں آج سے تم ویسا ہی کرو گی ورنہ مجھے تمہیں یہ بتاتے ہوئے ہر گز مشکل نہیں ہو گی کہ ہو سکتا، ارشم خان آج جس، سیاسی لیڈر کا انٹر ویو کرنے جا رہی ہے وہ وہیں کسی کونے کھدرے میں ہمیشہ کیلیئے دفن نہ کر دی جائے۔اور یقینا تمہاری ماں بیٹیوں کی جدائی کا غم زیادہ سہہ نہیں پائیں گی۔۔۔"اربد شاہ کے

ارادے اسکی فیملی کو لے کر کس قدر بھیانک تھے، جسے سنتے اشمل کے رونگٹے کھڑے ہوئے۔

"میں کہہ رہی ہوں اربد شاہ میں اپنی فیملی کے ساتھ آپ سب کی لائف سے دور چلی جاؤنگی تو اس سب کا کیا مقصد ہے آخر؟" اشمل نے بھینچی بھینچی آواز میں کہتے اربد شاہ کو دیکھا۔

"مجھے آپ پر اعتبار نہیں ہے ڈاکٹرنی صاحبہ۔ میں نے اپنی زندگی میں اگر اپنی ماں سے زیادہ کسی کو پیار کیا ہے تو وہ ہے ہماری بہن، اور بھائی ہیں۔ ہم یہ ہرگز برداشت نہیں کریں گے کہ کوئی تیسرا شخص بسام شاہ اور حوریہ شاہ کی زندگی

میں آئے اور ہماری بہن کے آنسوؤں کی وجہ بنے۔۔۔"اربد شاہ کا سپاٹ
انداز اشمل خان کا پارہ ہائی کرنے لگا تھا۔

"میں آپ سے کئی بار کہہ چکی ہوں اربد شاہ کے میر ابسام سے ایسا کوئی تعلق
نہیں ہے نا ہی کبھی مستقبل میں میری ذات سے آپکی فیملی کو نقصان پہنچے
گا۔بسام شاہ اور آپکی بہن کا کوئی ریلیشن ہے مجھے آج سے پہلے معلوم ہی نہیں
تھا ورنہ ایک رخ بہتے دریا کو میں کہیں نا کہیں بند باندھ دیتی۔۔۔"اشمل
الجھی تھی، یقینا بسام شاہ اسکی محبت میں گرفتار ہوا تھا جسکا ابہام پاتے ہی
اربد شاہ اشمل اور اسکی فیملی کو نقصان پہنچانا چاہ رہا تھا تو پھر وہ کیسے سارا الزام وہ
اپنی ذات پر لے سکتی تھی جبکہ اربد شاہ نے کچھ بیزاری سے غلط صفائیاں دیتی
لڑکی کو دیکھا۔

اوکے کر لیتے ہیں تمہارا یقین اشمل خان، لیکن اس یقین کی قیمت تو بہر حال" تمہیں چکانی ہو گی۔اگلے ایک مہینے میں حوریہ شاہ اور بسام شاہ کی رخصتی طے ہے تب تک تمہیں میرے ہر حکم کا پابند رہنا ہو گا اسکیلئے تمہیں،اپنی جانب قدم بڑھاتے بسام شاہ کی قدم شکنی کرنی ہو گی جسکا پہلا داؤ ہو گا وہ کنٹریکٹ جو "ہم پیپر میرج کی صورت میں اسکے سامنے رکھیں گے۔۔۔

اربد شاہ نے اسکی ذات کا یقین تو کیا خاک کرنا تھا الٹا اس پر اپنا داؤ کھیلا تو وہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔

اگر میں تمہاری بات نہ مانوں تو؟"اشمل کو اسکے بے سر پیر کی بات زرا" نہیں بھائی تھی۔

ام۔۔۔رکو زرا یہ کال امپورٹنٹ ہے۔۔۔"اربد شاہ نے بنا اسکا کوئی" اعتراض کھاتے میں لائے زرا چونکنے کا دکھاوا کرتے آنے والی کال اٹینڈ کی اور کال اسپیکر پر ڈالی۔

ہاں رضوان بولو۔۔۔"اشمل سمجھ نہیں پائی کہ اپنے کسی ملازم کی کال" یوں اسپیکر پر ڈالنے کا مقصد کیا تھا۔

سر وہ لڑکی ایم۔این۔اے کے گھر میں داخل ہو چکی ہے آگے کیا حکم "
ہے۔۔۔"رضوان کے منہ سے نکلنے والی بات پر اشمل سکتے میں آئی
تھی۔ایسا پہلی بار تو ہرگز نہیں تھا کہ ارشم کسی پولٹیشن کا انٹرویو کرنے گئی
تھی ہاں مگر جسطرح اربد شاہ نے اپنے پرت کا پتا اس پر پھینکا تھا اسکے بعد تو
شاید ہی وہ ارشم خان کو لے کر کوئی رسک لیتی۔

ن۔۔۔نہیں پلیز۔۔۔مم۔۔۔مجھے تمہاری ہر شرط منظور ہے تم میری "
فیملی کو کچھ نہیں کرو گے اربد شاہ۔۔۔"اشمل بنا سوچ سمجھے، سرینڈر کر گئی
تھی۔اربد شاہ نے مڑ کر ایک نظر اسے دیکھا اور پھر، زمین پر گری چادر اٹھا کر
اسکے سر پر گرائی تھی۔بنا کوئی مزید بات بولے باہر کی جانب بڑھ گیا اور کچھ
دیر وہ بعد وہ کچھ ملازم خواتین اور مرد حضرات کے ساتھ ایک قاضی سمیت

اندر آیا تھا۔اشمل کیلئے جیسے یہ معمول کی کاروائی ہو وہ اس شخص کا ہر احکام مان رہی تھی جب وہ سب کے جانے کے بعد پھر سے اسکے قریب آیا تھا۔

"خبردار اگر جو کبھی تم نے بسام شاہ سے ملنے یا اسے کسی طرح بھی اپروچ کرنے کی کوشش کی اشمل خان، ارید شاہ کو تمہارے ٹکڑے کر کے دریا میں پھینکتے زرا بھی رحم نہیں آئے گا۔۔۔"

ابھی کچھ دیر پہلے جو چادر وہ اسکے سر پر اوڑھا کر گیا تھا ایک جھٹکے سے اسے اشمل کے سر سے الگ کرتے ایک طرف پھینکی تھی۔وہ چادر اسکے ریشمی بالوں سے چھیڑ خانی کرتی انہیں فضا میں بکھیر گئی تھی۔ایسے لگا تھا کہ وہ پوری طرح بے سائبان کر دی گئی تھی۔اسکے پاس کچھ کہنے کو بچا ہی کیا تھا۔

"جس دن اربد شاہ کی بہن وداع ہو کر بسام شاہ کے کمرے کی دہلیز پر قدم رکھے گی اس دن یہ کاغذوں کا بندھن بھی انہی کاغذوں کی طرح ختم ہو جائے گا۔۔۔"

اس نے انتہائی بے رحمی سے نکاح کی کاپی دستاویز کو کئی ٹکڑوں میں تقسیم کرتے اس پر اچھالا تو کتنی دیر وہ ہاری بازی پر سن ٹھہری تھی۔

"تم آئندہ ارشم یا میری فیملی کو لے کر کوئی بلیک میلنگ نہیں کرو گے اربد شاہ، تم نے جو چاہا میں نے ویسا ہی کیا ہے۔۔۔" اشمل کو اس چادر کے ہٹائے جانے کا دکھ زیادہ دیر نہیں ہوا تھا۔

ہنہ۔۔۔تم میری شرائط پر پوری اترو اشمل خان تمہیں اپنی کوئی شرط" رکھنے کی نوبت ہی نہیں آئے گی۔۔۔"اربد شاہ نے باہر کی جانب قدم بڑھائے۔

رحیم۔۔۔ان خاتون کو انکے گھر کے راستے باعزت طریقے سے چھوڑ" کر آؤ۔۔"اسکے روم سے نکلتے وہ کھلے دروازے سے باہر کو بھاگی جب اربد شاہ کی آواز پر اسکے قدم سست پڑے۔پہلی بار جب وہ یہاں سے گئی تھی،ایک تجسس اور ضد ساتھ لے کر گئی تھی جبکہ اس بار وہ بلکل بلینک مائینڈ کے ساتھ تھی۔اربد شاہ کا کیا جانے والا مذاق انتہائی بھیانک تھا اگر انکا سچ میں نکاح ہو جاتا تو؟ایک دہکتے الاؤ جیسی جان لیوا سوچ نے اس پر حملہ کیا تو اس

نے بے ساختہ جھر جھری لی تھی جبکہ دوسری طرف، اربد شاہ، نکاح نامے کی دوسری کاپی ہاتھ میں لیئے، جلی حروف میں کنندہ اشمل خان کے سائن دیکھ رہا تھا جس نے محض اپنی فیملی کی خاطر اتنا بڑا اقدم اٹھایا تھا۔

"جسطرح تمہیں اپنی فیملی عزیز ہے اشمل خان ایسے ہی مجھے اپنی فیملی کی خوشیاں عزیز ہیں جسے میں تمہاری وجہ سے برباد ہوتے نہیں دیکھ سکتا۔۔۔" اس نے ہاتھ میں تھامانکاح نامہ، محض کسی رف پیپر کی طرح ایک طرف پھینکا اور اوندھے منہ بستر پر گرا مستقبل کا لائحہ عمل تیار کرنے لگا تھا جب اسکا سیل بپ ہوا۔ ارزق شاہ کا مسیج دیکھ وہ الرٹ ہوا اور پھر گہری شکنوں سے پُر جال ماتھے پر بکھرنے لگا تھا۔

●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●
●●

اس دن کے بعد سے وہ گہری چپ کے سائے میں تھی۔اسکی ایک لگی بندھی روٹین چل رہی تھی گھر سے ہاسپٹل اور ہاسپٹل سے گھر۔رئیسہ بھی اسکی پراسرار خاموشی سے کچھ پریشانی کا شکار نظر آرہی تھیں۔وہ لوگ لنچ کر رہے تھے جب ملازم ایک کوریئر لایا تھا۔

بیبی جی یہ اشمل بیبی کے نام آیا ہے۔۔"ملازمہ نے وہ پارسل،رئیسہ کو" تھمایا تو کھانا کھاتی اشمل چونکی تھی۔

یہ کوئی کورٹ کی رجسٹری ہے اشمل، اربد شاہ۔۔۔"رئیسہ نے اس" کورئیر کا متن پڑھتے بھیجنے والے کا نام پڑھا جب اشمل کی دھڑکن ایک لمحے کو رکی۔وہ چیل کی پھرتی سے رئیسہ کی طرف بڑھتی وہ پارسل لیتی ایک طرف ہوئی۔

مم۔۔میں نے کھانا کھالیا ہے آپ لوگ کھائیں۔۔"وہ بنا کسی کو دیکھے" تیزی سے اپنے روم کی طرف بڑھی جبکہ رئیسہ اسکی حرکت کو سوچ کے رہ گئیں۔یہ اشمل تو نہیں تھی جو مکمل کنفیڈینس سے انکی آنکھوں میں دیکھ کر بات کرلیا کرتی تھی۔ابھی تو جانے اسکی آنکھوں کی چمک لہجے کی کھنک کہاں جا پوشیدہ ہوئی۔

"رشی تم نے نوٹ کیا کہ آج کل اشمل کچھ چپ سی ہے؟" رئیسہ نے ارشم سے پوچھا تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"نو مام، مجھے ایسا نہیں لگا، جانتی تو ہیں اسکے موڈ سوینگز کو لگ گئی ہو گی کسی کی کوئی بات بری۔۔۔پہلے بھی تو ایسے کرتی ہے۔۔" ارشم نے لاپروائی سے شانے اچکائے تو رئیسہ خاموش نظروں سے اسے دیکھنے لگیں۔

"طلحہ سے تمہاری بات ہوئی کوئی؟ میرا مطلب ہے صبا والے کب آرہے ہیں پاکستان کچھ ڈسکس ہوا؟" رئیسہ کی بات پر ارشم کا چہرہ ایک دم بلش ہوا تھا۔ایک فطری حیا کی لالی اس شخص کے نام سے جو منسوب ٹھہری تھی۔

نہیں مام، کچھ خاص نہیں، شادی سے ایک ہفتہ پہلے آنے کا بول رہے" تھے۔۔۔"ارشم بھلا کیا ماں کو بتا پاتی کہ کوئی صبح اسکی طلحہ سے بات کیئے بنا نمو نہیں پاتی۔ جبکہ رئیسہ، شادی کا ٹاپک لے کر بیٹھیں تو وہ بھی شاپنگ پلین ترتیب دینے لگی تھی۔

اشمل ڈاکومینٹس کھولے انہیں بغور دیکھ رہی تھی جب اسکا سیل بجا تھا۔ وہ اسطرف متوجہ ہوئی تو اسکرین پر اناون نمبر سے مسیج جگمگا رہا تھا۔

یہ نکاح نامے کی کاپی، اسے کیسے بھی کر کے بسام شاہ تک پہنچانا ہو گا تمہیں" اشمل خان۔۔۔"یقیناً یہ مسیج ارب شاہ کی جانب سے بھیجا گیا تھا۔اشمل نے مسیج مکمل اگنور کیا جب سیل دوبارہ بپ ہوا۔

تمہیں یہ کاپی بھیجنے کا ایک ہی مقصد ہے اشمل خان کہ اس نکاح کو مذاق" سمجھنے کی کوشش مت کرنا۔۔۔"اسکا دوسرا مسیج بھی ہنوز دھونس بھرا تھا وہ بدمزہ سی نکاح کی کاپی ایک طرف پھینک گئی۔یہ مذاق تو ہرگز نہیں تھا۔اس لمحے یہ تدراق ہوا تھا کہ وہ اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کر چکی تھی جب ایک بار پھر سے اسکا سیل بجا اب کے کال رنگ ٹون تھی۔اشمل کا جی کیا کہ کال اٹینڈ کر کے ارب شاہ کو کھری کھوٹی سنائے پر آنے والی کال بسام شاہ کی تھی۔وہ بے طرح چونکی تھی۔

"خبردار اگر جو کبھی تم نے بسام شاہ سے ملنے یا اسے کسی طرح بھی اپروچ کرنے کی کوشش کی اشمل خان، ارید شاہ کو تمہارے ٹکڑے کر کے دریا میں پھینکتے زرا بھی رحم نہیں آئے گا۔۔۔"

اسے ارید شاہ کی دھمکی یاد آئی تو اس نے بے ساختہ جھرجھری لی۔وہ نہیں جانتی تھی کہ ان رابطوں کی بحالی سے اسکی ذات کو کیا نقصان ہو گا پر وہ پھر سے ایک بار اپنی ذات کو منجدھار میں نہیں ٹھہرانا چاہتی تھی جبھی، بسام شاہ کو مکمل اگنور کرنے کا سوچا تھا۔وہ اپنی سوچوں میں اسقدر گم تھی کہ اسے ارشم کی اپنے کمرے میں آمد کا پتا ہی نہیں چلا جو ہوا کہ دوش سے اڑتے پرت کو تھامے بے یقینی سے دیکھ رہی تھی۔

اشمل خان اور ارباب شاہ۔۔۔"ارشم کی سرگوشی کچھ زیادہ ہی"

بلند تھی۔اشمل بری طرح چونکی۔رشم کے ہاتھ میں موجود کاغذ کا ٹکڑا دیکھ

اسے ایک دم کھینچا تھا۔

"اشی تم نے نکاح۔۔۔"

پلیز رشی، سلو ڈاؤن کیوں چلا رہی ہو۔۔۔۔"اشمل نے باقاعدہ اسکے منہ پر"

ہاتھ ہی رکھ دیا تھا۔

"پر تم یہ کیسے کر سکتی ہو آئی۔مین مما اور میں۔۔۔"

رشم پلیز، مجھ سے کچھ مت پوچھو فلحال میں کچھ بھی بتانے کی پوزیشن میں" نہیں ہوں۔۔۔"اشمل نے صدا کا اکھڑا انداز اپنایا تو ارشم نے نفی میں سر ہلایا۔

اشی، یہ اربد شاہ کون ہے؟اور تم کیسے سیکرٹ "

میرج کر سکتی ہو۔آئی۔مین مام تو یہی چاہتی ہیں کہ تم شادی کرو، گھر بساؤ بٹ ایسے چھپ کے کیوں؟ کس کا ڈر تھا تمہیں؟"ارشم کی جانب سے ہونے والے سوالوں کی بوچھاڑ پر وہ سر پکڑ کے بیٹھ گئی تھی۔

رشی میں تمہارے کسی بھی اسٹوپڈ سوال کا جواب دینے کیلئے فلحال ویکنگ نہیں

ہوں کیا تم، مجھے کچھ دیر اکیلا چھوڑ سکتی ہو؟"اس نے ہاتھ میں پکڑا کشن زمین

پر پٹخا تو رشم خاموشی سے اسکے روم سے نکل گئی البتہ، اسکے ذہن کے

تانے بانے بری طرح الجھے ہوئے تھے۔۔۔۔

●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●

"ناظرین ہم آپ کو بتاتے چلیں کہ اسوقت ملک کے نامور سیاست اور

موجودہ ہیلتھ منسٹر ارباب شاہ، ڈاکٹرز کی اس سٹرائیک پر بات چیت کیلئے آئے ہیں

اب دیکھنا یہ ہے کہ معاملات کس نہج پر رخ اختیار کرتے ہیں۔۔۔"ٹی۔وی

اینکر گلہ پھاڑ پھاڑ کر مسلسل تیسری بار ایک ہی راگ الاپتے ہوئے شاید سننے والوں کیلئے سنسنی خیز خبر کم اور بوریت کا باعث زیادہ بن رہی تھی۔اشمل نے کوفت زدہ نظروں سے ایک نظر ٹی۔وی اور پورے انہماک سے خبروں میں گم رئیسہ خان کو دیکھا تھا۔

اوہ کم آن مام،اتنا ڈپریشن کون لیتا ہے آجکل،لیو دس نا۔۔۔"وہ اپنی" نشست سے اٹھتے انکے سامنے آتے ہوئے ٹی۔وی بند کرنے لگی جب اسکرین پر موجود شخصیت پر نظر پڑتے ایک پل کو ٹھٹھکی تھی اور پھر سر جھٹکتے بنا رئیسہ کو کچھ بولنے کا موقع دیئے ٹی۔وی آف کر دیا تھا۔

اشمل،وہاٹس رانگ ود یو گرل،دیکھ نہیں رہی کتنی اہم نیوز چل رہی ہے"

"اور۔۔۔

مما یار پلیز، پہلے ہی یہ ٹیچرز کی خواہ مخواہ کی ہلڑ بازی کی وجہ سے" کلاسسز مسلسل بنک جاری ہیں اوپر سے یہ بے فضول کا راگ کون سنے ان نیوز والوں کی، کوئی ڈیمانڈ نہیں ہے ان ڈاکٹرز کی جسٹ ڈیوٹی سے بھاگنے کا بہانہ چاہیئے انکو۔۔۔۔" اشمل جو اپنے پروفیسرز کی اس ہڑتال پر پہلے ہی سخت کبیدہ تھی گویا اسے تو اپنے اندر کی بھڑاس نکالنے کا موقع مل گیا تھا۔

اس دنیا میں رہنے والے لوگ اپنے لیئے بیٹر ڈیسیزن کے رائٹس رکھتے ہیں" بیٹا اوران لوگوں کی ڈیمانڈز بھی کچھ غلط نہیں جو حکومت کی آئے دن کی پالیسسز کی وجہ سے اپنے مستقبل کو لے کر فکر مند ہیں۔۔۔" رئیسہ بیٹی کے موڈ کے تناظر میں مختصر اپنا انداز فکر بیان کرتی اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔

رئیلی مام، یہ ڈاکٹرز لوگ اپنے مستقبل کو لے کر فکر مند ہیں؟ نو مام یہ لوگ" تو کہیں بھی اپنی دکان کھول کے بیٹھ جائیں بنا سرکاری نوکری اور پینشن کے

ہی دونوں ہاتھوں سے لوگوں کو لوٹیں انکا کیا؟ ارے اصل لمحہ فکر تو ان لوگوں کیلیئے ہے جن کے ہاتھوں میں انکا مستقبل ہے وہ لوگ جوان ڈاکٹرز کی توجہ کے منتظر ہاسپٹل میں ایڑیاں رگڑ رہے ہیں جنکے ہاتھ میں انکی مسیحائی ہے اور دوسرا اہم لوگ جنکا کریئر ان لوگوں کے ہاتھ میں ہے، یو نو وہاٹ اب کیا ہی بحث کرے بندہ ان سے۔۔۔"اشمل نے ماں تک اپنی بات فرصت سے پہنچاتے ہاتھ کھڑے کیئے تو ایک پل کو وہ بھی اسکی گہری سوچ پر مسکرا اٹھی تھیں جب اسکا سیل بپ ہوا۔اسکرین پر نمودار ہونے والے بنا نام کے نمبر سے اتنی واقفیت تو ضرور ہو چکی تھی کہ وہ اسے سیکنڈز میں پہچان لیتی۔

کچھ بات کرنی ہے آپ سے، تھوڑی دیر تک میرا ڈرائیور آپکے پاس پہنچ رہا ہے ویٹنگ۔۔۔"ہمیشہ کی طرح ایک حکم نامہ بھیجا گیا تھا وہ دانت پیس کے رہ

گئی تھی۔ نامحسوس انداز میں نظریں پھر سے ٹی۔وی کی طرف اٹھیں جسے تھوڑی دیر پہلے اس نے خود ہی بند کیا تھا۔

اشمل خان۔۔۔؟" اسکا مسیج سین کرنے کے بعد اگنور کیئے جانے پر سوالیہ " تنبہیہ کی گئی تھی جیسے۔

آئی ایم ٹو مچ بزی۔۔۔" اس نے حتمی جواب دیتے سیل ہی آف کر دیا تھا"

جبکہ دوسری طرف موجود شخص نے اسے کال بیک کی پر نمبر آف جانے پر وہ تلملا اٹھا تھا۔

میرے اعصاب سے کھیلنا بند کریں اشمل خان، ورنہ بہت پچھتائیں گی "

آپ۔۔۔" وہ مٹھیاں بھینچے ان گنت مسیج اسکے نام چھوڑتے اس لمحے کا منتظر تھا جب وہ روبرو اس سے جرح کر سکے جبکہ اپنی دھن میں مبتلا اشمل خان کو لگ رہا تھا سیل آف کرنا ہی جیسے تمام مسائل کا حل ہے۔ اگلے دن وہ ہاسپٹل

سے آف کرتے کچھ ضروری کام سے جیسے ہی اپنے ڈیپارٹمنٹ میں انٹر ہوئی سامنے ہی سرکاری لاگو کی گاڑی ٹھہری اسکا منہ چڑا رہی تھی اسے دیکھتے ہی ڈرائیور الرٹ ہوا تھا۔

بیبی جی صاحب نے آپکو بلایا ہے۔۔۔"اربد شاہ کے ملازم نے نظری جھکائے اس تک پیغام پہنچایا تھا۔

تمہارے صاحب کے پاس اور کوئی کام نہیں ہے کیا کہنے کو تو اتنی بڑی" منسٹری سنبھال کے بیٹھے ہیں جبکہ کام وہیں تھرڈ کلاس، چیپ لوگوں۔۔۔"سائیڈ ڈور کی اوپن ہوتی ونڈو سے نظر آتے چہرے نے ایک پل اشمل خان کی زبان میں لڑکھڑاہٹ پیدا کی تھی پر دوسرے ہی پل خود کو سنبھالتے رخ پھیر لیا تھا۔جان کا وبال بن گیا تھا وہ شخص جو ہر جگہ سائے کی طرح اسکا پیچھا کرتا نظر آتا تھا۔

اشمل گاڑی میں بیٹھیں۔۔۔"ایک سرد وسپاٹ آواز اسکے اندر تک سنسنی" دوڑا گئی تھی۔

"دیکھیں اربد شاہ آپ۔۔۔"

دیکھنے کو ایک عمر پڑی ہے اشمل خان، فرصت ملی تو جی بھر کے دیکھ لیں گے" آپکو، لیکن اسوقت جو کہا ہے اس پر عمل کریں۔۔۔"انتہائی لٹھ مار انداز میں اسکی بات کو معنی خیز مفہوم پہناتے وہ اشمل کو پوری طرح زچ کر گیا تھا۔وہ پیر پٹختی ڈرائیور کے دروازہ کھولنے پر اسکے برابر آن بیٹھی تھی جبکہ اسکے ایک اشارے پر سبھی لوگ ادھر ادھر ہوئے تھے۔

کال کیوں نہیں اٹھا رہی تھیں میری؟"وہ پوری طرح اسکی جانب متوجہ" اسکا جائزہ لینے لگا تھا جو جدید تراش خراش سے لیس نارنجی رنگ کی برانڈڈ شرٹ کے ساتھ ڈھیلا ڈھالا وائٹ ٹراؤزر پہنے بنا کسی دوپٹے کے، شولڈر کٹ

بالوں کو پوری طرح اسٹریٹ کیئے کافی حد تک فریش اور دلکش لگ رہی

تھی۔

میں آپکی نوکر تو ہر گز نہیں ارید شاہ جو آپکے ہر حکم کی منتظر رہوں"

۔۔۔"اس نے چڑ کھائے انداز میں کہتے باہر کے مناظر پر اپنی نظریں جمائی

تھیں جبکہ ارید شاہ اس شولہ جوالئہ لڑکی دو آتشے رخ پر گہری سانس بھرتے

خود بھی ادھر ادھر دیکھنے لگا تھا۔

بسام شاہ کیوں کالز کر رہا ہے آپکو؟"ارید شاہ کے سرد و سپاٹ انداز پر وہ"

چونکی۔تو کیا یہ وجہ تھی اسکی یہاں موجودگی کی؟

اشمل نے"میں نہیں جانتی اور نہ ہی میں نے اس سے کوئی بات کی ہے۔۔۔"

جان خلاصی کراتے انداز میں کہا تو وہ پوری طرح اسکی جانب پلٹتے بغور اسکا

چہرہ تکنے لگا تھا۔وہ بے حد حسین ہونے کے باوجود جسطرح اپنے خوبصورت

نقوش کی پلک نوک سنوار کر رکھتی تھی وہ قابل تحسین تھا۔اربد شاہ کی بھٹکتی نظریں نیچرل لپ اسٹک سے سجے، آبنوسی ہونٹوں پر جم گئی تھیں۔

پچھلے تین دن سے وہ تمہارے ہاسپٹل کے چکر کاٹ رہاہے۔۔"جانے یہ" خبر دی گئی تھی یا جرح تھی وہ بے طرح چونکی جبکہ دھڑکنوں ایک دم سے ادھم مچایا تھاتو وہیں حواس چٹخنے لگے تھے۔

ایکسکیوز می؟اگر بسام شاہ پچھلے تین دن سے ہمارے ہاسپٹل کے چکر کاٹ" رہاہے تواس میں میرا کیا فالٹ ہے؟اوہ پلیز ابھی اپنی ٹیپکل سوچ کے مطابق "پھر سے مجھ پہ یہ الزام نہ دھر دینا کہ۔۔۔

ہششش۔۔۔"وہ ایک دم بھڑکتی، اربد شاہ کو کسی نئے الزام سے بعض رکھنا" چاہتی تھی جب اس نے اشمل خان کے لبوں پر انگلی دھرتے اسے خاموش کرایا تھا۔انگشت شہادت کے سنسناتے لمس پر وہ سمٹ کے رہ گئی تھی۔

الزام نہیں دھر رہا اشمل خان، بس آخری بار تنبیہ کر رہا ہوں، جو راز وہ"

نہیں جانتا اس پر عیاں کر دو تا کہ میں آنے والے طوفان کا رخ وقت پڑتے

موڑ دوں۔۔۔"ارب شاہ بغور اسکے چہرے کے ہر نقش کو حفظ کرتے گھمبیر

مگر سرزنش کرتی آواز میں بولا تو اشمل نے گلے پر ایک گلٹی سے ابھر کر

معدوم ہوئی تھی۔شاید اسے اندازہ ہی نہیں تھا کہ اپنا رعب جمانے کیلئے وہ

اشمل خان کے کس قدر قریب تھا۔

دیکھو ارب شاہ تم دور رہ کر بات کر سکتے ہو نا۔۔۔"وہ بہادری سے اسکا ہاتھ"

اپنے منہ سے ہٹاتی اسے دور رہنے کا کہتے خود ہی دروازے کی جانب کھسکی تھی

جبکہ اسکی گھبراہٹ ارب شاہ کی ساری کثافت کو اڑن چھو کرتے اسے زیر

لب مسکرانے پر مجبور کر گئی تھی پر وہ بنا اس پر کچھ ظاہر کیئے ہنوز اکھڑ لہجہ اور

تیور چہرے پر سجائے اسے گھورنے لگا تھا۔

اشمل خان شاید آپکو اندازہ نہیں ہے کہ آپ میرا وقت ضائع کر رہی ہیں" جبکہ میرا ایک ایک منٹ قیمتی ہے۔۔۔"اربد شاہ کی گھوریوں پر وہ تلملائی سی دروازہ کھولنے لگی تھی جب اسے وہاں سے نکلنے کی تگ ودو کرتے دیکھ اربد شاہ نے دروازے پر جمے اسکے ہاتھ پر اپنا بھاری ہاتھ دھرا تھا۔

اشمل خان، شاید آپکو اندازہ نہیں کہ اربد شاہ کی حدود قیود میں رہتے ہوئے" چڑیا بھی اپنی مرضی سے پر نہیں مار سکتی اسلیئے آپ بھی یہ بے فضول کوشش چھوڑ کر میری باتوں پر غور کریں تو اچھا ہوگا۔۔۔"وہ اسکا ہاتھ پوری طرح اپنی گرفت میں کرتے اس پر اپنی چھایا سی کر گیا تو اسکے کلون سے اٹھتی مہک ،اشمل خان کو اپنے نتھنوں میں گھستی محسوس ہوئی تھی۔

آخ۔۔آخر تم چاہتے کیا ہو اربد شاہ، اب تک جو تم نے چاہا میں نے ویسے ہی" "کیا ہے پھر یہ ڈرانا دھمکانا۔۔۔

آنے والے طوفان کی تباہی سے روکنا چاہتا ہوں آپکو اشمل خان پر آپ ہیں"

کہ اپنی انا پر ہر بات لیجاتی ہیں بہر حال آج میٹنگ ہمیشہ کی طرح خوشگوار تو

ہر گز نہیں ہے لیکن اتنا یاد رکھیں کہ آپ بسام شاہ سے ہر گز نہیں ملیں گی

انفیکٹ جتنی جلدی ہو سکے اس معمالے کو ختم کریں، شاید میں دنیا کا پہلا شوہر

ہو نگا جو اتنے نارمل وے سے اپنی بیوی کو ایک نامحرم شخص سے تعلقات

"توڑنے کا کہہ رہا ہے ورنہ۔۔۔

ورنہ کیا اربد شاہ اور بیوی والا رعب مجھ پر مت جھاڑنا، ہمارا کوئی رشتہ نہیں"

ہے گاٹ اٹ۔۔۔"اس نے خود پر چھائے اربد شاہ کے سینے پر انگشت

شہادت پن کرتے اسے، اس زبردستی کے رشتے کی حقیقت باور کراتے پیچھے

دھکیلا تو وہ سنبھل کے بھی لڑکھڑایا تھا اور پھر سختی سے لب بھینچ لیئے۔

میں نے جو کہنا تھا، سمجھانا تھا کہہ دیا، ابھی جاسکتی ہیں آپ۔۔۔"وہ دم اجنبی"

لہجہ اپناتے اپنا سیل نکالتے اسکی جانب متوجہ ہوا تو اشمل اسے گھور کر رہ گئی اور

اس جان خلاصی پر پوری شدت سے گاڑی کا دروازہ کھولتے باہر نکل گئی تو وہ

بھی تھکے ہارے مسافر کی طرف سیٹ کی بیک سے ٹیک لگاتے خود کو ڈھیلا

چھوڑ گیا۔اسکے آس پاس ابھی بھی، جان معطر کرتی ایک دلفریب سی خوشبو

موجود تھی جس پر اسکا حق ہو کر بھی کوئی حق نہیں تھا۔

●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●●

●●

بسام شاہ کو بے حد افسوس تھا کہ جب بھی اس نے، اشمل کیلئے کوئی بہترین

پروگرام ترتیب دیا تبھی، ارباب شاہ کے ٹرپ کسی ناگہانی آفت کی طرح آن ٹپکتے

تھے۔اس دن بھی وہ اشمل کو پرپوز کرنے کیلئے ایک رومینٹک ماحول میں

ڈیٹ پلین کر چکا تھا جب اچانک ہی، اربد شاہ نے اسے اور ارزق شاہ کو اپنے ساتھ سوات کے کسی پروجیکٹ کے سلسلے میں بھیج دیا تھا اور راستے میں ہی کہیں اسکا موبائل سکپ ہو گیا۔ رضا نے اسے بتایا تھا کہ اشمل کیسے اسکیلئے متفکر تھی۔ دل خوشفہم کی ساری خوشیوں پر اسوقت اوس پڑی جب اشمل نے اسکی کسی کال یا مسیج کو رسپانس نہیں کیا تھا۔ اس وقت جھنجھلایا سا بیٹھا مسلسل، اسکا نمبر ٹرائی کر رہا تھا جب، اشمل کی جانب سے کوئی ڈاکومینٹ ریسیو ہوا تھا اور اگلے ہی لمحے صاف سکرین، اسکے سوشل میڈیا اکاؤنٹ کے ڈیلیٹ ہونے کی نشاندہی کرنے لگی تو اس نے بنا توجہ دیئے وہ ڈاکومینٹ اوپن کیا۔ سرکاری رجسٹری پر پرنٹ نکاح نامہ اسکی دھڑکنوں میں وبال پیدا کرنے لگا تھا۔ اس نے محبت حاصل کرنے سے پہلے ہی کھو دی؟ اس یہ غم نڈھال کرنے لگا جب، اشمل سے ملتے جلتے دوسرے سائن دیکھ وہ چونکا۔

اربد لالہ ؟"اس نے سگنیچر سائن دیکھ ایک بار پھر سے دلہا کے کوائف پر" نظریں دوڑائیں تو جیسے ساتوں آسمان سر پر آن گرے تھے۔

نن۔۔ نہیں اربد لالہ ؟ بھلا کیسے ؟اشمل اور لالہ۔۔۔ لیکن میں نے کبھی" اسکی زبان پر لالہ کا نام نہیں سنا پھر کیسے ؟"وہ سرخ انگارہ آنکھیں لیئے سہ بار حقیقت پر مبنی وہ نام ایک ساتھ پڑھ رہا تھا۔

بسام۔۔۔"منیب رضا کی آواز پر وہ چونکا وہ دونوں اس وقت ایک" ریسٹورنٹ میں موجود تھے۔

کیا ہوا تمہاری آنکھیں کیوں لال ہو رہی ہیں؟ ٹھیک تو ہو نا تم؟" رضا اپنی سیٹ سے اٹھ کر اسکے قریب آن بیٹھا۔ بسام شاہ نے کانپتے ہاتھوں سے وہ ایک تلخ حقیقت اسکے سامنے کی جسے وہ سپاٹ چہرہ لیئے دیکھ اثبات میں سر ہلا گیا۔

"یہی حقیقت ہے بسام تم اسے تسلیم کر لو، جس لڑکی کیلئے تم ایک دنیا تیاگنے کو تیار ہو وہ تمہارے لالہ، اربد شاہ کے ساتھ نکاح کر چکی ہے اور صرف اتنا ہی نہیں وہ بہت پہلے سے ایک دوسرے کے ساتھ انولو ہیں۔۔۔" رضا نے لب بھینچے اسے وہ سبق سنایا جو اربد شاہ نے اسے انتہائی سختی سے یاد کرایا۔

نن۔۔ نہیں وہ کیسے کر سکتی ہے میرے ساتھ۔۔ مم۔۔ میں پسند کرتا ہوں "

"اسے اور شادی۔۔۔

کم آن بسام، ایسی لڑکیاں، پیار کے نام پر دھبہ ہوتی ہیں یو نو وہاٹ، اسے "

تمہارے لالہ سے بھی کوئی محبت نہیں ہے۔ آج نہیں تو کل وہ اسے بھی چھوڑ

دے گی۔ تم جانتے ہو نا اسکا یہ عالی شان رہن سہن صرف اسکے نانا کی وجہ

سے ہے اور اپنا مستقبل سدھارنے کیلئے اسے ایک تگڑی آسامی چاہیئے اور وہ

بھلا اربد شاہ سے بڑھ کے کون ہو سکتا ہے بسام۔۔۔" وہ منیب رضا جو کل تک

اسے، اشمل کی فون کالز کا بتاتے اسے محبت کی نیاں میں سوار امیدیں دلا رہا تھا

آج اسکے بر عکس، اسکے دل و دماغ میں اشمل کیلئے نفرت و بدگمانی کا زہر بھر رہا

تھا۔

نہیں، وہ اتنی آسانی سے مجھے چیٹ نہیں کر سکتی، اسے اس چیز کا حساب دینا" ہو گا۔۔۔"اس نے ٹیبل پر زور سے ہاتھ مارتے ہوئے کہا اور پھر ساری ٹیبل ہی الٹ دی۔ ریسٹورنٹ کا اسٹاف اسکا یہ جنونی انداز دیکھ کر الرٹ ہوا۔

"سر آپ یہ کیا کر رہے ہیں، ہماری اتنی قیمتی کراکری اور۔۔"

شٹ اپ، بلڈی فول مین، تمہاری اتنی ہمت کہ تم مجھ پہ انگلی" اٹھاؤ۔۔۔"اسوقت بسام آپے سے باہر ہوتے ہوٹل کے منیجر کے ٹوکنے پر الٹا اسی پر بل

پڑا تو اپنے اسٹاف کے سامنے اسقدر پیشمانی پر اسے نے گارڈز کو کہہ کر بسام کو نکالنے کا کہا۔

"نہیں جارہا میں کہیں، یہ ٹیبل کیا پورا ریسٹورنٹ بھی تمہارا تباہ کردوں تب بھی تم میرا ہاتھ پکڑنے کی ہمت نہیں رکھتے، میں تمہیں ایک سیکنڈ میں تباہ برباد کردونگا۔۔۔" اسکا اسقدر جنونی انداز، رضا کو بھی دہلا گیا جبھی وہ فورا اسکے پاس آیا۔

"پاگل ہو گئے ہو بسام کیا کر رہے ہو یہ، چلو یہاں سے۔۔۔" وہ اسے وہاں سے دھکیلنے لگا تھا۔

"سر آپکے دوست نے ہمارا اتنا نقصان کیا ہے اسکا ہرجانہ بھرے بغیر یہ یہاں سے نہیں جاسکتے۔۔۔" مینجر کے اعتراض پر رضا نے سر تھام لیا۔ وہ اشمل کے غصے میں انکو زیر لے آتا تو الٹا نقصان تھا۔

"سر آپ یہ میرا کارڈ رکھیں آپکو جتنا اپنا اماونٹ۔۔۔"

"او تمہارے؟ کس بات کا ہرجانہ، ہاں کس بات کا ہرجانہ مانگ رہے ہو تم ریسٹورنٹ کی اتنی اوقات نہیں کہ بسام شاہ سے ہرجانہ طلب کر سکے۔۔" رضا کی گرفت اس پر زرا چوکی تو اس نے مینجر کا گریبان تھام لیا۔ اسٹاف میں سے کسی نے بات بڑھتے دیکھ فوراً پولیس کو کال کی اور تو پھر جیسے وہاں گالم گلوچ اور ایک دوسرے پر الزام تراشی کی لہر اٹھی تھی۔ کچھ ہی دیر میں پولیس وہاں تھی۔ رضا نے بات مزید بگڑتے دیکھ اربد شاہ کو کال کی پر اسکے الرٹ ہونے تک پولیس اسے لے جا چکی تھی۔ اربد شاہ کا نام آتے ہی

گویا بھونچال آیا تھا پورا میڈیا اس چیز کو بار بار ہائی لائیٹ کر رہا تھا۔ وہ اپنے غم میں مبتلا سر نگوڑے روم میں بند پڑی تھی جب ارشم نے اس پر دھاوا بولا۔

"اشی، کیا تم جانتی کو بسام شاہ، ارباز شاہ کا کزن ہے اور پولیس اسے ایک ریسٹورنٹ میں وائیلنس پر گرفتار کر چکی ہے۔ مجھے اس نیوز کی کوریج کیلئے جانا ہے بٹ مجھے یقین نہیں آرہا کہ ۔۔۔"

"رشم۔۔۔ تم کہیں نہیں جاؤ گی، کوئی نیوز کوور نہیں کرو گی۔۔۔" اشمل کے عجیب و غریب رویے پر وہ تلملائی تھی۔ آج سے پہلے اس نے اسطرح سے کبھی ریکٹ نہیں کیا تھا۔

واؤ پاگل ہوگئی ہو اشی کیا، اربد شاہ، آئی ڈونٹ نو کہ تم دونوں کا کیا سین ہے" بٹ اوور آل وہ ایک منسٹر ہے، اسکی ہر چھوٹی بڑی ایکٹوٹی کو بریک کرنا ہی میرا پروفیشن ہے۔ فضول کی بحث۔۔۔۔"

"تم نہیں جانتی ارشم وہ کتنا خطرناک اور ضدی شخص ہے۔ وہ پہلے ہی مجھے تمہیں نقصان پہنچانے کی دھمکی دے چکا ہے۔ وہ اپنی فیملی، بسام شاہ کو لے کر بے حد پوزیسو ہے ارشم، میں نہیں چاہتی وہ تمہیں کسی مصیبت میں ڈالے اور مما پریشان ہوں۔۔۔"اشمل کو بلاآخر اربد شاہ کی فطرت سے آگاہ کرنا پڑا تھا۔

وہاٹ ؟ وہ مجھے نقصان پہنچائے گا پر کیوں ؟ اینڈ بائے داوے میں کوئی اکلوتی" جرنسلٹ نہیں ہوں جو اس نیوز کو ور کرونگی میں نہیں تو کوئی اور چلا جائے گا، کتنے سو لوگ اسکو کوور کریں گے تو کیا وہ سب کو نقصان پہنچانے جارہا ہے ؟" ارشم کو اشمل کی نرالی منطق غصہ دلا گئی تھی جب وہ اسکا بازو تھامے اپنے سامنے بیڈ پر بٹھا گئی تھی۔

مجھے نہیں پتا کہ وہ اوروں کے ساتھ کیا کرتا ہے بٹ وہ آلریڈی مجھے دو ٹائم" تھریٹ کر چکا ہے۔ پلیز ارشم میں مام اور تم پہ کوئی رسک نہیں لے سکتی۔۔۔" اشمل کا بس نہیں چل رہا تھا ارشم کے پاوں میں بیڑیاں ڈال دے۔

اوہ گاڈ، اشمل خان تم کب سے رشتوں کو لے کر کمزور پڑنے لگی ہو، یو گون"

ماڈ، ڈوڈ۔۔۔ دیکھو میرے چینل سے بار بار کال آرہی ہے آئی ہیو ٹو گو

بائے۔۔ بائی۔۔۔" وہ اشمل کی بے فیض کی فکروں پر طنز کرتی پیار سے اسکے

گال سہلائے وہاں سے نکل جبکہ اشمل اسے بتا ہی نہیں پائی کہ چاہے وہ خود کو

جتنا، سرخود اور لاپرواہ ثابت کرے پر سچ تو یہ تھا اسے بھی رشتے پست کرتے

تھی تبھی تو وہ اتنا بڑا سودا کر کے یہاں آن بیٹھی تھی۔ وہ بے چینی سے

، اپنے نفاست سے بنائے گئے ناخن چباتے انکا ناس مار رہی تھی۔ آج پہلی بار

وہ ارشم کو لے کر اس حد تک بے چین رہی تھی۔ رئیسہ بھی اسکا موڈ نوٹ

کر رہی تھیں پر کچھ کہے بغیر سب نوٹس کر رہی تھیں۔

●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●

●●●

ارشم کی گاڑی کو کسی نے ہٹ کیا تھا وہ، رئیسہ کو انتہائی افسردگی سے بتا رہی تھی جب اشمل گھر میں داخل ہوئی۔رات گئے نائٹ شفٹ بھگتا نے کے بعد یہ خبر کوئی اعصاب شکن تھی۔

منع کیا تھا میں نے کہ اس شخص کے معمالات سے دور رہو پر تم نہیں مانی" ،کیوں مانو گی میری کوئی بعد جب کوئی ویلیو میٹر نہیں کرتی ہو گی۔۔۔"اشمل کی چلاتی آواز پر رئیسہ اور ارشم چونکی تھیں۔

اشی کیا ہوا؟ کس شخص کے معمالات کی بات کر رہی ہو تم؟"رئیسہ نے کچھ" پریشانی سے ان دونوں کا چہرہ دیکھا تھا جب اشمل کو احساس ہوا کہ جن سے وہ سب کچھ چھپا کر انہیں کسی تکلیف سے بچانا چاہتی تھی وہ خود انکی تکلیف کا سبب بن رہی تھی۔

کچھ نہیں مام، آپ لوگ اپنا بریک فاسٹ انجوائے کریں۔۔۔"وہ الجھی سی" اپنے روم کی طرف بڑھ گئی۔ایک بھرپور شاور لینے کے بعد بھی اعصاب، پر سوار بے چینی ختم نہیں ہوئی تو وہ واپس سے باہر آئی تھی۔وہ نہیں جانتی تھی ارشم نے رئیسہ کو کیا کچھ بتایا ہے پر اسوقت اسکے اعصاب پر کوئی جنون سا سوار تھا جبھی وہ پھر سے اپنی گاڑی لیئے باہر نکل گئی تھی ادھر ارشم نے ماں کو من گھڑت قصوں سے بہلایا تھا۔اربد شاہ، ابھی بریک فاسٹ کرنے میں ہی

مصروف تھا جب اسکے ملازم نے اسے اشمل کی آمد کی اطلاع دی

تھی۔اسوقت اسکی آمد چونکانے والی تھی۔

ان سے کہیں ویٹ کریں، ہم بریک فاسٹ کے بعد ان سے مل لیں

گے۔۔۔"اربد شاہ نے کچھ رکھائی کا مظاہرہ کیا تو ملازم نے اسکے حکم کی تعمیل

کی تھی پر زیادہ دیر نہیں۔اشمل خان بھلا کہاں کسی کے بہلاوں میں آنے والی

تھی جب،اربد شاہ نے تیز ہوا کے جھونکے کی مانند آتی لڑکی کو دیکھا اور پھر

گہری سانس بھرتے ملازموں کو وہاں سے جانے کا اشارہ کیا تھا۔وہ جانتا تھا

کہ اشمل خان کو رہن سہن کیسا تھا لیکن اسوقت اعصاب چٹخنے لگے تھے

اسے،ریشم کے دھاگے سے بنے ٹاپ اور ڈھیلے ڈھالے رف سے ٹراؤزر میں

بنا دوبٹے کے دیکھ کر۔

تم، تم خود کو سمجھتے کیا ہو اربد شاہ؟ ہاں تمہارا جو دل چاہے تم کرو گے؟ کسی کو"

جیل ڈالو، کسی کو اغوا کرلو، کسی کی گاڑی ہٹ کرا کے اسے ڈرانے کی کوشش

کرو یہی آتا ہے نا سب تمہیں کرنا اپنی سیٹ کا ناجائز فائدہ اٹھاتے شرم تو نہیں

آرہی ہو گی نا تمہیں۔۔۔"اشمل نے اسکے سامنے پڑی پلیٹر کو ہاتھ مار کر ایک

طرف کرتے اپنا غصہ گویا اسے اسقدر پر سکون انداز میں کھانا کھاتے دیکھ اور

بڑھا تھا۔اربد شاہ نے خاموشی سے اسکے تیور ملاحظہ کیئے یقیناً یہ غصہ، بسام شاہ

کے جیل جانے پر ہے؟ اسنے چٹختے حواس کو قابو کیا اور اپنی نشست سے

کھڑے ہوتے اسکا ہاتھ تھامے اور اسے اپنے ساتھ لیئے اپنے روم کی طرف

بڑھا۔

چھوڑو میرا ہاتھ اربد شاہ، تم کتنے جھوٹے شخص ہو تم نے کہا تھا تم اسے کوئی"

نقصان نہیں پہنچاؤ گے پھر بھی تم نے یہ چال چلی۔۔۔"وہ اسکی گرفت میں

مقید اپنا ہاتھ چھڑانے کی تگ و دو کرتی چلائی تھی جب اربد شاہ نے اسے اپنے روم میں لا کر چھوڑتے دروازہ سختی سے بند کیا تھا۔

"کیا بد تمیزی ہے یہ اربد شاہ تم۔۔۔"

شٹ اپ اشمل خان تمہاری ہمت کیسے ہوئی یوں منہ اٹھا کر یہاں آنے کی؟" وہ جو کوئی اور مسائل لائی تھی، اربد شاہ کو کسی اور ٹریک پر دیکھ مزید تلخ ہوئی۔

اگر تمہیں یاد ہو تو ہر بار تم ہی نے مجھے یہاں کا راستہ دکھایا ہے اور تم جو کچھ" کر رہے ہو اسکی باز پرس کرنے کا بھی کوئی حق نہیں ہے مجھے؟ وعدہ خلاف منافق شخص ہو تم۔۔۔" اشمل خان ہر گز اسکے رعب میں آنے والی نہیں تھی۔

کیا وعدہ خلافی کی ہے میں نے ؟" اربد شاہ جانتا تھا وہ کیا بولنے والی ہے یقینا" بسام شاہ کا عشق اسے یہاں کھینچ لا یا تھا جبکہ اسکی سوچوں کے بر عکس وہ اسکے سینے پر دونوں ہاتھوں کی مدد سے گزند پہنچاتی اسے خونخوار تیوروں سے گھورنے لگی تھی۔۔

ارشم کو چوٹ پہنچا کر تم کیا ثابت کرنا چاہ رہے تھے ؟ جبکہ ہماری ڈیل ہوئی" تھی تم میری فیملی کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤ گے۔۔۔" اشمل کی بات پر وہ چونکا تھا۔

کیا مطلب اس بات کا؟ میں نے ارشم کو چوٹ پہنچائی ہے ؟" اربد شاہ کی" تیوری پر بل پڑے تھے۔

"ہاں تم نے، تم نہیں چاہتے تھے کہ وہ بسام شاہ کے کرتوتوں کو لکھے اسلیئے تم نے اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کی محض ہمیں ڈرانے کیلیئے نا؟ دیکھو اربد شاہ اگر تم مجھے ضد دلانے کی کوشش میں ہو تو میں بھی اپنا ہر وعدہ بھول کر تمہارا سچ دنیا کے سامنے لے آؤنگی اور۔۔"

"اشمل، بی۔ ہیو یور سلیف۔۔۔ میں نے ارشم کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا اور اگر تم نے اسی طرح میری ذات پر الزام تراشی جاری رکھی تو ہاں میں بہت جلد اسے نقصان پہنچا ضرور سکتا ہوں لیکن اتنا بھی یاد رکھو تمہارے کیئے کی سزا یقیناً کسی بے گناہ کو دیتے ہوئے مجھے برا تو لگے گا پر تم یہی چاہتی ہو تو ایسے

ہی سہی۔۔۔یقیناتم یہاں ارشم کا بہانہ لے کر بسام شاہ کیلیئے آئی ہو

"رائٹ۔۔۔۔

وہ ہتھے سے اکھڑتے اشمل کے سلیولیس بازوں کو اپنی گرفت میں کیئے دھاڑ

رہا تھا جبکہ اسکا چہرہ بات کرتے ہوئے بار بار،اربد شاہ کے چہرے سے مس

ہو رہا تھا پر اتنی ہیجانی کیفیت وہ دونوں ہی اس چیز پر توجہ نہیں دے پائے

تھے۔

جھ۔۔جھوٹ، جھوٹ بول رہے ہو تم، تم نے ارشم کی گاڑی کا ایکسڈینٹ"

"کرایا ہے اور۔۔

اشمل خان ابھی ایک اور فضول لفظ نہیں بولنا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔" اربدا سکی بار بار کی ایک رٹ پر ژچ ہوا تو وہ اسکے خونخوار تیوروں سے خائف ہوتی واپس پلٹی تھی اور دروازے کے پاس پہنچ کر ایک بار مڑ کے اسے دیکھا۔

دور رہو تم میری فیملی سے اربد شاہ، ورنہ یہ معاہدہ توڑتے مجھے ایک منٹ" نہیں لگے گا اور ہاں اگر بسام شاہ کو اس نکاح کی حقیقت معلوم پڑ جائے تو سوچنا تمہاری بہن کا کیا ہو گا۔۔۔" وہ جذبات میں کچھ زیادہ بول گئی۔

وہ ماجرا جسکی حقیقت زرا بھی نہ تھی صرف اربد شاہ کو سنوانے کیلیئے وہ خود ہی اس میں رنگ بھرنے لگی تھی۔ اربد شاہ ایک پل کو بلکل ماؤف ہوا تھا۔ کہاں

تو وہ لڑکی بسام شاہ سے محض دوستی کی دعویدار تھی اور کہاں اتنا گھمنڈ کے حوریہ شاہ کے مستقبل کا فیصلہ وہ اپنے ہاتھ میں لے رہی تھی۔اسے غائب دماغ دیکھ وہ جس تیزی سے آئی تھی اتنی ہی تیزی سے باہر نکل گئی تھی جبکہ اربد شاہ کے پاس جیسے سوچوں کا گھنا جنگل منتظر تھا۔ادھر ارشم کی شادی کی تیاریاں شروع ہوگئی تھیں۔طلحہ اور اسکی فیملی شارجہ سے پاکستان آچکی تھی۔اربد شاہ نے فلحال،اشمل خان سے بھڑنے کے سارے ارادے ملتوی کیئے اپنے کام پر فوکس کیا ہوا تھا جب،اسے اپنی کسی کانفرس کیلئے شہر سے باہر جانا پڑا تھا،پر وہ مطمئن تھا کہ کم از کم اشمل خان بسام سے رابطے کی کوئی نئ بے وقوفی نہیں کرے گی ایسے میں جب ارشم کی شادی سر پر آن کھڑی تھی۔۔

●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●

●●●

رئیسہ، کسی کام کے سلسلے میں گھر سے باہر تھیں جب ملازم نے بسام شاہ کی آمد کی اطلاع دی۔ایک لمحے کو خیال اگر جوار بد شاہ کو معلوم پڑ گیا کہ وہ بسام سے ملی ہے تو؟ لیکن سر جھٹکتے بناوہ آنے والی آفت سے پہلے نمٹنے کا سوچا تھا ویسے بھی وہ کونسا چور تھی جو بسام شاہ سے چھپتی پھرتی؟

کیسے ہو بسام؟" وہ انتہائی نارمل تاثرات لیئے اسکے سامنے تھی جبکہ، بلیک" سلیو لیس ٹخنوں سے زرا اوپر کو آتی لانگ سکرٹ میں موجود لڑکی نے، بسام شاہ کے دل ودماغ کو ایک بار پھر سے زیر کیا تھا۔

یہ سب کیا ہے اشمل ؟"اس نے سیل میں موجود بھیجا اسکا نکاح نامہ ،اشمل" کے سامنے کیا تو وہ گہری سانس بھرتے خود کو ہر طرح کے سوالوں کیلئے تیار کرنے لگی۔

آفکورس اربد اور میرا نکاح نامہ ،ایکچوئلی میں تمہیں بتا ہی نہیں پائی"

"کہ ۔۔۔۔

تم جیسی گھٹیا، کم ظرف ،دولت کی ہوس ماری لڑکی میں نے آج تک نہیں" دیکھی اشمل خان۔ مطلب کہ واہ کیا کہنے تمہارے ،جب یہ پتا چلا کہ اربد شاہ ،اسٹیٹس ،نام ،مرتبے اور دولت میں بسام شاہ سے کئی گنا زیادہ بڑھ کے ہے تو "جھٹ سے اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔۔

بسام شاہ نے بنا اسکی کوئی بات سنے ،اس پر الزامات کی بوچھاڑ کی تو وہ بھونچکی رہ گئی جبکہ گھر میں کسی مرد کی اتنی اونچی آواز سن ارشم بھی باہر آئی تھی۔ایسا لگ رہا تھا کہ بسام شاہ کا بس نہیں چل رہا تھا اپنے سامنے ٹھہری لڑکی کا قتل کر دے۔بنا اسے صفائی کا موقع دیئے وہ اسے بے تحاشہ سنائے جا رہا تھا اور وہ منہ پہ قفل لگائے اسکا ہر رکیک الزام سہہ رہی تھی۔

"تمہیں کیونکر لگا بسام شاہ کہ میں اربد شاہ اور تمہارے سٹیٹس کی وجہ سے اسکی طرف مائل ہوں؟ جبکہ میرے لیئے تمہارہ حثیت ایک دوست سے بڑھ کر کبھی نہیں ہوئی۔۔۔"انتہائی پر سکون انداز میں اس نے بسام شاہ کے الزام کو مسترد کرنے کی بجائے اسکی حثیت کلئیر کی تو وہ مٹھیاں بھینچ گیا۔

"پر تم یہ جانتی تھی نا اشمل خان کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں اسکے باوجود تم
نے میرے بھائی۔۔۔"

"ایکسکیوز می، بسام شاہ مجھے کبھی اسکا الہام نہیں ہوا کہ تم مجھے لے کر کن
خوشفہمیوں کا شکار ہو اور ویسے بھی ارید شاہ کے تم بھائی ہو یہ بات جان کر ہی
میں نے تمہیں ویلیو دی تھی، تم سے دوستی کی ورنہ تم میری فرینڈ لسٹ میں
کہیں اگزسیسٹ نہیں کرتے تھے بسام شاہ۔۔۔" اشمل نے گویا اسکی محبت
کو ناگواری کا چولا پہنایا۔

"جھ۔۔جھوٹ بول رہی ہو تم اشمل خان، تم ہر بات جانتی تھی، سب کچھ
جانتی تھی میرے بارے میں اسکے باوجود تم نے مجھ سے کھیلا میرے جذبات
سے کھیلا۔بے تحاشہ محبت کرنے لگا تھا میں تم سے لیکن

اب۔۔۔اب۔۔۔ میرے انتقام، میرے قہر کیلئے تیار رہنا اشمل خان، بہت غلط جگہ پنگا لیا ہے تم نے۔۔۔" بسام نے ہاتھ میں پکڑا اسیل مٹھی میں بھینچتے ایک نظر اسٹیرز پر ٹھہری ارشم پر ڈالی اور فوں فوں کرتا باہر نکل گیا تھا۔ اشمل طویل اعصاب شکن جنگ سے ہارتے، بے ساختہ صوفے پر ڈھے سی گئی تھی۔ اس نے کبھی بسام شاہ کو کوئی آس، کوئی امید نہیں دلائی تو پھر کس بنا پر وہ اتنا بول گیا تھا؟ وہ تو اسکا بویا کاٹ رہی تھی ورنہ، ارید شاہ جیسے کرپٹ پولٹیشنز سے تو وہ کوسوں دامن بچا کر چلتی تھی۔

اشی تم نے اسے بتایا کیوں نہیں کہ ارید شاہ نے فور سفلی تم سے نکاح کیا" ہے؟ وہ اتنا بول کے چلا گیا اور تم خاموشی سے سنتی رہی کیوں؟" ارشم کے ضبط کا پیمانہ لبریز ہوا تو اسے شانوں سے تھامے جھنجھوڑا تھا۔

"میں کوئی بدنامی مول نہیں لے سکتی رش۔۔۔اگر کل طلحہ بارات لے کر خان ہاؤس کی چوکھٹ پر نہ آیا تو کیا منہ دکھائیں گے ہم زمانے کو؟ مما۔۔ٹوٹ جائیں گی رشم۔میں ایک آوارہ پنچھی کی چاہتوں کو کس بنا پر پورا کروں بتاؤ رشی۔۔۔۔صرف اس لیئے کہ بسام شاہ مجھ سے محبت کرتا ہے حالنکہ اصل گناہ کا مرتکب وہ ٹھہرا ہے، کسی اور کے نکاح میں رہتے ہوئے بھی وہ میرا طلبگار بن بیٹھا ہے تو میں اسکا ساتھ دے کر خود کو اور سب کو سولی پر کیوں لٹکاؤں آخر؟ "

اشمل کی آواز میں پہلے جیسی اکڑ اور مضبوطی نہ تھی۔

"اور وہ جو انتقام لینے کی بات کر رہا ہے ؟اگر ارد شاہ کے ڈر میں مبتلا رہتے تم نے بسام شاہ کے ہاتھوں کو کوئی نقصان اٹھالیا تو؟"ارشم کو بسام شاہ کی سرخ

آنکھوں سے بے تحاشہ خوف آرہا تھا جو ایک دنیا تہس نہس کرنے کو تیار نظر آتی تھیں۔

میں اربد شاہ کے ڈر میں مبتلا نہیں ہوں رشی لیکن مجھے اپنی فیملی کی فکر ہے" اور ویسے بھی اربد شاہ کے ہاتھ میں بسام شاہ کی ڈور ہے اس نے وعدہ کیا ہے وہ ہماری فیملی کو بسام شاہ سے کبھی کوئی نقصان نہیں پہنچنے دے گا۔۔۔" حالنکہ ایسی کوئی امید کن بات ہوئی تو ان دونوں کے درمیان کبھی نہ تھی پر ارشم کو ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتی تھی۔

ہنہ۔۔۔اگر اسے لگام ڈالنی آتیں تو اسے ہی لگام ڈال لیتا یوں ہم سب کو" مشکل میں نہ ڈالتا۔۔" رشم کو ان شاہ زادوں سے نفرت سی ہوئی تھی جبکہ اشمل نے آنکھیں موندے صوفے کی پشت سے ٹیک لگالی تھی۔وہ اربد شاہ کے لاکھ معاہدوں کے باوجود بھی مطمئن نہیں ہو پائی تھی تو ارشم کو کیا گارنٹی

دیتی۔اسوقت وہ کمزور تھی اور خاموش رہنا اسکی طاقت اسلیئے بنا کچھ بولے محض آنے والے دس دنوں کا انتظار کرنا تھا جب رشم، طلحہ کے ساتھ پیا دیس سدھار جاتی اور ایک مہینے بعد حوریہ شاہ، بسام شاہ کے سنگ۔۔۔اسکے بعد وہ آزاد تھی۔وہ آنے والے وقت کے انتظار میں تھی جبکہ رشم، طلحہ کی کال پر اٹھ کر باہر چلی گئی تھی۔

آنے والے دن بے حد مصروف گزرے تھے۔شاید، اربد شاہ کو بسام شاہ کی یہاں آمد کا پتا نہیں چلا تھا ورنہ تو وہ ضرور اشمل پر اپنے شک کے تیر برساتا پر ایسا لگ رہا تھا ایک طوفان کے بعد راوی چین ہی چین لکھ رہا تھا حالنکہ یہ پرسکون خاموشی آنے والے طوفان کا سندیسہ تھی۔رشم کی شادی کی تقریب شروع ہو چکی تھی وہ سب کچھ بھلائے پوری طرح اپنے گھر کی یہ پہلی خوشی سلبریٹ کر رہے تھے جب ارشم کی عجیب و غریب خواہش نے رئیسہ کو

امتحان میں ڈالا وہ چاہتی تھی اسکے پاپا دراب خان بھی اسکی شادی میں شامل ہوں کیونکہ، رئیسہ نے اسکی پھپھو کو بھی انوائیٹ کرر کھا تھا شاید وہ چاہ رہی تھیں کہ اشمل اور ارحم کے درمیان کچھ انڈرسٹینڈگ بڑھ سکے۔ جبکہ انکی بیٹی نے پہلی بار ایسی کوئی ضد کی تھی۔ اشمل کا ریکشن سخت تھا وہ ہر گز دراب خان کو یہاں نہیں چاہتی تھی لیکن رئیسہ نے اسکی پھپھو کو کہہ کر ارشم کی خواہش پہنچائی تو دراب خان جو پاکستان ہی اپنی فیملی کے ہمراہ آیا ہوا تھا لگے بندھے شادی پر آنے کو تیار ہو گیا تھا۔

اشمل انکی آمد کا سن کر تلملائی ہوئی تھی، رشم کا عروسی لباس ترتیب دیتے اسے پارلر کیلئے ریڈی کر رہی تھی۔ اسے پارلر بھجنے کے بعد وہ لوگ بھی میرج حال کی طرف روانہ ہوئے۔

جب اسکا سیل بار بار بج رہا تھا حالنکہ رئیسہ کی طبیعت کی وجہ سے وہیں سب گیسٹس کو دیکھ رہی تھی اور اسکے پاس زرا بھی سر اٹھا کر سیل دیکھنے کی فرصت نہیں تھی مگر بسام شاہ کا نمبر دیکھتے اسے عجیب سی بے چینی گھیرے میں لینے لگی تھی اور اگلے ہی پل اسکی سانس تھم گئی تھی جب اسے ایک انجان نمبر سے کلپ موصول ہوئی جہاں، دلنہا پے کا روپ سروپ لیئے، رشم کسی انجان بیڈروم میں سو رہی تھی۔ کسی انہونی میں مبتلا اشمل خان کا سانس تھما تھا۔

رر۔۔رشم۔۔۔"وہ بے ساختہ چلائی تھی گویا اسے سیل سے ہی جگانے کی" کوشش کی ہو مگر اسکے وجود میں کوئی جنبش نہ ہوتے دیکھ اشمل کے ماتھے پر

تفکر کا جال بکھرا تھا جب اسکا سیل بج اٹھا۔اشمل کے چہرے، ہاتھوں سے پسینہ چھوٹ رہا تھا۔

"میرے انتقام، میرے قہر کیلئے تیار رہنا اشمل خان، بہت غلط جگہ پنگا لیا ہے تم نے۔۔۔"بسام شاہ کی آواز ہتھوڑے کی مانند اسکے حواسوں پر برس رہی تھی۔

Revenge is revenge. No rules, no limitations and no sympathy at all.

نن۔۔۔ نہیں تم ایسا نہیں کر سکتے بسام پلیز۔۔۔"اس نے گڑ گڑاتے ہوئے بسام کا نمبر ڈائل کیا مگر وہ سوئچڈ آف ہو چکا تھا۔

"شش۔۔ شاید یہ۔۔ مذاق ہو۔۔ بب۔۔ بسام اس حد تک نہیں گر سکتا۔۔۔ مجھے پارلر جانا ہو گا۔۔۔ شاید۔۔۔"اشمل کو اسوقت کچھ سجھائی نہیں دے رہا تھا وہ پہلے پارلر گئی تھی۔ وہ اس ویڈیو کی حقیقت کو جھٹلانا چاہتی تھی جو کسی قیامت کی مانند ان بدنامیوں کے سچ کا گڑھا کھود رہی تھی جن سے بچنے کیلیئے اس نے خود کو تیاگ دیا تھا پر قسمت کا یہ کڑا وار اسے ایک بار پھر سے شکست دے گیا تھا۔ وہ بار بار اربد شاہ کے سیکرٹری سے اسکے آفس میں موجود ہر بندے سے رابطہ کرنے کی کوشش میں لگی ہوئی تھی۔

اشمل ،ارشم ابھی تک پارلر سے نہیں آئی ؟ تمہارے باباصاحب ناراض" ہورہے ہیں بیٹا انہیں کسی سیمنار میں جانا ہے اور طلحہ کی فیملی بھی بار بار پوچھ رہی ہے کانٹیکٹ کرواس سے ،اتنی کیئرلیس تووہ کبھی نہیں تھی۔۔۔"

رئیسہ خان ،نے اشمل کو بار بار ہال کے اندر باہر آتے جاتے دیکھ پکڑا تواسکی دھڑکنیں تھمنے لگی تھی۔

وہ۔۔۔وہ راستے میں ہے مام ،ابھی آجائے گی۔۔۔۔"اشمل نے بمشکل" خود کو سنبھالتے جھوٹ بولا تھا۔وہ چاہے جیسی ہی لبرل سوسائٹی کا حصہ کیوں نہیں تھی پر وہاں موجود لوگ بھی تو ایک ٹیپکل سوچ رکھتے تھے جہاں شادی کے دن لڑکی کا غائب ہونا یقینا لڑکی کی تربیت اور اسکے برے کردار سے

منسلک ہوتا تھا۔ وقت نے جیسے پنکھ اوڑھ لیئے تھے اور تیزی سے گزرتا

، محفل میں مختلف چہ مگوئیاں پیدا کر رہا تھا۔

رئیسہ ، کیا مذاق ہے یہ ، طلحہ خود جا کر پارلر سے پتا کر کے آیا ہے ارشم کو"

وہاں سے نکلے پانچ گھنٹے ہو چکے ہیں اور تم ہم سے جھوٹ بولے جا رہی ہو کہ

"اسکی اپائنمنٹ لیٹ ہوئی ہے حد ہے ویسے۔۔۔

طلحہ کی ماں نے رئیسہ خان کو آڑے ہاتھوں لیا تو وہ بے بسی اشمل کو دیکھتیں۔

بھری محفل میں ،رئیسہ کی ذات سے شروع ہو کر ،اسکی بیٹیوں کے نام پر کئی

من گھڑت قصے سر محفل اچھالے جا رہے تھے جن میں سب انکے اپنے ہی

تھے، جبکہ وہ ان سب سے بے پرواہ سی بار بار یاس وامید سے ہال کی انٹرس کو دیکھتی شاید کہ بسام شاہ کو اس پر ترس آگیا ہو۔ شاید کہ کوئی کا کوئی معجزہ ہو جائے پر ایسا کوئی معجزہ انکی زندگیوں میں لکھا ہی نہیں گیا تھا جبھی وہ شام ،خان ہاؤس کی بیٹیوں کے نام ایک کلنک چھوڑ گئی تھی۔

" اگر یہی سب کرنا تھا تو مجھے یہاں بلوا کر دو لوگوں کے سامنے رسوا ہی کیا رئیسہ خان، میں بھلا بھول کیسے سکتا ہوں کہ تمہاری تربیت کی ہوئی ہیں تمہاری بیٹیاں کچھ اچھا کام کریں گی، جیس بد کردار ماں ویسی ہی بد کردار بیٹی ،ارے بڑی کا تو بہت سنا تھا کہ ماں کا پرتو ہے ویسے خود مختار اور سر خود پر چھوٹی بھی ایسی ہے ؟ عین اپنی شادی کے دن کہیں گلچھرے اڑا رہی ہے حد ہے۔۔۔۔"

شاید رئیسہ لوگوں کی باتوں کی اتنی پرواہ بھی نہ کرتیں جتنا دراب خان کے لفظوں نے گزند پہنچائی تھی۔

"منع کیا تھا رئیسہ کہ اپنی بیٹیوں کو اتنی ڈھیل مت دو، پر نہیں سنی نا، اسی دن کے انجام سے ڈرتا تھا میں۔۔۔" اسوقت وہاب طرین بھی بیٹی کا سہارا بننے کی بجائے اہلیان محفل کا حصہ بنے ہوئے تھے بلکل اجنبی۔ اشمل، اپنوں کے تیروں سے نڈھال ہوتی ماں کا زرد چہرہ دیکھ تیزی سے انکی طرف بڑھی تھی۔

"بس کریں آپ لوگ، کن ثبوتوں کی بنیاد پر آپ سب رشم کیلئے اتنا سب بول رہے ہیں۔ میری بہن ایسی بلکل نہیں ہے سنا آپ لوگوں نے۔ خبردار

اب اگر کسی نے ایک لفظ بھی میری ماں اور، بہن کے کردار پر بولا تھا، ارے آپ سب ہو کون مفاد پرست ، برائے نام کے رشتہ دار، ہمیں آپ لوگوں میں سے کسی کی کوئی ضرورت نہیں ہے اسلیئے برائے مہربانی جلتی پر تیل کا کام مت کریں آپ لوگ۔ ہو گیا تماشہ ختم جائیں یہاں سے سب۔۔۔" اشمل کو تو پہلے بھی کبھی کوئی غلط بات برداشت نہیں تھی آیا اسوقت جب وہ لوگ زندگی کے انتہائی نازک موڑ پر تھے۔

صحیح کہا لڑکی ہمیں اب یہاں رکنا بھی نہیں ہے، ویسے بھی اب ارشم آ بھی" جائے تو کیا گارنٹی ہے کہ وہ پاکدامنی سے آئے گی، آنکھوں دیکھی مکھی بھلا کون نگلتا ہے، چلو طلحہ۔۔۔" طلحہ کی ماں نے طلحہ بنے بیٹا کا ہاتھ تھامتے باہر کی جانب قدم بڑھائے تو رئیسہ آہیں بھرتے انہیں رکنے کی کوشش میں آگے

بڑھی تھی پر زبان شاید لاچار ہو گئی تھی وہ کچھ بول ہی نہیں پائیں اور پہلے قدم پر زمین بوس ہوئیں۔

مما۔۔۔"اشمل نے چیختے ہوئے انہیں سنبھالنا چاہا تو وہاب طرین بھی بیٹی" کی محبت میں گرفتار آگے بڑھے البتہ باقی سب لوگ ابھی بھی ایک حد میں کھڑے تھے۔۔۔

اشمل بے بسی کی مورت بنی اپنی ماں کو اٹھا کر آگے بڑھتے وہاب طرین کے پیچھے بھاگ رہی تھی، اپنی بہن اور ماں کیلئے آسانی کی ڈوریاں سلجھاتے وہ اسطرح ارشم کا نصیب بگاڑ بیٹھی تھی۔

ڈاکٹر میری مام۔۔۔"اسوقت وہ ایمر جنسی میں ہر ڈاکٹر کے پیچھے بھاگ رہی تھی جبکہ دنیا کے دکھاوے یا انسانیت کے ہاتھوں مجبور اسکے ماموں، پھپھو اور دراب خان بھی وہاں موجود تھے۔

"ایم سوری مس اشمل، ایکچو ئلی آپکی مام کا کینسر بہت بگڑ چکا ہے، ہمارے کئی بار کے کنسرن کے باوجود انہوں نے پراپر ٹریٹمنٹ پر دھیان نہیں دیا اور اسوقت جب، ذہنی صدمے کا شکار ہیں انکا پورا جسم ان دو بیماریوں میں پوری طرح جکڑا پیرالائز ہو چکا ہے، ہم مکمل یقین سے کچھ نہیں کہہ سکیں گے اگر وہ اپنا ٹروما بھی ریکور کریں تو بھی انکے زندگی ہارنے کے۔۔۔۔۔۔۔"ڈاکٹر اشمل کو مکمل تفصیل سے آگاہ ہوتے لحظہ ایک کو چپ ہوئی تو اشمل کو لگا اسکی سانس بند ہونے کو تھی رئیسہ اتنی بڑی بیماری سے تن تنہا لڑتے آج اس مقام

پر تھیں کہ کوئی امید کچھ رمق باقی نہیں بچی تھی۔اس نے بے ساختہ سہارے کو دیوار کو تھاما پر اسے سہارے لینے نہیں آتے تھے جبھی ولڑ کھڑائی سی زمین بوس ہونے کو تھی جب ڈاکٹر نے اسے سہارا دیا۔

اشمل آر یو اوکے۔۔۔"ارحم بھی آگے بڑھا تھا اس نے ڈبڈبائی نظروں" سے وہاں موجود لوگوں کو دیکھا۔شاید پھپھو اور ارحم ابھی ہی آئے تھے۔وہاب طرین بھی در گور حالت میں ٹھہرے تھے انکی بیٹی اپنے ہاتھوں سے زندگی ہارنے جا رہی تھی وجہ خواہ کوئی بھی تھی۔ایک دم سارا ماحول سوگوار ہوا تھا جیسے وہاں موت واقع ہوئی ہو۔

رئیسہ کو کچھ دیر کیلئے ہوش آیا تو اس نے رشم کو پکارا پر وہاں ابھی بھی اشمل ہی تھی۔انکا نازک دل مزید کوئی سوچ برداشت نہیں کر پایا تھا اور وہیں وہ اس صدمے میں زندگی ہار گئیں۔

اشمل نہیں جانتی اسوقت کون کون اسکا سہارا بنا، کس نے کیا بولا اس نے پتھرائی آنکھوں سے ،اپنے ننھیال کو رئیسہ کی آخری رسومات کرتے دیکھا تھا۔اور پھر سوئم کے بعد آہستہ آہستہ گھر خالی ہوتا گیا البتہ دراب خان وہاں موجود تھے مکمل حق سے ،وہ اشمل اور رشم کے باپ ہونے کی وجہ سے یہاں تھے۔

پھر ایک صبح رشم لوٹ آئی تھی۔ ہنوز عروسی لباس اسکے تن پر سجا تھا، البتہ دلنہاپے کے رنگ وسروپ کی کوئی رمز اسکے چہرے پر باقی نہ تھی۔ وہ خالی خولی نظروں سے دیواروں کو تکتے ان سے اپنے نصیب کی سیاہی پر سوال گو تھی پر یہاں تو زندگی میں تاریکی چھائی ہوئی تھی، وہ اشمل جو پتھر دل کے ساتھ اب تک سب واقعات دیکھ رہی تھی بہن کے آتے ہی ٹوٹ کے بکھری تھی۔

سب ختم ہو گیا ارشم، سب ختم ہو گیا سب۔۔ کچھ میری وجہ سے ختم" "ہو گیا۔۔۔۔۔

وہ ارشم کے گلے لگی بچوں کی طرح سسک رہی تھی جب صدماتی حالت میں گھر کی ویرانیاں اور خود پر بیتی قیامت کا اندازہ صحیح سے اب کر پائی تھی۔ پھپھو اور ماموں کی فیملی کو اسکے آنے کی خبر ہوئی تو گویا، ہمدردی کی آڑ میں اسکے غائب ہونے کی وجہ پوچھنے آئے تھے اور وہ پاگلوں کی طرح ہر ایک کو اپنی صفائیاں دیتی پھر رہی تھی پر کون کرتا اسکے سچ پر یقین کہ وہ جیسی گئ تھی ویسے ہی تو لوٹ آئی ہے۔ سب کے چبھتے سوالوں اور اغوا کی بات پر چہ مگوئیاں اسے بھی ادھ موا کرنے لگی تھیں۔ رئیسہ تو پھر بھی بہادری سے دو جنگیں لڑتے ہوئے زندگی ہاریں پر اسے لگتا تھا وہ کسی کا یہ روپ سہہ نہیں پائے گی۔ اشمل کی نسبت وہ فیملی کے لوگوں سے ہمیشہ بہترین تعلق واد وار میں رہی تھی پر آج سب کچھ بدل گیا تھا سب اجنبی ہو گئے تھے۔

محض ایک ضد اور انتقام کی خاطر، اسے چار دن گھر سے دور رکھا گیا، عین اسکی بارات کے وقت اسے اغوا کیا گیا تھا۔ وہ جو پارلر میں ریڈی ہونے بعد، ڈرائیور کا انتظار کر رہی تھی انکی آمد کا سن کر باہر آئی تھی اور پھر اگلے ہی پل، بلیک وین میں سوار شخص نے آگے بڑھتے اسکے منہ پر ہاتھ رکھا جسکے بعد، دن سے شام اور پھر صبح کیسے ہوئی اسے کچھ اندازہ نہ تھا ماسوائے اسکے کہ ایک ہی پل میں وہ کیا سے کیا ہو گئی تھی۔ اشمل اپنی جگہ منہ چھپائے پھر رہی تھی اور محض آفتوں کا یہ دور یہی ختم نہیں ہوا تھا جب وہاب طرین نے، کورٹ مین فائل دائر کرتے اپنی بیٹی کی ساری جائیدار اپنے نام واپس کرنے اور کچھ ٹھوس وجوہات و دلائل میں قانونی اور غیر قانونی طور پر اپنا گھر ، بزنس شئیرز واپس لیتے ہوئے اشمل اور ارشم کو تقریبا گھر سے بے دخل ہی کر دیا تھا۔

●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●

●●●●

وہ شخص جسکی وجہ سے سارا شہر اجڑا تھا جب ایک ہفتے بعد لوٹ کر آیا تو رضوان سے سارے حالات جانتے اسے شدید شاک لگا تھا۔

رشم کے اغوا میں کس کا ہاتھ تھا رضوان ؟" اسے اشمل اور اسکی فیملی " ٹریجڈی پر دکھ ہوا تھا۔

سر یقین سے تو نہیں کہہ سکتے لیکن۔۔۔ لیکن ہمیں شک ہے اس میں بسام"
شاہ انولو ہو سکتا ہے۔۔۔" حالنکہ رضوان سب یقین سے ہی کہہ رہا تھا مگر
اربد شاہ کے سامنے اسکے بھائی کا ذکر ان معنوں آسانی سے سنہیں کر سکتا تھا۔
وہاٹ ربش، بسام اتنا غلط کیسے کر سکتا ہے، تم اپنے آدمیوں کو اسکی انسوٹی"
گیشن پر لگاؤ اور ہاں، خان ہاؤس کی کیا پراگریس ہے؟" یقیناً یہ وقت اشمل
سے ہمدردی جتانے کا تھا جبکہ رضوان وہاں گزرتے ہر حالات سے اسے آگاہ
کر رہا تھا جب وہ کڑے دل سے خان ہاؤس چلا آیا تھا۔ ہر طرف سناٹوں کا راج
تھا جب، ایک طرف سے آتی آوازوں پر وہ چونکا۔ باہر کوئی سیکیورٹی گارڈ
ملازم کوئی بھی تو نہ تھا اسلیئے اسے بنا کہے سنے یہاں ایسے آنا پڑا تھا۔
دیکھو اشمل بیٹی، تمہارے اس مشکل وقت میں تمہارے ننھیال نے بہت"
خود غرضی کا مظاہرہ کیا ہے لیکن ہم کیسے اپنے خون کو تنہا چھوڑ دیں اور پھر

تمہاری ماں کی بھی تو یہی خواہش رہی ہے نا کہ وہ تمہیں اور ارحم کو ایک ساتھ دیکھیں۔میں بھائی صاحب کو راضی کر لونگی،وہ رشم کو اپنے ساتھ لیجائیں گے اور تم بھی سب کچھ بھلا کر ارحم کے ساتھ نئی زندگی شروع کرنا بیٹی،میں بس یہی چاہتی ہوں بھائی صاحب کی موجودگی میں تم دونوں کا نکاح ہو جائے۔۔۔"

وہ خاتون جو کوئی بھی تھیں،اسکی باتیں اربدشاہ کے ماتھے پر سلوٹیں ڈال گئی تھیں۔یہ ادراک کہ اشمل اسکی بیوی ہے اور کسی دوسرے شخص سے اسے شادی پر راضی کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اسکے تنے اعصاب پر بھاری بوجھ کی طرح پڑے لگا تھا۔اس نے سختی سے مٹھیاں بھینچنی چاہیں جب مخالف سمت سے آتے شخص پر اسکی نگاہ پڑی تھی۔

اربد شاہ صاحب، آپ یہاں؟" مقابل انتہائی تحیر زدہ نظروں سے اس ہیلتھ منسٹر کو بنا پروٹوکول سامنے دیکھ رہا تھا۔ اربد شاہ کیلئے یہ آکورڈ مومنٹ تھا۔

جی، وہ۔۔۔ڈاکٹر اشمل خان سے ملنا تھا انکی والدہ کی خبر سنی تو"
بے حد افسوس ہوا۔۔۔" اربد شاہ نے بمشکل پروفیشنل اور فارمل انداز اپنایا تھا۔

جی۔جی شاہ صاحب، آپ بیٹھیں میں انہیں بلا کر لاتا ہوں۔۔۔" ارحم تیزی" سے مذکورہ کمرے کی طرف گیا جہاں سے ان خاتون کے بولنے کی آوازیں آرہی تھیں۔اربد شاہ کی یوں بے وقت کی آمد پر وہ چونکی، پر نفرت وذلالت کا

سیلاب تھا جو وہ شخص انکی زندگیوں میں لایا تھا یقیناوہ اسے خوب کھری کھوٹی سنانے کے ارادے رکھتی تھی لیکن پھپھواور ارحم کی وجہ سے وہ مارے ضبط کے سر ہاتھوں میں تھام گئی۔

"میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے تم پلیز انہیں منع کردو، جو فارمیلٹز ہیں وہ آپ لوگوں سے کنسول کرلیں۔۔"اشمل بنار کے ہی اس کمرے سے نکلتی ارشم کے روم کی طرف بڑھ گئی تھی جس نے خود کو تنہائیوں میں مقید کرر کھا تھا۔

" اب کیوں آئے ہیں وہ یہاں ؟ کیا ابھی بھی کوئی بدنامی کا داغ رہتا ہے جوان شاہ زادوں نے ہمارے نام کرنا ہے ؟"

اشمل تو نہیں البتہ ارشم نے اپنے روم میں آتی اشمل کو مخاطب کیئے اس شخص کی آمد پر ناگواری کا اظہار کیا تو وہ اسے خاموش نظروں سے دیکھنے لگی تھی۔

یہی، یہی تمہاری خاموشی، اسی بزدلی نے ہمیں یہ دن دکھائے ہیں اشمل پر" میں اب چپ نہیں رہنے والی ہوں سنا تم نے۔ ساری دنیا کو چیخ چیخ کر ان شاہ "زادوں کی اصلیت بتاؤ نگی میں۔۔۔

ارشم انگلی اٹھائے اسے وارن کرتی دروازے کی اور بڑھی تو اشمل نے سر کو جھکا لیا تھا۔ اس سے زندگی کی یہ پہلیاں سلجھ ہی نہیں پا رہی تھیں۔ پر ابھی ارشم کے نام سے داغ ہٹے نہیں تھے اور اگر پھپھو کو اسکے اور اربد شاہ کے تعلق کی بھنک پڑتی تو وہ بھی طوفان اٹھاتیں۔ یہ برائے نام کی ہمدردی جو

انہیں بھتیجیوں سے ہے وہ بھی ختم ہو جاتی۔ اربد شاہ تک اشمل کا جواب پہنچ گیا تھا وہ مارے ضبط کے وہاں سے چلا گیا تھا۔

●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●

رفتہ، رفتہ زندگی اپنی ڈگر پر آنے لگی تھی، اشمل کو واپس سے ہاسپٹل جوائن کرنا پڑا تھا۔ اربد شاہ کو اسکی کام پر واپسی کی خبر ملی تو وہ اس سے ملنے ہاسپٹل آن پہنچا تھا کیونکہ گھر پر ہمہ وقت کوئی نا کوئی اجنبی موجود ہی رہتا تھا۔

"آیئے، آیئے مسٹر شاہ۔۔دروازے پر کیوں رک گئے ہیں آپ؟اگر ہماری بربادی کو ہماری چوکھٹ پر چھوڑ کر گئے ہیں تو آپکو بنا تماشہ دیکھے یوں پیچھے رہنا زیب نہیں دیتا، آیئے نا آپ ہمارے بدنامیوں کا تماشہ دیکھنے۔۔"

اشمل کی سرد و سپاٹ آواز پر وہ گہری سانس بھر کے رہ گیا تھا۔یہ لہجے کی تلخی یقینا گزشتہ حالاتوں کی دین تھی۔خوشگوار موڈ میں تو وہ پہلے بھی کبھی نہیں ملے تھی لیکن ابھی تو لگ رہا تھا جیسے وہ آگ ہی برسانے کو تیار تھی۔اربد شاہ نے سیکیورٹی پروٹوکول کی مد میں چہرے پر ماسک لگا رکھا تھا اسکے باوجود وہ کتنی آسانی سے اسے پہچان گئی تھی۔بھلا اسے پہچاننا اتنا مشکل بھی کہاں تھا جسکی آنکھوں سے ٹپکتی منفردیت اسے صف اول لاتی تھی اور ہمیشہ ہی وہ آنکھیں سرخی مائل تفکر سے پر نظر آتی تھیں۔

"میں جانتا ہوں اشمل جو صدمہ تم نے اور تمہاری فیملی نے سہا اسکا تا عمر کو مدوا نہیں لیکن مجھے زرا اندازہ نہیں تھا کہ میری غفلت کا یہ انجام ہو گا۔۔"اربد شاہ نے مجرمانہ انداز میں اسکے سامنے پڑی کرسی کے ہتھے پر ہاتھ رکھے تھے۔اشمل نے نفرت و تنفر سے رخ پھیر لیا تھا۔

" تو ابھی یہاں کیا کرنے آئے اربد شاہ، ابھی بھی اسی غفلت میں رہیں تا کہ ،آپکا عیاش بھائی ہماری بدنامی کا کوئی اور سامان کر لے۔۔"اشمل خود کو بے بسی کی آخری انتہا پر دیکھ رہی ورنہ کہاں وہ کسی کو کھاتے میں لانے والوں میں سے تھی۔

ایسا کبھی نہیں ہونے والا اشمل ،یقین کریں میں ہر کوشش کرنے کو تیار "

"ہوں آپکی بہن کے ساتھ ہوئی زیادتی کا مدوا کرنے کو اور۔۔۔

"کس، کس چیز کا مدوا کرو گے تم ہاں ؟ بولو کس چیز کا مدوا کرنا چاہ رہے ہو آخر

تم ؟ کیا تم میری بہن کے دامن پر لگا داغ مٹا سکتے ہو ؟ کیا تم

"میری۔۔۔ مما۔۔۔۔ مما کو واپس لا سکتے ہو۔۔۔

وہ جو کسی مضبوط پلر کی طرح کھڑی ہوتی اسکے مقابل آئی تھی ،اسکے حواس

زیادہ دیر چٹان نہیں بن پائے۔ماں کا ذکر کرتے اسکے وجود میں لرزہٹ پیدا

ہوئی تھی اور وہ سر جھکائے آنسوؤں پینے لگی۔ایک احساس ندامت تھا جو اسے

پوری طرح گھیرے رہتا کہ ،ارشم کی اجڑی زندگی اور اسکی ماں کی ڈیتھ میں

سارا قصور اسکا تھا۔اگر وہ بسام شاہ سے کبھی کوئی ربط نہ بناتی تو معمالات اس حد تک کارخ اختیار کبھی نہ کرتے۔اربد شاہ کو اس مضبوط لڑکی کے اسطرح ٹوٹنے پر دکھ نے آن گھیرا تھا۔

"دیکھو جو کچھ ہوا اسے بھلانا اتنا آسان نہیں لیکن میں وعدہ کرتا ہوں میں تمہارے لیئے ہر آسانی پیدا کرنے کی کوشش کرونگا اور ارشم کی شادی کسی اور بہترین جگہ ہو جائے گی، محض ایک شخص پر ایک دنیا تو ختم نہیں ہوئی نا۔۔۔"اربد شاہ خلاف معمول کچھ نرمی سے مخاطب تھا،اشمل خان جھٹکے سے سر اٹھائے اسکے مقابل آئی تھی۔اسکی ستوان ناک تک کو اس ماسک نے کوور کر لیا تھا لیکن آنکھیں؟ان آنکھوں میں چھائی رعونت ہی تو اشمل خان کو بری لگتی تھی۔

تمہیں ہمارے ساتھ ہوئے برے کا مداوا کرنا ہے نا،او کے اس سے اچھا مداوا" کیا ہو گا کہ اپنے بھائی کے کرموں کی سزا تم بھی جھیلو،شادی کر لو ارشم سے۔۔" وہ ایک دم ہی اربد شاہ پر جیسے کوئی بلاسٹ کر گئی تھی وہ بے ساختہ دو قدم پیچھے ہوئے تھا۔وہ بھول کیسے سکتا تھا کہ وہاں اشمل خان موجود تھی جسکے بارے میں کوئی،رائے پیش کرنا قبل از وقت ہو سکتا تھا جو اسوقت رشتوں کے تقدس کو بھلائے اسے جو آفر دے رہی تھی اربد شاہ کا ہمدردی موڈ ایک دم آف ہوا تھا اور پھر وہ اس پر زخمی چیل کی مانند لپکتے اسکا نازک وجود اپنے ہاتھوں کے شکنجے میں لے گیا تھا۔

پاگل ہو گئی ہو تم، اشمل خان، پتا بھی ہے کیا بول رہی ہو، اپنی ہی بہن کو" ۔۔۔"اربد شاہ کے منہ سے الفاظ کی ادائیگی مشکل ہو گئی تھی پر جسطرح اس نے اشمل کو تھاما تھا وہ اسکے اندر کے اضطراب کا بخوبی پتا دے رہا تھا۔

"ہمارا رشتہ، بے نام ہے اربد شاہ، کاغذوں پر درج ایک معاہدہ لیکن ارشم، ارشم کہیں نا کہیں ان کاغذوں پر درج اس بے معنی تحریر کی سزا جھیل رہی ہے اور یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے اربد شاہ، تم نے اپنی بہن کی خاطر میری بہن کو سولی پر لٹکا دیا تو اسکا مداوا بھی تم کرو گے، تمہیں اسے اپنانا ہو گا۔۔"خود کو اربد شاہ کی گرفت سے آزاد کراتے وہ اسکے ایک جھٹکے سے پیچھے دھکیل گئی تو وہ مٹھیاں بھینچے اس سے رخ موڑ گیا تھا۔ حالانکہ کوئی خاص عہد پیمان، تو ان دونوں کے درمیان ہر گز نہیں تھے پر آج، اس ادھورے اور

کمزور رشتے کی صحیح عکاسی کرتی اشمل خان، اربد شاہ کے حواسوں سے کھیل رہی تھی۔اس نے دانت کچکچاتے اسکی جانب رخ کیا تھا اور ایک جھٹکے سے اسکا بازو اپنی پکڑ میں کیئے اسکی آنکھوں میں جھانکا۔

"تم صاف کیوں نہیں کہتیں اشمل خان کہ ،ارشم کے بہانے ایک بار پھر سے اپنا اور بسام شاہ کا راستہ کلئیر کرنا چاہ رہی ہو ورنہ برائے نام کے ہی سہی، کچھ تو ان رشتوں کے تقدس کا احترام برقرار رکھتی تم۔۔"اربد شاہ کو کس چیز کا غم ستایا تھا وہ اس بات سے انجان تھی،البتہ جسطرح ایک بار پھر سے وہ اسکی ذات کو بسام شاہ سے منسوب کر رہا تھا اشمل کا دل چاہا اسکا سر پھاڑ دے۔

میں تم سے کسی اچھی چیز کی توقع بھی کیسے کر سکتی ہو۔۔۔"اشمل کو واقعی

،اسکی ذہنیت بیمار لگی تھی۔

"رکھنی بھی نہیں چاہیئے،اگلے مہینے حوریہ شاہ اور بسام شاہ کی شادی طے ہے

،اسکے بعد تم جہاں مرضی آئے وہاں جاؤ لیکن تب تک ،نا تو خود کو کسی کے

ساتھ نتھی کرنے کی کوشش کرنا اور نہ ہی سوچنا ورنہ میں یہ ہرگز نہیں

سوچوں گا کہ ابھی اس سے زیادہ اور کیا برا ہو سکتا ہے تمہارے ساتھ اشمل

"خان۔۔۔

اربد شاہ کے ہاتھ انجانی قوت کے زیر اثر اسکے چہرے پر بالوں کو سلجھانے لگے

تھے اور وہ کہاں ،ہوش حواس میں ٹھہری تھی جو اسکا لمس محسوس کر پاتی۔

"بہت گھٹیا ہو تم شاہ زادے۔۔۔" وہ اس سے رخ موڑے بولی جبکہ

اربد شاہ کو اسکا رخ موڑنا، اپنی ذات پر ہوئی تنقید سے زیادہ برا لگا تھا۔

"جانتا ہوں کتنا برا ہوں میں، لیکن اگر تم ساتھ دو تو ہم دونوں ملکر اس مسئلے کا

اور اچھا حل نکال سکتے ہیں۔۔۔"

اربد شاہ، کو بخوبی اندازہ تھا کہ انجانے میں ارشم کے ساتھ بہت بڑی زیادتی

ہوئی ہے پر وہ گزرا وقت لا نہیں سکتا تھا اسلیئے اسکیلئے بہترین ہمسفر تلاش

کرنے میں اشمل کا ساتھ دے سکتا تھا پر وہ لڑکی کہاں، اسکی سننے والی تھی۔

اوہ تم اربد شاہ جو اوروں کیلئے مسائل کا انبار کھڑا کرتا ہے وہ مسائل حل "
کرنے کی بات کرتے زرا اچھا نہیں لگ رہا، مجھے اپنی فیملی کو کیسے ہینڈل کرنا
ہے میں اچھے سے جانتی ہوں تم بس ہماری زندگیوں سے دور رہو
"اربد شاہ۔۔۔۔

وہ اسے وارن کرتے وہاں سے ہٹنے لگی جب اربد شاہ نے اسے بازو سے تھامے
اپنے سامنے لا کھڑا کیا۔

آج تم اور ارشم میرے ساتھ حویلی چل رہی ہو، مجھے تم پہ زرا بھی اعتبار "
نہیں۔۔۔"جسطرح رئیسہ کے جانے کے بعد وہ ہر غم کے ساتھ اربد شاہ کی

زبردستیوں سے بھی مبرا نظر آرہی تھی اربد شاہ کو اس پر کھٹکا ہوا کہیں وہ اسکا بنا بنایا کھیل بگاڑ نہ دے تبھی ایک دم سے فیصلہ لیا تھا۔

وہاٹ ؟نووے،ایسا کبھی سوچنا بھی مت کہ میں اب مزید تمہاری کوئی بات" مانتے والی ہوں، ہمارا تمہاری حویلی سے کیا تعلق بھلا؟"اشمل کو اس پل وہ کوئی سنکی آدمی لگا تھا۔

اربد شاہ کی بیوی ہو تم،اس سے بڑا اور کیا تعلق اور وجہ چاہیئے تمہیں وہاں" "جانے کی؟

انتہائی آرام سے کہتا ہوا وہ شخص اشمل کو آگ ہی لگا گیا تھا۔

ہر گز نہیں، بہت جھیل لی تمہاری من مانی،اب دور رہو گے تم ہم سے"

"ارد شاہ۔۔۔

بار بار انگشت شہادت اٹھا کر اسے وارن کرتی لڑکی ،ارد شاہ کو گہری سانس لینے پر مجبور کر گئی تھی۔آج سے پہلے شاید ہی کسی نے اسطرح سے اسے چیلنج کیا ہو اور وہ اپنے قدموں پر زیادہ دیر نہیں ٹک سکا ہو۔ارد شاہ نے اسکے بازو کو جھٹکتے اسے مزید قریب کیا تو وہ یونہی تیکھی نظروں کا وار جاری رکھے ہوئی تھی۔ارد شاہ کے جھٹکے سے اسکے چہرے پر بال بکھرے تو وہ بے ساختہ انگلیوں کی پورز سے انہیں سلجھاتے ایک پل کو خود سے بھی بیگانہ ہوا تھا پر جب نظریں ان خونخوار نظروں سے ملیں تو گہری سانس بھرتے اسے چھوڑتا ایک طرف رکھی چیئر پر آن بیٹھا تھا۔

" دیکھو اشمل خان، میں چاہوں تو بڑے آرام سے تم لوگوں سے دور ہو سکتا ہوں تمہارے حکم پر، لیکن اسکے بعد تم ارشم کی شکل دیکھ سکو گی یا اس سے دور ہو جاؤ گی اسکی گارنٹی میں نہیں دے سکتا۔۔۔" وہ دل جلاتی مسکراہٹ لبوں پر سجائے، انتہائی گھمبیر آواز میں بولتے ہوئے یقیناً اشمل کا مذاق اڑا رہا تھا یا اسکی بے بسی کا۔

"وہاٹ، تم ایسا کچھ نہیں کرو گے۔۔۔" وہ چیل کی طرح اس پر جھکتے اسکا گریبان تھام گئی تھی۔

اوکے میں ایسا کچھ نہیں کرونگا، پر تمہیں آزادی چاہیئے تو صرف حوریہ شاہ"

کی شادی کے دن تک تمہیں وہاں رکنا ہوگا اسکے بعد میرا وعدہ ہے تم

سے کہ تم آزاد ہو گی، جہاں دل چاہے وہاں ارشم کو لے کر جا سکتی ہو

۔۔۔" اربد شاہ نے انتہائی مستقل مزاجی کا مظاہرہ کرتے وعدہ دینے کو اسکی

طرف ہاتھ بڑھایا تو وہ پر سوچ انداز میں اپنی نشست پر جا بیٹھی۔ ویسے بھی ان

شاہ زادوں سے لڑتے لڑتے وہ تھک چکی تھی کچھ دیر کیلئے مصلحتاً خاموش

ہو جانا چاہتی تھی۔

مجھے کچھ وقت چاہیئے۔۔۔" وہ ارشم کی مرضی کے بغیر کوئی قدم اٹھانا نہیں"

چاہتی تھی۔

میرے پاس وقت نہیں ہے اشمل خان اور ارشم کو میں سمجھالونگا۔۔۔" وہ"

جیسے اسکے اندر کی کشمکش سے بخوبی آگاہ تھا وہ اسے دیکھ کر رہ گئی، وہ نہیں جانتی

تھی کی اس نے ارشم سے کیا کہا مگر وہ اسکے ڈرائیور کے ہمراہ گاؤں کیلیئے جا چکی

تھی یہ سن کر وہ شاکڈ ضرور ہوئی۔

وہ گھر آئی تو اسے ارشم کا مسیج ملا تھا۔

یقیناً اس شخص نے ارشم کو کسی طریقے سے بلیک میل کیا ہوگا؟ یہ سوچ آتے

ہی وہ تلملائی سی اربد شاہ کو کال ملا گئی۔

"میری بہن کو کہاں غائب کیا ہے تم نے؟ میں اچھے سے جانتی ہوں وہ کتنی

نفرت کرتی تم لوگوں سے، کس سے یہ جھوٹا مسیج کرایا ہے ہاں۔۔۔" وہ

اربد شاہ سے رابطہ ہوتے ہی اسکی پر سکون آواز پر بھڑکی۔

"اگر محترمہ آپ پانچ، دس منٹ اور انتظار کرتیں تو بند بانفس، نفیس آپکے

حاضر ہو کے آپکو تفصیل سے آگاہ کرتا۔۔" جانے اسکے لب و لہجے میں طنز تھا یا

اسکی امیدوں کے برعکس حالات جانے پر بہت کچھ جتاناتھا پر اسکا بھڑکنا کوئی

خاص اثر نہیں کر رہا تھا۔

"دیکھو، ارید شاہ۔۔۔"

تمہار"

ے گھر کے دروازے پر ہی ہوں، تسلی سے آکر دیکھ لونگا۔۔۔" صبح کی نسبت

اسکی ٹون چینج تھی، اشمل تلملاتے ہوئے سیل بند کرگئی کیونکہ گیٹ پر بار بار

ہارن سنائی دے رہا تھا۔ وہاب طرین کی مہربانی سے سب ملازم گھر چھوڑ

کر جا چکے تھے جنہیں انہوں نے خاص الخاص اپنی بیٹی کیلیئے رکھا تھا اور اب

جب رئیسہ نہیں تھیں تو آہستہ آہستہ یہ تمام عیش و عشرت، وہ اپنے قبضے میں

لے رہے تھے۔ رئیسہ کی بیٹیاں، دراب خان ذمداری تھیں انکی نہیں یہی

سوچ رکھتے ہی تو وہ گھر نیلام کرنے جا رہے تھے جبکہ، اشمل کی غیر موجودگی

میں وہ ارشم کو یہ سب سنا کر گئے تھے جسکی وجہ سے انکی بیٹی یہ صدمہ لے کر دنیا سے گئی تھی۔ بار بار ہوتے ہارن پر وہ جھنجھلائی سی باہر آئی تھی۔

کیا مصیبت ہے یہ شخص، جان کا عذاب۔۔"وہ بنا گیٹ کھولے، عام" استعمال میں رہنے والے دروازے سے باہر آئی۔ سامنے ہی وہ شخص اپنی آر۔وی۔ فور میں بیٹھا، سادہ کاٹن شلوار قمیض میں اسے روایتی وڈیرہ ہی لگ رہا تھا۔ اربد شاہ نے کچھ ناگواری سے ٹخنو سے اوپر جاتی، جنیز اور ہاف سلیوٹی شرٹ میں بے فکری سے باہر آتی لڑکی کو دیکھا۔ ایسی لڑکی اربد شاہ کی چوائس نہیں ہو سکتی، یہ دیکھ کر یقینا پورا گھر ہی معمالے کی تہہ تک پہنچ جائے گا۔ اشمل کی نسبت اس نے ارشم کو ہمیشہ، سمٹے لباس میں دیکھا تھا جانے یہ لڑکی اتنی بے لگام کیوں تھی؟ اپنے قریب آتی اشمل کو دیکھ ایک غصے بھری نگاہ اس پر ڈالی تھی۔

ارشم کہاں ہے ؟آتے ساتھ ہی وہیں، اکڑ فوانداز اور تیز لہجہ ،جو اربد شاہ کو"
بہت ارٹیٹ کر رہا تھا۔

گاڑی میں بیٹھو، ڈیٹل میں بات کرتے ہیں۔۔۔"اربد شاہ نے گاڑی"
اسٹارٹ کرتے کہا تو وہ نفی میں سر ہلاتے دور جا کھڑی ہوئی۔

رشم کہاں ہے ؟"وہیں بچوں کے جیسے ایک سوال دہرانے کی ضد،اربد شاہ"
گاڑی سے نکلتے باہر آیا اور اسکا بازو دبوچے ،دوسری طرف کا دروازہ کھولتے
اسے گاڑی میں پٹخا۔

"تم ہمیشہ اپنی من مرضی نہیں چلا سکتے اربد شاہ، بتاؤ رشم کہاں ہے ؟"

وہ جھنجھلائی سی گاڑی کا دروازہ کھولنے لگی جب ارب شاہ نے دروازے لاک کرتے دوسری طرف سے آکر ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی تھی۔

"وہ جہاں ہے بلکل محفوظ ہے، لیکن اگر تم نے میری بات کو زرا بھی امپورٹنس نہ دی تو، یقیناً اسکا پتا ملنا مشکل ہو جائے گا۔۔۔" انتہائی پر سکون انداز میں کہتے اس نے ڈرائیونگ پر فوکس کرتے ہوئے بنا اسے دیکھے کہا تو ایک لحظہ کو وہ چپ ہو کے رہ گئی تھی۔

"ابھی کونسی بات رہ گئی ہے کرنے کو؟ اگر تم یہ سمجھ رہے ہو کہ زور جبر پر تم مجھے حویلی لے جاؤ گے تو ایسا بلکل نہیں ہونے والا۔۔۔" اشمل نے اسکی بات

کا انداز لگایا تو اسکے بھینچے لب، نا محسوس انداز میں مسکرائے تھے تو وہیں گھنی مونچھوں نے پھر سے اس مسکراہٹ کو چھپا لیا۔

"آپ میرے مزاج کے خلاف جا کر پہلے ہی بہت ناجائز کام کر چکی ہیں محترم خاتون اسلیئے، کیا ہونے والا ہے کیا نہیں اسکی پریڈیکشن آپ نہیں کر سکتیں۔۔۔" وہ بنا اسے دیکھے ہی جلانے کا کام بخوبی کر رہا تھا۔

"آخر تمہاری پرابلم کیا ہے ارب شاہ، پہلے میری زندگی، پھر ہمارا گھر اور اب میری جاب بھی سپوئل کرنا چاہتے ہو تم؟ آخر کیوں؟"

اشمل کا انداز روہنسا ہوا جبکہ اسکی بھیگی آواز سن، ارہد شاہ نے ایک دم سے بریک لگائی تھی۔ گاڑی کے چرچراتے پہیئے، اشمل کو عجیب ہیجان میں مبتلا کر گئے تھے۔ وہ جو اسے کچھ سخت کہنے کیلیئے اسکی جانب رخ موڑنے لگا تھا اشمل اسکا گریبان تھامے اسکے سینے میں آن بھینچی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا وقت تھم سا گیا تھا۔ وہ اپنے صیاد میں چھپی اسکے قہر سے بچنے کی کوشش میں تھی یا کوئی اور مسئلہ تھا پر ارہد شاہ، اسکی قربت میں بے دم سا ہوا تھا۔ اسکے دل کی دھڑکنوں میں عجیب طوفان برپا ہوا۔ اپنی زندگی کو ہر طرح، سنبھل کر گزارنے والا ارہد شاہ، جہاں مخالف فریقین ہمیشہ عورت کو دانہ بنا کر اسے سرنگو کرنے کی کوشش کرتے تھے اور اسے اپنے کردادر کی شفافیت پر عورت نام کا دھبہ کبھی چاہیئے نہیں تھا پر آج ایک عورت کے اسقدر قریب آنے پر اسکی دھڑکنیں تمام ہوئیں تھیں۔ اس نے حیران کن نظروں سے

اپنے سینے سے لگی لڑکی کو دیکھا۔اسکی نظریں،اشمل خان کے شولڈر کٹ ہیر ز سے ہوتیں،اسکے وجود کے پیراہن میں الجھیں تو ماتھے کی تیوری پر بل پڑنے لگے تھے۔اسے ایک جھٹکے سے خود سے الگ کیا تو وہ بھی جیسے ہوش میں آئی تھی۔اسے گاڑیوں کے پہیئے چرچرانے کی مخصوص بلند آواز سے فوبیا تھا۔ایسا لگتا تھا کہ جیسے یہ کسی کی موت کا سندیسہ ہو اور اسکی اہم وجہ،وہاب طرین کی مرحوم بیوی،نسرین تھیں جنکی موت اسی طرح کے کار ایکسڈینٹ میں ہوئی تھی اور وہ خون میں لپٹی نعش،انکے ساتھ موجود،آٹھ سالہ اشمل کے ذہن سے چپک کر رہ گئی تھی۔وقت رہتے ہر زخم مندمل ہو گیا تھا ماسوائے اس آواز کے جو بے ساختگی میں اسے،اس دشمن جان شخص کے قریب لائی تھی اور وہ انتہائی بے دردی سے اسے جھٹکتے،بنا کچھ بولے پھر سے گاڑی چلانے لگا تھا۔اشمل خود کو سنبھالے،سیٹ کی پشت سے ٹیک

لگائے، ہر خوفناک منظر سے خود کو آزاد رکھنے لگی تھی جب کچھ دیر میں گاڑی

ایک جھٹکے سے رکی تھی۔ وہ اپنی سائیڈ سے اترتے اسکی طرف آیا تھا، اشمل

نے کچھ سنبھل کے سامنے دیکھا جو اسوقت اپنے گھر آیا تھا اور بنا اشمل کو کچھ

بولے اندر چلا گیا۔ اشمل وقت گزاری کو اسکی گاڑی کا جائزہ لینے لگی، جہاں

اسکے مخصوص پرفیوم کی مہک رچی بسی، ابھی بھی اسکی موجودگی کا احساس دلا

رہی تھی۔ تبھی وہ جتنی تیزی سے اندر گیا تھا اسے اتنی ہی تیزی سے باہر آتے

دیکھ وہ چونکی پر اسکے ہاتھ میں کوئی کپڑا تھا جو گاڑی میں بیٹھتے ہی اس نے اشمل

کو تھمایا تھا۔

پہنواسے ،اور آج کے بعد تم مجھے اس طرز کے لباس میں نظر نہ "

آؤ۔۔۔"گاڑی میں بیٹھتے ساتھ ہی اس نے حکم دیا تو، اشمل خان اس حکم پر

دانت کچکچاتے اسکی طرف متوجہ ہوئی۔

رئیلی مسٹر شاہ، تم کیا سمجھ رہے ہو کہ میں ؟یعنی اشمل خان تمہارے حکم پر "

چلوں گی ؟آئی مین رئیلی ، تم ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہو، جسقدر تم میرا عظیم

نقصان کر چکے ہو نامیں تمہاری شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی آیا کہ تمہارے حکم

پر چلونگی میں۔۔۔؟؟"اشمل نے اسکے ہاتھ میں تھامی چادر اچکتے ایک طرف

پھینکی تو وہ مٹھیاں بھینچے خود کو ریلکس کرنے لگا اور ،ایک ہاتھ زور سے

اسٹئیر نگ پر مارتے پوری طرح اسکی جانب مڑتے اس پر جھکا۔اشمل کی

آنکھوں میں ناگواری کا عنصر چھلکا پر اسے ہر گز پرواہ نہیں تھی کہ وہ کیا سوچتی اور کیا بولتی ہے۔

"دیکھو اشمل خان تم میرے ضبط کا امتحان لینے کی کوشش بھی مت کرنا ورنہ اس میں پھر سے سراسر نقصان تمہارا ہی ہو گا۔ میں نہیں چاہتا اپنی ماں کے بعد تم ارشم سے بھی محروم ہو جاؤ اسلیئے تمہیں کچھ دن حویلی کے اصول اپنانے ہونگے جو کم از کم تمہاری ڈریسنگ سینس سے میچ نہیں ہوتے۔۔۔" وہ اس پر سرخی مائل لال آنکھیں گاڑتے اتنی تیزی سے بول رہا تھا کہ اشمل ایک لمحے کو خود کو بے بس محسوس کرنے لگی تھی وہیں ارشم خان، کا سوچ جان ہلکان ہوئی۔

"لیکن میں کسی بھی شخص کی ذات اور اسکے ماحول کیلئے خود کو نہیں بدل سکتی

اربد شاہ، مجھے وہاں لیجانا تمہارا فیصلہ ہے میرا نہیں۔۔۔" اس نے دھیرے

سے اپنا رخ موڑتے ہوئے کہا۔ وہ شخص اسقدر قریب تھا کہ خدشہ ہوا کہیں

بولتے ہوئے اشمل کا چہرہ اسکے چہرے سے نہ ٹکرا جائے۔

"یہ بھی میرا ہی فیصلہ ہے اشمل خان، تمہیں اپنے من پسند فیصلے لینے کیلئے

میرا ہر فیصلہ ماننا ضروری ہو گا۔۔۔" اربد شاہ نے گویا ہر طرح سے برتری

ظاہر کی تو وہ یونہی رخ موڑے باہر دیکھنے لگی۔ اسکے بعد اربد شاہ نے اسکیلئے کیا

کچھ خرید اوہ نہیں جانتی مگر اسکے شولڈر کٹ بالوں کو دوپٹے کی ایک دبیز تہہ

نے چھپا لیا تھا بلکل اسکے روندے جذبات کی طرح۔ اگلے چند گھنٹوں میں وہ

حویلی میں تھے۔ جہاں اشمل کیلئے ایک اور جھٹکا منتظر تھا۔۔۔۔

●●●● ●●●●● ●●●●●● ●●●●●● ●

"یہ کون ہےں بیٹا۔۔۔؟"اسوقت حویلی کے بیچ ہال میں اربد شاہ کے ہمراہ ٹھہری، لڑکی وہاں موجود لوگوں کی دلچسپی کا مرکز تھی۔انگوری رنگ کے ملیبری ڈریس میں، دوبٹہ بمشکل سر پر ٹکائے ٹھہری وہ لڑکی، ان سب کیلئے انجان تھی تو وہیں اربد شاہ کے ہاتھ میں دبا اسکا ہاتھ سب کیلئے کنفیوژن پیدا کر رہا تھا کیونکہ سب ہی لڑکیوں کے معمالے میں، اسکے کٹھور مزاج سے آگاہ جو تھے اور یقینا کسی لڑکی کا ہاتھ اسکے ہاتھ میں ہونا سب کیلئے شاکنگ اور پر تجسس تھا۔دادو کے سوال پر اس نے ایک نظر دھواں چہرہ لیئے ٹھہری لڑکی

کو دیکھا اور پھر اسکا ہاتھ چھوڑتے، دادو کے گرد اپنے مضبوط بازوؤں کا ہالہ سا

بنائے، بت کھڑی اشمل خان کے پاس لایا۔

"یہ اشمل خان ہیں، آپکی بہو، ارید شاہ کی بیوی، مسسز اشمل

ارید شاہ۔۔۔" ارید شاہ نے انتہائی ٹھہرے انداز میں اسکا تفصیلی تعارف کرایا

دادو، بے یقینی سے اسے دیکھنے لگیں تو وہیں اشمل نے خائف نظروں سے

اسے دیکھا۔ ایسا تو کچھ ڈیسائیڈ نہیں ہوا تھا کہ وہ چھپے حوالوں کو سر محفل

اچھالے گا۔

"ارید، کیا یہ سچ ہے میرا مطلب ہے تم نے شادی کب کی؟ اور۔۔۔"

"آئی نو، امی جان آپ سب کے دماغ میں بہت سے سوال ہیں جن کا جواب

آپکو وقت رہتے مل جائے گا۔ پر اسوقت میں آپ سب سے یہی امید کرتا

ہوں کہ آپ میری پسند کو اپنائیں گے۔میں یہ شادی اسطرح تو ہر گز ڈسکلوز نہیں کرنا چاہتا تھا مگر،اشمل کی مدر کی سڈن ڈیتھ کے بعد اشمل اور انکی چھوٹی بہن ارشم کا میرے سوا کوئی سہارا نہیں ہے سو مجھے اس مشکل وقت میں انکی ذمداری لینی ہی ہے اور بائے داوے،امی اشمل ایک ڈاکٹر ہیں۔۔۔"اس نے سلطانہ شاہ کے سامنے دو زانو بیٹھتے جھوٹے سچے حیلوں میں اپنی بات رکھی تو بھلا ارباد شاہ کی پسند پر کسے اعتراض ہو سکتا تھا۔وہ کامنی سی لڑکی اسقدر حسین تھی کہ خدا کا فرصت سے بنایا شاہکار معلوم ہو رہی تھی۔

ماشاءاللہ، کتنی اعلی پسند ہے ہمارے پوتے کی۔۔۔"دادو نے آگے بڑھتے" اشمل کو گلے سے لگایا تو،سب ہی متحرک ہوتے باری باری اپنا تعارف

کرواتے اشمل کو بھرپور ویلکم کر رہے تھے۔وہ عجیب منجدھار میں آن ٹھہری تھی جبکہ دل ودماغ ایک ہی نقطے پر سٹک تھے کہ ارشم کہاں ہو گی؟

"حوریہ ۔۔۔ہم کل ہی حویلی میں جشن کااعلان کرتے ہیں کیوں امی جان" شاہ،اشمل کے بازوس ءلگ کر کھڑی ہوئی تو سلطانہ شاہ نے بھی اثبات میں سر ہلایا۔اربد شاہ نے کن اکھیوں سے اسے دیکھاجو،سپاٹ چہرہ لیئے سب کو دیکھ رہی تھی اور گلہ کھنکھارتے سب کو ہی متوجہ کیا۔

"کچھ سیاسی، مصلحتوں کی وجہ سے میں نے یہ شادی سیکرٹ رکھی ہے اور امید ہے کہ آپ سب میرے اس فیصلے میں میرا ساتھ دیں گے۔۔۔" اربد شاہ کی گھمبیر آواز نے پورے ماحول میں ایک سماسا باندھا ہوا تھا۔

"جیسے تمہاری مرضی بیٹا، ورنہ ہم تو چاہ رہے تھے کہ گاؤں کی عورتوں اور اشمل بیٹی کی فیملی کے چند ایک لوگوں کو بلا کر ایک چھوٹی سی رسم کر لیتے تو ہمارے دل کے ارمان بھی پورے ہو جاتے۔۔"سلطانہ شاہ نے اپنے پاس بیٹھی اشمل شاہ کے ایک ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے محبت جتائی تھی۔

"جی امی آپ کر لجئیے گا یہ سب لیکن فلحال مجھے اور اشمل کو کچھ وقت دیں۔جب تک وہ یہاں کا ماحول سمجھتی ہیں، آپ لوگ انہیں سمجھتے ہیں تب تک شاید ہمیں حوریہ شاہ اور بسام شاہ کی شادی پر فوکس کرنا چاہیئے۔"

اشمل نے اس لمحے یہ چیز نوٹ کی تھی کہ اربد شاہ، اپنے بڑوں کی حد سے زیادہ عزت کرتا تھا جبھی انکے فیصلے کو کھل کے ڈینائے کرنے کی بجائے، اپنی باتوں سے گفتگو کا رخ موڑ دینے کا ہنر بخوبی آزماتا تھا۔

"ارے بیٹا ہم نے کیا تیاریاں کرنی ہیں، گھر کی شادی ہے یہ آپکی امی، چچی امی بیٹھی ہیں نا اپنا زیور اور ساز و سامان پہلے ہی بک کر کے، ابھی تو بس بسام شاہ کے واپس آنے کا انتظار ہے، بہت سر چڑھایا ہوا ہے تم نے ان دونوں، اب دیکھو بھلا تمہاری خوشی کے اتنے اہم موقع پر دونوں بھائی سیر سپاٹے کر رہے ہیں۔"

کبیر شاہ نے، اربد شاہ کی کلاس لگائی تھی جسکی شہہ پر ارزق شاہ اور بسام شاہ ،فارن ٹرپ پر گئے تھے جبکہ وہ ہلکے سے مسکایا تھا۔ اسکا ہر بات کو اتنا نارمل لینا اشمل خان کو پوری طرح سے کھل رہا تھا۔ سب لوگ ایک لمبی محفل سجانے کے بعد اپنے اپنے کمروں کا رخ کر گئے تو وہ ہونک بنی ڈرائنگ روم کے بیچ و بیچ بیٹھی تھی۔ صبح سے ہی اسکے ارد گرد، مجمع تھا اب جو چھٹا تو اس نے حویلی کے خدوخال پر غور کرنا چاہا تو ازحد مایوسی ہوئی کیونکہ وہ پورا دن ڈرائنگ روم تک محدود رہی تھی۔

اشمل بیٹا آپ ابھی تک یہاں ہو؟ اپنے روم میں نہیں گئی؟" سلطانہ شاہ" جو، منوری کی مدد سے اربد شاہ اور اشمل کے بیڈ روم کا جائزہ لینے گئی تھیں اسے وہاں نہ پاکر، دوبارہ سے ڈرائنگ روم آتے، کچھ خفا سا پوچھا تھا۔

جج۔۔جی آنٹی وہ، کک۔۔۔ کونسا کمرہ ہے؟" وہ انکی آمد پر گڑبڑائی تھی جبھی "

مرکزی ہال سے گزرتے اربد شاہ بھی وہاں آیا تھا۔

"کیا ہوا امی سب خیریت؟"

جہاں تک اسے اندازہ تھا کہ سلطانہ شاہ اسوقت اپنی میڈیسن لے کر آرام

کرتی تھیں انکی یہاں موجودگی اسے خائف کرنے لگی تھی۔

سب خیریت ہوتی تو ہم یہاں تھوڑی نا ہوتے بیٹا جی؟ یہ آپ کیا اپنی نئ "

نویلی دلہن کو بیچ راہ، چھوڑ کر مہمانوں میں پڑ گئے۔ وہ تو ہمیں فکر ستائی کہ پتا

نہیں اشمل بیٹا کو کچھ ضرورت نہ ہو پر وہ تو آپکے روم میں ہی نہیں تھیں۔اگر

"ہم سو جاتے تو یہ آپکے انتظار میں ہی یہاں بیٹھی رہ جاتیں۔۔

سلطانہ شاہ نے کچھ خفگی کا مظاہرہ کیا تو وہ تابعداری سے انکے قدموں میں آن

بیٹھا تھا۔

سوری امی جان، بس دھیان نہیں رہا آپکو پتا ہے، علاقے کے لوگ ہمارے"

منتظر ہوتے ہیں کہ کب ہم واپس آئیں اور ان سے انکے مسائل جانیں۔یہ

"بھی تو ہماری اہم ڈیوٹی ہے نا لوگوں کے کام آنا؟

وہ ایک بار پھر سے بقول اشمل اپنی چرب زبانی سے اپنی ماں کو متاثر کر چکا تھا جبکہ وہ پہلو بدلتے اس شخص کو دیکھنے لگی جو وہ تو ہر گز نہیں تھا جسے اشمل جانتی تھی۔

اتنا کول مائنڈ، اتنا ڈاؤن ٹو ارتھ یہ یقینا ارید شاہ کا کوئی ہمشکل تھا جو اس سے عادات و خصائل میں بلکل مختلف تھا۔

"جیتے رہیئے بیٹا، آپ نے اتنی چھوٹی سے عمر میں اپنے بابا کی ساری ذمداریاں سنبھالی ہیں، ہمیں آپ پر فخر ہے اور اب تو اشمل بیٹی کو آپکی لائف میں دیکھ جیسے باقی ماندہ کسک بھی ختم ہو گئی ہے۔ باقی یہ رہے رسم و رواج، یہ تو دنیاوی باتیں ہیں، پر ہم سب کیلیئے آپ دونوں کی خوشی بہت اہم ہے۔" سلطانہ شاہ

نے اربد شاہ کی پیشانی چومتے ہوئے اسے بھی، اپنے پاس بلایا تو وہ خاموش پیپٹ

اٹھ کر انکے سامنے آئی تھی اور اگلے پل جیسے برق بجلی سی پورے جسم میں

دوڑی تھی جب اربد شاہ نے، اسے اپنے حصار میں لیتے سلطانہ شاہ کے پاس کیا

تھا۔

جیتے رہیئے، ہمیشہ خوش رہیں اللہ تعالی، آپ لوگوں کی جھولی آباد کرے"

"آمین۔۔

سلطانہ شاہ نے اشمل کی پیشانی پر بوسہ دیتے، بے تحاشہ دعاؤں سے نوازا تو

اشمل بوکھلائی تھی۔ بھلا وہ ایسی باتیں، اس شخص کے نام سے منسوب ہو کر

سوچ بھی سکتی تھی؟

"یہ ہماری طرف سے اس گھر میں اور ہمارے سب سے فرمانبردار اور لاڈلے بیٹے کی زندگی میں روشنی بن کر آنے کا تحفہ سمجھ لیں۔۔"

سلطانہ شاہ نے اپنے نفسیں ہاتھوں میں پہنے، سونے اور طلائی سے بنے موٹے موٹے کنگن اشمل کے ہاتھوں میں پہنائے تو وہ اسقدر قیمتی تحفہ دیکھ بوکھلائی اور وہیں مدد طلب نظروں سے اربد شاہ کو دیکھا جسے زرا بھی کوئی پرواہ نہیں تھی۔

"آہنم۔۔۔کچھ بڑے نہیں ہو گئے یہ کنگن امی؟"اربد شاہ نے اسکا ہاتھ تھامے، ترچھی نگاہوں سے اسکا جائزہ لیا۔اشمل کی جان ہوا ہوئی، آج جس

طرح بہانے بہانے سے وہ اسکا ہاتھ تھامتا رہا تھا، اشمل کا ضبط تمام ہونے کو

تھا۔

"جانتے ہیں ہم، ہماری بہو اتنی نازک سی ہیں کہ انکی نازک کلائیوں میں یہ

بڑے ہی لگ رہے ہیں پر، کل ہم نے، حوریہ کیلیئے جوہری کو بلایا، اشمل کا زیور

بھی ساتھ میں بنوالیں گے۔پرتب تک، یہ سونی کلائیاں اچھی نہیں لگیں گی

ہمیں۔۔"

سلطانہ شاہ نے جذب کے عالم میں کہتے اشمل کے ہاتھ لبوں سے لگائے تو وہ

بادقت مسکراتے، انکی بات کا پاس رکھنے لگی تھی۔

اوکے امی اگر آپکی اپنی بہو کے ساتھ لاڈ، پیار ہو گیا ہو تو ہم انہیں روم میں" لیجا سکتے ہیں۔۔"اشمل کا ایک ہاتھ سلطانہ شاہ کے ہاتھ میں تھا جبکہ ایک اربد شاہ کہ اور اسکا اپنا وجود تو کہیں ہوا میں معلق ہو کے رہ گیا تھا۔

ہاں، بچے ہمیں بھی آرام کرنا ہے یہ منوری، ہمیں چھوڑ کر جانے کہاں" بھاگ گئی۔۔۔"سلطانہ شاہ نے اپنی ملازمہ کو ڈھونڈا، جو یہاں کے ملازموں کی روایت کے مطابق مالکوں کی پرائیوسی کو بناڈسٹرب کیئے ایک طرف جا کھڑی تھی۔

کوئی بات نہیں امی، جان ہم آپکو چھوڑ دیتے ہیں۔۔"ارید شاہ نے انکی ویل چیئر پر اپنا ہاتھ رکھتے کہا اور انہیں دھکیلتے آگے بڑھا جبکہ اشمل عجیب تذذب میں ٹھہری تھی۔

"اشمل آجائیں آپ بھی۔۔"

ارید شاہ کے چہرے کی مسکان یقیناً لاکھوں حسیناؤں کو گھائل کرنے کا فن رکھتی تھی پر وہ بل کھاتی انکے پیچھے آئی تھی۔ سلطانہ شاہ کو شب بخیر کے کلمات کہتے وہ ارید شاہ کے ہمقدم اسکے روم میں آئی تھی۔

یہ میری امی کیلئے بہت قیمتی کنگن ہیں جو ہمارے بابا کو ورثے میں ملے ہیں اور"
ہمیشہ، گھر کی بڑی بہوؤں کی قسمت میں رہے ہیں۔۔۔۔اور یقیناً تم ان سب
کی حقدار ہرگز نہیں ہو۔۔اسلیئے صبح یہ کنگن مجھے امی کے ہاتھ میں دیکھنے ہیں
"کیسے؟ یہ تم ڈیل کرو گی۔۔۔

اربد شاہ نے ایک پل میں اسے اسکی اوقات یاد دلاتے کہا اور جھپاک سے
واشروم میں گم ہوا۔اشمل، تلملا کے رہ گئی تھی۔

ارشم کہاں ہے مجھے اس سے ملنا ہے۔۔۔"اسکے باہر آتے ہی وہ پھٹ پڑی"
جبکہ وہ اسے اگنور کرتا ڈریسنگ مرر کے سامنے بال بنانے لگا تھا۔

اربد شاہ۔۔۔"وہ دھاڑی تھی پر اسے پرواہ نہیں تھی۔"

"جتنا کو آپریٹ کرو گی اتنا اچھا ہو گا ہمارے لیئے ویسے۔۔۔بسام شاہ سے عنقریب تمہارا سامنا ہو گا تو یقیناپرانی کچھ یادیں سر اٹھائیں گی پر انہیں دل کے زندان میں دفن کر دینا اشمل خان، کیونکہ اربد شاہ کی بیوی کا ٹیگ بخوبی سوٹ کر رہا ہے تم پر۔۔۔"اس نے آئینے میں نظر آتے سراپے پر ایک بھرپور نگاہ ڈالی اور سیل کی بار بار ہوتی بپ پر باہر چلا گیا۔کئی جواب منہ میں ہی رہ گئے تھے جب،اپنے بیگ پر نظر پڑتے گہری سانس بھر کے رہ گئی اور تفصیل سے اپنے ارد گرد کا جائزہ لیا۔حویلی کے ڈرائنگ روم جتنا تو اس ایک شخص کا کمرہ تھا۔وہ کچھ تحیر زدہ سی آگے بڑھی۔سنہری جہازی سائز راؤنڈ بیڈ اپنی قیمت کا منہ بولتا ثبوت تھا جبکہ،اس حصے میں ایک بیڈ ہی تھا یا ایک دیوار گیر،الماری

جہاں دیو قامد، شیشہ نصب، اسکے کبرڈز کے راز چھپائے سامنے موجود چیزوں اور لوگوں کی پرچھائی بن رہا تھا۔

وہ وقت گزاری کیلئے آگے بڑھی تھی جہاں، بیڈروم سے منسلک ایک سیٹنگ ایریا بنایا گیا تھ اور وہاں، دو صوفے اور دو عدد شاہی کرسیاں سلیقے سے سجی تھیں جنکے درمیان، گول ٹیبل تھی جبکہ ایک طرف، کتابوں کا ریک سجا تھا تو وہیں ایک وال میں، اعلی درجے کے نفیس، بیش بہا تحائف تھے جن میں زیادہ چیزیں ڈیکور تھیں، اب اللہ جانے اس شخص کو اتنا سب اکھٹا کرنے کا شوق تھا یہ واقع اسے گفٹ کی صورت میں ملے تھے۔ جبکہ اس کے اپازٹ سائیڈ ایک تھری سیٹر صوفہ اور ٹیبل موجود تھے جنکے سامنے کئی انچ بڑا ٹی، وی دیوار میں نصب تھا۔

ہنہ۔۔۔فضول کے چونچلے،اتنا فضول کچھ رکھنے کی کیا ضرورت تھی"

"، گزراہ تو ایک بستر پر بھی ہو سکتا تھا۔۔۔

ہمیشہ روم کے معمالات سے پرواہ فطرت کی مالک اشمل خان، جسکے روم میں اکا دکا ضرورت کی چیزوں کی علاوہ کچھ نہیں تھا، ارب شاہ کے شاہانہ مزاج طرز پر ڈیکورٹڈ روم کو دیکھ تلملائی تھی۔وہ بدمزہ سی واپس پلٹی جب اپنے پیچھے موجود شخص کو دیکھ کر ٹھٹھکی۔

سو تو کیا پلین ہے نیکسٹ تمہارا؟ کچھ لگا قیمتی سا۔۔۔" جانے وہ شخص" اشمل کے ساتھ بولتے ہوئے کڑوے کریلے جیسا کیوں ہو جاتا تھا؟ وہ اسکو

اگنور کرتے آگے بڑھی اور اپنا بیگ کھولتے ضروت کا سامان دیکھنے لگی۔ وہ واپس آئی تو، اسے سگار سلگائے، کمرے میں بے چینی سے ٹہلتے دیکھا تھا۔ اشمل نے شکر ادا کیا کہ وہ چین سموکر نہیں تھا ورنہ تو سگریٹ کے سموگ سے اسکا دم گھٹتا تھا۔ اشمل ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھی تھی جبھی اگلے پل اسے لگا کہ سوئیاں سی اسکے وجود میں نصب ہوئی ہوں۔

افف۔۔۔ بازو چھوڑو میرا، تمہیں زرا بھی تمیز نہیں ہے نا کسی کا بازو پکڑنے "کی۔۔۔"

وہ ارباب شاہ کی حرکت پر چلائی تھی جب وہ اس پھڑ پھڑاتی چڑیا کو اپنے سامنے لا کر ساکت کر گیا تھا۔

"میں بات کر رہا تھا یا کوئی بکواس اشمل

خان، تم بنا میری بات کا جواب دیئے یہاں سے گئی کیسے ؟" اس نے اشمل کے

ہاتھ میں موجود ٹاول لیتے ایک طرف پھینکا جبکہ اسکے لب و لہجے کی پھنکار پر وہ

نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی تھی۔

"وہاٹ ربش، اربد شاہ، میرے پاس تمہاری کسی فضول بات کا جواب ہی

نہیں تو میں کیا جواب دیتی بھلا؟" وہ اپنا بازو اسکی گرفت سے آزاد کرانے کی

تگ ودو میں بولی تھی۔

"کیوں جواب نہیں ہاں ؟ آج نہیں تو کل تم بسام شاہ سے ملنے والی ہو۔ کیا وجہ

پیش کرو گی تم اسے اپنے یہاں ہونے کی ؟"

اربد شاہ کی آنکھوں میں بسام شاہ کا نام لیتے چنگاریاں سی اٹھ رہی تھیں جبکہ اشمل کو اسکے ہیجان میں مبتلا ہونے کا صحیح اندازہ ہوا تو اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالی تھیں۔

اربد شاہ، میرے یہاں ہونے کی ایک ہی وجہ کافی ہے کہ میں یہاں اربد شاہ" کی بیوی کی حثیت سے ہوں۔۔۔یہ ابھی تم ہی بول کے گئے تھے نا۔۔۔۔"اشمل کی آواز میں خود بخود طنز کیر مز سمٹ آئی تھی جبکہ اربد شاہ اسکے، لہجے اور انداز کی مضبوطی پر ٹھٹھکا تھا جو بلا خوف خطر اپنے نام کے ساتھ اسکا نام جوڑتے پورے حق سے سر اٹھائے کھڑی تھی اور اسے یہ حق اربد شاہ نے ہی تو دیا تھا پھر سوچ کیسی؟

ہنہ۔۔۔بیوی۔۔۔ کبھی بھول کر بھی مت سوچنا کہ تم اربد شاہ کی بیوی"

بن سکو گی۔۔۔"

اربد شاہ بے چینی سے کہتے سگار ایک طرف رکھ گیا اور ساتھ ہی اسکا بازو

چھوڑتے ونڈو کرنٹز کی طرف بڑھا جب، اپنے اندر جلتی آگ کو ٹھنڈا کرنے کا

کوئی موقع نہیں مل پایا تو ونڈو سلائیڈز اوپن کرتے باہر اترتی دسمبر کی خنکی کو

اپنے اندر اتارا تھا۔

"مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے تمہاری بیوی کہلانے کا اربد شاہ، یہ تمہاری ہی

ضد تھی کہ جب تک بسام شاہ اور حوریہ شاہ کی شادی نہیں ہو جاتی مجھے یہ

برائے نام کی شادی والا زہر کا گھونٹ پینا ہو گا تو یہ ڈرامہ جو تم نے اپنی فیملی کے

سامنے بخوبی رپرزینٹ کیا ہے، مجھے ارشم کے نام پر بلیک میل کر کے، یہ زہر کا

"گھونٹ میں زیادہ دیر برداشت نہیں کر سکوں گی ارب شاہ۔۔۔

وہاٹ ڈا ہل یو سیڈ؟" وہ جو اپنی ٹون میں بولتی کچھ بھی بول رہی تھی"

،ارب شاہ، پھنکارتے ہوئے اسکی طرف مڑا تھا۔

تمہیں یہاں ہونا زہر کا گھونٹ لگ رہا ہے؟ تمہیں ارب شاہ کی بیوی ہونا زہر"

کا گھونٹ لگ رہا ہے؟" ارب شاہ تو یہ سن کر تلملایا تھا جبکہ اشمل بھی ہر گز ہار

نہیں ماننا چاہتی تھی۔ وہ ایک بار ہی ہار کے پچھتا رہی تھی۔ بھلے بسام شاہ اسکی

بہن سے شادی کرے نا کرے اسکا کیا ہیڈک تھا؟ اس نے بسام شاہ کو ایک

دوست سے بڑھ کر کچھ سوچا تھا نہ ہی ایسی کوئی چاہت تھی۔ پھر وہ کیوں اسے

بسام شاہ کی یکطرفہ چاہت پر اپنی خود غرضی کی بھینٹ چڑھا رہا تھا۔

اس لمحے اشمل کو خود پر غصہ آیا تھا کہ بھلا، خود کو سچا ثابت کرنے کیلئے اسکی بات ماننے کی کیا ضرورت تھی کیونکہ جس طرح اسکی فیملی اسپیشلی سلطانہ شاہ، اشمل کو لے کر اپنی محبت دکھا رہی تھیں، اشمل کا اس سب میں دم گھٹنے لگا تھا۔

"ہاں، لگ رہا ہے مجھے یہ سب زہر، مجھے واپس اپنے گھر جانا ہے، تمہارے پاس اس شادی والے ڈرامے کو رچانے کے بعد، بسام شاہ کو یہ جتانے کیلئے انف ثبوت ہیں کہ میں اس سے محبت نہیں کرتی، یا خدا کس مصیبت میں پڑ گئی ہوں میں۔۔۔" اشمل ایک جھٹکے سے خود کو اسکی گرفت سے چھڑاتے بولی تھی۔

اشمل کا بڑبڑانا وہ بخوبی سن رہا تھا۔ جسطرح اسکی فیملی نے اسکے فیصلے کو اپنی منشاء جان کر قبول کیا تھا ایک پل کو تو وہ بھی پچھتایا تھا پر وہ اس شاطر لڑکی کی چالوں میں ہر گز آنے والا نہیں تھا۔

"بکواس بند کرو تم اپنی، جبتک حوریہ شاہ کی شادی نہیں ہو جاتی تم یہی رہو گی ، میری بیوی بن کر۔۔۔۔ تم سب کے سامنے اپنی اس لو میرج کے سکسفل ہونے کا ڈرامہ کرو گی ورنہ یہ بھول جاؤ کہ اب تم ارشم کی شکل بھی دیکھ سکو گی۔۔۔" اربد شاہ نے پھر سے اسے اوقات یاد دلائی تو، اشمل نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر فوں فاں کرتی، چینج کرنے کیلئے آگے بڑھ گئی تھی۔ وہ جو لایعنی سوچوں میں گم بیٹھا تھا اشمل کی آمد پر چونکا جو اسکے پاس پڑا ٹاول اٹھا رہی تھی۔

"یہ سب کیا ہے اشمل خان ؟شاید تم بھول رہی ہو کہ یہ شہر نہیں ،اربدشاہ کا گھر ہے اور یہاں لوگ ایسے کپڑے نہیں پہنتے ہیں۔۔"اربدشاہ نے ناگواری سے ،اسکے لانگ سلک کے گاؤن ٹائپ سلیولیس ،سلپنگ ڈریس کو دیکھ کر کہا تھا۔

"سو وہاٹ ؟یہاں اس روم میں کون آنے والا ہے جو میرے کپڑوں کی انسپیکشن کرنے والا ہے ؟سچ آنیر و مائنڈ۔۔۔"گاؤں آنے سے پہلے جہاں وہ اسے جبری شاپنگ کروارہا تھا وہیں ،اس نے ضد کرتے کچھ ضروری سامان گھر سے لیا تھا پر ضروری سامان یہ تھا اگر اربدشاہ کو پتا ہوتا تو وہ اسے ہرگز وہاں سے کچھ نہ اٹھانے دیتا۔

"بہت فضول بولتی ہو تم، اشمل خان۔ مجھے زبان دراز لڑکیاں ہر گز پسند نہیں ہیں جو کہا ہے وہ کرو آئندہ ایسا کوئی لباس تم مجھے پہنے نظر نہ آؤ۔۔" ارید شاہ نے اکثر ہائی کلاس کی عورتوں کو ایسے لباس پہنے دیکھا تھا جو اسے بے حد برا لگتا تھا۔

"ایکسکیوزمی، مسٹر شاہ؟ آپکو ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ میں آپکی چوائس پر چلنے والی ہوں؟ اور کائینڈ یور انفارمیشن یہ سلیپنگ ڈریس ہے روٹین ڈریس نہیں جو ٹیپکل دیہاتی مردوں کی طرح اتنا واویلا کھڑا کر رہے ہو۔۔"

اشمل کو وہ بہت ارٹیٹنگ نظر آرہا تھا جبھی دل کھول کر نا گواری کا اظہار کیا جبکہ یہ بات اربد شاہ کے حواسوں پر لگی تھی۔اس نے بے فکری سے اپنے بستر پر براجمان ہوتی اشمل کو ایک جھٹکے سے کھڑا کیا تھا۔

"وہ آ کتنے دیہاتی مردوں کا تجربہ ہے تمہیں آخر؟"اربد شاہ کا تیکھا انداز ،وہ مکمل ،اگنور کر گئی تھی۔فلحال اعصاب کسی اور جنگ کے متحمل نہیں ہو سکتے تھے۔

"ایک فضول الزام اور نہیں اربد شاہ، اگر اتنی ہی میری ذات داغدار تھی تو تمہیں تو مجھ سے پہلو بچا کر چلنا چاہیئے تھا نہ کہ یوں اپنے گھر والوں کے سامنے ایک عارضی رشتے کو یوں ظاہر کر کے ،میرا تماشہ بناتے۔۔۔"اشمل

کو اسکا یوں اپنا رشتہ سب کے سامنے ظاہر کرنے پر جھنجھلانا بنتا تھا حالانکہ ایسا کچھ انداز ہ بھی نہیں تھا کہ وہ سب کچھ بولنے والا ہے۔

کل بسام شاہ گھر آرہا ہے، اسلیئے یہ سب نیچرل لگنا ضروری ہے۔۔۔" اربد شاہ کا لب ولہجہ معمول سے ہٹ کر دھیما تھا جبکہ اس ڈرامے کا متن جان کر وہ محض سلگی تھی۔

مجھے سونا ہے آئی ایم سوٹائیرڈ۔۔۔" اشمل کے اعصاب پر پورے دن کے " بوجھ کی تھکن سوار ہوئی تھی وہ ایک جھٹکے سے خود اسکی گرفت سے نکالتے بولی جبکہ ،اربد شاہ کی غیر ارادی نظر اس پر پڑی جو لاپرواہی سے بستر کی ایک طرف اپنی اجگہ بناتے لیٹنے لگی تھی۔ جسکا گاؤن، لیٹنے کی وجہ سے اسکی پنڈلیوں

سے ہٹتے، سفید دودھیائی پنڈلیوں کی نزاکت کو ظاہر کرنے لگا تھا۔ جانے اشمل خان کے بے باک، لاپرواہ طرز لباس نے اربد شاہ کو اور کسطرح امتحان میں ڈالنا تھا جبھی آنکھیں موند کر سوتی اشمل شان کو اگنور کیئے وہ روم سے نکل گیا اور دبے قدموں، شاہی مہمان خانے میں آکر سو گیا۔ یہ بھی تو اسی شہزادی کا حکم تھا کہ اربد شاہ، رات گھر کے کسی کونے کھدرے میں گزارے گا پر روم میں نہیں۔ محض دنیا کے دکھاوے کو وہ ایک ساتھ بیڈ روم میں ہونگے پر حقیقتا اسکی موجودگی میں اربد شاہ کی نو انٹری ہو گی۔۔۔

●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●
●●

خوابوں کو بنتے، بنتے میں

بڑی دور نکل آئی ہوں

اس قدر خوبصورت جہاں

واپسی من کو بھاتی ہی نہیں

جیسے فرار کی کوئی راہ چاہتی ہوں

کون جانے۔۔۔۔

کیا چاہتی ہوں میں

حواس میرے سمجھاتے ہیں مجھے

خوابوں کے دلنشیں پھولوں سے جڑے۔۔

حقیقت کے زہریلے کانٹے

نازک آنکھیں لہو لہو کر دیں گے

باریک نوک والے زہریلے کانٹے

جو زندگی کا حقیقی روپ ہیں۔۔۔۔

وہ طاق پر بیٹھی، چڑیوں کی چہچاہٹ کو محسوس کرتے ان دیکھے اندیشوں میں گھری تھی۔

"کم آن ماں، حوریہ شاہ ریئلی، اسکا بہن جی ٹائپ حلیہ کیا کسی طرح بھی وہ میری یعنی ابسام شاہ کی بیوی بن کر میرے سرکل میں سروائیو کر سکتی

ہے؟" اسکی سماعتوں میں ابھی چند دن پہلے کے کہے بسام شاہ کے جملوں کی بازگشت گونجتے ہوئے اسے لب بھینچنے پر مجبور کر گئی تھی۔ آج تک وہ، جویہ سمجھتی رہی تھی کہ بسام شاہ اسکی لاج کے بھرم میں اس سے دور رہتا ہے وہ بھرم بری طرح ٹوٹا تھا جب، شہزین کے روم میں کسی کام کو آئی حوریہ شاہ نے نیچ طاق ٹھہر کے ابسام شاہ کے لبوں سے اپنے لیئے بیزاری سنی تھی اور آج، بسام شاہ گھر آرہا تھا، تقریباپوری حویلی میں ہی اسکی آمد کا جشن منانے کا انتظام ہورہا تھا۔ تو وہیں اوج آتے جاتے حوریہ شاہ کو چھیڑ رہی تھی۔

وہ حیران بھی نہیں ہو پا رہی تھی کہ اسکے وجود سے اسقدر بیزار رہنے والا بسام شاہ، اس شادی کیلیئے مانا بھی تو کیسے؟ پر وہ جسکی آنکھوں میں بچپن سے اسکے سپنے پروسے گئے تھے، ان ملن کی گھڑیوں کی منتظر تھی۔ یہ گزرے دن کچھ

عجیب واقعات میں ڈھلے تھے، ابسام شاہ کا اسکے روم میں آکر اسکی ذات کی نفی کرنا اور پھر ایک دم سے شادی کیلئے مان جانا۔ حتی کہ کال کر کے حوریہ شاہ سے اپنے رویوں کی معافی تک مانگنا اور پھر، یہ شادی۔۔۔وہ جتنا جتنا سوچتی اسکا دماغ دکھنے لگتا جبھی سب کچھ خدا پر چھوڑ کر آنے والے وقت کا انتظار کرنے لگی تھی۔

حوریہ تو اسقدر معصوم اور دلنشین صورت ہے کہ جو دیکھے، وہیں دیوانہ "ہو جائے۔۔"

ابھی کچھ دن پہلے کہے سلطانہ شاہ کے الفاظ یاد کرتے اسکا چہرہ سرخ پڑا تھا۔ یقینا ابسام شاہ، اسکی آدم بیزار طبیعت سے خائف تھا پر جب فاصلے مٹیں

گے تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔اپنے حسن کا مان کہیں نا کہیں اس میں بھی

اجاگر ہوا تو وہ سر جھکائے مسکرا دی تھی۔بسام شاہ نے شادی کی حامی بھر لی

تھی کیا اتنا کافی نہیں تھا؟وہ کیوں دل میں کوئی بدگمانی لے کر بیٹھتی۔

"اہوں، ہماری دلہنیا تو لگتا ہے ابھی سے پردے میں بیٹھ گئی ہیں،ارے بہنا

شادی میں ابھی پندرہ دن باقی ہیں اور آپ ہیں کہ ابھی سے گھونگٹ لیئے

پھرتی ہیں۔۔"اسکی تنہائی بھری مصروفیت کو اوج شاہ کی آواز نے چھیڑا تو وہ

چونکی تھی اور پھر اسکی بات کے معنی جان پھر سے سر جھکا لیا۔

"ایسا کچھ نہیں اوج، میں تو بس یہاں ہوا خوری کو آئی تھی۔۔۔"اس

نے بے ساختہ نگاہ، حویلی کے دروازہ عبور کرتی جیپ پر ڈالی۔

"اونہوں، رہنے دو بی، بنو ہمیں تو جیسے پتا ہی نہیں، سب سے پہلے میاں جی کا دیدار لینے کو بیٹھی ہیں یہاں آپ، چلو کوئی نہیں حق بنتا ہے بھائی، ہمارے لالہ ہیں جو اتنے پیارے۔۔"اوج اسکے بھرے بھرے سرخی مائل رخسار کھینچتے بولی اور پھر تیزی سے جیپ کی طرف بھاگی جہاں ارزق شاہ اور اربد شاہ اپنی گاڑی سے اترے تھے۔

"لو آگئی، اپ شگن کی پوٹلی، واللہ میں یہ شکل تو ہرگز نہیں دیکھنا چاہ رہا تھا یہاں۔۔کالی بلی نے آتے ہی راستہ کاٹ لیا۔۔۔"ارزق شاہ نے اسے دیکھ کر ناک بھنوں چڑھائے تو اربد شاہ نے آگے بڑھتے، اپنی اکلوتی بہن کو گلے سے لگایا تھا۔

ایکسکیوز می، مسٹر ارزق شاہ، ہمیں بھی آپکی شکل دیکھنے کا زرا شوق نہیں تھا" وہ تو ہم بس اپنے لالہ سے ملنے آئے تھے۔۔" اوج شاہ نے اپنا بدلہ پورا چکایا تو ارزق شاہ نے اسے زبان چڑائی تھی جبکہ ان دونوں کی نوک جھونک سے بیزار ہوتا اربد شاہ اندر کو بڑھ گیا۔

اشمل اس بات سے بلکل انجان تھی کہ، ایک ہفتے بعد آنے والے اربد شاہ کا پروگرام اتنی جلدی چینج ہو گیا ہے اور وہ آج یہاں آنے والا ہے۔ وہ وقت گزاری کیلیئے، ڈرائنگ روم میں آئی تھی جہاں، سلطانہ شاہ کے قدموں میں بیٹھی حوریہ شاہ سر جھکائے، کچھ زیور دیکھ رہی تھی جو سلطانہ شاہ نے

اسکیلئے رکھے تھے اور آج مناسب وقت پر وہ نکالے بیٹھی تھیں تاکہ، انکی صاف ستھرائی ہوسکے جب اشمل پر نگاہ پڑتے وہ مسکرائی تھیں۔

اشمل بیٹا، ادھر آئیں میرے پاس۔۔"وہ جو انکے سامنے پڑے کاؤچ پر" بیٹھنے لگی تھی، سلطانہ شاہ کی پکار پر بادل نخواستہ وہاں سے اٹھ کر انکے پاس آئی۔

حورے یہ، مالا اور یہ سیٹ پکڑانا مجھے۔۔۔"انہوں نے حوریہ شاہ کو ایک" بھاری، سیٹ کی جانب اشارہ کیا تو وہ مدھر سی مسکان لبوں پر سجائے، سیٹ سلطانہ شاہ کو پکڑا گئی جبکہ، اشمل تو حوریہ شاہ کی اسقدر حسین مسکراہٹ میں کھوئی تھی۔ بھلا بسام شاہ سے بڑھ کر کوئی، بدنصیب ہوگا جو طرحدار حسین

چہرے کو چھوڑ کر، مصنوعی رنگوں کے پیچھے بھاگ رہا تھا بلکہ اشمل کو لگا وہ بسام شاہ سے زیادہ بیٹر ڈیزرو کرتی تھی۔

وہاٹ ربش میں ایسا کیوں سوچ رہی ہوں، یہ ہر ایک کا پرسنل معمالہ ہے۔۔۔" وہ سر جھٹکتے سلطانہ شاہ کی طرف متوجہ ہوئی جو اسے وہ بھاری بھرکم سیٹ پہننے کا کہہ رہی تھیں۔

میں اتنا ہیوی، سیٹ کیسے آئی مین، میں یہ نہیں لے سکتی۔۔۔" اسے پہلے دن کی آمد پر ملے ان طلائی گنگنوں کا حساب ابھی بھولا نہیں تھا جو وہ ایک نیا بکھیڑا پال لیتی جبھی صاف انکار کیا تو سلطانہ شاہ کے چہرے پر کچھ حیرانی ابھری تھی۔

اشمل بیٹا، آپ نے کنگن واپس کر دیئے کہ وہ ہمارے ہیں، لیکن یہ سیٹ تو" ہم نے ارید شاہ کی دلہن کیلئے بنایا تھا، تو اس کو تو بے جھجھک آپ پورے حق سے استعمال کر سکتی ہیں۔۔۔"انہوں نے اشمل، کے انکار کو اسکی جھجھک پر معمور کیا تو وہ کچھ بیچارگی سے حوریہ شاہ کو دیکھنے لگی جس نے مسکراتے گویا اسکی ہمت بندھائی تھی۔ وہ ان کے بڑھے ہاتھوں سے سیٹ لیتی اسے گلے اور بھاری بندوں کو کانوں میں سجا گئی تھی ہال میں کوئی آئینہ نہیں تھا کہ وہ خود کو دیکھ پاتی۔

اٹس لکس نائس آنٹی۔۔۔"اس نے فوراً ہی اسے اتارنا چاہا تو سلطانہ شاہ اسکا " ہاتھ تھام گئی۔

رہنے دو، اچھا لگ رہا ہے، ارید شاہ کی بیوی کو یقینا بن ٹھن کے رہنا"

چاہیئے۔ارید دیکھے گا تو خوش ہو گا۔۔"یقیناوہ اپنے بیٹے کے کڑوے مزاج

سے آگاہی نہیں رکھتی ہو نگی جبھی تو اشمل کو اتنی بڑی آزمائش میں ڈال دیا کہ

اسے وہ نیکلس، اپنی گردن پر کسی سانپ کی مانند رینگتا محسوس ہوا تھا۔

"وہ آنٹی۔۔۔"

السلام علیکم ! بڑی امی۔۔۔"اشمل جسکا رخ شہرین کی طرف تھا جبکہ، داخلی"

دروازے کی طرف پیٹھ تھی، اس آشنا آواز پر ساکت ہوئی تو وہیں، حوریہ شاہ

کی دھڑکنیں بکھریں۔وہ تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھتے کمرے کو بھاگی تو اشمل ہوش میں آئی تھی۔

ارے ماشاءاللہ، خیر سے آگئے میرے بچے۔۔"شہزین نے بسام شاہ کیلئے" بانہیں واکیں تو، وہ دل شکستہ سا بھاری قدم لیئے انکی طرف بڑھا۔اس مشکل وقت کا سامنا تو کرنا ہی تھا، جبکہ جسکی وجہ سے تمام مسائل تھے اسکا وجود دور دور تک نہ تھا۔شہزین کی جانب آتے بسام شاہ کو راڈتہ دینے کیلئے اسے اپنی جگہ سے ہلنا پڑا تھا، اسکا رخ بسام شاہ کی طرف ہوتے ہی اسکے قدم ساکت ہوئے۔اسے اپنی بصارتوں پر گمان سا گزرا تھا کیا وہ اشمل خان تھی؟

دیکھو کتنی حیرت سے دیکھ رہا اشمل کو، یہ اشمل ہے اربد شاہ کی دلہن، جانے "کیا سوجھی اسے جو بلکل اچانک ہمیں سرپرائز کرنے کو اپنی دلہن یہاں لایا اور اشمل، یہ بسام ہے۔۔۔" اشمل کا تفصیلی تعارف اور بسام شاہ کا نام ہی اسکی اہمیت جتا رہا تھا۔

ہیلو! "اس نے ازراہ مروت، چہرے پر مسکان سجاتے ہوئے، سلطانہ شاہ کو" دکھانے کیلئے اسے فارمل سلام کیا تو وہ چونکا۔ یہ اسکا وہم نہیں تھا بلکہ ، ریڈ اناری، ایمبرائیڈڈ تھری پیس سوٹ میں ملبوس، ہاتھوں میں چوڑیاں بھرے، ہر طرح کی تزئین و آرائش سے سجی یہ لڑکی اشمل خان تھی، اس لڑکی سے بلکل مختلف جسکی چاہت، بسام شاہ کی رگ و جان میں بستے ہوئے اسے ان باقی رشتوں سے دور کر گئی تھی۔

"ارے بھابھی جان! پیری پوندا۔۔" ارزق کو چونکہ پہلے ہی اسکی آمد کا پتا تھا اسلیئے وہ اپنے شرارتی انداز میں اسکے سامنے آیا تو اسکے پیچھے آتیں شہزین اور اوج بھی ہنسی تھیں۔

"مم۔۔ میں کچھ دیر آرام کرونگا۔۔ ایکسکیوز می۔۔" بسام شاہ نے اپنی گردن مسلتے ہوئے کہا اور فوراً وہاں سے گم ہوا جبکہ، ارزق شاہ کی باتوں کی طرف متوجہ کوئی بھی اسکی بے چینی نوٹ نہیں کر پایا تھا جو اپنی نئ نویلی بھابھی کو اپنے ہٹلر صفت بھائی کی محبت میں مبتلا ہونے پر افسوس کر رہا تھا جبکہ اسکا ذہن بری طرح الجھا ہوا تھا۔ بسام کے سپاٹ تاثرات، حالات کے

بگڑنے کا اندیشہ ظاہر کر رہے تھے۔کچھ دیر وہ ان لوگوں کے ساتھ بیٹھنے کے بعد کچن میں آئی تھی جب بلکل اچانک ہی کہیں سے بسام شاہ آن ٹپکا تھا۔

"اشمل خان، یہ تم ہو؟ یقیناً اس بات پر یقین کرنا مشکل ہو رہا ہے میرے لیئے۔۔۔"اس نے جھنجھلائے انداز میں اپنے بالوں کو ہاتھوں سے جکڑا تو اشمل کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ پڑا تھا۔

"تمہیں ایسا کیوں لگا بسام شاہ کہ میں یہاں نہیں ہو سکتی، ارد شاہ کی بیوی یہاں نہیں ہو گی تو اور کہاں جائے گی؟"

وہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھے ابرو اچکائے بولی تو بسام شاہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"بیوی، ہنہ سریسلی، میں سب جانتا ہوں کہ کسطرح اس نے تمہیں بلیک میل کیا اور یہ شادی، فک آف۔۔۔ میں اگر چاہوں تو ابھی سب کے سامنے تم دونوں کا یہ جھوٹا رشتہ اکسپوز کر سکتا ہوں اور۔۔۔"

"شٹ اپ، بسام شاہ تم کسقدر گھٹیا ہو اسکا اندازہ ہے مجھے۔ اور تم کیا بلیک میل کرو گے مجھے، اگر تمہاری فیملی کو اس بات کی بھنک بھی پڑ جائے کہ میری ماں اور میری بہن کی خوشیوں کے قاتل ہو تم، کس طرح ایک بے گناہ کو اپنی خود غرض محبت کی بھینٹ چڑھایا ہے تم نے اگر اس بات کا حساب دینا

پڑے تو بتاؤ کتنا بھاری پڑے گا تمہیں یہ ؟" وہ جیسے لگتا تھا وہ پتھر کی ہو رہی ہے ،ارید شاہ کی ضد ،اپنی انا اور اسکی زبردستی سب بھلائے اسوقت بسام شاہ سے نفرت نبھانے کھڑی ہوئی تھی۔

"تم۔۔۔اشمل خان تم جانتی۔۔۔"

بسام لالہ ،آپکو کچھ چاہیئے تھا تو مجھے بتا دیتے آپ ریسٹ کرنے جا رہے تھے نا؟" اس سے پہلے کہ وہ کچھ بول پاتا اوج شاہ نے وہاں آکر بات کو مزید آگے بڑھنے سے روکا تھا۔ اشمل ،ان دونوں سے رخ موڑتے واٹر کولر سے پانی لینے لگی جبکہ بسام شاہ ،ایک ل ے بس نگاہ اس پر ڈالتے بنا کچھ جواب دیئے ہی وہاں سے نکل گیا تھا۔

شاید لالہ کو چائے چاہیئے ہو گی، میں مائی اماں کو بلاتی ہوں۔۔۔"وہ خود سے ازیوم کرتے بلند آواز میں بولتے وہاں سے ہٹ گئی تو اشمل، اپنی ماں اور ارشم کو یاد کرتے روم میں واپس آئی تھی۔

دل تھا کہ بے حد بھاری ہو رہا تھا۔ بسام شاہ اور اربد شاہ ان دونوں نے ملکر انکے گھر کی خوشیاں اجاڑ دی تھیں۔ وہ سسکتے ہوئے بیڈ سے ٹیک لگائے خاموش آنسوؤ بہانے لگی جب اربد شاہ روم میں آیا تھا۔ آنکھیں موندے، آنسوؤں کو لڑی میں پروئے گھٹ گھٹ کے روتی لڑکی نے پوری طرح اسے متوجہ کیا جو روایتی لباس اور جیولری میں ایک دلکش نوبیاہتا لگ

رہی تھی۔ وہ بنا کچھ بولے کچھ تیز آواز میں قدموں کی چھاپ چھوڑتے واشروم کی طرف بڑھ گیا تو وہ چونکی۔

تو کیا کوئی یہاں آیا تھا؟" اس نے الجھن بھری نظروں سے واشروم کے" بند دروازے کو دیکھتے آنسوئں صاف کیئے جب وہ، باہر آیا تھا۔ ایک نظر پر مژدہ بیٹھی اشمل پر ڈالی جو اسے دیکھتے، مکمل اگنور کرنے کی کوشش میں واشروم کی طرف بڑھی جب بیچ راہ رکنا پڑا۔

"کیا ہوا تمہیں؟"

اربد شاہ نے بغور اسکا رویا روپ دیکھا تھا ایک پل میں لہجے کی سختی نرمی میں بدلی تھی۔ایسا لگ رہا تھا، ان سیاہ بادلوں نے خوب ادھم مچایا تھا جبھی تو گھنیری پلکوں کا حصار سرخ تھا تو وہیں پپوٹے سوجے ہوئے تھے۔اشمل نے بنا کوئی جواب دیئے سائیڈ سے نکل جانا چاہا جب، اربد شاہ نے اسکی کلائی پر آہنی گرفت، ڈالتے اسے رکنے پر مجبور کیا تھا۔پھر بھی اس نے مڑ کے نہیں دیکھا تھا البتہ اس صیاد صفت شخص کے لمس پر اس میں جان پڑی تھی اور وہ پھر سے خود پر اختیار کھونے لگی تھی۔

"آپ کو کیا، اربد شاہ، میں مروں، جئیوں، روؤں، ہنسوں۔بلکہ آپ کو تو مطمئن رہنا چاہیئے کہ جو کچھ آپ چاہتے تھے وہ سب ہو رہا ہے۔اس سب میں

کس کا کتنا خسارہ رہا اس سود زیاں کا حساب رکھنے کی یقینا کبھی آپکی خواہش

"نہیں ہوئی۔۔۔

اسکا خود پر اختیار رہا ہی نہیں تھا جبھی وہ پھوٹ پھوٹ کے رو دی تھی۔اربد شاہ نے حیرانی سے اسے دیکھا جو کبھی اسکے سامنے یوں کمزور نہیں پڑی تھی پھر آج ایسا کیا ہوا جو وہ اربد شاہ کے سامنے خود کو عیاں کر رہی تھی۔وہ حیرانی سے اسے تک رہا تھا۔

"اش۔۔۔"

پلیز اربد شاہ، کچھ لمحے مجھے کھل کے سانس لینے دو، میں پپٹ نہیں ہوں"

"آپ شاہ زادوں کی سمجھے نا آپ۔۔۔

وہ اسکی بات سنے بغیر تیزی سے واشروم میں گم ہوئی تو، اربد شاہ بے طرح چونکا اور پھر بسام شاہ کی آمد؟ کیا یہ آنسوئں اس وجہ سے تھے کہ محبت کے زیاں کا ارمان جاگا تھا اسکے دل میں؟ اربد شاہ نے لب بھینچے۔ کیا وہ حوالوں کی تقسیم پر اپ سیٹ تھی؟ کتنے بدگمانیوں سے بھرے سوال سر اٹھانے لگے جنکے جواب بھی وہ خود سے بنا رہا تھا۔ دراوزے پر ہونے والی دستک پر وہ چونکا۔

یس۔۔۔"اس نے رخ پھیرتے گویا آنے والے کو دیکھنا چاہا۔"

شاہ جی، باہر وہ ڈیکوریشن والے آئے ہیں۔۔" تبھی مجید، وہاں آیا تھا۔"

ٹھیک ہے تم جاؤ میں آ رہا ہوں۔۔۔" ار بد شاہ نے اسے جواب دیتے ایک نظر واشروم کے بند دروازے کو دیکھا اور بعد میں اس سے نمٹنے کا سوچتے باہر کی طرف بڑھ گیا تھا۔

●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●●

وہ کچھ دیر کو ٹھنڈی ہوا میں سانس بھرنے کیلیئے چھت پر آئی تھی جہاں پڑتی سرد موسم کی خنکی نے اسکا موڈ قدرے بہتر کیا تھا۔جب سے بسام شاہ گھر آیا تھا،ارید شاہ کی روٹین کافی حد تک بدل چکی تھی۔وہ گھر میں کم ہی دکھائی دیتا اسکی نسبت بسام شاہ آتے جاتے اسے کن جانچتی نظروں سے دیکھتا کہ اشمل خان کو اس چیز کا دھڑکا لگ جاتا کہیں وہ سب کے سامنے اپنا منہ نہ کھول لے اور ،ارید شاہ تو بنا سوچے سمجھے اسے ہی پہلی لسٹ میں لائے گا اسکے معمالات بگاڑنے پر۔ابھی کچھ دیر پہلے ہی اسکی بسام شاہ سے اچھی خاصی منہ ماری ہوئی تھی اس نے آنکھیں موندتے خود کو ڈھیلا چھوڑا۔

"یہ لباس،یہ مزاج شاہانہ یہ اس اشمل خان کا تو ہر گز نہیں ہے جسے میں جانتا ہوں پھر یہ نئی تبدیلی کس لیئے؟صرف ایک زور زبردستی کے رشتہ نبھانے

کیلئے کون اسقدر بدلتا ہے اشمل خان۔۔۔" وہ اسکے پہناوے پر چوٹ کر رہا تھا

تو وہیں، اسکے بال جو مناسب تراش خراش نہ ہونے پر ابھی کافی حد تک بڑھ

چکے تھے یہ بھی بسام شاہ کیلئے حیران کن ہی تھا۔

"ہنننہ۔۔۔ تم نے شاید سنا نہیں جیسا دیس ویسا بھیس، اگر ارد شاہ کو میں اسی

حلیے میں اچھی لگتی ہوں تو کسی کو اس پر اعتراض ہونا نہیں چاہیئے۔۔" اشمل

نے اسکے زور زبردستی والے جملے کو اگنور کیا تھا۔ جب وہ قہقہ لگاتے ہنسا

، اشمل کو وہ عجیب ہیجان میں مبتلا شخص نظر آیا تھا۔

"ہاں سچ میں۔۔۔ ارد شاہ کی پسند۔۔ ہاہاہا۔۔۔ تمہیں زرا بھی اندازہ نہیں نا

کہ وہ میرا بھائی ہے تو میں تو اسکی رگ رگ سے واقف ہوں آیا اسکی

پسند۔۔۔۔ویسے یہ پسند کتنے دن چلنے والی ہے؟ایسا تو نہیں کو اہنس کی چال چلنے پر مجبور ہے اور۔۔۔۔"بسام شاہ کی معنی خیز گفتگو ہی نہیں اسکی نظریں ایک الگ لفاظی رکھتی تھیں،اشمل بنا اسے کوئی جواب دیتے چھت کا زینہ چڑھ آئی تھی اور یہاں آکر بھی اسکی باتیں بے کل کر رہی تھیں۔

"اہنم۔۔۔"

وہ اپنے ارد گرد کے ماحول سے یکسر انجان بری طرح خود میں گم تھی کب اربد شاہ نے ہنکارہ بھرتے اسے اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔وہ کچھ چونکتے ہوئے سیدھی ہوئی جبکہ اربد شاہ بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ نظروں کا یہ شدید تصادم اسے ایک پل کو کنفیوز کر گیا پر اگلے ہی پل خود کو سنبھالے وہ رخ موڑ گئی

تھی۔اس دن کے بعد ان دونوں کا سامنا کم ہی ہوا تھا۔وہ ڈیوڑھی پر دونوں بازو ٹکائے، گھر کے عقبی لان میں جھانکنے میں پھر سے اپنی خود ساختہ سوچوں کے بھنور میں مصروف ہوئی تو،ارب شاہ نے بھی اسکے برابر جگہ سنبھالی۔

اس دن کیا ہوا تھا؟کیوں روئی تھیں تم؟"ارب شاہ کے ترش انداز پر وہ" سلگی۔

میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ ،ہنسوں رؤں، یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے" ارب شاہ۔۔۔"ایسا پہلی بار تھوڑی تھا کہ اس نے ارب شاہ کیلئے اپنی ناگواری ظاہر کی تھی پر جانے کیوں آج اسکا یہ انداز اسے کھلا تھا۔

"شادی میں کچھ ہی دن باقی ہیں، اور میں نہیں چاہتا گھر میں کوئی بے فالتو کا ایشو بنے اسلیئے اپنے فول ایموشنز کو کنڑول میں رکھو تو بہتر ہے۔" اگر وہ سچ بتانے پر مائل نہیں تھی تو، ارد شاہ نے بھی اسکی جذباتیات کو بے وقوفی کا درجہ دیا وہ سلگ ہی تو اٹھی تھی۔

"تم جانتے ہو نا تم اور بسام شاہ کیا کر چکے ہو اسکے باوجود چیزوں کو نارمل لے کیسے سکتے ہو تم؟ کیا بے جان آنکھوں والی گڑیا بن جاؤں؟ اپنا کوئی دکھ زبان تو کیا آنکھوں میں بھی نہ لا سکوں؟"

کسقدر جذباتی انداز اپنائے اشمل خان کی آنکھیں بھرائیں تو وہ چونکا تھا۔ کہیں ان آنسوؤں کی وجہ بسام شاہ تو نہیں تھا؟ آخر وہ بھول کیسے گیا تھا کہ اس نے

ان دونوں کو ایک ہی چھت کے نیچے لا کھڑا کیا تھا تو یہ کیسے ممکن تھا وہ ایک دوسرے کے آمنے سامنے نا آتے۔اپنی بدگمان سوچوں میں مبتلا ار بدشاہ نے لب بھینچے، کھڑی اشمل خان کا بازو سختی سے تھامے اپنے مقابل کیا تو وہ کرچی زدہ آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی تھی۔

کیا تم بسام شاہ سے ملی ہو؟" وہ لال سرخ ڈوروں سے بھری سیاہ آنکھیں" اس پر گاڑتے بولا تو وہ ایک لمحے کو تھم سی گئی۔

بولو، کیا تم اس سے اب بھی ملنے کی کوشش"

میں ہو؟ مت بھولو کہ تمہاری بہن ابھی بھی میری کسٹڈی میں ہے اور

"میں۔۔۔

وہ میرے راستے میں آ کھڑا ہوتا ہے اربد شاہ میں نہیں۔ جس دن سے وہ اس "گھر میں آیا ہے میں گھر کے کونوں کھدروں میں چھپتی پھر رہی ہو اور وہ ایک سوال بار بار دہرا رہا ہے۔ وہ جانتا ہے اربد شاہ کہ سچائی کیا ہے؟ وہ جانتا ہے یہ "شادی کسی محبت کا نتیجہ نہیں بلکہ محض ایک دھوکا ہے۔۔۔

وہ ایک بار پھر سے اپنی ذات کو الزام کی زد میں دیکھے تقریباً دھاڑی ہی تھی جب اربد شاہ کی بھٹکتی نگاہ چھت کا زینہ چڑھتے شخص پر پڑی۔ وہ ایک دم سے اشمل کو کھینچتے خود میں بھینچ گیا اور اشمل کی تو سانس ہی تھم گئی تھی۔ وہ

اسطرح اربد شاہ کے وسیع سینے میں چن دی گئی تھی کہ اسکے کلون کی مہک اسے اپنے وجود میں زم محسوس ہورہی تھی۔

"اسے جو سمجھنا ہے، جو بولنا ہے بولنے دو اشمل خان، مگر تم اسکے سامنے کمزور نہیں پڑو گی۔۔" وہ اسکا چہرہ اپنے سینے میں چھپائے اسکے کانوں پر اسطرح جھکا تھا کہ جیسے وہ ان قربت کے خاص لمحوں میں مدہوش ہو جبکہ اشمل خان ،اسکی تنبیہ آواز پر بلکل ساکت رہی تھی جیسے روح فنا ہو گئی ہو۔ چھت پر آنے والا شخص دور فاصلے پر ٹھہرا ان تنہائی بھرے لمحات میں قربتوں کے یہ نظارے دیکھ نظریں چرا گیا تھا جہاں اربد شاہ نے اپنے ہونٹ اشمل خان کی پیشانی اور پھر سر پر رکھتے اسے اپنے ساتھ لگایا تھا۔اس نے دل میں کتنے ابہام پالے تھے کہ شاید اربد شاہ کو اسکا انٹرسٹ معلوم پڑ گیا تھا جبھی حور یہ شاہ کیلئے

اس نے یہ قدم اٹھایا ہو اور وہ جب سے آیا تھا ارد شاہ کو اس نے مہمان خانے میں ہی سوتا ہوا دیکھا تھا، پر یہ دکھاوا سب کے سامنے تو سمجھ میں آتا تھا مگر تنہائی میں ارد شاہ اور اشمل خان کا ایک دوسرے کے پاس ہونا ایک الگ کہانی سنا رہا تھا۔ دل تھا کہ بے تحاشہ بکھرا تھا، اسکا بس نہیں چل رہا تھا وہ اپنے سامنے موجود لوگوں کو زمین میں دفن کر دے جبھی بے بسی سے مٹھیاں بھینچے زینہ واپس مڑ گیا۔

ارد شاہ کی گرم، سموکنگ کی مہک سے سلگتی سانسیں اپنی کنپٹی پر محسوس کرتی اشمل خان، بس گرنے کو ہی تھی جب وہ اسے ایک جھٹکے سے الگ کر گیا تھا۔ اشمل اسکے ان عجیب غریب رویوں کو کیا سمجھ پاتی وہ تو باغی دھڑکنوں سے ناراض تھی بھلا اسقدر قربت پر زبان فالج زدہ ہو گئی تھی کیا، سانسیں اس

کرمنل شخص کے جبری بوسے پر تھم کیوں نہیں گئیں آخر وہ پھر سے سانس لے بھی کیوں رہی تھی؟ وہ تیز تیز سانس لیتے اپنی پیشانی مسلنے لگی تھی جہاں وہ دہکتے لب اپنی گہری چھاپ چھوڑ گئے تھے۔

●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●●
●

وہ رشم خان کے سامنے ٹھہرا اسے وہ پراپرٹی فائل تھمارہا تھا جسکے چلتے وہ ارشم کو یہاں لایا تھا۔اس نے وہاب طرین کا، رئیسہ کو دیا جانے والا گھر نیلامی میں آتے ہی خرید لیا تھا۔

"یہ رہی معاہدے کو پورا کرتی یہ فائل ارشم خان، تم نے جو کچھ میرے لیئے کیا اسکا میں تہہ دل سے مشکور ہوں۔میں جانتا ہوں کہ بسام شاہ کی وجہ سے آپ کی فیملی پر اشمل اور میرا نکاح بہت بھاری پڑا ہے۔میرے لیئے آپ اتنی ہی معتبر ہیں جتنی کہ حوریہ شاہ۔یہاں سے جانے کے بعد بھی میری کوشش رہے گی کہ آپ لوگوں کی سیکیورٹی کا پورا ذمہ میرے ذمے رہے۔۔۔"

اربد شاہ نے انتہائی کشادہ دلی سے بنا کسی نئ شرط کے وہ فائل ارشم کو تھمائی تو وہ بھیگی پلکوں سے اسے دیکھنے لگی تھی۔وہ گھر اسکیلئے ہر طرح سے اہم تھا جہاں اسکے اور اشمل کے بچپن کی یادیں تھیں اور شاید اس کمپرسی کی حالت میں انکی واحد چھت تھی جو اربد شاہ نے اسے لٹادی تھی۔وہ بے یقینی سے ،ان

کاغذات پر فائل، اشمل خان اور اپنا نام دیکھ رہی تھی۔ پر بولنے کو کچھ تھا ہی نہیں۔

"اینڈ ون مور تھنگ اگر آپ چاہیں تو حورے کی شادی میں شریک ہو سکتی ہیں اشمل کے ساتھ لیکن، ایک بات کا دھیان رہے کہ ہماری فیملی کیلیئے ہماری شادی ایک لو میرج کو پرٹینڈ کرتی ہے سو آئی ہوپ یو انڈرسٹینڈ بیٹر۔۔۔" اربد شاہ نے اسکے سر پر ہاتھ رکھتے کہا اور پھر لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے روانہ ہو گیا جبکہ وہ کبھی ان پراپرٹی کی دستاویزات کو اور کبھی باہر جاتی راہ کو دیکھ رہی تھی۔

اگلی صبح، اشمل کیلئے سرپرائز سے بھری تھی جب، ارشم حویلی آئی تھی۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ اربد شاہ نے اسے کسطرح رام کیا ہوا تھا کہ اسکی زبان پر گزرے کل کا کوئی ذکر نہ تھا۔ وہ کتنی دیر اسے گلے لگائے روتی رہی تھی ۔ایک دم رئیسہ یاد جو آئی تھیں تو وہیں ان شاہ زادوں کے لیئے دل میں اور زیادہ نفرت اور بدگمانی پیدا ہوئی تھی۔ اربد شاہ نے سب کو یہی بتایا تھا کہ ،ارشم خان یہاں حوریہ شاہ کی شادی اٹینڈ کرنے آئی ہے۔ گھر میں سب ہی اسکی آمد سے خوش تھے۔

"آپ بہت خوبصورت ہیں آئی مین آفکورس اشمل بھابھی کی بہن کو اتنا پیارا ہونے کا پورا حق حاصل ہے۔"

اسوقت سب ہی اس نئی مہمان کو گھیرے بیٹھے تھے جب ارزق شاہ نے بے ساختہ ہی کچھ توصیفی جملے بولے تھے۔ارشم کا چہرہ بلش ہوا تھا جبھی وہ سر جھکا گئی جبکہ باقی سب ارزق کی شرارت آمیز طبیعت کو سمجھتے اس شرارت پر محظوظ ہوئے تھے۔اس ایک ہفتے میں،ارزق شاہ کے کئی بے ساختہ جملے اسے ہواؤں کی سیر کرانے لگے تھے۔وہ اشمل خان جتنی بے وقوف ہر گز نہیں تھی جو ہاتھ آیا موقع گنوا دیتی۔ اربد شاہ کی فیملی میں اپنی جگہ بنانے کیلیئے وہ حوریہ شاہ کے ہر فنکشن میں آگے تھی۔اشمل کو اسکے انداز کھٹکے ضرور تھے پر اسے ماضی سے کنارہ کش ہوتے دیکھ وہ بھی اسے سنبھلنے کا پورا موقع دے رہی تھی تو وہیں دوسری طرف اربد شاہ جسے لگ رہا تھا کہ اس نے انتہائی ہوشیاری سے، آنے والے طوفان پر بند باندھ کر اپنی بہن کی خوشیاں خرید لی تھیں اسے زرا اندازہ نہیں تھا کہ ،بسام شاہ کیا چال چلنے والا ہے اور آج جب

،شاہ حویلی میں ایک طوفان آکر گزر گیا تھا تو سب کو نے کھدروں میں دبکے

ایک دوسرے سے منہ چھپائے پھر رہے تھے۔۔۔

تو عشق بی کرانم "پارٹ 2"

حال۔۔۔

"حوریہ شاہ، آئی مین رئیلی مام؟"

ذکوان آفندی نے ماں سے جو خبر سنی تو ہتھے سے اکھڑا تھا۔

"کیا کمی ہے اس میں، بہت خوبصورت اور میچور بچی ہے وہ۔اور تم جیسے شخص کو تو وہیں سیدھا کر سکتی، ٹھنڈے اور دھیمے مزاج کی بچی ہے ماشاءاللہ سے۔۔۔"

رعنا آفندی کے تو مانو دل کی مراد بر آئی تھی جبھی وہ محبتیں لوٹاتے انداز میں اسکا ذکر کرتے مسلسل مسکرا رہی تھیں تو وہیں، ذکوان آفندی کے سر پر لگی تھی۔

"کیا کمی مام؟ سچ میں آپ ایک ایسی لڑکی کو اپنی سوسائٹی کا حصہ بنانا چاہتی ہیں جسکا شوہر اسے رخصتی سے پہلے طلاق دے کر چلا گیا، سریسلی مام۔۔۔"

ذکوان آفندی نے اپنا سر ہاتھوں میں گراتے ماں کی عقل کو کوسا تھا۔

رخصتی سے پہلے طلاق ہوئی ہے نا اور رخصتی ہوئی تو نہیں ویسے بھی، بنا"

"رخصتی کے نکاح کی کوئی ویلیو ہے ہی نہیں اور وہ بھی بچپن کے نکاح تو۔۔۔

بس کریں مام، کچھ بھی بول رہی ہیں آپ۔ مجھے نہیں کرنی کسی کی ٹھکرائی"

"لڑکی سے شادی اور پھر۔۔۔

ذکوان میں نے تم سے مشورہ نہیں مانگا بیٹا، تمہارے ڈیڈ اور میں جو ڈیسائیڈ"

کر چکے ہیں وہیں ہو گا۔ ہم نے سلطانہ شاہ کو اپنی طرف سے ہاں بول دی ہے

اور اس سب میں تمہارا ہی بنفیٹ ہے ذکوان، اربد شاہ کا اسٹرونگ پولٹیکل

بیک گراؤنڈ تمہیں بھی تو ایک زبردست سپورٹ دے سکتا ہے جو تمہارے

"بابا سوچ رہے ہیں۔۔۔

رعنا آفندی نے اسے اسکا مفاد دکھا کر راضی کرنا چاہا تھا۔

اوہ کم آن مما، منسٹری کی سیٹ پر تو میں ایسے بھی پہنچ سکتا ہوں اسکیلئے مجھے"

"اربد شاہ کے کندھوں کی ضرورت ہر گز نہیں ہے۔

اس نے ناگواری کا بھرپور مظاہرہ کیا تو رعنا، ذو معنی انداز میں مسکرائی تھیں

جبکہ وہ بھی کسی سوچ پر چونکا تھا۔

مام، اگر آپکو میری شادی کا اتنا شوق چرایا ہے تو آپ اوج شاہ کا ہاتھ کیوں" نہیں مانگ لیتیں۔ پسند بھی ہے وہ مجھے اور پھر اربد شاہ۔۔۔"ذکوان آفندی نے رعنا، آفندی کے حواسوں پر بم پھوڑتے، انکی مستقبل کی پلیننگ کی دھجیاں اڑا گیا تو وہ بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی تھیں۔

تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے ذکوان، وہ اوج، تمہیں اندازہ بھی ہے کیا کہہ" رہے ہو تم وہ ارزق شاہ کی منگیتر ہے۔۔۔"رعنا نے گم ہوتے حواسوں کو سنبھالتے بروقت عذر جڑا تو ذکوان کا چہرہ پھیکا پڑا تھا۔

"پر مام، بسام شاہ نے اسکی بہن کو ڈائیورس دی ہے وہ کیسے اوج سے۔۔۔"

ذکوان یہ انکا معماملہ ہے تمہارا نہیں۔اور ویسے بھی جسطرح کا تمہارا لائف" اسٹائل ہے، جسطرح تمہیں آزادی چاہیئے سمجھواسکیئے ایک بے زبان لڑکی ہی ڈیزرو کرتے ہو تم اور حور یہ بلکل ویسی ہے۔میں نہیں چاہتی کہ کوئی تیز طرار لڑکی آکر اس گھر کا سکون درہم برہم کرے۔کل میں تمہارے ڈیڈ کے ساتھ جاکر اسے رسم کی انگوٹھی پہنانے والی ہوں اور تم کوئی آبجیکشن نہیں کروگے ذکوان۔۔۔" وہ انگلی اٹھائے اسے وارن کرتی وہاں سے اٹھ گئیں تو وہ بے چینی سے پاؤں جھلانے لگا، جبکہ آنکھوں میں ،اوج شاہ کے شرارت سے پر چہرے کی بھینی بھینی مسکراہٹ آج بھی اسے بے چین کیئے ہوئے تھی۔کال رنگ پر وہ متوجہ ہوا جہاں اسکی موجودہ گرل فرینڈ زویا کی کال آرہی تھی۔وہ گہری سانس بھرتے کال اٹینڈ کر گیا۔

ہنی کہاں ہوں تم، آئی نیڈ یو۔۔۔" وہ ذکوان آفندی کیلئے سکون کا سامان"
تھی جبھی ڈپریس رہتے اسکی ضرورت محسوس ہوئی تھی۔

ذکوان میں زر گری ہاؤس میں ہوں اور مجھے یہاں ایک نیکلس بہت پسند آیا"
ہے کین آئی گٹ اٹ ؟" اسکی بے قرار آواز پر زویا نے اٹھلاتے ہوئے
فرمائش جڑی تو وہ مبہم سا مسکرایا۔

اوکے مجھے لوکیشن شئیر کرو میں آتا ہوں۔۔۔" ذکوان آفندی کے لبوں پر"
چھائی الوہی چمک دور ٹھہری رعنا آفندی کے ماتھے پر تفکر بھرا جال بکھیر گئی
تھیں۔ اگر انکا لاڈلا سپوت اسطرح گلی کوچوں کی لڑکیوں پر لوٹا تا رہا تو یقیناوہ

عنقریب سڑک پر آجائیں گے جبھی اپنے فیصلے پر مہر ثبت کرتے ارادوں کی تکمیل کا عندیہ حویلی والوں سے چاہا تو وہاں ایک الگ بحث چھڑ گئی تھی۔

●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●

●●●

اس نے پر مژدہ، تھکن سے چور وجود لیئے ہفتے بعد اس کمرے میں قدم رکھا تھا جہاں اشمل خان انتہائی پر سکون انداز میں سوتی، ارد شاہ کی ابتر ذہنی حالت کو مزید، گھائل کر گئی تھی۔ وہ سرعت سے اسکی طرف بڑھتے کمفرٹر میں سوئے پر سکون وجود کا سکون درہم برہم کرنے کو اسکے اوپر سے کمفرٹر کھینچتے

اسے بازو سے کھیسٹتے بستر سے نیچے دھکیل گیا تھا۔اشمل اس اچانک افتاد پر ہکی بکی سی تھی جب،اربد شاہ پر نگاہ پڑتے اسکے چہرے پر ناگواری کی واضع لہر چمکی تھی۔وہ منہ بسورتی،زمین سے اٹھنے لگی تھی جبکہ اربد شاہ گھٹنے کے بل اسکے قریب بیٹھتے اسکا چہرہ اپنی آہنی گرفت میں بھینچ گیا تھا۔

"تم اس گھر اور میری زندگی کو دہکتے الاؤ کی نظر کر کے اتنے سکون سے کیسے سو سکتی ہو اشمل خان؟کیسے تم ہماری تباہی پر تسکین حاصل کر سکتی ہو ڈیمڈ۔۔۔"وہ اسکے چہرے کو پوری طرح بھینچتے اشمل کو شدید درد میں مبتلا کر گیا تھا جبھی وہ اسکا ہاتھ جھٹکنے کی کوشش میں ہلکان ہوئی تھی پر ایسا لگ رہا تھا ،اربد شاہ کا آہنی ہاتھ اسکے رخساروں میں دھنس گیا تھا۔

چچھ۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔آہ۔۔۔" وہ اربد شاہ کے ہاتھ پر اپنے نوکیلے ناخن سے وار کرتے ہوئے سسکی تو وہ اسے ایک جھٹکے سے چھوڑتا بنا اسے سنبھلنے کا موقع دیئے اسے پھر سے بازو سے پکڑتے کھڑا کر گیا تھا۔

بتاؤ اشمل خان، بسام شاہ کہاں ہے؟ یہ سب تم دونوں کی پلیننگ تھی" نا؟ میرا اعتبار توڑا ہے تم نے آئی سوئیر ایک بار مجھے وہ مل جائے میں تم دونوں کو زندہ درگور کردونگا۔۔" وہ نینداور اسکی وحشت سے نڈھال ہوتی خود کو سنبھال بھی نہیں پارہی تھی جب وہ اسے مزید زدکوب کیئے جارہا تھا۔

پاگل ہوگئے ہو تم اربد شاہ، اگر تمہیں یاد ہو تو میں نے تمہیں کہا تھا حوریہ" شاہ کو اپنی ضد کی بھینٹ مت چڑھاؤ۔۔" وہ اپنا چہرہ سہلاتے اس پر دھاڑی

تو وہ مٹھیاں بھینچتے اپنا غصہ کنٹرول کرنے لگا تھا جسکی بربریت، کے نشان اشمل خان کے سفیدی مائل چہرے پر سرخی مانند واضع ہونے لگے تھے۔

تم نے ایسا کہا تھا کیونکہ تم اسکے پلینز میں برابر کی شریک تھیں۔۔۔"وہ بنا اسے دیکھے، پاؤں سے سائیڈ ٹیبل کو ٹھوکر مارتے بولا تھا۔وہ شخص اپنی خودساختہ بدگمانیوں کے عروج پر تھا۔اشمل کے پاس اپنی صفائی کو الفاظ کم پڑنے لگے تھے۔

میں اسکی پلاننگ سے ہرگز آگاہ نہیں تھی ارب شاہ، بلکہ اسکی گھٹیا نیچر کا عملی" ثبوت ہے میرے سامنے ارشم کے طور پر آلریڈی تھا۔وہ انتقام میں ڈوبا شخص مجھے نقصان پہنچا چکا تھا تو مجھیں سنبھلنا تھا،اس نے وہیں سب حوریہ کے

ساتھ کیا جوارشم کے ساتھ ہوا۔ سیاہی، بدنامی کا کلنک دوسروں کو داغدار کر کے وہ یونہی بیچ راہ چھوڑ جاتا ہے۔ کیا تم نہیں جانتے اس شخص کی انتقامی سوچ نے کسطرح ارشم کی بارات لوٹائی تھی؟ بھول کیسے گئے تم آخرار بدشاہ ہر بار مجھ پر الزام لگانس تمہ ءں زیب نہیں دیتا اور پھر وہ کیا سوچتا ہے ہر بار میں نے تمھیں آگاہ کیا تھا اربدشاہ۔ اسے کوئی فرق نہیں پڑتا رشتوں کی تذلیل سے۔ اس انا کے مارے شخص کو اپنے ٹھکرائے جانے کا غم زیادہ ہے بانسبت دوسروں کی زندگیوں کو اسطرح داؤ پر لگانے سے۔۔۔"

اشمل ایک ہی سانس میں سارا ملبہ، اربدشاہ کی غفلتوں پر ڈالتی، روم سے نکل گئی تو وہ اسے جاتے دیکھ اسکے پیچھے لپکا تھا۔

"چھوڑو مجھے اربد شاہ، میں تمہاری غلام نہیں ہوں جو تمہاری فرسٹریشن اور بدگمانیوں کا بوجھ اپنے وجود پر سہوں۔ مجھے یوں زود کوب کرنے سے کہیں بہتر ہے کہ اب حوریہ شاہ کیلیئے کوئی اچھا فیصلہ لے لو تاکہ وہ مزید تباہ ہونے سے بچ سکے۔۔۔"

وہ اسکی گرفت میں پھڑ پھڑاتی، خود کو ڈیفائن کرنے سے بعض نہیں آئی تو وہ چونکا تھا اور پھر واپس اپنے جنون میں لوٹتے اسے بستر کی طرف دھکیلا۔

"میں بہتر جانتا ہوں کہ مجھے اپنی بہن کیلیئے کیا کرنا ہے کیا نہیں اشمل خان، بی ان یور لمٹس۔۔۔"

وہ انگلی اٹھائے، درشت انداز میں اسے وارن کرتے بولا تو وہ بھی اسکے دوبدو ہوئی تھی۔

"بس کردو اربد شاہ، مجھ سے ضد لگانے کی خاطر مجھ سے جھوٹا انتقام اور نفرت کو وجہ بنا کر آخر کتنی زندگیاں برباد کرو گے تم؟ سچ پوچھو تو تم میں اور بسام شاہ میں کوئی خاص فرق نہیں ہے۔۔۔ہنہ۔۔۔دونوں ہی مفاد پرست اور انا باز ہو تم لوگ۔۔"

اربد شاہ نے کتنی بار ہی اسے بسام شاہ کا نام

لے کر ٹارچر کیا تھا مگر اسوقت اسکی زبان پر بار بار آتا اسکا نام اور ساتھ اربد شاہ کو اسکے مقابل ٹھہرا کر تو جیسے وہ اسکے جنون کو ہی آواز دے رہی تھی۔

"شٹ اپ اشمل خان، آئیندہ اس شخص کا نام تمہاری زبان پر نہ آئے ورنہ میرے قہر سے تمہیں کوئی نہیں بچا سکے گا۔۔" سر پھرا تو وہ پہلے بھی تھا مگر ابھی اشمل کو لگ رہا تھا جیسے اپنی ہار، یا حوریہ کے ساتھ ہونے والا حادثہ اسے وحشی بنا رہا تھا۔ایک پل کو تو وہ واقعی اسکے تیور سے سہمی ایک طرف کو ہوئی تھی۔

"وہ پر تمہیں حوریہ کے بارے میں سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا چاہیئے۔۔۔" وہ آخری بار کچھ مدھم پڑتے بولی تو اربد شاہ نے بس اسے گھورنے پر اکتفا کیا۔وہ

بعض آنے والی نہیں لگ رہی تھی تبھی تھکا ماندہ بستر پر دراز ہوتے تکیہ بھی

چہرے پر رکھ لیا تھا۔

لائٹس آف کرو مجھے سونا ہے۔۔۔" وہ کوئی اور بحث نہیں چاہتا تھا حواس"

شکن جنگ سے تھکے ہارے انداز میں بولا تو وہ چونکی۔

"تم یہاں سو گے تو میں۔۔۔"

اشمل خان میرا ضبط مت آزماؤ۔۔۔ تمہیں یہاں نہیں سونا تو گھر کے کسی"

کونے میں جا کر سو جاؤ پر مجھے اسوقت اپنے آس پاس تمہاری آواز کی آہٹ

بھی نہیں سننی۔۔۔" وہ بے حد بیزاری سے بولتے اوندھے منہ کو بستر میں

چہرہ چھپاتے، کسقدر اکتاہٹ سے بولا تو اشمل تو اس ناقدری اور اہانت پر آگ بگولہ ہوئی۔

مجھے بھی تمہارے پاس رہنے کا کوئی شوق نہیں ہے بھاڑ میں جاؤ تم "

اربدشاہ۔۔۔" وہ اسکے پاس پڑا تکیہ جھٹکے سے اٹھاتے، روم سے ملحقہ سیٹنگ ایریا کی جانب بڑھی تو اربدشاہ نے کچھ دیر خاموشی اختیار کیئے رکھی جبکہ اسکے جانے کے بعد ہر طرف سناٹا ہی سناٹا چھایا تھا اربدشاہ کے اندر تک بھی۔ وہ یونہی مضطرب کروٹیں بدلتے بدلتے جانے کب سو گیا۔ اگلی صبح انتہائی ہنگامہ خیز تھی۔ سلطانہ شاہ نے اپنے پورشن کو نئے سرے آراستہ کرنا شروع کیا تھا شاید کہ دل پشوزی اور خود کو بہلانا مقصود تھا۔

آج، رعنا اور عدنان آرہے ہیں، حوریہ کی رسم کیلئے میں چاہتی ہو تم گھر پر "

رہو۔۔۔" اسوقت وہ سب بریک فاسٹ کی ٹیبل پر موجود تھے جب سلطانہ

شاہ نے انتہائی متحمل انداز میں کہتے ہوئے، ارید شاہ کو دیکھا تھا۔

"پلیز امی، ابھی یہ سب ٹھیک نہیں ہے اور۔۔۔"

میں ماں ہوں ارید شاہ اور بہتر طریقے سے جانتی ہوں کہ میری بیٹی کیلئے کیا"

اچھا ہے اور کیا برا۔ میں اسے یوں سب سے کٹ کر، گھٹ گھٹ کر مرتے

نہیں دیکھ سکتی ارید۔ کیا تمہیں یہ سب نارمل لگ رہا ہے جب گھر کے سب

افراد یوں کھانے کی ٹیبل پر جمع ہوں اور وہ اپنے کمرے میں بند رہ کر ناکردہ

گناہوں کا بوجھ جھیلے جو سراسر اسکے بڑوں کی غلطی ہے۔۔۔" سلطانہ شاہ کی

آواز معمول سے ہٹ کر کچھ بلند تھی وجہ شاید کچن میں موجود، شہزین چچی بھی تھیں جنہیں سنوانا مقصود تھا۔ دادو نے بھی کچھ بے چینی سے پہلو بدلہ ، بہرحال بڑوں کی فہرست میں وہیں یہاں صف اول تھیں اور ایک ہی گھر میں ہوئی واضع تقسیم نظر آ رہی تھی جہاں اربد شاہ نے صاف لفظوں میں کبیر شاہ کو حویلی چھوڑنے کا حکم ہی دیا تھا لیکن بحالت مجبوری ان سب کو ایک ہی کچن استعمال میں لانا پڑا تھا کیونکہ پرانے وقت کی یکجہتی کو دیکھ بڑے بزرگوں سے ہی، اوپر کے پورشن میں ایسا کوئی انتظام نہیں تھا۔

امی ٹھیک کہہ رہی ہیں لالہ، حورے کو اس ڈپریشن سے نکالنے کا واحد حل" یہی ہے شاید کہ ایک مناسب فیصلہ لیا جائے اسطرح وہ بہل بھی جائے گی کچھ۔۔۔"ارزق شاہ کے تائیدی جواب پر ارشم نے ان بلند حوصلہ لوگوں کو

دیکھا۔کیسے اپنی جوان بیٹی کے یوں اجڑ جانے پر بھی سلطانہ شاہ نہیں ٹوٹی تھیں اور اسکی ماں تھیں جوارشم کا غم تاب ہی نہ لا سکیں۔وہ سر جھکائے آنسوؤں ضبط کرنے لگی۔بسام شاہ نے کیسے ان دونوں لڑکیوں کو اپنی انا کی بھینٹ چڑھادیا تھااور جانے خود کونسے بل میں جا چھپا تھا۔

"مجھے یوں زود کوب کرنے سے کہیں بہتر ہے کہ اب حوریہ شاہ کیلئے کوئی اچھا فیصلہ لے لوتا کہ وہ مزید تباہ ہونے سے بچ سکے۔۔۔"اسکی سماعتوں میں طنز و ترش میں ڈوبی،اشمل خان کی آواز گونجی تو وہ کن اکھیوں سے اسے دیکھتے ہاتھ میں پکڑا اسپون ٹیبل پر پٹخ گیا تھا۔

ٹھیک جو آپ سب کو بہتر لگے وہیں کریں۔۔۔" اربد شاہ بے دلی سے کہتے اپنے جھنجھلائے حواس پر قابو پایا اور بنا کسی کو دیکھے اپنے اور اشمل کے مشترکہ روم کی طرف بڑھ گیا تھا۔

جاؤ اشمل، اسے دیکھو اور سمجھاؤ کہ میرا فیصلہ وقت کے تقاضوں پر کھرا اترتا ہے۔ میں دشمن تو نہیں ہو سکتی اپنی بچی کی۔۔۔" سلطانہ شاہ نے، اربد شاہ کے دور جاتے قدموں کو تکتی اشمل کو متوجہ کیا تو وہ چونکی تھی۔ وہ جس مان بھرے انداز میں اسے پکارتی تھیں اشمل خود کو بے بس محسوس کرتی تھی۔ اگر جو انہیں زرا اندازہ ہو جائے کہ اشمل کا آس پاس ہونا، انکے بیٹے کو کتنا ٹارچر کرتا تھا وہ اسے ہی نکال دیتیں اور ابھی وہ اسکے ہی ڈالے ابہام پر کنفیوژ تھا آیا انہیں واقعی اتنی جلدی فیصلہ لینا چاہیئے کہ نہیں۔۔۔

جی آنٹی! میں دیکھتی ہوں۔۔۔"ازراہ مروت کہتے وہ کرسی ایک طرف" کھسکاتے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

مجھے بھی روم میں چھوڑدو،ارزق۔۔۔"سلطانہ شاہ نے ارزق شاہ کو کہا تو وہ" اثبات میں سر ہلاتے اٹھ کھڑا ہوا جبکہ ارشم کو بھی یہاں اپنا وجود بے معنی سا لگا تھا جبھی وہ حوریہ کی دل پشوزی کی خاطر اسکے روم کی طرف بڑھ گئی تھی۔

ذکوان کیسا بچہ ہے ارزق تم تو اسے اچھے سے جانتے ہو نا؟"سلطانہ شاہ کی" آواز اندیشوں میں ڈوبی تھی جب ارزق گہری سانس بھر کے رہ گیا۔اسے ذکوان آفندی ملنسار اور ہنس مکھ لگتا تھا،جو کہ بسام شاہ بھی تھا لیکن کسی کے

دلوں کا کھنگالنا اتنا آسان تھوڑی تھا پر وہ اپنے اندیشوں کو جھٹکتے ماں کو تسلیاں دینے لگا تھا۔

ادھر اپنے پیچھے آئی اشمل کو دیکھ، ارbد شاہ کا پارہ مزید ہائی ہوا تھا۔

"کیوں آئی ہو تم یہاں؟" وہ اسے تقریبا روم سے دھکیل دینا چاہتا تھا جب وہ تیزی سے روم کا دروازہ بند کر گئی کہ اسکی چنگھاڑ باہر بیٹھی سلطانہ شاہ کو ایفکٹ نہ کرے۔

تمہاری بے وقوفیوں کا ایک نیا باب دیکھنے اربد شاہ، تم سب مل کر کیسے حوریہ "
شاہ کو ایک بار پھر سے آزمائش میں ڈال سکتے ہو؟ وہ پہلے سے ٹوٹی ہوئی اور
"تم۔۔۔

شٹ اپ تمہیں کتنی بار کہا ہے میرے گھر کے معاملات سے دور رہو گی تم"
"، پھر بھی بعض نہیں آتیں نا تم آخر چاہتی کیا ہو؟

اربد شاہ کو لگا تھا شاید، وہ حوریہ شاہ کی راہ آسان کر چکا تھا پر وہ ایک بار پھر سے
اعتراضات کی بوچھاڑ کی زد میں آنے لگا تھا۔ آخر وہ لڑکی چاہتی کیا تھی؟

آزادی، تم اپنی زبان کی لاج رکھو اربد شاہ اور مجھے یہاں سے ارشم کے ساتھ "
جانے دو، پھر میں تمہارے گھر کے کسی معمالے میں نہیں آؤنگی پر اگر تم اپنی
ضد پر قائم رہو گے تو میں بھی اپنی آنکھوں کے سامنے ایک بے زبان لڑکی کو
بار بار، تمہاری فیملی کی جاہلیت کی بھینٹ چڑھتے دیکھ کر، چپ نہیں
رہونگی۔" اشمل خان، نڈر و بے باک انداز میں فوراً اپنا مدعا رکھ گئی تو وہ
بے طرح چونکا تھا۔

تم یہاں سے کہیں نہیں جاؤ گی، اشمل خان اسلیئے اب یہاں سے نکلنے کے "
"خواب دیکھنا چھوڑ دو۔

اربد شاہ انتہائی سکون سے کہتے اسکا سکون درہم برہم کر گیا۔

"پر کیوں؟ تم نے کہا تھا کہ حوریہ کی شادی۔۔۔۔"

"نہیں ہوئی نا حورے کی شادی اور اگر ہو بھی جائے تو بسام شاہ سے ہر گز نہیں ہو گی پر جو روگ، جو تہمت اس شخص کی وجہ سے میری پاکدامن بہن پر لگے ہیں انکا ازالہ تمہیں تا عمر کرنا ہو گا اشمل خان اسلیئے واپسی کی راہ دیکھنا چھوڑ دو۔۔۔"

وہ اسے آج بھی حد درجہ، خود غرض نظر آیا تھا۔

کیا مطلب ہے اس بکواس کا؟ تم اپنی بات سے مکر نہیں سکتے ارب دشاہ، تم" جانتے ہو نا میرا کرئیر، میری پوری لائف تمہاری فضول کی انا میں اسپوئل ہو رہی ہے۔ تمہیں زرا بھی احساس ہماری گمشدگی سے فیملی میں کسطرح کی افواہیں پھیل رہی ہو نگی؟" اشمل کو صحیح معنوں میں پہلی بار اندازہ ہوا تھا کہ اس شخص کی وجہ سے اسکی زندگی کس طوفان کے دہانے کھڑی ہے۔

تمہیں لوگوں کی کب سے پرواہ ہونے لگی اشمل خان؟" وہ پرسکون انداز" میں، سینے پر ہاتھ باندھے اسے دیکھتے بولا تو وہ لب بھینچے اسے کچھ سخت کہنے سے رک گئی تھی۔

اربد شاہ آخر تم کرنا کیا چاہ رہے ہو؟"اشمل جھنجھلائی تھی اسکی ہٹ دھرمی" پر جب اربد شاہ نے اسے کھینچتے ہوئے اپنے بے حد قریب کیا تھا اور پھر اسکے چہرے پر جھکتے اسکی کانوں کی لو کو انگلیوں کی پورز سے چھوتے سرگوشی کی تھی۔

"ہماری برائے نام کی رخصتی اور ریسپشن، وہ پلین جو پوسٹ پون ہوا ہے اسے مزید دھڑلے سے انجام دینا چاہتا ہوں میں تاکہ ایک دنیا جان جائے کہ اشمل خان، اربد شاہ کی بیوی ہے۔۔۔"وہ انتہائی مضبوط لب و لہجہ اپنائے اس پر گھڑوں پانی پھیر گیا تھا۔

تم۔۔۔"اس نے کچھ بولنا چاہا تھا جب اسکے کانوں کی لو سے سرکتی انگلی" اشمل خان کے لبوں پر آن ٹکی تھی، گویا اب کے ہونٹوں کو مزید کسی گل فشانی کی اجازت نہیں تھی۔

اگر تم چاہتی ہو کہ ارشم خان، ایک سیف فیوچر بنائے، دین یو ہیو ٹو" کو آپریٹ ود می اشمل خان۔۔۔"اربد شاہ نے اس پر پھر سے اپنا داؤ کھیلا تو وہ غصے کے مارے کچھ بول ہی نہیں پا رہی تھی۔پہلے ارشم کی زندگی اسکی وجہ سے سانحات شکار تھی اس پر ایک اور وارننگ وہ، اربد شاہ کو دیکھ کر رہ گئی تھی جو اسکے ہونٹوں پر ٹکی انگلیوں کی پورز کو دیکھتے ان گلابی ہونٹوں کی شگفتگی سے بے طرح مرعوب ہوتے اس پر جھکتا گیا۔اشمل اسکے یوں قریب آنے اور پھر اسکی پر تپش سانسوں کو اپنے چہرے پر محسوس کرتے بے جان سی ٹھہری

تھی۔ایسا پہلی بار ہوا تھا وہ اسکی قربت میں گھائل اسطرح بے خود ہوا تھا اور جسقدر وہ فاصلہ مٹانے پر مائل ہوا اشمل اپنا آپ بھولنے لگی تھی۔اس سے پہلے وہ سزا دینے یا اپنی بات منوانے کیلیئے کسی سنگین خطا کا مرتکب ہوتا،اسکے صندلی رخساروں پر ابھرتے پسینے کی چمک سے وہ چونکا یہ کیفیت کچھ ہی لمحوں کی تھی وہ پھر سے اپنی جون میں لوٹا پیچھے ہٹا تھا۔

" امید ہے اب، تم کوئی نئی شرط نہیں رکھو اور یقیناپرانے معاہدوں کو دہراتے ہوئے اسکا تھوڑا بہت انجام تو ضرور سوچو گی۔۔" وہ اپنی خود غرضانہ سوچ کا پرچار کرتے،اسکیلئے تمام راستوں کے بند ہونے کی خبر دے رہا تھا جبکہ وہ اس بیچ منجدھار میں پھنس کے رہ گئی تھی۔

دھڑکنیں تھیں کہ الگ طوفان مچائے جارہی تھیں۔آخر وہ سب کیا تھا؟ کیا وہ وہ اپنے اور اسکے رشتے کا احساس دلانا چاہتا تھا؟ پر نہیں انکے درمیان کا رشتہ نارمل ہر گز نہیں تھا پھر کیسے اربد شاہ ہار سکتا تھا؟ وہ اس سے دور ہٹتا فریش ہونے چل دیا اور وہ اپنے لئیر کٹ بالوں میں انگلیاں دھنسائے پریشان سی بیٹھی تھی جب، فریش ہو کر باہر آتے اربد شاہ نے سرسری نظر اس الجھی ،بکھری لڑکی پر ڈالی اور خود سے ہی نظریں چرائے روم سے باہر نکل گیا۔وہ کمزور مرد تو ہر گز نہیں تھا پھر وہ کیوں بہکا؟اشمل خان کی خوبصورتی اسے مائل ہر گز نہیں کر سکتی تھی پھر وہ کیوں بے خود ہوا؟

خود اس لمحوں کی خطا پر کوستے وہ خود کو مزید اس سے دور رکھنے مضبوط ارادے بنانے لگا تھا کیونکہ وہ اچھے سے جانتں تھا اگر وہ اشمل خان کیلئے سافٹ کارنر

پیدا کرے گا تو کئی پرانے باب کھل کر اسے مزید تکلیف میں مبتلا کریں گے بہتر یہی تھا کہ وہ اجنبیت کی دیوار قائم رکھ کے اسے بسام شاہ کے کیئے کی سزا دیتا۔ باہر آتے اس نے کھلی فضا میں سانس لیتے سگار سلگائی تو، وہ مغرور انداز اسکے دل وذہن میں کشید گی پیدا کرنے لگے تھے۔

"آخر کیوں ہر بار مین ہی ہار جاتا ہوں اسکے سامنے ؟ کیا پھر سے ؟ نہیں۔۔ نہیں میں ایسا کچھ نہیں سو سکتا، جس لڑکی کی سرزشت میں بے وفائی ہے میں بھلا اس پر اپنے ایموشنز کیسے انسوٹ کر سکتا ہوں۔۔۔" وہ بے چینی سے ٹہلتے ہوئے مسلسل اسی کے بارے میں سوچ رہا تھا جو اسکے حواسوں پر مسلسل سوار رہنے لگی تھی۔

آزادی، تم اپنی زبان کی لاج رکھو اربد شاہ اور مجھے یہاں سے ارشم کے "
ساتھ جانے دو، پھر میں تمہارے گھر کے کسی معمالے میں نہیں آؤنگی پر اگر
تم اپنی ضد پر قائم رہو گے تو میں بھی اپنی آنکھوں کے سامنے ایک بے زبان
لڑکی کو بار بار، تمہاری فیملی کی جاہلیت کی بھینٹ چڑھتے دیکھ کر، چپ نہیں
رہو نگی۔" اسکے کہے الفاظ کی گونج اربد شاہ کو مضطرب کرنے لگی تھی۔ پہلے
بھی تو بسام شاہ سے شادی کیلئے وہ حوریہ شاہ کیلئے کانشئیس تھی اور حالات
کیسے رخ بدل گئے؟ کہیں اسکے خدشات پھر سے ٹھیک تع نہیں؟ مگر وہ ذکوان
کو جانتی ہی کتنا ہے؟ اربد شاہ مسلسل اذیت میں مبتلا ماضی، حال اور مستقبل
کے اندیشوں میں گھرا ہوا تھا۔۔۔

● ●

شہزین کے ذریعے اوج شاہ تک، حوریہ کے رشتے کی خبر پہنچی تھی۔ وہ تو یا گنگ ہی رہ گئی تھی۔

کتنے آنسوؤں جذبات کا نام لیتے بہے جا رہے تھے پر و پاں کوئی تھا نہیں جو اس درد کا مداوا کرتا، اور جسکے ہاتھ سب دکھوں کا مداوا تھا وہ سب چھوڑ، چھاڑ بزدلوں کی طرح کسی کونے کھدرے میں جا چھپا تھا۔ کبیر شاہ نے اسے کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا تھا پر اس نے اپنا کوئی نشان چھوڑا ہی کب تھا۔

اسوقت سب ہی ہال روم میں جمع تھے جہاں کبیر شاہ سر جھکائے بیٹھے تھے جبکہ شہزین بھی ضبط کا دامن تھامے شرمندہ سی ان سب کے سامنے بیٹھی تھیں۔

"میں جانتا ہوں بھابھی جان کہ میں اس قابل تو ہرگز نہیں ہوں کہ آپکا اور بچوں کا سامنا کر سکوں، مگر ہماری ناہنجار اولاد نے ایک جھٹکے میں ہمارا آشیانہ بکھیر دیا ہے اور شاید اتنا آسان نہیں رہا ان فاصلوں کو پار کرنا۔اور پھر جب دلوں میں دوریاں آجائیں تو بہتر یہی ہے کہ زبردستی کے رشتے نبھانے کی بجائے ہم خوش اسلوبی سے الگ ہو جائیں اسلیئے میں شہزین، اور اوج کو لے کر شہر والے گھر میں جا رہا ہوں۔ ہم آپکی دل آزاری کا ازالہ تو نہیں کر سکتے پھر بھی ہم چاہتے ہیں کہ آپ لوگ ہمیں معاف کر دیں، شاید ہمیں

ہی اپنی اولاد کی تربیت کرنا نہیں آئی۔۔۔" کبیر شاہ کے لفظ بھیگے تھے، تو شہزین اور ایک کونے میں کھڑی اوج شاہ کی آنکھیں مینہ برس رہی تھیں۔

پورے ہال میں موت کا سناٹا بکھرا ہوا تھا۔ اربد شاہ، پاؤں سے قالین کھرچ رہا تھا جبکہ سلطانہ شاہ ان سے منہ موڑ کے بیٹھی تھیں۔ ارزق شاہ نے ایک نظر شہزین شاہ کا ہاتھ تھام کر کھڑے ہوتے کبیر شاہ پر ڈالی اور پھر اسکی نگاہ ، سیڑھیوں کے آخری کونے پر کھڑی اوج شاہ سے ٹکراتی باقی سب کی طرف گئی تھی جب ایک فیصلہ لیتے وہ آگے بڑھا تھا۔

پر میں ایسا نہیں چاہتا چچا جان کہ آپ یہاں سے جائیں۔۔۔"ارزق شاہ کی آواز پر سب کو جھٹکا ہی لگا تھا۔ارشم کے دل میں وہم پیدا ہوا کہیں انہیں روکنے کی وجہ اوج تو نہیں۔۔۔؟

تم دور رہو اس سب سے ارزق شاہ، کبیر شاہ نے جو فیصلہ لیا ہے اسی میں ہم" سب کی بھلائی ہے۔ ہمیں اپنے رستے خون کو روکنا ہے تو انکا یہاں سے جانا ہی بہتر ہے۔"سلطانہ شاہ نے کچھ ناگواری سے ارزق کو ٹوکا جبکہ کبیر شاہ کے چہرے پر آئی امید کی کرن پھر سے تاریک پڑی تھی۔

کیسے دور رہوں امی جان، بسام شاہ نے جو کچھ کیا اسکی غلطی میں نہیں جھیل" سکتا، پیار کرتا ہوں میں اوج شاہ سے، نہیں اسے یہاں سے دور ہوتا دیکھ سکتا میں۔۔۔"

ارزق شاہ نے ایک دم سے جیسے سب کے حواسوں پر بم پھوڑا تھا۔ شاکڈ تو وہ بھی تھی؟ بھلا ارزق شاہ اور وہ۔۔۔ کتنا بے معنی سا جوڑ تھا، وہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی جو مضبوط چال چلتے اسکے برابر آن ٹھہرا تھا۔

ارزق حد میں رہو تم اپنی۔۔۔" سلطانہ شاہ کی گونج سے جیسے حویلی کے" در و دیوار ہل اٹھے تھے۔

تو میں کیوں چپ رہوں ؟آخر کب تک بسام شاہ کی غلطی کی سزا کبیر چچا اور "

باقی سب سہیں گے۔کوئی بھی ماں باپ نہیں چاہتے کہ انکی اولاد انکیلئے

شرمندگی کا باعث بنے تو پھر، چچا جان اور چچی کیوں اس چیز کی سزا

جھیلیں اور پھر حوریہ بھی تو اپنی لائف میں مووآن ہونے جا رہی تو پھر ہم

"گزشتہ باتوں کو ایک بھیانک خواب سمجھ کر آگے کیوں نہیں بڑھ سکتے ہیں؟

اس نے اوج شاہ کا ہاتھ مضبوطی سے تھاما تھا جبکہ وہ وحشت زدہ سی اسکے ہاتھ

میں دبا اپنا ہاتھ دیکھ رہی تھی یہ سب اتنا اچانک تھا کہ بھیانک لگ رہا تھا۔

ارزق، اپنے کمرے میں جاؤ تم، یہاں ان سب باتوں کا کوئی مطلب نہیں "

ہے۔۔۔"اربد شاہ نے کچھ ناگواری سے بھائی کی یہ حرکت دیکھی تھی۔

لالہ، اگر آپ لوگ ایک سیدھی سی پہیلی کو سلجھا کر اسے ٹھیک سے" سرانجام نہیں دیتے تو اٹس اوکے، میں کیسے بھی کر کے اوج شاہ سے نکاح کرونگا لیکن اس حویلی کے اونچے نسب و شملے کا رونا پھر آپ لوگ میرے سامنے مت روئیے گا۔۔۔"اس نے اوج شاہ کا ہاتھ زور سے دبا کر چھوڑا تو وہ بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی تھی۔ نکاح؟ محبت؟ یہ سب باتیں ارزق شاہ کی زبان پر سج نہیں رہی تھیں۔ وہ بھی اسکا بے یقین انداز بخوبی بھانپ گیا تھا۔

سچ کہہ رہا ہوں اوج میں تمہیں یہاں سے نہیں جانے دونگا۔۔۔"اسکی" آنکھوں میں جھانکتے اسے یقین کی لنکا تھمائی اور پھر حاظرین محفل پر نظر

ڈالتے اپنے روم کی طرف بڑھ گیا تو وہاں چھایا سناٹا جیسے ماحول کو پر سرار بنایا گیا تھا۔

"بھابھی جان، ارزق۔۔۔۔"کبیر شاہ نے سلطانہ شاہ کو پر امید نظروں سے دیکھا، جب وہ اسے بیچ راہ ٹوک گئیں۔

"سوچنا بھی مت کبیر شاہ، وہ بچپن کے لگاؤ پر جذباتی ہو رہا ہے میں اچھے سے اپنی اولاد کو جانتی ہوں اسے قطعاً ایسی لڑکی سے زیادہ دیر لگاؤ نہیں رہ سکتا جسکا بھائی اسکی بہن کی خوشیوں کا قاتل ہو۔۔۔۔اپنی بیٹی سے کہو میں تم لوگوں کا یہ پینترا کبھی کامیاب نہیں ہونے دونگی۔اشمل مجھے روم میں لے کر چلو۔۔۔"

سلطانہ شاہ نے ایک قہر آلود نظر، اوج شاہ پر ڈالی تو وہ کانپ کر رہ گئی۔ اسقدر بدگمانی، اسقدر نفرت، آخر کیسے ایک شخص نے محبتوں کا یہ شیرازہ بکھیر دیا تھا؟ اشمل خاموشی سے سلطانہ شاہ کی ویل چیئر تھامے، انہیں لے کر روم کی طرف بڑھ گئی تو، کبیر شاہ نے سوالیہ نظروں سے بیٹی اور بیوی کو دیکھا جن کے پاس، ارزق شاہ کی حرکت کے بارے میں کہنے کو کچھ تھا ہی کہاں۔

اشمل، سلطانہ شاہ کو سہارا دیتی بیڈ پر منتقل کرنے کی کوشش میں تھی جب وہ روم میں آیا تھا۔

جائیں، آپ مجھے امی سے بات کرنی ہے۔۔" کس قدر، اکھڑ اور سرد لہجہ تھا"
اسکا جسے محسوس کر، اشمل مٹھیاں بھینچتی وہاں سے چلی گئ جب سلطانہ شاہ
نے سوالیہ نظریں بیٹے پر ٹکائیں۔

میں دیکھ رہی ہوں ار بد آجکل یہ کسطرح تم بی۔ ہیو کرنے لگے ہو اشمل سے"
؟ کیا تم حوریہ شاہ کو لے کر تم اتنے ڈپریس ہو کہ تمہیں اندازہ ہی نہیں ہو رہا
اس سب میں تمہاری اپنی پرسنل لائف کیسے متاثر ہو رہی ہے۔۔۔" اگر وہ بیٹا
تھا، تو وہ بھی ماں تھیں جنکے حکم پر حویلی میں انکا سکا چلتا تھا، جو ہر پتے کی جنبش
پر اسکی روش معلوم کر لیتیں تھیں تو بیٹے کے بدلے تیور چونکا گئے
تھے۔ وقت نے اگرچہ کچھ لرزشوں کے حوالے کیا تھا پر وہ اتنی بھی کمزور

اورلاعلم نہیں تھیں کہ بیٹے اور بہو کے تیور نوٹ نہ کرپاتیں۔اربد شاہ ماں کے متاثرکن اندازے پر چونکتے ہوئے کچھ سنبھلا تھا۔

"ایسا کچھ نہیں ہے امی،بس یہ پے درپے ہونے والے فیصلے مجھے کمزور کررہے ہیں۔۔"اربد شاہ نے سر جھکائے گویا اپنی ہار تسلیم کی تھی۔

"یہ فیصلہ تم مجھ پر جب چھوڑ چکے ہو اربد تو بیٹا اسکے خیر سے بے فکر ہو جاؤ تم ،میں جانتی ہوں ذکوان آفندی حوریہ کیلئے ایک بہترین انتخاب ہے۔"وہ اربد شاہ کا ہاتھ دباتے اسکا حوصلہ بڑھانے بولیں تو وہ غیر مرئی نقطے پر نظریں جمائے ماحول سے یکسر بیگانہ ہوا تھا۔

"میں نے سوچا ہے حوریہ کی شادی پر تم دونوں کا گرینڈ ریسپشن بھی رکھوں تاکہ، دنیا اشمل کو ہماری بہو کی حثیت سے جان لے لیکن اربد، اسکی فیملی میں ماں کے علاوہ باقی لوگ بھی تو ہوں گے اسکے ننھیال، ددھیال تمہیں انہیں بلانا چاہیئے اور۔۔۔"

" وہاب خان طرین کو جانتی ہیں نا آپ امی، اس سے اور زیادہ اور کیا حوالئہ چاہیئے آپکو اسکی فیملی کا اور پھر جو کچھ اشمل اور اسکی مما نے اپنی فیملی سے سہا ہے وہ ان سے کوئی ربط نہیں رکھنا چاہتیں سو واٹ آئی ڈو؟" اربد شاہ نے ماں کو پھر سے مطمئن کیا تو وہ اسکی باتوں سے بہلنے لگیں۔ ویسے بھی وہ بھی تو یہی چاہ رہا تھا کہ اشمل خان کے نام پر ثبت اربد شاہ کے نام کی مہر کو دنیا جان لے۔

"ہاں چلو یہ بھی بہتر رہے گا اگر تم، اپنے سیاسی حریفوں کو اپ ی خوشی میں شامل کرو اور ویسے میں سوچ رہی ہوں کیوں نا اشمل سے ارشم کو لے کر بات کروں، بہت پیاری بچی ہے وہ بھی اور پھر جتنی آسانی سے ان دونوں نے یہاں ایڈجسٹ کیا ہے مجھے نہیں لگتا اس سے بڑھ کر کوئی اور لڑکی ارزق شاہ کیلئے بہتر رہے گی اور ابھی وقت کی ضرورت بھی یہی ہے کہ ارزق کا دھیان بٹایا جائے۔۔"

سلطانہ شاہ کی بات پر وہ چونکا تھا۔ تو کیا یہ سب ؟اشمل نے انکے مائینڈ میں ڈالا تھا؟ وہ تدزب کا شکار نظر آرہا تھا۔

امی، ارزق اگر اوج میں انٹرسٹڈ ہے تو اس پر آپکو سوچنا چاہیئے، ویسے بھی"

"بسام شاہ۔۔۔

مجھے اس ٹاپک پر کوئی بات نہیں کرنی اربد، اور میں امید رکھتی ہوں کہ تم" ارزق شاہ کے اس پاگل پن میں اسکا ساتھ ہرگز نہیں دو گے۔۔۔" سلطانہ شاہ، کیلئے یہ اختلاف کم نہیں تھا کہ انکی بیٹی، کبیر شاہ کے بیٹے کی وجہ سے صدمے میں تھی پھر بھلا وہ کیسے انکی بیٹی کو اتنے سکون کی زندگی دے دیتیں؟

آخر اس میں ہرج ہی کیا ہے امی، اوج ہماری فیملی ہے اور اگر یہ سب نہ ہوتا" تو کیا آپ تب بھی اعتراض کرتیں۔۔۔" اربد، ارشم سے انکی توجہ ہٹانا چاہتا تھا۔

"تب اور اب میں بہت فرق ہے اربد، تم فلحال اپنے الیکشنز اور اشمل پر توجہ دو۔ میں دیکھ رہی ہوں تم اسے بلکل وقت نہیں دے رہے۔ یہ آزمائشیں تو آتی ہی رہتیں ہیں اربد اسکا یہ مطلب نہیں کہ تم اپنی فیملی کو وقت نہ دو۔ سمجھ رہے ہو نا میری بات؟ میں تم دونوں کی طرف سے کسی اچھی، خبر کی امید رکھ کے بیٹھی ہوں جو اس گھٹن زدہ ماحول میں تازہ ہوا کا کام کرے۔۔۔"

سلطانہ شاہ نے زیر لب مسکاتے، دبے لفظوں اس پر اپنی خواہش ظاہر کی تو وہ لب بھینچے سر جھکا گیا۔ جانے اسوقت کیا ہو گا جب، سلطانہ شاہ کو حوریہ شاہ کی بربادزندگی کی اصل وجہ پتا چلے گی، تب وہ کیا کریں گی یقیناً اشمل کو دوسری نظر دیکھنا بھی گوارہ نہ کریں۔ اسکے اندر گھٹن سی پیدا ہونے لگی تھی جبھی وہ

ان سے اجازت لیتا باہر آیا تھا پر توجہ کے دھاگے بٹنے لگے تھے۔وہ دل کے کواڑ کھولتی اپنی خواہشوں کو تو کب سے دفن کر چکا تھا پھر اسے اشمل خان تو کیا کسی سے بھی فرق نہیں پڑتا تھا۔اس نے خود کو بہت کچھ باور کرایا تھا۔

لالہ،کیا میں نے کچھ غلط خواہش ظاہر کی ہے جس پر آپ لوگ اسقدر خفا" ہو رہے ہیں۔۔۔"

وہ اپنی سوچوں میں گم آگے بڑھ رہا تھا جب ارزق شاہ کی آواز نے اسکے قدم تھامے۔

"ارزق کہیں ایسا تو نہیں،بسام شاہ سے بدلہ لینے کیلئے تم۔۔۔"

فارگاڈ سیک لالہ، آپ مجھے اتنا گرا ہوا سمجھ رہے ہیں۔ غلطی بسام شاہ کی ہے" تو میں اپنی محبت سے دور ہونے کی سزا کیوں جھیلوں؟"ارزق شاہ کی آنکھوں میں اترتی دھند اربد شاہ کو جیسے سٹک کر گئی تھی۔

ٹھیک ہے تم امی سے کچھ نہیں کہو گے، اس معمالے کو میں اپنے طریقے سے" "سلجھا لونگا۔۔۔

اربد شاہ نے تسلی بھرے انداز میں اسکا شانہ تھپتھپایا تو وہ کھل کے مسکرایا اور پھر کوئی بھی نہیں سمجھ سکا کہ آخر کیسے سلطانہ شاہ، نے ارزق شاہ اور اوج شاہ کے رشتے کی حامی بھرتے جھٹ سے سادگی بھرے انداز میں انکا نکاح بھی

کروادیا تھاالبتہ وہ پورادن انہوں بند کمرے میں گزاراتھاکوئی بھی انکی دلی کیفیت کااندازہ صحیح سے نہیں کرپایا۔رخصتی،اوج شاہ اور ارزق شاہ کی اسٹڈی مکمل ہونے کے بعد طے پائی تھی۔

●● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●

ایک بار پھر سے حویلی کو پروقار انداز میں سجایا گیا تھا جہاں، حوریہ شاہ کو ذکوان آفندی کے ساتھ نکاح کے بندھن میں باندھا جارہا تھا تو وہیں اوج شاہ اور اشمل خان کو بھی دنیا کے سامنے شاہ حویلی کی بہوؤں کی حثیت سے متعارف

کروانے کیلئے ایک چھوٹی سی تقریب منسلک کی گئی تھی۔ارزق شاہ نے اوج شاہ کو نکاح کی انگوٹھی پہنانی تھی تو اربد شاہ اور اشمل خان کا ریسپشن رکھا گیا تھا۔

وہ آئینے کے سامنے بیٹھی، سلور سٹون اور ریشمی تاروں سی بنی بھاری میکسی کے ساتھ ڈائمنڈ کی جیولری زیب تن کیئے خود کو دیکھ رہی تھی۔پارلر والی ابھی اسے ریڈی کر کے گئی تھی۔اس نے خود کو دیکھتے سختی سے آنکھیں میچ لیں۔

وہ اشمل خان تھی، وہ کب سے قربانیوں کی راہ پر چل نکلی تھی جسے اپنی ذات کا پتا تک نہیں رہا تھا؟ایک ہفتے سے ان دونوں کا سامنا نہیں ہوا تھا اختلاف بھی

تواقسدر شدت اختیار کر گیا تھا کہ وہ اسے دیکھنا بھی نہیں چاہتی تھی۔ پر کتنی مزاحکہ خیز بات تھی وہ اس شخص کے نام پر پور پور سجی آج، دنیا کے سامنے اسکے نام سے ایک الگ شناخت لینے جارہی تھی۔ پر یہ سب اسکی خواہش تو ہرگز نہیں تھی۔ وہ آئینے میں ابھرتے، ایک عکس کو دیکھ لب بھینچ گئی کتنے دردناک پل آنکھوں میں آن بسے تھے۔ بھلا اشمل خان کو بھی کوئی مجبور کرسکتا تھا؟ ہاں شاید وہ ایک شخص جو اوائل روز سے اسے ہرانے پر مائل تھا اور وہ کب کیسے ہار گئی کچھ اندازہ ہی نہیں ہو پایا ہو جیسے۔ اس شخص نے اپنی نفرت کا زہر اسکی رگ و جان میں اتارتے اسے چاروں شانوں چت کیا تھا۔

ایک ہفتہ پہلے، جب گھر میں ارزق شاہ کی اوج شاہ کیلئے خواہش اور حوریہ شاہ کی رخصتی کی باقاعدہ ہاں پر اسکی درگور حالت سے پورا گھر ہی اپ سیٹ تھا

ایسے میں اشمل خان ایک بار پھر سے اربد شاہ کیلئے چیلنج بن کر سامنے آٹھہری تھی۔

اس دن وہ معمول سے ہٹ کر لیٹ گھر آیا تھا پر وہ جلے پیر کی بلی کی مانند اسکے انتظار میں مسلسل کمرے میں گھوم رہی تھی جب وہ اندر آیا۔ گھڑی کہ سوئیاں دو کا ہندسہ عبور کرنے کو ہی تھیں۔

کہاں تھے اب تک تم؟ یہ وقت ہے گھر آنے کا؟" وہ جس نے پورا دن" بے چینی اور رات بھی پر مضحمل سی گزاری تھی اسے دیکھتے ہی اسکی جانب لپکی تو اربد شاہ چونکا تھا۔ ایسا تو کبھی نہیں ہوا تھا کہ اشمل خان اسکیلئے محو انتظار رہے یقینا کوئی اہم بات رہی ہو گی۔

خیریت، تمہیں میرا انتظار کب سے رہنے لگا؟" وہ"

پر تھکن اعصاب لیئے، بناڈریسنگ روم میں جانے کی ہمت کرتے ایک طرف ڈریس کوٹ پھینکتے، شرٹ کے ہاف بٹن کھولتے بستر پر دراز ہوا تھا۔ اشمل خان کی شاید، اس پر توجہ نہیں تھی ورنہ اسے ضرور ٹوکتی۔

تمہاری امی چاہتی ہیں کہ ارشم اور ارزق کا رشتہ طے کردیا جائے۔۔۔" اپنی" طرف سے اس نے ایک سنسنی خیز خبر دی تھی۔ اربد شاہ نے اسکے ایکسائٹمنٹ سے بھرپور تاثرات دیکھے اور پھر بنا کوئی جواب دیئے آنکھیں موند لیں تو اشمل خان کے سر پر لگی تھی۔ شاید اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ اپنی ماں کی توجہ

ارشم سے ہٹا چکا تھا۔ یقیناً سلطانہ شاہ نے بات تو کی تھی اشمل سے پر اپنی کہی بات کی نفی نہیں کر پائی ہو نگی جھجھک میں جبھی وہ اتنی اتاؤلی ہو رہی تھی۔ اسکا اگنور کرنا تو اور غضب تھا۔

"میں تم سے بات کر رہی ہوں اربد شاہ، تم اتنی آسانی سے مجھے اگنور کیسے کر سکتے ہو اور ویسے بھی تم نے کہا تھا کہ تم ارشم کے ساتھ ہوئی ہر زیادتی کا مداوا کرو گے تو اس سے بڑھ کر بھلا اور کیا اچھا ہو کہ ارشم اور ارزق۔۔۔" ابھی وہ بات مکمل ہی نہیں کر پائی تھی جب اربد شاہ نے، اسے کلائی سے تھامے اپنی جانب کھینچا اور وہ بے توازن سی، لڑکھڑاتی اس پر گری۔ اربد شاہ نے اسے مضبوطی سے تھامے اپنے قریب گرایا تھا۔

"تم۔۔۔"

ہششش۔۔۔خاموش رہو اشمل خان۔۔۔"وہ جو اپنی بات کے نوٹس نہ لیئے جانے اور اسکی حرکت پر جھنجھلائی تھی ارید شاہ نے اسکے صندلی لبوں پر انگشت شہادت رکھتے اسے بولنے سے روکا تھا۔

"شادی کوئی مذاق یا بچوں کا کھیل نہیں ہوتا اشمل خان جسے ہم اپنے ازالے یا مداوے کے طور پر استعمال کریں۔یہ لائف بھر کا ڈسیزن ہے جسے آگے چل کر دو لوگوں نے تا عمر ساتھ چل کے نبھانا ہوتا ہے تو کیوں نا انہیں انکی مرضی کے فیصلے کرنے کا حق دیا جائے۔۔۔"ارید شاہ نے خود کو گھورتی اشمل خان کی آنکھوں میں جھانکتے کہا تو وہ تلملائی سی اسکے پہلو سے اٹھی تھی۔

"سچ میں تمہیں مورل ویلیوز کا اتنا خیال ہے اربد شاہ تو، یہ ڈسیژن مجھے کیوں نہیں، میری مرضی سے لینے دیا کیوں خود کو مجھ پر ناگھانی آفت کی طرح مسلط کر دیا اور ویسے بھی یہ تمہاری امی کی خواہش ہے جو کہ میرے حساب سے بہت اچھی ہے اور۔۔۔"

"شٹ اپ اشمل خان، میری ماں کی خواہشوں کو تکمیل کو پہنچانے والی تم کون ہوتی ہو اور اگر تمہیں اتنا ہی انکی خواہشیں پوری کرنے کا شوق ہے تو ایک خواہش انہوں نے میرے سامنے بھی رکھی ہے کیسا رہے گا پھر اگر جو میں انکی خواہش کی تکمیل کروں؟"

وہ اسوقت بھرپور اعصابی تھکن کا شکار تھا اور پھر جو کچھ اشمل سوچ رہی تھی وہ ارشم کو مزید کسی کھائی میں دھکا دینے والی بات تھی کیونکہ کل اگر بسام شاہ کا چیپٹر پھر سے کھلتا تو سلطانہ شاہ کے سامنے ارزق شاہ کم از کم ارشم کا سٹینڈ ہرگز نہیں لینے والا تھا۔

"کیسی خواہش؟" اشمل الجھی تھی جبکہ اربد شاہ کی نظریں دور بھٹکتی اسکے سراپے میں آن الجھی تھیں جو ہمیشہ کی طرح سلیولیس بازو میں الجھی نائٹ لانگ شرگ پہنے ہوئے تھی۔ حالانکہ اب تک اربد شاہ اسکے عجیب وغریب ڈریسسز کا عادی ہو چکا تھا پر اس لمحے اسکی ذہنی رو بھٹکی تھی جبھی، اشمل کی کمر کے گرد دائرہ تنگ کرتے اسے خود پر گرایا تو وہ بمشکل اپنا چہرہ اسکے چہرے سے ٹکرانے سے بچا پائی تھی۔

یہ کیا حرکت ہے اربد شاہ۔۔۔"اسکے دماغ سے ارشم اور سلطانہ شاہ کی" خواہش بھک کر کے اڑی تھی جو اسے خود پر گرائے کروٹ بدلتے خود اپنا سائیہ سا اس پر کر گیا تھا۔

تم امی کی خواہشوں کی بات کر رہی تھی نا،انکی ایک خواہش یہ بھی ہے کہ " انہیں جلد از جلد دادو بننا ہے۔۔۔"اربد شاہ کی سانسیں گھمبیر لفظوں کا پیراہن اوڑھتیں اشمل خان کے وجود سے پھوٹتی باڈی لوشن اور پرفیوم کی مہک میں اٹکیں تو وہ ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگی تھی۔

کیا مطلب ہوا اس بات کا؟" اربد شاہ کی نسبت اس نے حواس نہیں کھوئے تھے جبھی الجھن بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگی جب اربد شاہ نے اپنی انگلیاں اسکی مخروطی انگلیوں میں الجھائی تھیں جبکہ نظریں اسکے برہنہ بازو سے ہوتیں، سینے پر آن اٹکی تھیں اور یہی لمحہ تھا جب وہ پوری طرح سے کمزور پڑا تھا۔ وہ پچھلے کئی مہینوں سے پورے حق سے اسکے کمرے میں موجود تھی جس پر ہر حق رکھنے کے باوجود اپنی کمٹمنٹ نبھانے کے چکر میں اس سے نظریں چرائے رکھتا تھا پر جب خواہشوں کی بات چل نکلی تھی تو جانے کتنی دبی چنگاریاں پورے آب وتاب سے سر اٹھانے لگی تھیں۔

تمہیں منع کیا تھا اشمل خان کہ ایسی ڈریسنگ کر کے میرے سامنے مت آیا کرو۔۔۔" اربد شاہ کی سانسوں کو اضطراب سا گھلا تھا، وہ تیز سانس بھرتے

اس پر پھنکارا تو اشمل خان جو اسکے خود پر یوں مسلط ہونے پر خفا تھی غصے سے بھپھر اٹھی تھی۔

"کیوں؟ کیوں نا پہنوں، کیا خود پر بھروسہ نہیں ہے۔اتنے کمزور مرد تو ہرگز نہیں ہو سکتے تم اربد شاہ کہ ایک عورت کا برہنہ لباس دیکھ کر بہک جاؤ؟" اشمل خان کو ہرگز اندازہ نہیں تھا کہ وہ اپنے ہاتھوں سے خود چنگاری بھڑکا رہی تھی حالانکہ اسکا مقصد اربد شاہ کو ٹیز کرنا تھا جبکہ اسکی بات اربد شاہ کے سر پر لگی تھی۔

"کیا بکواس کی اشمل خان؟ کہ مجھے خود پر اختیار نہیں؟ کہاں کمزور دیکھا ہے تم نے مجھے ہاں؟ مت بھولو کہ ہر حق رکھتا ہوں میں تم پر، تم چاہو بھی تو مجھے

اپنے پاس آنے سے، خود کو کسی بھی زاویے سے چھونے سے روک نہیں سکتی پھر ایسی بکواس کا مطلب۔۔۔" وہ اسکا چہرہ اپنے آہنی ہاتھوں میں جکڑ گیا تھا جبکہ وہ درد سے بلبلا اٹھی تھی۔

"چھوڑو مجھے اربد شاہ، پاگل ہو گئے ہو تم، دم گھٹ رہا ہے میرا۔۔۔" وہ اسکے ہاتھ سے اپنا چہرہ آزاد کروانے کو چیخی تو اربد شاہ نے اسے ایک جھٹکے سے پیچھے کو گرایا۔

"اپنی بساط سے بڑھ کر الجھنے کی کوشش مت کیا کرو اشمل خان، اگر میں چاہو تو تمہارا یہ غرور ایک پل میں نسب و نبود کر دوں مگر انسانیت ہے باقی ابھی مجھ میں۔۔۔" وہ ایک جھٹکے سے اسکے اوپر سے ہٹتے ایک طرف ہوا تھا جب

اشمل بیڈ سے اٹھتے ایک طرف کو بڑھی۔ اسکا لباس بری طرح سے بے ترتیب ہو رہا تھا۔ ارب شاہ کی نظریں بار بار بھٹکتی اسے بہکا رہی تھیں پر وہ کمزور نہیں پڑ سکتا تھا۔ اشمل نے ڈریسنگ سامنے ٹھہر کے اپنا لباس ترتیب دیا اور کن اکھیوں سے آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر سونے کی کوشش کرتے ارب شاہ کو دیکھا جسے اپنے بلند کردار اور اپنے مضبوط ہونے کا گھمنڈ تھا۔ اشمل نے کچھ سوچتے ریڈ بلڈ ڈارک شیڈ لپ اسٹک اٹھائے اپنے قندھاری لبوں کو سنوارا اور اپنے لیئے مخصوص کاؤچ پر بیٹھتے ہاتھ میں مساج کریم لیئے پیروں پر لگانے لگی تھی۔ ارب شاہ سے اسکی ایکٹوٹی ہر گز پوشیدہ نہ تھی جو جان بوجھ کر اسے کمزور شخص ثابت کرنے کو تلی، ہر طرح کی انا سے عاری وہ محض اسے جلانے کو الٹے کام سرانجام دے رہی تھی۔

اشمل خان لائٹ آف کر دو۔۔۔" اربد شاہ نے کتنی دیر اسکی فضول

حرکتیں اگنور کرنے کی تگ ودو میں جھنجھلاتے ہوئے کہا تو وہ چونکنے کی

ایکٹنگ کرتے اپنی نازک پنڈلیوں پر مساج کرنے لگی تھی۔

ابھی ضرورت ہے مجھے لائٹ، تم تکیہ آنکھوں پر رکھ کے سو سکتے ہو ویسے"

بھی تمہاری ہر خواہش پر چلنے کا ٹھیکہ تو ہر گز نہیں لیا میں نے۔۔۔"وہ

اسے چڑانے کا موقع ہاتھ سے نکالے بغیر پھر سے اپنی مصروفیت میں گم ہوئی

جب اربد شاہ اسکی حرکتوں پر غصے میں بستر سے اٹھتے اسکے پاس آیا تھا۔

اشمل خان تم کیوں رات کے اس پہر میرے ہاتھوں سے مرنا چاہتی"

ہو؟"اربد شاہ نے اسکے ہاتھوں میں تھامی مساج کریم کی ڈبی کھینچتے دوبارہ سے

ڈریسنگ ٹیبل پر لا کر پٹخی اور سوئچ بورڈ کی طرف بڑھتے ساری لائٹس آف کی تھیں جب وہ اسکی راہ میں حائل ہوئی۔

لائٹس آن کرو۔۔۔"اربدشاہ نے اپنے پاس اسکی موجودگی محسوس کرتے " اندازے سے اسے ایک طرف کیا اور بیڈ سائیڈ کا لیمپ آن کیا تھا کہ وہ کاؤچ تک باآسانی جاسکے۔

تم خود کو سمجھتے کیا ہو اربدشاہ، میں تمہاری من مرضی پر ہرگز نہیں چلنے والی" آئی سمجھ۔۔۔"اس نے زرا روشنی پاتے ہی جھٹ سے روم کی ساری لائٹس پھر سے آن کیں اور کمفرٹر اوڑھتے اربدشاہ کے ہاتھ سے کمفرٹر کھینچ کر فرش

پر گرایا جب وہ اسکی حرکت پر سیخ پا سا اٹھتے اسے کلائی سے تھامے بستر پر گرا گیا۔

"بس بہت ہو گئی تمہاری بکواس اور فضول حرکتیں اشمل خان، تمہیں زرا بھی اندازہ ہے رات کے اس پہر میں کیڑے مکوڑے تک سو رہے ہونگے اور تم ہو کہ جان کے عذاب کو آ رہی ہو، خبر دار جو یہاں سے ہلی بھی تو۔۔۔" اربد شاہ نے اسکے بکھرتے سراپے سے نظریں چرائے اسے وارن کرتے کروٹ بدلی جب وہ اٹھنے لگی تھی۔ اربد شاہ نے پلٹتے اسکا بازو اپنی گرفت میں واپس لیا۔

کہانا، تم یہاں سے نہیں ہلو گی۔۔۔" وہ اسے گھورتے اپنا غصہ جھاڑتے بولا"

پر کب تک وہ اسکے قاتل نقوش سے بچتا، اسکی تیکھے نقوش پر جڑی ناک پر

غصے کی شدت سے پھوٹتا سرخ چہرہ اربد شاہ کو چونکا گیا تھا۔ سرخ اناری

ہونٹ، جواب کہ لپ اسٹک میں رچے اور بھی طرحدار لگ رہے تھے

اربد شاہ کو اپنی اور رکھینچنے لگے۔ وہ بہکنے کا سامان کر کے اس پر پھر الزام عائد

کر رہی تھی۔ اربد شاہ نے خود پر کنڑول رکھتے جھنجھلائے انداز میں انگشت

شہادت اسے لبوں سے مس کرتے اسکی لپ اسٹک کے رنگ اتارنے چاہے

جب وہ اسکا ہاتھ جھٹک گئی تھی۔

حد میں رہو تم اپنی۔۔۔" وہ اسے طنزیہ بھرے انداز میں کہتی اپنی جگہ سے اٹھنے لگی جب اربد شاہ نے دوسرے ہی پل، بل کھاتی لچکدار کمر میں ہاتھ ڈالتے اسکی حرکت روکی تھی۔

"آج سے تم یہ ہرگز ڈیسائیڈ نہیں کروگی، اشمل خان کہ اربد شاہ کی کیا حد ہے، بی ریڈی فار اٹ۔۔۔ تمہیں سب کی خواہشیں پوری کرنی ہیں نالیٹس ڈو اٹ۔۔۔۔" اربد شاہ نے الجھن بھری نظروں کو مزید الجھائے، اشمل خان کے وجود پر اپنی گرفت مضبوط کی تو اسکے سن پڑتے دماغ نے پوری طرح اسے وارن کیا پر اسکی بے وقوفیاں اس پر بھاری پڑ گئی تھیں۔

کبھی کسی مرد کے سامنے اسطرح چیلنج بن کر چنگاری سلگانے نہیں آیا کرتے "

اشمل خان اور وہ بھی اس مرد کے سامنے جو آپکا دشمن ہونے کے باوجود آپ

پر شرعی اور قانونی ہر حق رکھتا ہو۔۔۔" اربد شاہ نے انتہائی فرصت سے اپنے

ہاتھ جھٹکے جانے کا بدلہ اپنے سلگتے ہونٹوں سے لیتے اسکے لبوں پر موجود لپ

اسٹک کا آخری نشان بھی مٹایا تو وہ سانس تک نہیں لے سکی تھی۔اتنے

مہینوں پر مبنی، انا کی جنگ سے بھری یہ داستان کچھ ہی لمحوں میں اپنا مقام

پوری طرح ہارتی اربد شاہ کے قدموں کی راکھ بنی تھی۔

"تمہارے سینے کی خوشبو مجھے دنیا میں سب سے نایاب خوشبو لگی ہے جسے چرانا

میری خواہش تو ہرگز نہیں تھی ہاں یہ تمہاری بے وقوفیوں کا ثمر سمجھ سکتی ہو

تم۔۔۔" اربد شاہ اس پر اپنی نفرت کا ہر زہر انڈیلتے ایک طرف کو رخ پھیر

گیا تو اشمل نے خود کو تاریک وادیوں کی اتھاہ گہرائیوں میں گرتا محسوس کیا تھا شاید اسے واقعی اربد شاہ کے حواسوں کو چیلنج نہیں کرنا چاہیئے تھا پر اسکی غلطی پوری طرح سے اس پر بھاری پڑی تھی۔

شب بھرے مٹے فاصلوں کی گواہی صبح کی پہلی کرن نے بھی دی تھی جو جانے کب پھر سے اسے اپنے اتنے قریب لے آیا تو جو اسی صیاد کے بازؤں میں جکڑی دنیا جہاں سے بیگانہ سو رہی تھی۔اربد شاہ کی سوچیں،اسکے برہنہ وجود جتنی بے لگام ہوئی تھیں۔اس نے بغور اپنے پہلو میں لیٹی لڑکی کو دیکھا۔جب وہ پہلی بار اس سے ملا تھا،اسکے بال شولڈر کٹ میں تھے اور آج اتنے مہینوں بعد اسکے بالوں کی چٹیاں،اربد شاہ کے سینے پر کسی ناگ کی مانند لوٹ رہی تھی۔

ہمیشہ جم وئیر، شاٹ شارٹس اور ٹائٹ جینز میں رہنے والی اشمل خان جب سے حویلی میں آئی تھی اس نے سلطانہ شاہ کی پسند کا ہر پیراہن اوڑھا تھا۔ وہ یہاں دشمنی نبھانے آئی تھی اور کیسے اپنا آپ تک بھی بھول گئی تھی۔ اربد شاہ نے بغور اسکا ہر نقش ازبر کیا۔ یہ سب تو اسکی پلیننگ میں ہرگز شامل نہیں تھا۔ اسے اشمل خان سے اس جیسا ہی رشتہ نبھانا تھا پر اب تو جیسے کوئی وجہ رہ نہیں گئی تھی اسکے لوٹ جانے کی۔ اسکے بدن کے ذائقہ چکھ کر کسی کے بدل جانے کی امید رکھنا ایسے ہی ہے جیسے سورج کے مغرب سے نکلنے کا خیال کرنا وہ تو پھر حد درجہ خود پرست اور رشتوں میں خود غرض شخص تھا۔ جسے اس نے چھوا تھا کیا وہ اسے یونہی جانے دے گا؟ کیا وہ کسی اور کو حق دے گا کہ اسکی برتی چیز کوئی اور بھی چھوئے۔۔

"نہیں۔۔۔" اسکی مضطرب سوچوں نے یلغار پکڑی تو وہ گھبرا کر اٹھ بیٹھا

تھا۔اربد شاہ کے بازو پر لیٹی،اشمل خان یوں جھٹکے جانے پر الجھن زدہ سی اٹھ

کر بیٹھی تو اسکا سر پوری طرح دکھ رہا تھا۔کچھ عجیب تھا جو عام روٹین سے ہٹ

کر تھا۔اربد شاہ نے اپنے قریب ہوتی ہلچل کو بخوبی محسوس کیا اور بنا اسکی

جانب دیکھے،بیڈ سے اٹھتے واشروم کی طرف بڑھ گیا۔اشمل نے گھومتے سر

سے اسے دیکھا جو شرٹ لیس سا اسکے قریب سے گزرا۔آج تک اس نے

اربد شاہ کو روم میں اسطرح گھومتے نہیں دیکھا تھا پر آج؟اس نے آنکھیں میچتے

خود پر سے کمفرٹر ہٹایا تو خود پر بے ساختہ نظر ڈالتے ٹھٹکی۔رات اپنی تمام تر

گستاخیوں کی واردات سناتی اس پر آگاہی کا نیا در کھول گئی تو وہ کانپ سی گئی

تھی۔وہ دونوں گھٹنوں کو آپس میں جوڑے ان پر سر ٹکائے،گھومتے سر کو

سہارا دے گئی تھی۔ گزری شب کی داستان تو اسکا پور پور سنا رہا تھا پھر وہ کیسے
خود سے غافل ہو سکتی تھی؟

کھٹکے کی آواز پر بھی اس نے سر نہیں اٹھایا تھا حالنکہ دل میں طوفان سا بند تھا
دل کر رہا تھا کہ چیخ چیخ کر سب کو خود پر گزری شب یلدا کی داستان سنائے پر
کس کو؟ اور کیوں لوگ سوال اٹھائیں گے، سب ہنسیں گے وہ کوئی انوکھی
لڑکی تو ہر گز نہ تھی جس نے شوہر کو حق زوجیت دیا تھا پر وہ کسی کو بتا نہیں سکتی
تھی کہ یہ سب نارمل کپل جیسا ہر گز نہیں تھا آج نہیں تو کل، دھاگے کی گانٹھ
سے جڑا یہ رشتہ ٹوٹ جانا تھا پھر وہ اپنے ٹوٹے وجود کی بکھری کرچیاں کہاں
لے کر جاتی۔

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے ٹھہرے اربد شاہ نے ایک گہری نگاہ، ہچکیاں لیتے وجود پر ڈالی اور کف لنکس جوڑتے ناچاہتے ہوئے بھی اسے اگنور کیا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ اسے چھیڑ کر پھر سے کسی طوفان بدتمیزی کا حصہ بنے۔ گزری شب جو کچھ ہوا وہ اسکیلئے بھی اتنا ہی اچانک تھا جتنا اشمل خان کیلئے بہر حال وہ شب بھر کا ماتم منائے یا کوئی وبال کھڑا کرے اربد شاہ اس سے الجھنا نہیں چاہتا تھا جبھی اسے سنبھلنے اور حقیقت تسلیم کرنے کا پورا موقع دیتے ہوئے باہر نکل آیا تھا۔

اربد تم کہیں جا رہے ہو کیا؟ بہت دیر کر دی اٹھنے میں ابھی لنچ تیار ہو جائے گا" تو کھانا کھا کے جانا بیٹا۔۔۔" سلطانہ شاہ ڈرائنگ روم میں بیٹھیں تھی جب وہ ان سے سلام لیتا آگے کو بڑھا۔

"نہیں امی بھوک نہیں ہے اور ویسے بھی وقت کم ہے تو شادی کی تیاریاں کرنی ہیں ابھی، آپ بتادیں ذکوان اور اسکی فیملی کیلئے کیا گفٹ ارینج کرنے ہیں۔۔۔" اربد شاہ نے کھڑے پیر ہی صلاح مانگی تو سلطانہ شاہ نے اثبات میں سر ہلایا۔

"میں ارشم سے کہہ کر تمہیں لسٹ بھجواتی ہوں۔۔" سلطانہ شاہ کے جواب پر وہ جانے کو پلٹا جب کسی سوچ کے آتے رکا۔ سلطانہ شاہ نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

میں ڈرائیور کو بھیجونگا آپ اشمل کے ساتھ جا کر، ریسپشن کا ڈریس لے "

لیجیئے گا۔۔۔"اربد شاہ کچھ متامل انداز میں بولا تو سلطانہ شاہ کے لب کھل

اٹھے تھے۔

ماں صدقے جائے، شکر ہے تمہیں بھی کوئی دنیاداری کا خیال آیا ورنہ میں تو"

بہانے گھڑتے تھک ہی چکی ہوں کہ اشمل کس حثیت سے یہاں ہے، جیتے

رہو، خدا جھولی آباد کرے۔۔۔"سلطانہ شاہ سے بے تحاشہ دعاؤں سے

نوازتے کھلے دل سے مسکرائیں تو وہ سپاٹ چہرہ لیئے وہاں سے نکل گیا تھا۔

اگلے آنے والے دنوں میں، وہ اسے نظر نہیں آیا تھا جبکہ سلطانہ شاہ حوریہ

کے برابر اسکی شاپنگ اور ضرورت کی اشیاء لے رہی تھیں۔اشمل نے اسے

کتنی کالز مسیجز کیئے پر ہر بار یاد تو وہ ریجکٹ کر دی گئیں یا پھر اگنور اور آج وہ اربد شاہ کی بیوی کی حثیت سے اس پنڈال کا حصہ بنی ہوئی تھی جہاں ابھی کچھ دیر پہلے ہی اوج شاہ کا نکاح ارزق شاہ سے ہوا تھا جبکہ حوریہ شاہ، ذکوان آفندی سے منسوب ہونے کے بعد بھی کسی بے جان، مورت کی طرح بیٹھی اس محفل سے ہی انجان تھی حالنکہ زندگی اسکے نام ایک نئ کتاب ایک نئ داستان لکھنے جارہی تھی پر وہ تھی کہ ہر شے سے لاپرواہ سی جانے کن سوچوں میں گم صم تھی۔ ایسا لگ رہا تھا شاہ حویلی کے آنگن میں پریوں کی رت بکھری تھی۔ ان تینوں کا پر سوز حسن ہر شخص کا نظروں کا مرکز تھا۔

رخصتی کے وقت حوریہ شاہ ٹوٹ کے بکھری تھی اسقدر کے کوئی بھی خود کو اشکبار ہونے سے نہیں بچا سکا تھا۔

پلیز ہمیں معاف کر دینا حوریہ۔۔۔۔ہم نے ایسا تو ہر گز نہیں چاہا"
تھا۔۔۔۔"شہزین شاہ اسکے گلے لگیں تو سلطانہ شاہ لوگوں کا خیال
کرتے خاموش رہ گئیں۔یہ ارید شاہ کا فیصلہ تھا کہ اس شادی پر ہونے والی ہر
رسم دنیا کے دکھاوے کو نارمل ہونی چاہیئے۔بسام شاہ کی حرکت، شاہ خاندان
کے مکینوں کو توڑ نہیں سکی یہ پیغام دنیا کو دینا تھا پر وہاں موجود ہر شخص ہی ضبط
کے کڑے مراحل طے کر رہا تھا۔حوریہ شاہ کے پاس کہنے کو تھا ہی کچھ نہیں
وہ بھلا شہزین کو کیا معاف کرتی اپنے ادھڑے زخم لیئے وہ آفندی مینشن کیلئے
رخصت ہوئی تو،لوگ کے ہجوم کے ساتھ، گھر کے باقی لوگ بھی کسی کونے
کھدرے میں جا چھپے تھے۔

●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●
●●●

حوریہ شاہ کیلئے یہ کسقدر حیران کن اور ناقابل یقین سا تھا۔کیسے ایک پل میں سب کچھ بدل گیا تھا،وہ حوالے جنکی وہ بچپن سے عادی تھی وہ کسی غرور کی مانند اس سے چھین لیئے گئے تھے اور کسی بہت اپنے کی ٹھکرائی حوریہ شاہ اسوقت،ایک مکمل انجان شخص کے نام کی سیج سجائے یہاں بیٹھی تھی۔

رعنا آفندی نے سادگی سے اسکا اور ذکوان کا روم سجایا تھا وائٹ اور گرے کمبنشین کے ساتھ رکھے فرنیچر کے ڈریسنگ ٹیبل پر تازہ پھولوں سے مہکتا

ہوا فریش للیز کا ایک گلدستہ ، رکھا گیا تھا تو وہیں ، روم میں رکھی سائیڈ ٹیبلز پر فریش للی مسکرا رہے تھے پر انکی خوبصورتی کو جی جان سے محسوس کرنے والی حوریہ شاہ اسوقت کے ماحول سے یکسر بے نیاز آنے والے شخص کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ رعنا آنٹی سے تو وہ کئی بار مل چکی تھی اور اکثر ہی انکی زبان سے انکے نک چڑے بیٹے کا ذکر بھی سنا تھا پر قسمت کی ستم ظریفی کے آج وہ اسے انجان دہلیز پر لے آئی تھی۔

دروازے پر کھٹکے کی آواز پیدا ہوئی تو اس نے اپنا چہرہ اس لمبے گھونگٹ میں مزید چھپاتے گویا آنے والے وقت سے خود کو محفوظ کرنا چاہا تھا جب وہ تیزی سے اندر داخل ہوتے کھٹاک سے دروازہ بند کر گیا۔ حوریہ شاہ کا نازک دل اس برپا شور پر لرزا تھا، جانے وہ شخص اسکی حقیقتوں سے بے خبر تھا یا جان کر

ہی اتنے ظرف کا مظاہرہ کیا تھا۔ ذکوان آفندی نے ایک نظر بیڈ کے بیچ و بیچ بیٹھے گٹھڑی نما وجود کو دیکھا اور ہاتھ میں تھاما، کلاء زور سے بیڈ کے کنارے پٹخا تھا۔ کتنی آسانی سے مام نے اسے اپنی پسند کردہ لڑکی سے باندھ دیا تھا جبکہ اسکا دل و دماغ ابھی تک اوج شاہ میں اٹکا ہوا تھا۔

"اٹھو یہاں سے، تمہاری اتنی اوقات نہیں کہ تم ذکوان آفندی کے بستر پر بیٹھو۔۔"

اس نے بنا اس کے دلہناپے کی رسانیت سے بھرے روپ اور بھاری لباس کی پرواہ کیئے اسے بازو سے تھامے بستر سے نیچے گھسیٹا تو وہ بے جان سی بستر سے لڑھکتی نیچے آن گری تھی۔ چہرے کا گھونگٹ خود ہی ڈھلکتے ایک طرف ہوا

،اس میں اتنی ہمت بھی نہ تھی کہ سر اٹھا کر اپنے سامنے موجود اس بے رحم شخص کو دیکھ پاتی جس نے کلیوں کی نزاکت سے گندھی لڑکی کو اسطرح زمیں بوس کیا تھا۔

ذکوان آفندی، اپنا چھوا لباس دوسری بار پہننا گوارہ نہیں ہوتا آیا کسی کی "چھوڑی لڑکی کو وہ اپنے بستر کی زینت بنائے گا، کبھی نہیں۔۔۔"

اس نے ایک جھٹکے سے شیروانی کو اپنے وجود سے الگ کرتے اسے بھی زمین پر پٹخا تو حوریہ سہم کے رہ گئی تھی۔ اسے بھلا کہاں عادت تھی مردوں کے اتنے سخت لب و لہجے اور اونچی آواز کی، حالنکہ پچھلے کئی دنوں سے حویلی میں بھی یہی سب چل رہا تھا۔ اس نے کئی بار گھر کے مردوں کی آواز حد سے اونچی

ہوتی دیکھی تھی پر اسکے سامنے کبھی کوئی اپنا آپا نہیں کھوتا ہو گا۔ وہ بے اختیار سسکی تھی جب ذکوان آفندی نے انتہائی بے رحمی سے اسکے سرخی مائل رخساروں کو ٹھوڑی سمیت اپنے دراز ہاتھوں میں بھینچا تھا۔ اسقدر بے ریا، بیش بہا حسن۔ سدا کا حسن پرست ذکوان آفندی بے طرح ٹھٹھکا پر اسوقت اپنی مرضی کے خلاف جا کر یہ سب کرنا اسکے حواس شل کر رہا تھا۔

"آخر کچھ کھوٹ تو رہا ہو گا تمہارے کردار میں بھی ورنہ، بچپن کے منگیتر، جو ایک ساتھ پلے بڑھے ہوں اور خوبصورت بھی بے تحاشہ ہو اسے کون چھوڑتا ہے بھلا؟"

ذکوان کا ایک ایک لفظ دلہن کا روپ لیئے بیٹھی حوریہ شاہ پر تازیانے کی مانند برس رہا تھا۔پر اسکے خاموش رہنے کی عادت تو آج اسے ان حالوں میں لے آئی تھی۔اگر وہ مما یا لالہ کو بتا دیتی کہ بسام شاہ نے ہر بار سامنا ہونے پر اسے کس قدر توہین آمیز لفظوں سے گھائل کیا ہے تو، تو وہ محفل جو سر عام اسکی رسوائی کا سبب بنی شاید، اس سے کچھ کم ہی بدنامی حاصل ہوتی۔ذکوان کو اسوقت وہ واقعی بے زبان گڑیا نظر آ رہی تھی جس میں جان ہو کے بھی نہیں تھی۔

ذکوان کی سرد نگاہیں اسکے وجود کے آر پار برچھی کی مانند محسوس ہو رہی تھیں جبکہ جس بے رحمی سے اس نے حوریہ شاہ کو بستر سے گھسیٹ کر زمین پر پھینکا ،ماتھے کی بندیا بے توازن ہوئی تھی بلکل حوریہ شاہ کی سانسوں کی طرح تو

وہیں اسکے سلیقے سے بنائے بال بھی بھاری دوبٹے اور پنوں کا بوجھ اٹھانے سے انکاری ہو رہے تھے۔

میں نے کچھ پوچھا ہے تم سے بتاؤ، آخر ایسا کونسا گناہ کیا تھا تم نے کہ بسام شاہ" "کو عین رخصتی کے دن تمہیں طلاق دینی پڑی، بتاؤ۔۔۔

حوریہ شاہ کی خاموشی، ذکوان کو بے حد بری لگی تھی کیونکہ اس نے ہمیشہ اپنے آس پاس کی لڑکیوں کو نڈر اور بے باک دیکھا تھا پر یہ تو کوئی اور مخلوق لگ رہی تھی اسے۔ حوریہ شاہ نے جھکے سر کو مزید سر جھکا لیا۔

آخر وہ کیا اعتراف کرتی کہ وہ، شہر کی لڑکیوں جتنی آزاد سوچ کی مالک نہیں تھی، اسکی لمبی چادر جسے ہمیشہ بسام شاہ نے تنبو کہہ کر بلایا تھا وہ اسکا درد سر تھی تو وہیں اس سے دور نہ ہونا حوریہ شاہ کیلئے وبال جان بن گیا تھا۔ ذکوان شاہ نے بغور لرزتی پلکوں، جھکی نظروں کو دیکھا۔

مجھے یقین ہے ذکوان، حوریہ جسقدر حسین اور معصوم ہے وہ تمہیں لگام" "ضرور ڈال لے گی، اب تو بیوی آگئی سمجھو ماں کی فکر کم ہوئی۔۔۔

اسکی سماعتوں میں رعنا کے الفاظ نے بازگشت کی جو ابھی کچھ دیر پہلے انہوں نے اسے چھیڑتے ہوئے بولے تھے حالنکہ پورے فنکشن میں وہ سپاٹ چہرہ

لیئے شامل رہا تھا پر، اسکی ماں کو حوریہ شاہ کے حسن سے کچھ زیادہ توقعات تھیں کیونکہ بیٹے کی فطرت سے آگاہ جو تھیں۔

ذکوان جو اپنے قہر آلود سوالوں کی بوچھاڑ میں اسے بھگوئے جواب کا منتظر تھا اسکا لرزتا وجود اور مسلسل خاموشی جھنجھلاہٹ میں مبتلا کرنے لگی تھی جب سیل کی آواز پر وہ چونکا۔ اسکے چہرے کو اپنی گرفت سے آزاد کرتے کال اٹینڈ کی اور کال اسپیکر پر ڈالتے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا کھڑا ہوا تھا۔

اسکی ہیلو کے جواب میں ایک مترنم، بھیگی آواز پر وہ الرٹ ہوا تھا۔

کیاہوازویاتم ٹھیک ہو ؟"اپنی گرل فرینڈ کی سسکیوں سے پر آواز پر وہ"
مضطرب سا سیل ہاتھ میں لیتے بیڈ پر بیٹھا تھا۔

تم کہاں ہوں، ذکوان تم نے کہا تھا، یہ برائے نام کی شادی انجام دیتے ہی تم"
میرے پاس آؤ گے۔ نہیں آئے نا بھول گئے نا مجھے بیوی کے آتے
ہی۔۔۔"زویا کی بھرائی آواز کی وجہ جان وہ مضمحل سا اٹھ کھڑا ہوا جبکہ
نظریں بے ساختہ سی زمین پر بیٹھی حوریہ شاہ سے ٹکرائیں جو بازو کی مد میں اپنا
پوراوجود جکڑے کسی غیر مرئی نقطے پر نظریں جمائے بیٹھی تھی۔

سوری ہنی، بس یہ مام، کے گیسٹس اور انکے چونچلے، ڈونٹ وری میں وہاں"
آکر تم سے بات کرتا ہوں جسٹ ان ففٹین منٹس آئی ول بی دئیر مائے لوو

اوکے، کالم ڈاؤن۔۔۔"ذکوان آفندی نے اسے اپنے انداز میں ریلکس کرنا چاہا تھا۔

"پندرہ منٹ، بھی نہیں ذکوان تم ابھی میرے پاس آرہے ہو ورنہ میں خود کو کچھ کرلونگی۔۔۔"

زویا کی دھمکی پر اس نے لپک کر ڈرسینگ ٹیبل سے گاڑی کی چابی اٹھائی اور باہر کی جانب قدم اٹھائے، وہیں شادی والا کرتا پاجامہ پہنے جبکہ ایک طرف کو گری شیروانی سے بھی کم حثیت حوریہ شاہ اس وقت اپنی قسمت کو بھی کوس نہیں پارہی تھی، اسکے حواس اسقدر مضبوط تو ہر گز نہ تھے کہ وہ اپنی تضحیک اور

دوسری بار بھی اپنے ہی محرم سے ٹھکرائے جانے پر باحواس رہ پاتی جبھی وہ زمین سے اٹھنے کی کوشش میں اسی پر لڑھکتی گئی تھی۔

ذکوان کی گاڑی اسٹارٹ کی آواز پر رعنا چونکی تھیں۔ونڈو کرٹن ہٹا کر دیکھے تو کچھ زیادہ ہی جلدی میں نظر آرہا تھا۔وہ اسے روک بھی نہیں سکتی تھیں کال ملائی پر اس نے ڈس لائن کر دی۔

کیا ہوا بیگم ،اسوقت کسے کال کر رہی ہیں؟"عدنان آفندی نے رعنا کو" مضطرب انداز میں ٹہلتے ہوئے دیکھ پوچھا تھا۔

یہ لڑکا، پتا نہیں کیا کرنا چاہ رہا ہے بھلا یہ بھی وقت ہے کہیں جانے کا؟" رعنا" نے گیٹ سے نکلتی گاڑی کو گھورا تھا۔

آہنمم۔۔۔میں نے تو پہلے ہی کہا تھا آپکو شادی ایک بہت بڑی ذمداری" ہے آپکا بیٹا اس قابل نہیں کہ ان ذمداریوں کو سمجھے لے دے کے ایک معصوم بچی کی زندگی ہی خراب کر دینی ہے اس نے۔۔۔"عدنان آفندی تو اوائل روز سے بیٹے کی من مانیوں سے خائف تھے۔

اللہ نا کرے عدنان کہ ایسا کچھ ہو، حور یہ بہت پیاری اور سلجھی ہوئی بچی" ہے مجھے یقین ہے وہ بہت جلد اسے سنبھال لے گی۔۔۔"رعنا، باہر کی طرف بڑھتے بولیں۔

ہنم۔۔۔پر ابھی کہاں چل دیں؟"عدنان آفندی نے بستر پر بیٹھتے ہوئے" پوچھا۔

ایک بار حوریہ کو دیکھ لوں، جانے آپکے صاحبزادے نے کمرے میں قدم" رکھا بھی ہے کہ یونہی چل پڑے۔۔۔"وہ منہ بسورتی باہر نکل گئیں تو عدنان آفندی نے محض اثبات میں سر ہلایا تھا۔

رعنا نے جیسے ہی ذکوان کے روم میں قدم رکھا تو زمین پیروں تلے سے کھسکی تھی۔آج کی محفل کی وہ حسین پری، مسلی کلی کی طرح زمین پر پڑی اپنی قدر و قیمت بتا رہی تھی۔

"اوگاڈ یہ کیا، کیا تم نے ذکوان۔۔۔"

وہ حوریہ کی طرف لپکتی اس گود میں لے گئیں۔آنسوئں کی شدت سے بکھرا روپ سروپ انہیں خود سے ہی نظریں چرانے پر مجبور کر گیا تھس۔

"حوریہ؟ہوش کرو بیٹا۔۔۔"

وہ اسکا چہرہ تھپتھپاتے بولیں۔ایسا لگا کہ کسی انگار وجود کو چھو لیا ہو۔

"یااللہ اسے تو اتنا تیز بخار ہو رہا ہے۔۔۔"

وہ پھر سے ذکوان کو کال ملانے لگیں جس نے شاید سیل فون آف کر دیا تھا اور بے بسی سے اس بے جان مورت کو دیکھتے، عدنان آفندی کو کال ملا گئیں۔

بہر حال انہیں اپنے کیئے بوجھ فلحال خود اٹھانا تھا جبتک کہ ذکوان آفندی صحیح روش نہ پکڑ لیتا۔۔۔۔

●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●

●●●●

حوریہ شاہ کی رخصتی کے بعد حویلی میں، طوفان کے سمٹ جانے کے بعد والی پر سرار سی خاموشی چھائی ہوئی تھی جہاں سب اپنے کمروں میں دبکے بیٹھے تھے تو وہیں، ارشم خان سراپا سوال، ارزق شاہ کے سامنے ٹھہری تھی۔

تم ایسا کیسے کر سکتے ہو ارزق شاہ بتاؤ مجھے۔۔۔"ارشم کا اسکا گریبان تھامے" گڑگڑائی تھی۔اس نے مجرمانہ انداز میں سر جھکا لیا۔

"تم تو مجھ سے پیار کرنے لگے تھے نا پھر یہ سب ؟"

اس نے بھیگی پلکوں سے ارزق شاہ کو دیکھا تو وہ اس سے نظریں چرا گیا تھا۔

میری بات سنو! ارشم میں واقعی تم سے محبت کرتا ہوں مگر بسام شاہ نے جو"
کچھ میری بہن کے ساتھ کیا اسکی سزا تو دینی بنتی ہے نا، تمہیں انتظار کرنا ہو گا
"ایک مناسب وقت کا میری جان۔۔۔

ارزق شاہ نے اسکے شانے پیار سے سہلائے تو وہ، اسے حیرانی سے دیکھنے
لگی۔ وہ اوج شاہ سے نکاح کرنے کے باوجود بھی اسے اپنی محبت کا یقین دلا رہا
تھا۔

ٹرسٹ می مائے گرل۔۔۔"اسکی جاندار مسکراہٹ جانے کس کس"
احساس سے لپٹی تھی۔

اور جو تم نے سب کے سامنے کہا کہ تم، اوج شاہ سے محبت کرتے

ہو؟" ارشم کو ابھی بھی اس پر یقین نہیں تھا۔

کم آن میری جان، اگر میں یہ سب ڈرامہ نہ کرتا تو لالہ فورا سمجھ جاتے کہ "

میں یہ سب انتقام میں کر رہا ہوں پر بہت جلد اس محبت کی اصل کہانی سب

کے سامنے ہو گی۔۔۔۔" ارزق شاہ ذو معنی انداز اپنائے اس پر جھکا تو وہ اسکی

باتوں سے بہلتی اسکے سینے سے لگی تھی اور ارشم خان کی یہی بے باکیاں تو

ارزق شاہ کو اسکی جانب متوجہ رکھتی تھیں۔

سنو! کیا ہم کورٹ میرج نہیں کر سکتے۔۔۔" اس نے ارزق شاہ کو اپنے "

وجود میں گم ہوتے دیکھ روکا تو وہ بدمزہ ہوا۔

"میں آج کسی اور سے نکاح کرنے کے باوجود بھی تمہارے ساتھ ہوں ارشم کیا یہ میری محبت کا ثبوت نہیں ہے جو تمہیں کورٹ میرج والا پروف چاہیئے۔میری جان بس کچھ دن صبر اور پھر میں پوری دنیا کے سامنے تمہیں پوری عزت سے اپنا بناؤں گا کیا تب تک تم،میرے انتقام میں میرا ساتھ نہیں دو گی؟"

ارزق شاہ نے اسکی انگلیوں میں اپنی انگلیاں زم کیں تو ارشم کا چہرہ سرخ پڑا ۔وہ کیسے بھول سکتی تھی وہ جب سے یہاں آئی تھی ارزق شاہ نے ہر لمحہ اس سے اپنی والہانہ محبت کا اظہار کیا تھا پھر وہ کیوں بد گمان ہو رہی تھی؟اس نے سر جھٹکا تو ارزق شاہ کی آنکھوں میں ایک چمک سی ابھری تھی۔

اوکے میرے خیال سے مجھے جانا ہو گا۔اپنا بہت سے خیال رکھنا، پورے دن"

میں تمہیں فرصت سے ملنے کا یہی وقت ملتا ہے بس کچھ دن اور صبر کرنا

"ہو گا پھر جلد ہی ہم ایک ہو نگے۔۔۔۔

ارزق شاہ نے اپنے لب اسکے چکمدار گلابی رخساروں پر رکھے تو وہ دونوں بازو

گلے میں ڈالے اسکے جذبات کو مزید بھڑ کا گئی تھی اور پھر جیسے وہ دبے

قدموں آیا تھا ویسے ہی لوٹ گیا۔

اپنے روم کی طرف بڑھتے،ارزق شاہ کی توجہ کچن میں لہراتے گلابی آنچل نے

اپنی طرف کھینچی تو وہ زرا چونکتے اسطرف آیا تھا۔اوج شاہ کو چائے بناتے دیکھ

ارزق شاہ نے لب بھینچے جبکہ وہ آہٹ پر پلٹی تو اسے دیکھ سر کو جھکا لیا۔ جسطرح ارزق شاہ نے اسکی خاطر سب کے سامنے سٹینڈ لیا تھا اسے، اس شخص سے کسی محبت کی گواہی کی ضرورت نہیں رہی تھی۔

ایک کپ چائے میرے لیئے بھی، بہت تھکا دینے والا دن تھا۔۔۔"وہ خود کو نارمل کرتا اسکے قریب آیا جب اسکی توجہ، کنگن بھرے ہاتھوں نے کھینچی جہاں مہندی کے دلکش نگار تھے۔

تت۔۔۔تم۔۔۔آئی مین آپ یہ لے لیں، میرا ابھی چائے کا موڈ نہیں ہو رہا۔۔"ایک فطری شرم تھی جسکی لپیٹ میں آتے اوج شاہ نے اپنا کپ

اسے تھمانا چاہا۔ارزق شاہ نے بغور اسکے لرزتے ہاتھوں کو دیکھا اور پھر کپ کے ساتھ اسکے ہاتھ تھامے تو وہ سمٹ سی گئی۔

اچھی لگ رہی ہو اس روپ میں،ارزق شاہ کے نام کی حثیت تمہیں دیکھنا" اچھا لگ رہا ہے پر یہ آپ جناب کے القابات سن کر میں بور نہیں ہونا چاہتا اور نہ ہی میں یہ چاہتا ہوں کہ رشتے کی تبدیلی سے ہماری دوستی پر کوئی اثر پڑے سوبی کول یار۔۔۔"ارزق شاہ کو خدشہ تھا کہ کہیں وہ کپ ہی نہ گرا دے تبھی اسکے ہاتھ چھوڑتے کپ تھاما تھا جبکہ اوج شاہ،مارے شرم وحیا کے سر جھکا کر ٹھہری تھی۔

اچھی لگ رہو اس نئے رنگ وروپ میں، پر یہ ظالم دنیا کے اصول، جانے "لالہ کو کیا سوجھی جو ہماری اسٹڈیز کو ایشو بنالیا میں تو ہر گز ویٹ نہیں کر سکتا تھا اتنا۔۔۔" وہ چائے ایک طرف رکھتا کچھ بدمزہ ہوتے، اوج شاہ کے ہاتھ میں چمکتی اپنے نام کی رنگ پر انگلی پھیرنے لگا تھا۔ وہ چاہے لاکھ نارمل۔ دوستی کا پرچار کرتا پر سچ تو یہ تھا رشتے کی نوعیت بدلی تھی تو اوج شاہ کے انداز میں وہ جھجھک فطری تھی۔

"مم۔۔۔ میں اپنے روم میں جارہی ہوں۔۔۔"

وہ دل کی سرکش دھڑکنوں کے راگ سے بچتی، تیزی سے وہاں سے نکلی۔ ارزق شاہ کی نظروں نے اس آنچل کے غائب ہونے تک پیچھا کیا تھا۔

بہت جلد اوج شاہ، بہت جلد تمہاری یہ شرم کی لاج میں مٹا دونگا پھر دیکھتا"

"ہوں کیسے تمہارا بھائی تمہیں میرے انتقام سے بچا سکتا ہے۔

اس نے گرم گرم چائے حلق میں انڈیلی، اندر کا زہر اتنا تھا کہ چائے کی گرمی

کا کوئی خاص اثر نظر نہیں آ رہا تھا۔

●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●

●●●●

تقریب ختم ہونے کے بعد کتنی دیر وہ سلطانہ شاہ کی دلجوئی میں مصروف رہی

جب انکے اکھڑ بیٹے کی آمد پر اپنے روم میں جانے کیلئے اٹھ کھڑی ہوئی

تھی۔اس دن کے بعد پہلی بار ان دونوں کا قدرے فرصت سے آمنا سامنا ہوا

تو وہ پھر بھی کنی کترا کے نکلنا چاہ رہی تھی۔

"تم نے دیکھا اربد، لوگ اشمل کی کتنی تعریف کر رہے تھے مجھے فخر ہوا کہ

میرے بیٹے کی پسند اتنی لاجواب ہے۔" سلطانہ شاہ نے اسے پاس بلا کر پیار کیا

تو، وہ لب بھینچ گئی جبکہ اربد شاہ نے، گرے رنگ کی میکسی میں ملبوس، اشمل

خان کو بغور دیکھا تھا۔وہ حسین تھی یہ وہ جانتا تھں پر اتنے دن بعد، پارلر کی

گرمنگ سے وہ اور بھی نکھر گئی تھی۔وہ بمشکل اس سے نظریں چرائے سلطانہ

شاہ کے قدموں میں بیٹھا تو وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

مم۔۔میں چینج کرلوں آنٹی، آپ بھی ریسٹ کریں۔۔۔"وہ وہاں سے ہٹنے کی ریزن بتاتے بولی تو سلطانہ شاہ نے اسکا ہاتھ تھام لیا۔

"کوئی ضرورت نہیں ابھی چینج کرنے کی، ابھی اربد نے تمہیں دیکھا کہاں ہے؟ کیوں صحیح کہہ رہی ہوں نا میں؟"انہوں نے کچھ فریش انداز میں اسے چھیڑا تو اربد شاہ نے محض گردن کو ہلکے سے جنبش دیتے گویا انکی ہاں میں ہاں ملائی تھی۔

"جی۔۔۔بہتر۔۔"وہ بادقت مسکرائی تھی۔انکو کیا اندازہ کہ ایک دوسرے سے بیزار وہ انجان لوگ کس طرح ایک دوسرے سے کنارہ کیئے

رہتے تھے محض انکا دل رکھنے کو وہ ڈریس نہ چینج کرنے کی حامی بھرتے باہر آئی تھی جب ارشم کے روم سے نکلتے ارزق شاہ پر نظر پڑتے وہ پتھر ہوئی۔

ارزق شاہ کے وائٹ کرتے پر بکھری سرخی، اسکے حواس مختل کرنے کو کافی تھی جبھی اسے نیچے کا زینہ اترتے دیکھ وہ تیزی سے ارشم کے روم میں آئی تھی۔

تمہیں جانا نہیں کک۔۔۔۔"ارشم جو دروازہ کھلنے پر رخ پھیرتے شرمائے" انداز میں پلٹی سامنے ٹھہری اشمل کو دیکھ اسکے چہرے سے ہوائیاں اڑنے لگی تھیں۔

"اشی تم۔۔۔میں وہ۔۔۔"

"چٹاخ۔۔۔"

اس سے پہلے کہ ارشم خان اپنی صفائی میں کچھ کہہ پاتی،اشمل کا ہاتھ اٹھتے اسے چپ کرا گیا تھا۔

بکواس بند کرو ارشم کرو،میں نے ابھی اسے تمہارے کمرے سے جاتے" دیکھا ہے،ایک نا محرم شخص رات کے اس پہر تمہارے کمرے سے نکل کر جائے اس بات کا مطلب سمجھتی ہو نا تم؟" اشمل

اسے شانوں سے تھامے جھنجھوڑ گئی تھی۔

"ہاں جانتی ہوں سب جانتی ہوں؟ مگر میرا کیا؟ کیا میرا ان خوشیوں پر کوئی حق نہیں ہے اشی، تمہاری وجہ سے میری زندگی برباد ہو گئی ہے اور تم ہو کے کہ اتنی آسانی سے سب بھلائے ارباد شاہ کے ساتھ تنہائیاں بانٹ رہی ہو اس گھر کی بہو بن کر خصوصی پروٹوکول کے ساتھ یہاں رہ رہی ہو اور میں۔۔۔ میں کسی ناکارہ وجود کی طرح ایک طرف پڑی ہوں اشی، تم تو یہاں بلند ارادے لے کر آئی تھی نا کیا ہوئے تمہارے ارادے؟ کیا ارباد شاہ سے محبت ہو گئی ہے تمہیں جو تم نے اس دکھاوے کی شادی کو سچ میں ہر رنگ دے ڈالا ہے؟"

اربد شاہ جو، سلطانہ شاہ کے اسرار پر کہ اشمل، بھاری ڈریس میں اسکا انتظار کر رہی ہو گی، سن کچھ بدمزہ سا کمرے کی طرف جا رہا تھا ارشم کی بلند آواز پر ٹھٹھکا دروازہ کھلا ہونے کی وجہ سے آوازیں باہر آرہی تھیں۔

اشمل خاموش سی اسے بولتا سن رہی تھی جو اپنی غلطی جیسٹفائے کرنے کی بجائے اشمل کو اپنی تباہی کا ذمدار قرار دے رہی تھی۔

"ارشم۔۔۔تم۔۔۔"

بتاؤ اشی میرا تو اس دنیا میں اب کوئی بھی نہیں ہے تمہارے سوا، پھر" تم۔۔۔تم تو اربد شاہ کی سچ میں بیوی بن گئی نا، آج کا یہ اعزازی عشائیہ

تمہارے لیئے بھی تو تھانا؟ اب تم نے یہاں رہنا ہے تو میرا کیا؟ کہاں جاؤں میں، کس حثیت سے یہاں رہو میں آخر؟"

گویا اس نے ارزق شاہ سے تعلق کسی حثیت لینے کی خاطر بنایا تھا، اشمل چونکی تھی۔

"نہیں، ایسا کچھ نہیں ہونے جارہا رشم، ہم جلد یہ گھر چھوڑ دیں گے۔ یہ سب بہت اچانک تھا کہ میں انکار کرنے کی سچویشن میں نہیں تھی مگر اب واقعی پانی سر سے گزر چکا ہے ہمیں یہ حویلی چھوڑنی ہو گی۔۔۔"

اشمل نے کن اکھیوں سے ارشم کی سفیدی مائل گردن پر، پڑے گہرے سرخی مائل

نشان کو دیکھا تھا۔ وہ ڈاکٹر تھی اور اسے اندازہ ہو رہا تھا کہ ارشم کس میڈیکل ٹروما کا شکار ہوتے، ارزق شاہ کی طرف بڑھ رہی تھی جو اوج شاہ سے جڑنے کے بعد بھی ارشم کے پاس آیا تھا یقیناً یہ کوئی دلگی کا اثر تھا ورنہ وہ اوج سے نکاح اپنی مرضی سے نہ کرتا۔ شاید ارشم کو یہ اندازہ نہیں کہ ارزق شاہ نے اسے آپشنل بھی نہیں لیا تھا۔

"سچ میں اتنا آسان ہے سب تمہارے لیئے، ایک دم سے یہ سب چھوڑ چھاڑ کے چلے جانا؟" ارشم نے طنزیہ کیا تھا جبکہ چوکھٹ پر ٹھہرے اربد شاہ کا سکون

پل میں درہم برہم ہوا تھا۔ وہ جتنا اندازہ کر پایا تھا کہ ،ارشم ،اشمل خان کو ایموشنل بلیک میل کر رہی تھی۔

"یہ سب ایک ڈیل تھی، حوریہ شاہ کی شادی ہو چکی ہے اسے اب مجھے چھوڑنا ہو گا اور اگر اس بار اس نے مجھے کسی طرح بھی بلیک میل کیا تو بھی ہم یہاں سے جائیں گے ارشم آئی پرامس، بٹ پلیز ڈونٹ گٹ اپ سٹ ود آل سٹف۔۔۔" اشمل اسکا ہاتھ تھامے اسے بہلا رہی تھی جب وہ کچھ شرمندہ سی اسکے گلے لگی۔

"آئی ایم سوری اشی میں نے تمہیں ہرٹ کیا، شاید ہمیں یہاں سے واقعی چلے جانا چاہیئے یہ لوگ ہماری دنیا سے واقعی مختلف ہیں۔۔۔۔" ارشم کی

ابتر ذہنی حالت اسکی بہکی باتیں اشمل کو اس چیز کا اندازہ کروا رہی تھیں کہ کیسے اربد شاہ کے اشاروں پر چلتے اپنے واحد اکلوتے رشتے سے بھی دور ہو گئی تھی وہ اپنا آپ کھونے لگی تھی؟ اسکی کوئی حثیت، کوئی کریئر نہ تھا وہ اربد شاہ کی بیوی بن کے ہی یہاں محدود ہو رہی تھی۔ ارشم کی سسکیاں ایک بار پھر سے اسکے اندر بغاوت بھر رہی تھیں جبکہ دور کھڑا اربد شاہ، اسکے جانے کی آگاہی پاتے بری طرح اپ سیٹ ہو رہا تھا۔

کافی دیر بعد وہ روم میں آئی وہ تو اسے کمرے میں ٹہلتا نظر آیا۔ اشمل اسے اتنے بعد پھر سے یہاں دیکھ کر کچھ چونکی۔ اس رات کے بعد وہ بھولے سے بھی کمرے میں نہیں آیا تھا بلکہ ضرورت کی ہر چیز ملازمہ سے منگوا لیتا۔ وہ اسے اگنور کرتے، ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے رک کر، کانوں میں پڑے بھاری

آویزے اتارنے لگی تھی، پارلر والی نے خوب دلجمعی سے اسے آج کے فنکشن کیلئے تیار کیا تھا جسکے اثرات پوری طرح اسکے چہرے پر ابھی بھی عیاں تھے۔اپنے قریب آتے شخص کو دیکھ کر وہ ہاتھ میں تھاما گلوبند، ڈریسنگ ٹیبل پر پٹختے، چینج کیلئے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھنے لگی تھی جب اسکا گریز دیکھ اربد شاہ نے اسے کلائی سے تھامتے روکا تھا۔

"کیا بدتمیزی ہے یہ اربد شاہ ہاتھ چھوڑو میرا۔۔۔"وہ غصہ جوار شم کے سامنے وہ ضبط کر گئ تھی، اس سارے فساد کی جڑ، شخص کو مقابل دیکھتے پھر سے امڈنے لگا تھا۔

"مجھے تم سے بات کرنی ہے اشمل خان،اسلیئے کچھ دیر کو اپنے یہ نخرے ایک طرف اٹھا کے رکھو۔۔۔"اربد شاہ نے،غصے سے لال پڑتی اسکی ستواں ناک کو دیکھتے کہا تو وہ اسکا ہاتھ جھٹک گئی تھی۔

"پر مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی سنا تم نے؟اسلیئے بھاڑ میں جاؤ تم۔۔۔"وہ اپنا ہاتھ اس سے چھڑانے کی تگ ودو کرنے لگی تھی جب اربد شاہ نے اسے کھینچ کر خود سے لگایا تو اسکی دھڑکنیں تھم سی گئی تھیں۔ایک جوان مرد کے سینے سے لگنے کی تپش اسکے روم روم کو سلگانے لگی تھی پر وہ یہ احساس نہیں کر پا رہی تھی وہ شخص اسکا محرم تھا جسکا چھونا ایک عورت کو معتبر کرتا تھا۔

بہت اچھی لگ رہی تھی آج تم۔۔۔"اربد شاہ کی بے جھجھک تعریف پر وہ" اسے گھورنے لگی تھی۔

مجھے تمہاری کسی تعریف کی ضرورت نہیں بلکہ اس برائے نام کے رشتے " سے آزادی چاہیئے اربد شاہ، میں یہاں سے جاتے ہی ڈائیورس فائل کروں گی اسلیئے شرافت سے یہ رشتہ ختم کردینا۔۔۔"وہ اسے دھمکی آمیز انداز میں بولی تھی۔

اور اگر نہ کروں تو؟"اس نے اشمل کے چہرے پر آئی چند شریر لٹوں کو" انگشت شہادت پر لپیٹا تو وہ اسکی حرکت پر جھنجھلائی تھی۔

اب کیا مقصد رہ گیا اس رشتے کا، حوریہ شاہ کو تم باعزت طریقے سے رخصت کر چکے ہو اربد شاہ، اب مجھے میری لائف میں واپس جانے دو۔ تھک گئی ہوں میں یہ دکھاوے کی زندگی جیتے جیتے۔۔۔" وہ واقعی تھکے ہارے مسافر کی مانند نڈھال نظر آئی تو کتنی دیر سے نارمل ریکٹ کرتے اربد شاہ کی تیوری پر کئی بل پڑے تھے۔ جب وہ اسکے چہرے پر جھکا اور پھر اسکی ملائم رنگت پر پھولی پھولی سانسوں کا بار محسوس کرتے مبہم سا مسکرایا۔

"اتنی جلدی نہیں اشمل خان، ابھی تو مقصد حیات صحیح معنوں میں سمجھ آیا ہے۔" اربد شاہ کے لب و لہجے میں شوخی سی ٹپکنے لگی تو وہ کچھ چونک کر اسے دیکھنے لگی۔

کیا مطلب اس بات کا؟"اشمل اسکے قریب آنے پر بمشکل خود کو نارمل" کرتے بولی تو وہ گہری سانس بھرتے پیچھے ہوا۔

کچھ خاص تو نہیں ہاں مگر تم چاہو تو اس دکھاوے کی زندگی میں حقیقت کے" رنگ باخوشی بھر سکتی ہو اشمل خان اور ہاں،اب اربد شاہ کی حدود سے باہر جانے کے خواب دیکھنا چھوڑ دو۔۔۔"وہ انتہائی تسلی بھرے انداز میں کہتا اشمل کی کمر کے گرد دونوں ہاتھوں کی زنجیر بنائے بغور اسکا فق پڑتا چہرہ دیکھنے لگا تھا جبکہ اسکے وجود کی نرماہٹیں پھر سے دلنشیں لمحوں کو یاد کرتیں خیالات کو بے لگام کرنے لگی تھیں۔

اب ایسا کیا ہو گیا جسکیلئے تم اپنے عہد سے مکر رہے ہو اربد شاہ۔" وہ انگلی

اٹھائے اسے تنبیہ کرنے لگی جب اربد شاہ نے اپنی پیشانی اسکی پیشانی سے

لگائے، اسکی بولتی بند کرائی تھی۔ سگریٹ کی مہک سے رچی سانسیں، اشمل

خان کی سانس بند ہی کرنے لگی تھیں۔ وہ اسے پیچھے دھکیلنا چاہتی تھی پر

اربد شاہ پر اسکی قربت میں گزری ایک حسیں واردات بھری شب کا نشئہ پھر

سے طاری ہونے لگا تھا۔

"میرا تم سے کوئی عہد تھا ہی نہیں اشمل خان اور ویسے بھی ادھورے اور

بے معنی رشتے بناتے بناتے تھک چکا ہوں میں، مجھے یہ رشتہ نبھانا ہے ہر قول

نبھانا ہے کیا تم مجھ سے دور بھاگنا بند کرو گی۔۔۔" وہ مدہوش سا اسکی گردن پر

جھکتے اپنی پر تپش سانسیں لٹا رہا تھا۔ اشمل پوری طرح سے کانپ کے رہ گئی

تھی، جبکہ لہجے کی سرزنش پر وہ گم صم ہوئی۔ کیا ابھی بھی گزشتہ حوالوں کی رمق باقی تھی؟ نہیں وہ صرف ایک رشتہ نبھانا چاہتی تھی، نفرت کا، بے حد بے حساب نفرت کا اس شخص سے جس نے اسکی خواہشات کو زنجیر پہنائی تھی۔۔۔

"وہ پر مجھے ایسا کوئی مسلط کردہ رشتہ نہیں نبھانا ارب شاہ سو پلیز لیو می۔۔۔" اسے خود سے جتنا جھٹک رہی تھی وہ اتنا اسکے قریب ہو رہا تھا۔

"تمہاری پریشانیوں کا حل ہے میرے پاس اشمل خان، میں نے ڈیسائیڈ کیا ہے کہ ارشم کو اسکی فردر اسٹڈیز کیلئے ابراڈ بھیج دینا چاہیئے تاکہ اسکا دھیان بٹ سکے اور وہ میری بیوی کو یہ گھر چھوڑنے کیلئے نہ بہکا سکے۔۔۔" ارب شاہ نے

اسکے ملائی ہاتھوں کو تھامے لبوں سے لگاتے، پہلی بار اس پر استحقاق بھرا جملہ "میری بیوی" استعمال کیا تو گویا اسے شاک ہی دیا تھا۔ کیا اربد شاہ نے ان دونوں کی باتیں سن لی تھیں؟ یا وہ واقعی اشمل خان کی ہر فکر سے آگاہ تھا؟ پر وہ جو خود اسکی ہر پریشانی کی وجہ تھا بھلا وہ کیوں اسکیلئے متفکر ہو گا؟ اربد شاہ کے انداز و تیور اشمل خان کو پریشان کیئے جا رہے تھے۔

"کیا مطلب وہ کیوں بہکائے گی مجھے بلکہ تت۔۔ تم ہوتے کون ہو ہماری لائف کے ڈیسیژنز لینے والے اربد شاہ، ارشم کیلئے کیا برا ہے کیا اچھا یہ تم ڈیسائیڈ ہر گز نہیں کر سکتے۔۔۔" وہ اسکا ہاتھ جھٹکنے کی سعی کرتے غصے سے بولی تو اربد شاہ نے بار بار مزاحمت کرتی اشمل خان کو آزاد چھوڑتے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے بغور اسے دیکھا تھا۔

"میں کوئی ڈسیژن نہیں لے رہا اشمل خان بلکہ جو سچویشن ہے اس میں صحیح راستہ سجھا رہا ہوں تمہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ میری بیوی ضد میں مجھے چھوڑ کر جائے اور در بدر کی ٹھوکریں کھائے اسلیئے یہ ایک وقتی فیصلہ ہے میں جانتا ہوں تم ارشم کو لے کر کتنا پریشان ہو، اسلیئے یہی مناسب رہے گا اسے اس سارے ماحول سے دور رکھا جائے۔۔۔" اربد شاہ نے اتنے عرصے میں پہلی بار اس بات کرتے ہوئے نارمل انداز اپنایا تھا۔ اشمل نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"مجھے تمہاری کوئی ہیلپ نہیں چاہیئے اربد شاہ، تم بس ہمیں یہاں سے جانے دو۔۔۔" اشمل کا ضد سے پر انداز، اربد کو پھر سے غصہ دلانے لگا تھا۔

"کہاں؟ کہاں جانا ہے تمہیں؟ جبکہ تمہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ تمہارے سو کولڈ بابا صاحب، نامور اپوزیشن لیڈر رہاب طرین وہ گھر نیلام کر چکے ہیں جبکہ تمہاری مام نے اپنی جمع پونجی ارشم کی شادی پر لگا دی تھی تو ابھی کہاں جانا چاہ رہی ہو تم؟"

اربد شاہ نے تیز لہجے میں کہتے آخر میں مبہم طنزیہ انداز اپنایا تو اشمل کو ایک جھٹکا لگا تھا۔ اس نے نفی میں سر ہلایا۔ یہ ہرگز ممکن نہیں تھا کہ انکا گھر نیلام ہو جائے؟ اربد شاہ کو اسکی شا کی حالت دیکھ ایک پل تو یہی لگا تھا کہ اس نے اشمل کو یہ بات بتا کر کچھ غلط کیا ہے پر، اسے یہاں روکنے کی ہر راہ تو ختم ہو چکی تھی۔ وہ اپنی ہر کمٹمنٹ توڑ چکا تھا پھر بھی وہ اتنی آسانی سے قائل نہیں ہو سکتی تھی۔

جھ۔۔ جھوٹ بول رہے ہو تم۔۔ بابا صاحب یہ سب نہیں"
کر سکتے۔۔۔"اشمل کیلئے یہ شاک سہنا مشکل ہو رہا تھا۔

ایک تو تمہیں اعتبار کرنا نہیں آتا اشمل خان، چاہو تو ارشم سے پوچھ لو وہ"
جانتی ہے سب۔اس دن جب تم لوگ یہاں آئے تھے پیچھے کیا کچھ ہونے
جارہا تھا اسکا انداز تمہیں نہیں مگر اسے اچھے سے ہے۔اینڈ بی گلیڈ کہ وہ تم سے
"چھوٹی ہے پر عقلمند ضرور ہے ہمیشہ منافع بخش ڈیلنگز کرتی ہے۔۔۔

اربد شاہ کا مبہم و مخفی اندازہ وہ کہاں سمجھ پا رہی تھی جو کسی صدمے میں گھری
تھی۔وہ گھر کتنا اہم تھا جہاں انکا بچپن گزرا تھا۔انکی ماں کی یادیں تھیں۔وہ

تیزی سے موبائل کی طرف بڑھی جب اربد شاہ نے اسکے ارادے جان

،موبائل اسکے ہاتھ سے لیا تھا۔

"مم۔۔مجھے بابا صاحب سے بات کرنی ہے وہ کیسے یہ سب کر سکتے ہیں۔ تم

جھوٹ بول رہے ہو میں۔۔"

"یہی سچ ہے اشمل خان سو ایکسپٹ اٹ۔۔۔"اربد شاہ نے اسکے ہاتھ تھامے

اسکی آنکھوں میں جھانکتے تاسف بھرے انداز میں کہا تو وہ اسکا ہاتھ جھٹک گئی

تھی۔

یہ۔۔۔یہ سچ ہے تو بھی ہمیں تمہارا سہارا نہیں چاہیئے ہوگا اربدشاہ، تھک گئی"

ہوں میں اس حواس شکن قید سے، رہائی دے دواب ہمیں، خدا کے

واسطے۔۔۔"وہ پوری طرح سے ٹوٹ رہی تھی جبھی اپنا ہاتھ اسکی گرفت

سے چھڑاتے چلائی تو اربدشاہ نے لب بھینچ لیئے۔

"تھک گئی ہوں، ایک جھوٹی زندگی جیتے، دم گھٹنے لگا ہے میرا یہاں۔جو تم

چاہتے تھے ویسا نہیں ہو پایا تو اسکی سزا میں کیوں جھیلوں اربدشاہ؟آخر کب

تک میں اس زندان میں رہو، اس زبردستی کے رشتے کا بوجھ سہوں جہاں کوئی

عزت ومحبت کا سوال ہی نہیں ہے۔۔؟"وہ دل کی بھڑاس پوری طرح

نکالتے اربدشاہ کو گم صم کر گئی تھی۔کیا وہ اسے ایسے دیکھ کر خوش تھا؟ٹوٹی

بے بس سی اشمل خان؟ کیا وہ یہی سب چاہتا تھا؟ اربد شاہ کا دماغ الجھنوں میں گھرنے لگا تھا۔

بلکل اچانک ہی اس نے ایک فیصلہ لیا تھا۔

اوکے، صبح ریسپشن کے بعد ڈرائیور تم لوگوں کو تمہاری چوائس کردہ جگہ پر" چھوڑ آئے گا۔۔۔" اربد شاہ کا لب ولہجہ چور چور سا تھا جبکہ وہ ٹھٹھکی تھی۔ رہائی کا عندیہ اتنے نارمل انداز میں اس نے سنایا تھا کہ اسے یقین ہی نہیں آرہا تھا۔

اور ڈائیورس۔۔۔۔"اب کے وہ اسکے حواسوں سے کھیلنے لگی تھی وہ ایک" جھٹکے سے پلٹتے اسکا بازو تھامتے اسے خود سے قریب کرتے غرایا۔

اشمل خان، تمہیں رہائی چاہیئے نا مل، تو رہی ہے پھر یہ کیوں چاہ رہی ہو کہ "میں پھر سے اپنے فیصلے پر نظر ثانی کروں؟

اربد شاہ اسکا جائز مطالبہ سن کر بھی، باغی دل کی طنابوں میں الجھتے انتہائی چڑ کھائے انداز میں بولا تو، اشمل نے اپنا سر ہاتھوں میں تھاما تھا۔ اگر اس نے جو کچھ بولا ہے وہ سب سچ ہوا تو انکا ٹھکانہ کیا ہو گا؟ نہیں وہ اس شخص پر اعتبار ہرگز نہیں کر سکتی تھی اسے وہاں جا کر سب دیکھنا تھا۔ اربد شاہ نے خود میں الجھی اشمل خان کو دیکھا اور لائٹس آف کرتے بستر پر دراز ہوا تب بھی اس

نے کوئی ریکشن نہیں دیا تو اسے اسکے حال پر چھوڑتے سونے لگا تھا حالانکہ ،اس بستر پر اشمل خان کی غیر موجودگی کے باوجود بھی سلگتی سانسوں کا لمس سا اسکے اندر ،ایک خاص طلب جگانے لگا تھا پر وہ اس سے نظریں چرائے ہوئے تھا۔

کتنی ساعتیں وہ اسکا منتظر رہا تھا۔آخری بار جب وہ اس بستر پر تھا اشمل خان پورے حق سے اسکی بانہوں کے حصار میں جکڑی گئی تھی جبکہ ابھی وہ خود اسے رہائی مژگان سنا کر اپنی سانسوں کو کسی اور قید میں محسوس کر رہا تھا۔لائٹس آف تھیں پر باہر کی لائٹس سے چھن کر آتی مدھم روشنی میں ، اشمل خان کسی بت کی مانند اپنی جگہ پر ساکن کھڑی تھی۔ کتنی دیر وہ اسے اگنور کرنا چاہتا تھا پر دماغ تھا کہ جھنجھلا اٹھا تھا جبھی اپنی جگہ سے اٹھتے

اندھیرے میں اسکی طرف بڑھا اور دوسرے پل اپنی قید سانسوں کو اشمل

خان کے لبوں پر رہائی دی تو وہ سنبھل ہی نہیں پائی تھی جو اسے جھٹک سکتی۔

بس آج کی رات اشمل خان، مجھے یہ احساس کر لینے دو کہ ارید شاہ نے"

نفرت کی یہ جنگ جیت لی ہے۔ آج رات مجھے میری فتح کا جشن منا لینے دو آئی

پرامس کل کا سورج تمہیں میری قید، میری فکر سے آزاد کر دے

گا۔۔۔" وہ اسے اپنے بس میں کیئے، اسے سلگتی سانسوں کی بارش میں

بھگوتے زبان بندی کا حکم ہی سنا رہا تھا اشمل کوئی مزاحمت ہی نہیں کر پائی

تھی۔ کمال ضبط تھا کہ وہ پھر سے اسکی نفرت کو اپنے وجود پر سہہ رہی تھی اور

کوئی مزاحمت تک نہ تھی۔

صبح کی کرنیں پھوٹیں تو وہ اربد شاہ کے وسیع سینے پر سر ٹکائے ہوش و خرد سے بیگانہ کسی گہرے خواب میں مگن تھی۔اربد شاہ کی آنکھ کھلی تو سیاہ نیٹ کی ڈوریوں میں جکڑے وجود نے اسکی دھڑکنوں میں انتشار پھیلایا تھا۔وہ بے ساختہ ہتھیلی کی پشت اسکے صبیح چہرے پر پھیرتے اسکی موجودگی کو محسوس کر رہا تھا جب خواہشیں بے لگام ہوئیں اور اپنا چہرہ اسکے چہرے سے مس کیا تو داڑھی کی ہلکی ہلکی چبھن سے اشمل کچھ مضطرب ہوئی جبکہ اسکے وجود میں آئی جنبش پر وہ فوراً الرٹ ہوتے آنکھیں موند گیا گویا ابھی نیند سے جاگا ہی نہ ہو۔

اشمل نے مندی مندی آنکھیں کھولیں تو ایک اجنبی احساس نے بے کل کیا تھا۔پورے حق سے وہ اپنی بانہوں کے حصار میں جکڑے ہوئے اس

رشتے کی حثیت سے آگاہ کر رہا تھا۔ وہ یونہی گم صم سی اسے تکنے لگی تھی اور پھر جیسے گزری شب کی بحث یاد آئی تو فوراً اسکی بانہوں سے نکلتے واشروم کا رخ کیا تو اربد شاہ گہری سانس بھرتے پوری طرح آنکھیں کھولے کتنی دیر بند دروازے کو گھورنے کے بعد اوندھے منہ پھر سے تکیے میں سر چھپا گیا تھا۔ فلوقت وہ اسکی خوشبو میں بسے رہنا چاہتا تھا دن کے آغاز پر ہی وہ کوئی برا انجام ہرگز نہیں سوچنا چاہتا تھا۔

● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●●
●●●●

حوریہ کی آنکھ کھلی تو خود کو اجنبی ماحول میں دیکھ وہ کچھ دیر گم صم رہی تھی۔ پھر جیسے جیسے حواس بحال ہونے لگے تو گزری شب پوری شدت سے اسے اپنی حالت پر گریہ زاری پر مجبور کر گئی۔ وہ دوسری بار بھی ٹھکرادی گئی تھی اور ستم یہ تھا کہ اس بار بھی ایک شخص نے اپنا بنا کے ہی اسے ٹھکرایا تھا جو پہلے سے کسی کی زلف کا اسیر تھا۔ کھٹکے کی آواز پر وہ چونکی تو رعنا آفندی کو کچھ نادم انداز میں کمرے میں آتے دیکھ گہری سانس بھر کے رہ گئی۔

کیسی ہو حوریہ بیٹا، طبیعت کیسی ہے اب؟" وہ شاید اسکا آج کا رسمی لباس لائی" تھیں۔ حوریہ شاہ کے لبوں پر گہری چپ تھی۔ رعنا کچھ مزید شرمندہ سی ہوئیں۔

میں جانتی ہوں حوریہ کہ تمہارے لیئے یہ سب کچھ سہنا بہت مشکل ہو گا"

مگر، ذکوان دل کا بہت اچھا ہے تم اسے اپنی محبت اور توجہ دے کر اسے اپنی

طرف کر لو گی تو دیکھنا تمہاری اجازت کے بغیر گھر سے باہر بھی نہیں نکلے

گا۔۔۔"

رعنا آفندی اسوقت اسے بچوں کی طرح بہلانے لگی تھیں جب اس نے سوالیہ

نظروں سے انہیں دیکھا تھا۔سچ میں انہیں ایسا لگ رہا تھا کہ ذکوان اسے قبول

کر لے گا؟

آنٹی ایک بات پوچھوں آپ سے ؟"اس نے خاموش نظروں سے رعنا کو"

دیکھتے ہوئے پوچھا تو وہ کچھ چونکی۔

"ہاں، ہاں بیٹا پوچھو تمہیں مجھ سے کوئی بھی بات کرنے کیلئے اجازت ہرگز، ہرگز درکار نہیں ہے بیٹا۔۔۔" رعنا نے اسے حنائی ہاتھ تھامتے اسے تسلی بھری انداز میں کہا تو وہ آہستگی سے اپنے ہاتھ انکی گرفت سے نکال گئی۔

"آپ نے انکی شادی انکی پسند کی لڑکی سے کیوں نہیں کی؟" حوریہ شاہ کی بات پر وہ جھٹکا کھا کر رہ گئیں۔ تو کیا پہلے ہی دن ذکوان اسکے سامنے اپنی پسند ظاہر کر چکا تھا؟

"ارے بیٹا اسکی بھلا کیا پسند، وہ تو بچہ ہے اسے بھلا دنیا کی عیاریوں کی کیا سمجھ اور۔۔۔ ایسی لڑکیاں گھر کی عزت تھوڑی نا بنائی جاتی ہیں جو ہر راہ چلتے شخص کا

ہاتھ تھام لیتی ہوں، جنکی نظر امیر لڑکوں کی جیب پر رہتی ہے۔۔" رعنا نے مبہم انداز میں اس پر ذکوان کی پسند کا معیار بتایا تو وہ سر جھکا گئ تھی۔ اسکے پاس اس سوال کا جواز نہیں تھا تو بھلا وہ جواب کیا بنتی۔

" دیکھو حور یہ بچے، آج تمہاری فیملی آئے گی تو۔۔۔ اسے ایک ماں کی التجا سمجھ لو بیٹا کہ اپنی فیملی کو ذکوان کے رویے کے بارے میں مت بتانا، میں سنبھال لونگی اسے ضدی ہے مگر بہت اچھا اور سمجھدار ہے بس کچھ رشتوں کی نزاکتوں کا پتا نہیں اسے تو۔۔۔۔" رعنا آفندی اسوقت ٹیپکل ماؤں کی طرح بیٹے کے اچھے دل کے گن گا رہی تھیں وہ بھی اس لڑکی کے سامنے جس پر وہ اپنی اچھائی، بہت اچھے سے واضع کر کے گیا تھا۔

وہ نہیں جانتی تھی ذکوان گھر واپس آیا بھی تھا کہ نہیں مگر، اسے پارلر لیجانے ،لے آنے کی ذمداری ڈرائیور نے نبھائی تھی جبکہ اسکی فیملی نے ریسپشن اٹینڈ کرنے کیلئے بھی ڈائریکٹ ہال میں آنا تھا۔ اسٹیج پر موجود، حوریہ شاہ نے ،اربد شاہ کے سنگ چلتی، اشمل خان کو اس نے کس قدر حسرت سے دیکھا تھا۔ وہ من چاہی عورت تھی اسکے لالہ کی جبھی تو وہ اسکا ہاتھ تھام کر سب سے متعارف کروا رہے تھے جبکہ ایک وہ تھی کہ جسکے نام کی یہ محفل سجی تھی اور اس سے منسوب شخص ابھی بھی غائب ہی تھا۔

"حوریہ میری جان، کیا ہوا طبیعت تو ٹھیک ہے نا تمہاری؟" اسکے قریب بیٹھی سلطانہ شاہ نے اسکا ہاتھ تھاما تو وہ دنیا کی محفل میں لوٹی تھی۔

میں ٹھیک ہوں امی میں دیکھ رہی تھی کہ ،لالہ کے ساتھ اشمل بھابھی کی" جوڑی کتنی سجتی ہے نا؟" وہ جو خود دوسرے روز کی دلہن کا روپ لیئے بیٹھی تھی وہ اشمل خان کے رنگ و روپ سے بے حد متاثر نظر آرہی تھی۔

بس نظر نہ لگے میرے بچوں کی خوشیوں کو، یہ ذکوان کہاں ہے نظر نہیں" آیا ابھی تک ؟" سلطانہ شاہ کی نظریں اربد شاہ پر بھٹکیں تو ادھر ادھر ذکوان آفندی کی تلاش میں نظر دوڑائی تھی۔ حوریہ شاہ کا چہرہ زرد پڑنے لگا تھا۔ وہ بھلا کیسے انہیں بتاتی کہ انکی بیٹی دوسری بار بھی ٹھکرائی گئی تھی۔

السلام علیکم ! کیسی ہیں آپ۔۔۔" تبھی ایک بھاری شناسہ آواز، اسٹیج پر" ابھری تو وہ چونکی تھی۔ وہ جو سلطانہ شاہ کے سامنے جھکا ان سے پیار لے رہا تھا

حوریہ نے کچھ حیرانی سے اسے دیکھا تھا۔اس نے رعنا کو مسلسل پریشان دیکھا تھا جو اسکی غیر حاظری پر بری طرح سے سہمی ہوئی تھیں کہ کہیں آج انکا بیٹا انکی عزت خاک میں نہ ملادے۔دلہامیاں کی آمد اسٹیج پر کیا ہوئی مبارک دینے والے سب مہمانوں کا تانہ سابندہ گیا تھا جب اشمل بھی اسکے پاس آکر بیٹھی تھی۔

"حوریہ یہ تمہارے بازو پر کیا ہوا ہے ؟" وہ تھوڑا پریشان سی ہوئی تو اس سے کچھ فاصلے پر موجود اربدشاہ بھی چونکا تھا۔ذکوان کے ماتھے پر پسینہ پھوٹا کہیں وہ سب کے سامنے کچھ بول ہی نہ دے۔وہ جو پوری رات، زویا کی بانہوں میں ہر فکر سے آزاد مدہوش رہا تھا، ابھی کچھ دیر پہلے، عدنان آفندی کی جلالی کال پر آیا تھا کہ اگر وہ واپس نہ آیا تو وہ اسے جائیداد سے عاق کر دیں گے اور یہ

سب سن، زویا نے ہی اسے زبردستی یہاں بھیجا تھا بقول اسکے ابھی، اسے اپنے پیرنٹس کے سپورٹ کی ضرورت تھی۔ وہ جو رات یہاں سے جاتے ہی سب کچھ بھول گیا تھا ابھی، حوریہ شاہ کے بازو پر بندھی پٹی اسے بہت کچھ یاد دلا گئی تھی۔

وہ۔۔۔ یہ چوڑیاں اتارتے ہوئے کانچ چبھ گیا تھا۔۔" اس نے فوراً سے بہانہ تراشہ جبکہ اربد شاہ بھی متفکر سا اسکا ہاتھ تھام گیا۔

ڈاکٹر کو اچھے سے دکھایا تھا نا؟" وہ اس پر جھکا اسکے ہاتھ کا جائزہ لینے لگا تو حوریہ بھائی کی فکر پر بادقت مسکرا پائی تھی۔

لالہ کوئی اتنا بڑا زخم نہیں ہے، یہ تو بس رعنا آنٹی نے ڈریسنگ کروا دی ورنہ" اسکی بھی ضرورت نہیں تھی میں یہ اتار دیتی ہوں۔۔۔" حوریہ نے پٹی اتارنی چاہی تو وہ اسکا ہاتھ تھام گیا۔

نہیں حورے جان، یہ ایسے سیف رہے گا۔۔۔" اس نے حوریہ شاہ کا ماتھا" چومتے کہا تو اس نے درد سے پر مسکراہٹ لبوں پر سجالی تھی۔ کسی سیاسی شخصیت کی آمد ہوئی تو، ارب شاہ، ذکوان آفندی کا ہاتھ تھامے اسٹیج سے اتر گیا تھا۔ کب سے خاموش بیٹھی اشمل نے پھر سے اسکا ہاتھ تھاما تو حوریہ شاہ نے وہیں مسکراہٹ لبوں پر رکھی تھی۔

تم نے کانچ کی چوڑیاں نہیں پہنی تھیں حوریہ ؟ پھر یہ جھوٹ "

کیوں ؟"اشمل کے پریقین انداز پر اسکا دل بیٹھا تھا۔ بھلا وہ اسکے سامنے کیا عذر

بناتی جس نے خود اپنے ہاتھوں سے ،اسکے ہاتھوں میں طلائی اور سونے کے

کنگن چڑھائے تھے۔

بھابھی وہ۔۔۔"حوریہ کی آنکھیں بھرائیں تو اشمل کا دل زور سے دھڑکا تھا"

کہیں وہ لڑکی پھر سے تو اپنے بھائی کی جلد بازی کی وجہ سے کسی آزمائش میں تو

نہیں آگئی تھی ؟

"حوریہ تم.۔۔۔"

پلیز بھابھی لالہ کو کچھ مت بتائیے گا۔۔۔" وہ چاہ کر بھی اپنی اندرونی کیفیت نہیں چھپا پا رہی تھی جبکہ اشمل کے اندر اسقدر ظلم پر ایک طوفان سا اٹھا تھا اسکا دل چاہا کہ ارید شاہ کا حشر نشر کر دے جسکی ضد اور انا کی بھینٹ ہمیشہ دوسروں کا ہی نقصان ہوا تھا۔ وہ کاٹدار نگاہوں سے ارید شاہ کو گھورنے لگی جو دور کھڑا ذکوان آفندی کے شانوں پر ہاتھ رکھے، بے حد خوش و مطمئن نظر آرہا تھا جبکہ وہ تو حتی المکان کوشش کر رہی تھی کہ اس سے کوئی منہ ماری نہ ہو۔۔۔۔

رات میں جو رہائی کا مژگان ملا تھا اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ صبح ہوتے ہی سب چھوڑ چھاڑ گھر کو چل دے مگر، آج حوریہ شاہ کا ریسپشن تھا اور صبح ہوتے ہی سلطانہ شاہ نے آج کی تقریب کا لباس اسکے حوالے کیا تو وہ خود کو

بے بس محسوس کرنے لگی۔ارشم نے طبیعت خرابی کا عذر تراش لیا تو مجبورا
اسے ،اربد شاہ اور سلطانہ شاہ کے ساتھ اکیلے ہی آنا پڑا تھا جبکہ ارزق شاہ
،شہزین چچی اور اوج کے ساتھ تھا۔سلطانہ شاہ تو بیٹے کی بدلی روش پر کڑھ کے
رہ گئیں۔ویسے بھی انکی ناراضگی چل رہی تھی ارزق کے اس فیصلے کے
خلاف۔ہال میں پہنچ کر اسے اندازہ ہوا کہ ذکوان کی فیملی کسقدر ماڈرن تھی
جبکہ فنکشن بھی گیدرنگ میں تھا۔اسکی نسبت اربد شاہ کی فیملی میں شادی
کے دن خواتین و مرد کیلئے الگ الگ انتظامات رکھے گئے تھے۔وہ مارے
بندھے اس ولیمے کی تقریب اٹینڈ کر پائی تھی جبکہ حوریہ شاہ کی پژمردہ حالت
اسکے اندر طوفان سا پیدا کر رہی تھی جبھی وہ تقریب کے اختتام پر اربد شاہ
سے بات کرنے کیلئے بے چین تھی۔

ارے شاہ صاحب، کانگریٹس، آپ نے تو چپکے چپکے بیاہ رچالیا اور خبر تک

نہیں ہونے دی کسی کو ورنہ میڈیا والے کہاں ایسی کہانی چھوڑتے

ہیں۔۔۔" وہ کوئی سیاسی شخصیت تھے جنہوں نے اسے بیچ راہ روکتے بغور

اسکے برابر ٹھہری اشمل خان کو دیکھا تھا۔

شکریہ درانی صاحب، آپ بھی جانتے ہیں کہ میں اپنی پرسنل لائف کو"

لے کر اتنا سوشل نہیں ہوں اسلیئے، یہ ایک فیملی فنکشن تک محدود

تھا۔۔" اربد شاہ نے بنا ماتھے پر کوئی شکن لائے نپے تلے انداز میں جواب دیا تو

مقابل نے اثبات میں سر ہلایا۔

آہاں، آ۔۔تعارف نہیں کرائیں گے اپنی وائف سے، ہمیں ایسا لگ رہا ہے" ہم پہلے انہیں دیکھ چکے ہیں۔۔۔"علیم درانی نے اربد شاہ سے مصاحفے کے بعد اشمل کی جانب ہاتھ بڑھایا تھا جسے اربد شاہ نے تیزی سے دوبارہ تھاما تھا۔

ایکچوئیلی، مجھے کچھ گیسٹس سے اپنی فیملی کو ملوانا تھا درانی صاحب، معذرت" کے ساتھ پھر ملتے ہیں۔۔"وہ انتہائی سپاٹ انداز میں کہتے اشمل کا ہاتھ تھام گیا جو بے جان مورت بنی اسکے ساتھ گھیسٹتی ہوئی جا رہی تھی، کچھ فاصلے پر جھنجھلا اٹھی۔اسکی بھاری کمدار پاؤں تک آتی میکسی ممکن تھا پاؤں میں اڑس جاتی اور وہ گرنے کے دہانے پر تھی جب وہ اسکا بازو تھامے خود کو گرنے سے بچا گئی۔

کیا مصیبت آن پڑی ہے، دیکھ کے نہیں چل سکتی؟" وہ اسے جھٹکے سے سنبھالتے ہوئے غصے سے گھورتے بولا تو اشمل اسکی آنکھوں میں اترے اشتعال پر حیران ہوئی۔ ویسے بھی وہ اسے جب سے آزادی کا مژگان سنا کے گیا تھا اسکے بعد اس نے اربد شاہ کا الگ بدلہ، بیزار روپ دیکھا تھا حالنکہ ان میں دوستانہ تو پہلے بھی ہر گز نہ تھا۔

میں دیکھ کے نہیں چل رہی یا تم ہی مجھے جانوروں کی طرح گھسیٹے جا رہے ہو" ، حد اربد شاہ کسی اور کا غصہ مجھ پر تو تم ہر گز نہیں نکال سکتے۔۔۔" اس نے جھنجھلائے انداز میں اپنا بازو اسکی گرفت سے آزاد کرایا تو وہ چونکتے ہوئے ہوش میں آیا۔ وہ واقعی اسے سخت گرفت میں لیئے ہوئے تھا۔ ایک نظر اسے دیکھا جو گرین ڈارک شیڈ شیفون کی میکسی، میں سلیقے سے بال

بنائے، سلطانہ شاہ کی طرز پر، سر پر دوپٹہ ترتیب دیئے اربد شاہ کو پوری طرح مبہوت کر گئی تھی۔

"کیا ہم کچھ دیر بات کر سکتے ہیں؟" اربد شاہ نے گہری سانس بھرتے استدعا کی تو وہ دنگ رہ گئی۔ جانے کیوں جدائی کی گھڑی مشکل لگنے لگی تھی حالانکہ ایسی کوئی خاص انسیت نہیں تھی اس لڑکی سے۔ اشمل نے کچھ حیرانی سے اربد شاہ کا مدہم لب ولہجہ دیکھا، بھلا اسے کب سے اجازت درکار تھی۔

"کیا تم کچھ دن اور نہیں رک سکتی؟ آئی مین شاید امی حوریہ کے بعد تمہارے بھی ایک دم چلے جانے سے تمہاری کمی محسوس کریں؟" اربد شاہ

نے سلطانہ شاہ کی جانب دیکھتے کہا تو وہ نفی میں سر ہلا گئی۔ وہ شخص خود غرض تو صدا کا تھا پھر وہ کس لیئے کمپرومائز کرتی۔ آج بھی اسے اپنی فیملی عزیز تھی۔

نہیں اربد شاہ، اٹس اوور ناؤ، یہ شہر کی رونق دوبارہ دیکھ مجھے ایسے محسوس" ہو رہا ہے وہ حویلی کسی زندان سے کم نہیں جہاں میں اپنی سانس بھی تمہاری مرضی سے لینے لگی ہوں شاید، اور اسوقت میں اپنا اور کوئی نقصان نہیں کروا سکتی۔۔۔۔"اشمل کے چہرے پر زرا دیر کی بھی سوچ نہیں تھی۔ اربد شاہ نے اسکے صاف شفاف جواب پر لب بھینچ لیئے۔ محض ایک مہینے میں وہ اسقدر اکتاہٹ کا شکار تھی جبکہ اسکا دل جانے کونسی ڈگر پر اسے لیئے پھر رہا تھا۔

اوکے، ریسپشن کے بعد آپ جہاں جانا چاہیئں، میرا ڈرائیور آپکو چھوڑ دے "
گا۔۔۔"اب کے وہ بنا اسے دیکھے، مکمل اجنبیت کا دائرہ بڑھاتے آگے بڑھنا
چاہتا تھا جب سامنے سے آتی شخصیت کو دیکھ وہ دونوں چونکے تھے۔اشمل کی
آنکھوں میں حزن ملال جاگا تو وہ بے ساختہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو اشمل خان؟"

وہاب طرین نے کچھ تنفر بھرے انداز میں پوچھا تو وہ ایک نظر ارباد شاہ کو
دیکھتے پھر سے انہیں دیکھنے لگی۔

ارے طرین صاحب، آپکو شاید معلوم نہیں یہ اربد شاہ کی وائف ہیں"

۔۔"علیم درانی کی بات پر انہیں جھٹکا سا لگا تھا جبکہ اشمل اس چیز پر خائف ہوئی

بھلا وہ رشتہ جو ختم ہونے کے دہانے پر تھا جانے کیوں اب لوگ اسکا ڈھونڈرا

پیٹنے لگے تھے۔

"یہ کیا بکواس ہے اشمل خان، تم جانتی بھی ہو کہ یہ شخص کون ہے؟ تمہارے

بابا صاحب کا سب سے بڑا مخالف پھر تم اس سے شادی کیسے کر سکتی

ہو؟"وہاب طرین کے تو یہ بات سر پر لگی تھی۔

ایکسکیوز می، وہاب صاحب، آپ میری وائف سے اسطرح سے بات نہیں" کر سکتے۔۔"اربدشاہ نے اسکی کمر میں بازو حائل کیئے اسے خود سے قریب کیا تو وہاب طرین کا غصہ ساتویں آسمان کو چھونے لگا تھا۔

ہم سمجھ رہے تھے تم دونوں اپنے باپ کے ساتھ چلی گئی ہو لیکن یہ سب" ؟تم یہ اچھا نہیں کر رہے اربدشاہ، میں اچھے سے تمہیں جانتا ہوں کہ تم میری "نواسی کو میرے خلاف مہرہ بنا کر اگلا الیکشن لڑنا چاہ رہے ہو اور۔۔۔

خان صاحب کیا ہوا؟اتنا غصہ کس بات پر ہو رہے ہیں آپ؟" تبھی وہاں" عدنان آفندی آئے تھے۔وہاب طرین اور اربدشاہ کو آمنے سامنے دیکھ کچھ چونکے۔یقیناً دو سیاسی کٹر حریفوں کا آمنا سامنا کچھ خاص خوش آئن نہیں تھا۔

اربد بیٹا، آپ بہو کو لے کر چلیں نا اندر میں یہ گیسٹ سنبھالتا"
ہوں۔۔" عدنان آفندی کو اچھے سے ان مخالف پارٹیوں کا اندازہ تھا جبھی
معمالات سنبھالنے کو آگے ہوئے۔

رہنے دو آفندی، اگر تم نے ایسے تھرڈ کلاس لوگوں کو اپنے بیٹے کی شادی پر"
بلانا تھا تو ہمیں انوائیٹ کرنے کی کیا ضرورت آن پیش ہوئی؟" وہاب طرین
نے عدنان آفندی کو آڑے ہاتھوں لیا تو وہ گھبرائے سے اربد شاہ کو دیکھنے
لگے۔

کک۔۔۔کیسی باتیں کر رہے ہیں خان صاحب،ذکوان کی وائف اربد شاہ کی" بہن ہیں شاید آپکو معلوم نہیں تھا۔۔۔"بہر حال جو بھی تھا وہ ان دونوں اسوقت انکے مہمان تھے اسلیئے انہیں سب معمالات سنبھالنے تھے۔اربد شاہ نے ایک جتاتی نگاہ،وہاب طرین پر ڈالی اور یونہی،اشمل خان کو پہلو میں سجائے آگے بڑھ گیا۔

"بابا صاحب اور تم سیاسی مخالف ہو،اسٹرینج لیکن اس سب پر اتنا اوور ریکٹ کیوں۔۔۔"اسکے پہلو سے نکلتی اشمل کی بات پر وہ ہنکارہ بھر کے رہ گیا۔

تم انکی نواسی ہو، یقیناانہیں اپنے مخالف کے ہمراہ اسے دیکھ انہیں صدمہ لگا"

ہے۔۔"اربد شاہ نے سگار سلگاتے کہا تو وہ اسے دیکھنے لگی۔ہمیشہ جب وہ

فرسٹریڈ ہوتا تھا تو اسی طرح کی حرکتیں کرتا تھا۔

کیا اسطرح پبلک پلیس پر تمہیں یہ سب زیب دیتا ہے اربد شاہ۔"اس نے"

اربد کے ہونٹوں سے سگار ہٹائی تو وہ ایک قہر آلود نظر اس پر ڈالتے،ادھر ادھر

دیکھنے لگا تھا۔

آخر تم میرے معمالات میں مداخلت کب بند کرو گی اشمل"

خان۔۔۔"اب کے اس نے براہ راست اسکی آنکھوں میں جھانکتے سوال کیا

تو وہ ان رتجگوں کی غماز آنکھوں میں برپا تلاطم پر سہم سی گئی تھی۔وہ بنا اسے

جواب دیئے ایک طرف چل دی تو، اربد شاہ نے لبوں سے سگار ہٹائے ایک گہرا کش لیا تھا۔

"میری حدود سے باہر جانے کا تو کبھی سوچنا بھی مت اشمل خان، چاہے میری نفرت کا دائرہ ہو یا محبت کا اس میں کس کی رسی کتنی ڈھیلی رکھنی ہے اسکا فیصلہ میں کرونگا۔ بہت شوق ہے نا تمہیں میری حدود سے باہر جانے کا، لیکن جا نہیں پاؤ گی ہاں، تمہاری خواہشوں کے قدم دیکھ یہ رسی میں ضرور ڈھیلی کرونگا اشمل خان دیکھتا ہوں کب تک تم اربد شاہ سے دور بھاگ سکتی ہو۔۔۔" وہ پر سوچ نگاہیں، اسٹیج پر چڑھتی، اشمل خان پر ٹکائے مسلسل اسی کے بارے میں سوچ رہا تھا جسے پابند سلاسل کرنے کی خواہش اپنی موج میں تھی تو اربد شاہ کی جان عذاب بنی ہوئی تھی۔

واپسی پر، سلطانہ شاہ کو بحالت مجبوری ارزق شاہ اور باقی سب کے ساتھ جانا پڑا کیونکہ اربد شاہ نے اچانک ہی، اشمل خان کے ہمراہ شہر میں رہنے کا پروگرام جو ترتیب دیا تھا۔ ارشم کو اربد شاہ کا ڈرائیور پہلے ہی اسکے شہر والے گھر میں لے آیا تھا جسے دیکھ وہ حیران ہوئی تھی۔

ارشم یہاں کیوں؟ ہمیں تو گھر جانا تھا نا؟" وہ اربد شاہ کی طرف دیکھتے تیزی سے بولی تھی۔ جانے یہ شخص کیسے پل پل میں رنگ بدلتا تھا۔ اربد شاہ نے کن اکھیوں سے ارشم کو دیکھا جو انگلیاں چٹخاتے سامنے صوفے پر بیٹھی تھی۔

آہنم۔۔۔ہاں ارشم کو یہاں میں نے ہی بلایا ہے کیونکہ آج رات کی فلائٹ "

سے وہ یو۔کے جارہی ہے۔۔۔۔"اربد شاہ کی بات پر وہ جھٹکا کھا کے رہ گئی

تھی۔

وہاٹ یو۔کے کیوں ؟ارشم تم ؟"اشمل حیرت زدہ سی اسکی طرف بڑھی تھی'

جب وہ اسکے مقابل آئی۔

اشی میں تمہیں بتانا بھول گئی تھی، میں نے ماسٹر زکیلیئے اسکالر شپ اپلائے کی "

تھی جواپرووہوتے ہی باقی کے سارے فارمیلٹیز میں نے اربد شاہ کے ذریعے

"سے پوری کرلی ہیں اور آج میری فلائیٹ تھی تو مجھے یہاں سے۔۔۔

بکواس، بلکل بکواس میں نہیں مانتی ارشم کہ تم اتنے بڑے ڈسیژنز اکیلے لے سکتی ہو۔یقینا یہ پھر سے اس شخص کی کوئی نئی چال ہو گی۔بتاؤ مجھے اس نے پھر سے تمہیں دھمکایا۔۔کچھ۔۔۔"

"بس کرو اشی، کب غلط سوچنا بند کرو گی تم یہ میری لائف میرا ڈسیژن ہے۔اگر مام کے ہوتے تمہیں ہماری پرواہ ہوتی تو تم اندازہ کر پاتیں یہ مما کی بھی خواہش تھی پر وہ اپنی بیماری کو لے کر اتنی خوفزدہ تھیں کہ انہوں اپنی خواہش پر بھی اپنے فرائض کو ترجیح دی سو واٹ دا بگ ڈیل اگر آج وہ خواہش پوری ہونے جا رہی ہے؟"ارشم تو اسکے زرا سے احتجاج پر ہاتھوں سے اکھڑی تو اربدشاہ،اشمل کے پاس سے گزرتے اپنے روم کی طرف بڑھ گیا۔یقینا یہ ان دونوں کا بہنوں کا معمالہ وہ خود سلجھا لیتیں۔

"پر ارشم تمہیں مجھے بتانا چاہیئے تھا اور۔۔۔"

"کیا بتاتی ہاں؟ کیا بتاتی تمہیں؟ کبھی تم نے میری پرواہ کی ہے تمہیں تو لائف اپنی ضد اور جنون میں گزارنی ہے تو میں کیا اور میری خواہشیں کیا معنی رکھتی ہیں تمہارے لیئے۔۔۔" وہ اس سے رخ موڑتے بولی تو اشمل چپ ہو کے رہ گئی۔ ہر کوئی ہمیشہ اسے ہی کیوں غلط ٹھہراتا تھا؟

"رشی تم غلط کیوں سمجھ رہی ہو مجھے، میں نے وہ سب اسلیئے کیا تھا کہ اربد شاہ تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکے اور۔۔۔"

بس کرو اشی، پلیز بس کرو اب، تم نے کبھی میرے لیئے کچھ نہیں کیا۔ تم" نے ارید شاہ سے شادی کی محض بسام شاہ کو نیچا دکھانے کیلیئے۔ یہ رشتہ حویلی تک نبھانے چلی گئی محض بسام شاہ کو جلانے کی خاطر کیا سمجھ رہی ہو تم، میں بچی ہوں کچھ سجھائی نہیں دیتا مجھے، ویل مجھے تم سے کوئی بحث نہیں کرنی ۔میرے پاس چند ہی گھنٹے ہیں بہتر ہے ہم اچھے سے ایک دوسرے کو گڈ لک بولیں۔۔۔"ارشم سر جھٹکتے اسکی جانب بڑھی اشمل کی آنکھیں بھرائیں۔ تو کیا وہ بلکل اکیلی ہونے جا رہی تھی؟ ایسا تو اس نے کبھی سوچا نہیں تھا۔

بابا صاحب نے ہمارا گھر نیلام کر دیا ہے اشی، ارید شاہ نے کسی طرح وہ گھر" لے کر پھر سے ہمارے لیئے خریدا ہے، میں امید کرتی ہوں تم مما کی آخری نشانی کو سنبھال کر رکھو گی۔۔۔ کبھی پھر سے وہ موقع نہیں آنے دو گی کہ ہم

پھر سے بے گھر ہو جائیں۔میں جلد لوٹوں گی۔اپنا خیال رکھنا اشی ،اربد شاہ ایک آئیڈیل شوہر ہو سکتا ہے اگر کبھی ضد کی پٹی آنکھوں سے ہٹا کر دیکھو گی تو۔۔۔"ارشم اسکے گلے لگی سرد و سپاٹ انداز میں کہتے گویا ایک ان دیکھا بوجھ اسکے کندھوں پر ڈال گئی جبکہ وہ بے بسی سے اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔

ارشم باہر آئی تو اربد شاہ کو ڈرائیور کے ہمراہ گاڑی کے پاس محوِ انتظار پایا تھا۔اسے دیکھ ڈرائیور آگے بڑھ گیا تو اربد شاہ اسکے قریب چلا آیا۔ایک نظر گھر کے کھلے دروازے اور ارشم کے پژمردہ چہرے پر ڈالی۔

تھینکس فار ٹرسٹنگ می ارشم، یہ میرے لیئے آپکا بہت بڑا فیور رہے "

گا۔۔" وہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھے شانے اچکاتے بولا تو ارشم نے نم

نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

مجھے یقین ہے کہ آپ میرا یہ بھروسہ نہیں توڑیں گے اربد شاہ، اب کے بار "

کے اگر وہ ٹوٹی تو کبھی سنبھل نہیں پائے گی اور شاید تب میں بھی آپکو معاف

نہیں کر سکونگی۔۔۔" اس نے آنکھوں میں اتری دھند کو انگلیوں کی پورز پر

سمیٹا تو اربد شاہ کے چہرے پر مزید سنجیدگی طاری ہوئی تھی۔

میں آپکو زبان دیتا ہوں کہ اشمل کے معاملے میں، میں آپکو مایوس نہیں "

کرونگا ارشم سو ڈونٹ وری، اسوقت آپکیلئے آپکا کریئر بہت ضروری ہے کسی

بھی چیز سے ہٹ کر بیسٹ آف لک۔۔۔"اربد شاہ نے انتہائی تسلی آمیز

انداز میں کہتے اسکیلئے گاڑی کا دروازہ کھولتے کہا تو اس نے ایک پر امید نظر

دروازے کی جانب ڈالی کہ شاید، اشمل وہاں ہو پر وہ تو ابھی بھی حیرانی کے

دریا میں غوطہ زن تھی جسے ارشم کا اچانک لیا جانے والا فیصلہ گہرے صدمے

سے دو چار کیئے ہوئے تھا۔

●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●●

●●●●●

ایک اعصاب شکن تقریب کے اختتام کے بعد اسے روم میں پہنچادیا گیا تو پورا

دن کسی فلم کی مانند آنکھوں میں نصب تھا۔ذکوان آفندی جسطرح سلطانہ شاہ

اور اسکی فیملی کے لوگوں کے ساتھ ایک الگ انداز میں نظر آرہا تھا وہ اسکی سوچوں کے برعکس تھا۔ جسطرح شب بھر اس نے اپنی تضحیک کا سوگ منایا تھا اس شخص پر تو ایسی کو رمز نہ تھی۔ وہ زرا بھی اس شادی پر خوش نہ تھا اس چیز کا تو گمان بھی نظر نہیں آرہا تھا البتہ اسکی حواس شکن باتیں سننے کے بعد اسقدر گنجائش نہیں تھی کہ وہ مزید کوئی خوش فہمی پالتی جبھی ولیمے کا ڈریس چینج کرنے کے بعد وہ ساری جیولری ترتیب سے جیولری باکسز میں رکھ رہی تھی جب دروازہ ہلکی آہٹ سے کھلا تھا۔ جھک کر ڈراز کو بند کرتی حوریہ شاہ کو کھلی ریشمی زلفوں نے اپنے اندر محفوظ ہی کیا ہوا تھا جب وہ آہٹ پر پلٹی۔ چاند کی روشنی کو مات دیتا حسن ایک پل کو تو ذکوان آفندی کو منجمند ہی کر گیا تھا۔ وہ ٹھہرا حسن کا شیدائی پر اسقدر سادہ حسن اور سیاہ لمبی زلفیں، کچھ تضاد سے بھرا تھا پر وہ مبہوت سا آگے بڑھا۔ حوریہ شاہ اسوقت سادہ لان کے

ڈریس میں بنا دوپٹے کے اسکیلئے انتہائی دلچسپی کا سبب بنی تھی جبکہ وہ پزل سی اپنے دوپٹے کی تلاش میں نظریں دوڑانے لگی جو ڈریسنگ روم میں ہینگر پر ہی لٹکا رہ گیا تھا۔شب بھر جیسے وہ غائب تھا بھلا اسکی آمد کی توقع حوریہ کو کہاں تھی۔وہ کچھ گومگو سی اپنی جگہ سے ہلتے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھی تو ذکوان آفندی کے گرد چھایا حسن کا طلسم ٹوٹا تھا۔اس نے بے ساختہ نظر سامنے موجود مرر پر ڈالی تو لب مسکائے تھے جہاں اسکی شاندار پرسنالٹی اسے خودپرستی میں مبتلا کرتی مزید غرور میں مبتلا کر رہی تھی۔اسکی پرسنالٹی کی گھائل تو پوری سوسائٹی کی لڑکیاں تھیں بھلا وہ کیسے،ایک استعمال شدہ لڑکی کے حسن سے امپریس ہو سکتا تھا۔اس نے خود کو خودپرستی کا کلمہ پڑھایا اور ایک اچٹکتی نگاہ ڈرسینگ روم کی طرف ڈالتے،بستر پر دراز ہوا جبکہ ادھر حوریہ شاہ کی منتشر دھڑکنیں سمٹنے کا نام نہیں لے رہی تھیں۔حویلی میں کبھی

کسی مرد کے سامنے وہ کبھی اسقدر بے باکی سے نہیں آئی تھی جسطرح آج ذکوان آفندی آن روبرو ہوا تھا۔ وہ آئینے میں اپنے بوکھلائے تاثرات کا جائزہ لیتی مزید ہلدی مائل ہوئی تو وہیں کبرڈز کی روکا سہارا لیتی بمشکل وہاں بیٹھی تھی۔ حویلی کی نسبت یہاں کے روم کافی محدود تھے۔

آخر کچھ کھوٹ تو رہا ہو گا تمہارے کردار میں بھی ورنہ، بچپن کے منگیتر، جو" ایک ساتھ پلے بڑھے ہوں اور خوبصورت بھی بے تحاشہ ہو اسے کون چھوڑتا ہے بھلا؟" اسکے آس پاس گزشتہ شب کی بازگشت کسی بھوت کی مانند منڈلانے لگی تو اس نے اپنا سر گھٹنوں پر گرالیا تھا۔

کیا آج رات پھر ایک نئی آزمائش کا در کھلے گا؟ نئے الزام "

؟ نئے سوال ؟" اسکے اندر اندیشے پھر سے سر اٹھانے لگے تھے۔

پر کیا پتا وہ چلے گئے ہوں؟ کیا مجھے باہر جانا چاہیئے؟" وہ خود سے ہمکلام تھی تو "

وجود پر ایک لرزہ سا طاری ہوا تھا۔

تمہاری اتنی اوقات نہیں کہ تم ذکوان آفندی کے بستر پر بیٹھو۔۔" اسکی "

آنکھیں، ٹھکرائے جانے کے درد سے آشنا سی آب رواں بنیں تو اس نے

کنپٹیوں کو دبایا۔

اگر انہیں پتا چل جائے کہ میں نے پوری شب انکے بستر پر گزاری ہے تو وہ" کیا کریں گے میرے ساتھ ؟"حوریہ کے اندر ایک خوف سا سر اٹھانے لگا تھا۔

ذکوان آفندی، اپنا چھوا لباس دوسری بار پہننا گوارہ نہیں ہوتا آیا کسی کی" چھوڑی لڑکی کو وہ اپنے بستر کی زینت بنائے گا، کبھی نہیں۔۔۔"اسکی آنکھیں رونے کی شدت سے لال پڑنے لگیں تو آنکھوں کے بھیگے کنارے جلنے لگے تھے۔

یاخدا یہ کیسی آزمائش ہے؟ کیا کروں میں؟ کیا رات یہی گزار دوں مگر" انہیں بھی تو اپنا لباس بدلنا ہو گا اور۔۔۔"ابھی وہ خود سے سوال وجواب میں

الجھی تھی جب ڈریسنگ روم کا ڈورناک ہوا تھا۔اسکا دل سینے سے اچھل کر حلق میں آن بسا جیسے ابھی جان گئی کہ گئی۔اب کے بار پھر سے ڈورناک کرنے میں شدت تھی تو وہ گھبرائی سی اٹھ کھڑی ہوئی۔ابھی نہیں تو کبھی آنے والے طوفان کا مقابلہ کرنا تو تھا پھر کیسے وہ شتر مرغ کی طرح آنکھیں بند کرکے سب صحیح ہونے کا انتظار کرتی۔تیسری بار ناک پر اس نے جھٹ سے دروازہ کھولا تو سامنے ہی وہ آتش فشاں بنا پھٹنے کو تیار تھا۔

وہ میں۔۔۔"حوریہ نے اپنی صفائی پیش کرنی چاہی جب وہ اسے بازو سے" جکڑتے ایک طرف کو پھینک گیا اور پھر ڈریسنگ روم میں گھستے خود بھی لباس بدلنے لگا تھا بنا یہ دیکھے کے وہ کتنی بے رحمی سے اسے زخمی کر گیا تھا۔پچھلی شب کے زخموں میں ٹیس اٹھی تو ادھ جمے کھرنڈ پھر سے خون رسنے لگے تھے

جبکہ باوجود برداشت کے بھی، تکلیف کی شدت سے سسک اٹھی تھی۔ کچھ ہی دیر میں وہ لباس بدلے واپس آیا اور بنا ادھر ادھر دیکھے بستر پر اپنی جگہ سنبھالی تھی۔ ایک بار بھولے سے بھی نگاہ اس اپسرا پر نہیں ڈالی کہ کہیں کمزور ایمان کا شخص خود پر اپنا اختیار نہ کھودے۔ اسکی ایک جھلک ہی ذکوان آفندی کو یہ ریلائز کرواچکی تھی کہ اس حسن کی پوٹلی کے بھاری دوبٹے میں قید رہنے میں ہی اسکی خیر ہے ورنہ تو وہ اپنی نظر میں آئے نامحرم حسن سے بھی شفایاب ہوئے بنا ہوئے نہیں رہ سکتا تھا پھر وہ تو اسکی بیوی تھی۔

حوریہ اپنا کرچی کرچی وجود سنبھالے واشروم کی طرف بڑھی اور بمشکل اپنے گھائل زخموں پر مرہم رکھ پائی تھی۔ یہاں وہ زیادہ دیر خود کو اس شخص کی نفرت سے محفوظ رہنے کیلئے قید نہیں رہ سکتی تھی جبھی کچھ دیر میں وہ واپس

آئی توذکوان آفندی پوری طرح بستر پر پھیلے کسی سے کال میں خوش گپیوں

میں مصروف تھا۔روم میں کوئی کاوچ تک نہ تھا جسے وہ اپنا ٹھکانہ بنا پاتی جبھی

سونے کیلئے کوئی کونہ تلاشنے لگی پر کچھ خاص نہ تھا۔اس شخص کے پہلو میں

لیٹنے کا تو تصور ہی جان لیوا تھا البتہ ،اسکے برابر سے تکیہ اٹھانے کی ہمت جٹاتے

وہ بیڈ ایک طرف موجود ڈیزائن شدہ دبیز قالین پر ایسادہ ہوئی۔یہ بھی غنیمت

تھا کہ اسطرف ذکوان آفندی کی پیٹھ تھی۔

"اوہ کم آن زویا، صرف ایک آدھ گھنٹہ کافی نہیں تمہارے حسن کو خراج

پیش کرنے کیلئے اور اسپیشلی۔۔۔"ذکوان آفندی کی بے باک اور کسی بھی

جھجھک سے عاری گفتگو، حوریہ چاہ کر بھی اگنور نہیں کر سکی تھی جو بلند آواز

میں ویڈیو کال پر بات کر رہا تھا جبکہ دوسری طرف سے بھی کچھ کم برجستگی کا مظاہرہ نہیں کیا گیا تھا۔

اوکے تو پھر تم آ رہے ہو تو میں ریڈی ہو جاؤں؟" دوسری جانب موجود" لڑکی جسکا نام

زویا تھا اس نے، ذکوان آفندی کو کھلے دل سے آفر کی تو حوریہ شاہ کی روح تک کانپ اٹھی تھی۔ کیا لڑکیاں اسقدر بھی بے باک ہو سکتی ہیں؟ وہ بے اختیار کانوں پر ہاتھ رکھ گئی پر اتنا آسان کہاں تھا انکی گفتگو سے محفوظ رہنا۔

نہیں ڈئیر، آج تو نہیں، اگر آج گھر سے باہر قدم نکالا تو ڈیڈ نے پکا جائیداد" سے عاق کرنا ہے اور فلحال میں یہ افورڈ نہیں کر سکوں گا، ہنمم ایسا کرتے ہیں کہ بیچ راہ نکالتے ہوئے۔۔۔"ذکوان آفندی اپنے بستر سے نکلتے باہر کی طرف بڑھ گیا تو حوریہ شاہ کانپ کے رہ گئی تھی۔ وہ شخص اسکی آزمائش نہیں تو اور کیا تھا ورنہ نیک عورتوں کیلیئے تو نیک مرد ہی چنے گئے تھے۔ وہ بے آواز سسکنے لگی تھی، شب بھر کی کمخوابی اس پر غالب آئی تو وہ یونہی سسکتے جانے کب نیند کی وادیوں میں گم ہوئی جانے کتنی دیر بعد وہ پھر سے روم میں آیا تھا۔ کھلی لائٹس میں ایک طرف پڑا وہ نسوانی وجود، زویا کی طلب میں چور ذکوان آفندی کو چونکا گیا تھا۔ باوجود خود کو پوری طرح دوبٹے میں کمبل کیئے جانے کے، پھر بھی اسکے وجود کی رعنائیاں ذکوان آفندی کے اندر ہوس جگانے لگی تھیں۔ وہ گھٹنوں کے بل بیٹھتے اسکا جائزہ لینے لگا تھا۔ اگرمام، ڈیڈ نے اسکے باہر جانے پر

سخت ایکشن لگایا تھا تو وہ اپنی طلب یہاں بھی تو پوری کر ہی سکتا تھا۔ اسکے اندر غباثت نے سر اٹھایا تو وہ اس پر جھکا۔ نماز کے اسٹائل میں دوبٹے سے سر کو چھپائے، وہ پر سکون نیند میں مگن آئی تھی۔ ذکوان کیلئے یہ حیران کن تھا کہ محلوں کی رانی اسطرح قالین پر پر سکون سی سو رہی تھی۔ حوریہ کے اندر سوتے ہوئے کسی بے چینی نے انگڑائی لی تو اس نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں۔ خود پر جھکے شخص کو اس نے کچھ الجھی نگاہوں سے دیکھا اور پھر اسکی آنکھوں میں درج تحریر کا متن جان وہ جھٹ سے اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔

آ۔۔آپ۔۔۔کک۔۔کیا کر رہے تھے۔۔مم۔۔" حوریہ شاہ کی زبان ہی نہیں وہ خود بھی پوری طرح لڑکھڑائی تھی۔

ایک جوان لڑکا، ایک لڑکی کے قریب کیوں آتا ہے کیا اتنی انجان ہو تم کہ " جان نہ سکو۔۔۔" ذکوان آفندی نے کچھ ناگواری سے اسکا بوکھلانا دیکھا تھا۔ کہاں تو لڑکیاں اسکی قربت کیلیئے ترستی تھیں اور وہ تھی سراپا سوال بنی اسے طیش دلانے لگی تھی۔ حوریہ کی سماعتوں میں ابھی کچھ دیر پہلے کی اسکی گفتگو گونجی تو اسکے رونگٹے کھڑے ہوئے تھے۔

مم۔۔میں ویسی لڑ۔۔۔لڑکی نہیں ہوں۔۔۔" بمشکل اس نے خود کو" جیسٹفائی کیا جبکہ ذکوان آفندی اسکے جواب پر چونکا، کچھ سلوٹیں ماتھے پر ابھریں اور پھر ایک زوردار قہقہہ لگاتے اسکی بات کو گویا کسی مذاق میں ہی لیا تھا اور پھر اسے کہنی سے تھامے اپنے مقابل کیا۔

ہاہاہا۔۔ہاہا۔۔ویسی لڑکی؟کیسی لڑکی نہیں ہو تم حوریہ ڈئیر۔۔۔"ایک ہاتھ سے اسے بے بس کیئے دوسرا ہاتھ اسکے نرم گلال رخساروں پر پھیرا تو حوریہ شاہ ایک قطعی انجان، سلگتے لمس پر حواس باختہ ہوئی تھی۔

وہ اسکا ہاتھ جھٹکنا چاہتی تھی جب ذکوان آفندی نے اسکے دونوں ہاتھ تھامے اسے اپنے شکنجے میں لیا تھا۔

"بتاؤنا حوریہ شاہ کہ کیسی لڑکی نہیں ہو تم؟"وہ اسکی بے بسی کا مذاق اڑاتے پھر سے بات دہرا گیا تو حوریہ اپنے اندر ہمت مجتمع کرنے لگی تھی۔

جج۔۔۔ جیسی۔۔آ۔۔آپکو۔۔پپ۔۔پسند ہیں۔۔۔"اسے کچھ نہیں سمجھ آرہی تھی کہ وہ اپنی بات پر کیا دلائل پیش کیئے جبھی ذکوان آفندی کو اسکی فطرت سے آگاہ کیا جسکے چہرے سے ایک پل میں ہنسی سمٹی تھی اور اسکا چہرہ خطرناک حد تک سنجیدہ ہوا تھا۔ وہ تو پہلے ہی نظریں جھکائے کھڑی تھی اسے کیا اندازہ کہ ذکوان آفندی پر اسکی بات نے کیا اثر کیا تھا۔

"تم خود کو کیا ثابت کرنا چاہ رہی ہو حوریہ شاہ کہ کوئی بڑی پارسا لڑکی ہو تم؟ ہاں کیا میں نہیں جانتا بسام شاہ کو؟"انتہائی طنز میں کہتے اس نے حوریہ کا چہرہ اپنی طرف کیا تو اس نام پر دھڑکنوں نے الگ سے ادھم مچایا تو وہیں وہ اسکے الزام پر تڑپ کے رہ گئی تھی۔ وہ پارسا تھی، وہ اپنی گواہی خود پیش کر سکتی

تھی ہاں ایک وقت دل نے اس شخص کے نام پر دغا دیا تھا پر اس میں اسقدر تو سمجھ بوجھ تھی کہ وہ محرم سے نامحرم تک کے سفر کی تفریق کر سکتی۔

مم۔۔۔میرا ان سے۔۔کک۔۔ کبھی ایسا تت۔۔ تعلق نہیں رہا"

"اور۔۔۔۔

شٹ اپ، جسٹ شٹ یور بلڈی ماؤتھ یو بچ، کسے بہلانے کی کوشش کر رہی ہو تم، میری پسند تو تم ایک لمحے میں جان گئی ہو نا تو پھر تمہیں یہ بھی اندازہ ہو گا کہ گھاٹ، گھاٹ کا پانی پینے والا شخص تمہاری پارسائی پر یقین کر لے گا بھی تو کیسے۔۔۔"ذکوان آفندی نے گہرے طنز میں ڈوبے تیر برساتے

ہوئے اسکا چہرہ اپنی ہتھیلوں میں مسلا تو وہ اسقدر ناروا سلوک پر تڑپ اٹھی تھی تو وہیں اسکی باتیں، حوریہ شاہ کی روح کو گھائل کرنے لگیں۔

"مم۔۔میں سچ کہہ رہی میں۔۔۔ "

مجھے یقین نہیں ہے کہ کبھی تم دونوں نے تنہائیاں نا بانٹی ہوں۔ویسے بتاؤ نا"

"کہاں کہاں چھوا تھا اس نے تمہیں؟

ذکوان کی تحقیر آمیز باتیں حوریہ شاہ کو پانی پانی کر رہی تھیں۔

یہ ہونٹ، یہ ہونٹ اور انکی رباعی تو کسی بھی اجنبی کو اپنی جانب کھینچ سکتی" ہے اور وہ تو تمہارا شوہر تھا نا کزن شوہر۔۔یقینا یہ ہونٹ تو شد تسے ضرور اسکی قید میں رہے ہونگے کبھی، کتنی بار اس نے کس کیا ہو گا تمہیں؟ ہنہ۔۔۔مور "دین ہنڈرڈ ٹائم یا اس سے بھی زیادہ رائٹ؟

اب کے ذکوان آفندی نے اسکے لبوں کو انگشت شہادت سے چھوتے ہوئے کہا اور پھر اُن آبشاری لبوں کو انتہائی سختی سے انگلیوں کی پورز سے مسلا تو وہ سسک اٹھی تھی اور ساتھ ہی نفی میں سر ہلایا۔

"یہ جسم، اف تم اس پر یہ بھاری وزن ڈال کر اسکے اندر کی گندگی کو چھپانے کی ناکام کوشش کر رہی ہو حوریہ شاہ، یہ چادر کم از کم تمہیں میرے سامنے پاکیزہ ثابت نہیں کر سکتی اس جھانسے میں تم صرف، مام ڈیڈ کو ایمپریس کر سکتی ہو۔۔۔" اس نے ایک پل اسکے وجود سے لپٹے دوپٹے کو الگ کرتے ایک طرف پھینکا تو حوریہ کی سانس تھم گئی تھی۔

"نن۔۔۔نہیں۔۔مم۔۔۔میرا خدا گواہ ہے، کک۔۔کبھی انھوں نے

مم۔۔۔مجھے نہیں چھوا۔۔۔"

حوریہ نے اپنے کھلے تن کو اپنے ہی ہاتھوں کی آڑ میں چھپاتے کہا تھا جب

زکوان آفندی نے اسکا مصنوعی حصار بھی توڑا تھا۔وہ شرم سے زمین میں

گڑنے والی ہو رہی تھی۔

"چلو تم کہتی ہو تو مان لیتے ہیں پر تمہیں اپنی پاکدامنی ثابت کرنے کیلئے ایک

امتحان سے گزرنا ہوگا۔۔۔ذکوان آفندی کیسے تمہاری پارسائی کا یقین

کرے؟ جانتی ہو حوریہ میں کبھی اس چیز کو نہیں چھوتا اگر پہلے ہی کسی گراہک

نے اس پر ہاتھ رکھا ہوا اور قسمت کی ستم ظریفی دیکھو ایک استعمال شدہ لڑکی

"کو میری بیوی بنا دیا اوہ گاڈ۔۔اوہ گاڈ کیا کروں میں۔۔۔؟

ذکوان آفندی نے اسکے بالوں کو اپنے ہاتھوں میں جکڑتے ہوئے ایک جھٹکا دیا

حوریہ ناقابل برداشت درد پر چیختی بے توازن سی اس پر گرنے لگی تھی جب وہ

حقارت سے اسے خود سے دور کر گیا تھا۔

میں جانتا ہوں تمہیں میری قربت میں آنے کا بہت شوق ہے پر افسوس کہ "

میں کسی کا جھوٹا نہیں کھاتا۔۔"اس نے سگریٹ جلائے،ایک قدم حوریہ کی

طرف بڑھایا وہ دہشت زدہ سی اسے دیکھنے لگی تھی جو ایک گھٹنہ زمین پر

ٹکائے دوسرا پیر کے پنجے پر بیٹھتے بغور اسے دیکھا تھا۔اسکے سرخ و سپید گول

صحت مند چہرے میں اب زردیاں سی کھنڈنے لگی تھیں، لبوں پر بیڑی جمنے لگی تھی جیسے وہ صحرا کے طوفان سے مقابلہ کرتی تشنہ لب ہو۔ذکوان آفندی کی نظر اسکے چہرے سے ہوتی بے داغ سراپے پر پڑی تو سختی سے لبوں کو بھینچتے دوسرے ہی پل سگریٹ کے جلتے شعلے کو اسکے کندھے پر لگایا۔حوریہ کبھی اتنی صابر نہیں رہی تھی کہ وہ یہ درد بھی سہہ پاتی، پر وہ امتحان لینے پر مصر تھا پھر بھلا وہ کیسے لب نہ سیتی۔

وہ سر جھکائے آنسوؤں ضبط کرنے کی کوشش میں تھی جب ایک زناٹے دار تھپڑ پر وہ کراہ اٹھی تھی اور منہ کے بل زمین پر گری۔

کیوں حوریہ شاہ کیوں؟ کیوں تم جیسی کلنک زدہ لڑکی میری قسمت میں آئی"

، نفرت ہونے لگی ہے مجھے خود سے جسکا نصیب تمہیں ٹھہرایا گیا ہے

"ڈیمڈ۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے اسے پاؤں کی ٹھوکروں پر رکھ گیا تھا۔ حوریہ کا

ضبط تمام ہوا۔ وہ بلک بلک کر رونے لگی تھی جبکہ اسکارو ناذ کو ان آفندی کی

وحشتوں کو آواز دے رہے تھا جبھی وہ انسانیت کا پاٹ بھلائے اپنا سارا غصہ

، نفرت اس پر انڈیلنے لگا تھا۔

اسکی آنکھوں میں پنپتے اوج شاہ کے نام کے جذبے بھی فریز ہونے لگے

تھے ایک بے حسی کی چادر تھی جو اس نے حوریہ شاہ کی ذات اسکے حق

وفرائض، اسکے مقام سے بچنے کیلیئے پہن لی تھی۔ اگر یاد تھا تو محض اتنا کہ وہ

ارزق شاہ کی بہن ہے جس نے اوج شاہ کو اپنے نام کر لیا تھا۔ وہ بسام شاہ کی

ٹھکرائی لڑکی ہے، جوان چھوٹی چیزیں پسند کرنے والے شخص کا نصیب بنا دی گئی ہے۔ وہ اپنا ستم آخر کیئے وہاں سے ہٹتے بستر پر دراز ہوا۔

وہ طلب جو اسے حوریہ شاہ کے قریب کھینچ لے کر گئی تھی اس پر سو بار لعنت پھیرتے وہ سگریٹ جلائے اپنے اندر کی کھلن کم کرنے لگا تھا جبکہ بھولے سے بھی ایک نگاہ، زدوکوب کیئے وجود پر نہیں ڈالی تھی اسکی طرف سے وہ مر بھی جائے تو کوئی پرواہ نہ تھی۔

اس دن، اسکی آنکھ چوڑیوں کی کھن کھن پر کھلی تھی کچھ ناگواری سے، آنکھیں موندے آنے والی شخصیت کو دیکھا۔ دوپٹے کو نماز اسٹائل میں لیئے وہ آفندی ہاؤس میں اتری کوئی ایلین لگ رہی تھی۔

اونہہ کیا مصیبت ہے، اب کیا بندہ سو بھی نہیں سکتا؟" اس نے تکیہ اٹھائے" آنکھوں پر رکھا پر وہ کھن کھن اسے پھر بھی چین نہیں لینے دے پا رہی

تھی۔رات گئے بھی حسب معمول وہ بہت دیر سے گھر آیا تھا پر ابھی کروٹ پر کروٹ بدلتے اسے گھورا جسکی وجہ سے اسکی آنکھ کھلی تھی۔

پر وہ اپنے ارد گرد سے لاپرواہ ڈرا سے اپنے کپڑے نکالنے میں مصروف تھی۔

سنو!...."لمحے کے سویں حصے میں اس آواز نے جھٹکا کھانے پر مجبور کیا" تھا۔وہ سہمی سی پیچھے مڑی اسے لگ رہا تھا ہمیشہ کی طرح آج بھی وہ بہت دیر سونے والا ہے پر ابھی تو گھڑی نے محض چھ بجائے تھے۔اس خاموش رشتے پر اس نے ایک خاموش راستہ اختیار کرتے ایک دوسرے کمرے کو اپنا ٹھکانہ بنا رکھا تھا اور اس اندازے کے مطابق اس نے ہوش میں ہی نہیں ہونا تھا جبھی وہ یہاں آئی تھی۔

سنا نہیں میں نے کیا کہا؟" وہ اسے یونہی خود کو پیٹھ دکھانے پر جھنجھلایا" تھا۔ حوریہ نے حوصلہ مجتمع کرتے مڑ کے اسے دیکھا جو شاید ابھی بھی نشے کی حالت میں ہی تھا۔

جج۔۔۔جی۔۔۔" اسکی ممنائی آواز نے ذکوان آفندی کو کوفت میں مبتلا کیا۔" میں نے کہانا ادھر آؤ۔۔۔" حالنکہ اس نے ایسا کچھ کہا بھی نہیں تھا پھر بھی" خود سے بات بنالی تھی۔ حوریہ کچھ کنفیوژ ہوئی آیا واقعی، اسے شخص کے معمالے میں اسکی حسیات کام نہیں کرتیں؟ حوریہ بمشکل قدم اٹھاتے اسکی طرف آئی تھی جب بلکل اچانک اس نے، اسکی کلائی تھامے اسے خود پر گرایا تھا۔

تم کیا سمجھتی ہو خود کو ہاں۔۔۔ تمہیں لگ رہا ہے اس طرح چوڑیوں کی آواز" پیدا کر کے تم مجھ سے اٹینشن لے لو گی تو ایسا کبھی ہونے والا نہیں ہے، میں

تمہیں کبھی منہ نہیں لگانے والا۔۔۔" وہ جو اسکے وجود سے اٹھتی ناگوار مہک

پر نڈھال تھی، اسکی باتوں پر گویا دھڑکن تھم سی گئی۔ وہ اسے کیسی لڑکی سمجھ

رہا تھا۔

ن۔۔ نہیں ایسا کچھ نہیں ہے مم۔۔ میں۔۔۔" وہ اسے کچھ وضاحت دینا"

چاہتی تھی جب پھولوں کی نزاکت سے گندے بال ایک دم اسکی پیٹھ پر

بکھرے تھے۔ شاید اسکا ہیئر کیچ، اسکے سر پر ذکوان آفندی کی سخت گرفت

سہہ نہیں پایا تھا وہ جو اسے غصے سے دور ہٹانا چاہ رہا تھا خود پر سائیہ فگن زلفوں

نے ایک پل میں مبہوت کیا تھا۔

تمہارے لیئے بہتر ہو گا تم یہاں سے چلی جاؤ میں تمہیں کبھی اپنے آس پاس"

بھی نہیں دیکھنا چاہتا۔۔۔" وہ اسکی کاجل سے تر آنکھوں میں جھانکتے اس

سے نفرت کا اظہار کر رہا تھا پر کچھ ایسا تھا جو اسے اپنی اور کھینچ رہا تھا۔ حوریہ خود

کو سنبھالتے اٹھنے لگی تھی پر خود پر اسکی گرفت مضبوط پڑتے وہ کچھ گھبرائی

تھی۔

مم۔۔۔مجھے جسنے دیں۔۔پپ۔۔پلیز۔۔"حوریہ شاہ کو صحیح سے اندازہ ہوا"

تھا کہ اس،ذکوان آفندی کے قریب آکر کتنی غلطی کی تھی۔

مجھے تم سے شدید نفرت ہے حوریہ شاہ میرا دل چاہتا ہے میرا سکون بھسم"

کرنے والوں کو میں تباہ و برباد کردوں،اور میرا پہلا نشانہ تم ہو گی۔۔۔"وہ

یونہی اسکی آنکھوں میں جھانکتے اسکے شانے پر اپنی گرفت مضبوط کر گیا تو وہ

اس نفرت اور زبردستی کے کھیل میں الجھ کے رہ گئی جو اسے دور کرنا چاہتا تھا

خود ہی،خود میں بھینچے اسے اپنے بس میں کر رکھا تھا۔

آپ۔۔۔آپ ہوش میں نہیں ہیں، چھ۔۔ چھوڑیں مجھے۔۔۔"وہ اسے

دھتکارنے کی کوشش میں تھی جس سے چوڑیوں کی کھن کھن میں مزید

اضافہ ہوا تھا۔

"تمہیں کوئی حق نہیں حوریہ شاہ کے تم ذکوان آفندی کو دھتکارو، اسکی سزا

جانتی ہو نا تم۔۔۔"وہ اسے پہلو میں گراتے اس پر حاوی ہوا جبکہ وہ تو زندگی

میں پہلی بار کسی مرد کو اتنے قریب دیکھ مرنے والی ہو رہی تھی۔وہ شرٹ

لیس بنا اپنے حلیے کی پرواہ کیئے اس پر اپنی دھاک بٹھانا چاہ رہا تھا جب لاج میں

مبتلا حوریہ نے سختی سے آنکھیں میچیں۔وہ کچھ چونکتے ہوئے بغور اسے دیکھنے

لگا۔سرخ پنکھڑیوں میں رنگے لب، لرزتے ہوئے ذکوان آفندی کی توجہ

سمیٹنے لگے تھے۔

سنو! آنکھیں کھولو۔۔۔"وہ ان بند آنکھوں کے جنبش سے گھبراتے دھاڑا"

پر وہ اسکی بات مان کے، اسکے وجود پر نظریں نہیں جما سکتی تھی تو جو کمفرٹر ایک

طرف پھینکے خود ہی حوریہ شاہ کا کمفرٹر بن رہا تھا۔اسکے لب جواب دینے کو

ہلے تھے پر ہمت آنے کی نہیں تھی اس بات سے انجان کہ اسکے لرزتے لب

،نشے میں دھت شخص کو کسی جام کی مانند لگ رہے تھے جو اسے پھر سے اپنی

جانب کھینچ رہا تھا۔وہ اس پر جھکتے، ان لبوں کا جام اپنے لبوں سے پینے لگا تو

حوریہ شاہ بے جان ہوئی۔وہ شخص اسقدر مدہوشی میں بھی اس پر پوری طرح

سے غالب تھا۔

آئی ہیٹ یو۔۔۔زویا۔۔۔آئی ہیٹ یو، یو بچ۔۔۔۔"وہ منہ، میں جانے کیا"

کچھ بڑبڑاتے کسی اور کی یاد میں مبتلا رہتے اسے ستم جان بنا رہا تھا۔حوریہ شاہ

اس حالت میں ہی نہیں تھی کہ اپنا بچاؤ کر پاتی جو اس دیو ہیکل انسان کے پاس خود ہی چلی آئی تھی۔

ذکوان آفندی کا نشہ جب اترا تو اپنے پہلو میں لیٹی لڑکی نے اسکی حسیات پوری طرح جگائی تھیں۔ اسکے چہرے اور گردن پر بے جا سرخ نشان، ذکوان آفندی کی بربریت کو ظاہر کر رہے تھے۔

یہ لڑکی۔۔۔" وہ ذہنی تھکن میں مبتلا ہونے لگا تھا آیا اس نے اپنی ٹھکرائی" لڑکی کو خود سے خود ہی نواز دیا تو کیوں؟" وہ بغور اسکا جائزہ لیتے اسکے وجود سے جڑے نشانوں پر چونک گیا۔ تو کیا وہ پہلا شخص تھا جس نے حوریہ شاہ تک رسائی حاصل کی تھی؟ جانے کیوں ایک فاتح سا احساس اسکے اندر سر اٹھانے لگا تھا۔ اس نے کئی بار اس بے جان پڑے وجود کو چور نگاہوں سے دیکھا۔ آج

کے اس بے باک دور میں اسقدر پاک شفاف لڑکی امپاسبل تھا پر اس لڑکی کی

بد قسمتی تھی کہ وہ ذکوان آفندی کا نصیب ٹھہرائی گئی۔

ایسا لگ رہا تھا اس دن، مدہوشی میں ہوئی واردات ذکوان آفندی کو جو سکون

کے پل دان کر گئی تھی وہ اس مدہوشی میں ہی رہنا چاہتا تھا۔ حوریہ جتنا اس

سے بچنے کی کوشش کرتی وہ کسی کونے کھدرے سے اسے نکال لیتا اور اپنی

حیوانیت اس پر پوری طرح انڈیلتے خود کو تسکین پہنچاتا۔ اس نے ان کچھ

مہینوں میں اسے اپنی ضرورت بنالیا تھا جو اسکیلئے نشے میں ہینگ اوور کا کام

کرتی۔

●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●

●●●●

ایک پر تھکن سفر کے بعد وہ حویلی لوٹے تو، ارزق شاہ، اجنبی انداز میں سلطانہ شاہ کو لیئے اوپری زینہ چڑھ گیا تھا۔ شہزین نے بے بس نظر کبیر شاہ اور اوج پر ڈالی تو وہ بھاری دوپٹہ سنبھالتی اپنے روم کی طرف بڑھ گئی۔

"کچھ پتا چلا بسام کا؟ کہاں چلا گیا ہے وہ؟" شہزین کی آنکھیں بھر آئی تھیں۔ آج ولیمے کے دن حوریہ شاہ کے چہرے پر چھائی پژمردگی انکا دل چیر رہی تھی۔ جانے کیوں انہیں ابہام سا تھا کہ وہ ذکوان آفندی کے ہمراہ خوش نہیں تھی پر وہ آگے بڑھ کر اسکا حال بھی نہیں پوچھ سکتی تھیں۔ دنیا کی ریت اور شاہ حویلی کے مکینوں کا سامان نبھانے کو وہ وہاں پہنچی تو تھیں پر سلطانہ شاہ کا ناگواری چھلکاتا ہر انداز ہی جیسے دل میں گھپ سا گیا تھا۔

"مجھے کیا پتا کہاں مر کھپ گیا ہے وہ خبردار اگر جو آئیندہ اس ناہنجار کا نام بھی لیا تو۔ کہیں جینے جتنا نہیں رکھا اس لڑکے نے ہمیں۔ اگر آج ارزق شاہ بھا بھی

کے سامنے سر نہ اٹھاتا تو جانے کن حالوں میں ہوتے ہم۔۔۔"کبیر شاہ

بے چینی سے ڈرائنگ روم میں ٹہلنے لگے تھے۔اپنے روم سے نکلتی اوج شاہ

نے ایک نظر متفکر ماں، باپ پر ڈالی اور پھر واپس روم میں پلٹ گئی تھی جب

سیل کی بپ نے اسکی توجہ اپنی طرف کھینچی۔ارزق شاہ نے آج کی تقریب

میں ایک کونے میں ٹھہر کر زبردستی اسکے ساتھ ایک تصویر بنائی تھی جو اسے

بھیجی گئی تھی۔اپنی تمام تر وجاہتوں سیمٹے،اوج شاہ کے برابر ٹھہرا شخص اسکی

دھڑکنیں متزلزل کر گیا تھا۔اس نے بے ساختہ سیل کی سکرین پر ہاتھ پھیرا

جب وہ دوبارہ بپ ہوا۔اوج کی دھڑکنیں تھم کے سنبھلی تھیں۔

میں کچھ دیر تک تمہارے روم میں آؤں گا بیوی، دروازہ کھلا رکھنا۔۔اور ہاں"

"ڈریس چینج مت کرنا پلیز۔۔۔

ایک بھرپور التجائیہ مسیج وہ دیکھتے مضطرب ہوئی تھی۔ کل انکا نکاح ہوا تھا اسکے بعد، آج ریپسشن کیلیئے جاتے ہوئے انکا سامنا ہوا تھا پر دونوں اپنی اپنی جگہ اجنبی سے تھے۔ پر اسوقت اسکی فرمائش سن، اوج شاہ کے ہاتھ پاؤں پھولے۔

اسوقت یہ ممکن نہیں باباجان اور امی سائیں باہر ہیں۔۔۔ "اس نے کچھ سنبھل کر جواب دیا تھا جسکا جواب فوراً سے آیا تھا۔

یہ میرا مسئلہ ہے، جو کہا ہے وہ کرو نا۔۔۔ "ارزق شاہ کے مسیج سے ہی لگ رہا تھا کہ اسے، اوج شاہ کہ بات بری لگی تھی۔ وہ بے دلی سے سیل ایک طرف رکھتے ناچاہتے ہوئے بھی اسے سوچنے لگی تھی جس نے پورے گھر کے خلاف جاکر ایک الگ محاظ کھولا تھا اور نجانے اب یوں کیا ضرورت پیش آئی تھی اسے یوں چھپ چھپا کر ملنے کی؟ کل تک وہ جو بے دھڑک اسکے روم میں

آیا جایا کرتی تھی آج اجنبیت کی بھرپور دیوار تھی کہ پاٹنا مشکل ہو رہا تھا۔ایک نظر اپنے حلیے پہ کی تو گہری سانس بھر کے رہ گئی۔ڈریس تو وہ پہلے ہی چینج کر چکی تھی۔دوبارہ سے وہ ڈریس پہننے کو من نہیں کیا تو یونہی بے چینی سے اسکا انتظار کرنے لگی۔تقریبا ایک گھنٹے بعد اسکا دروازہ ہلکی سی ناک سے کھلا تو اسکا دل بلیوں کی مانند اچھلا تھا۔سامنے ہی وہ،ابھی تک اسی حلیے میں ملبوس ،خونخوار نگاہوں سے اسے گھور رہا تھا۔

میں نے کہا تھا ڈریس چینج نہیں کرنی پھر کیوں کی؟"ارزق شاہ،مصنوعی" غصہ دکھا رہا تھا یا سچ میں اسے اتنا برا لگا تھا وہ کچھ سمجھ نہیں پائی تھی۔

"وہ دراصل میں پہلے چینج کر چکی تھی تو۔۔۔۔"

سو وہاٹ ڈریس دوبارہ بھی تو پہنا جا سکتا تھا،کیا میری بات کی کوئی ویلیو نہیں" تمہارے نزدیک،ہاں ہو گی بھی کیوں محبت تم نے تھوڑی نا کی ہے مجھ سے یہ

تو میں ہوں جو ایک جہاں سے لڑ کر تمہیں حاصل کر پایا ہوں تم تھوڑی نا قدر

کر پاؤ گی۔۔۔"

انتہائی آرزدگی اور تاسف بھرے انداز میں کہتے وہ اسکے بستر پر ڈھیر ہوا تو اسکی

باتیں سمجھتی اوج شاہ چونکی تھی۔ یہ کوئی پہلی بار نہیں تھا کہ وہ اتنی فرینکنس

سے اسکے بستر پر آن ڈھیر ہوا تھا مگر رشتے کی نوعیت، حالات سب بدل چکے

تھے پھر وہ کیسے، اسکی یہاں موجودگی کو گھمبیر نہ لیتی۔

"مجھے کیوں لگ رہا ہے کہ تمہیں میرا یہاں آنا برا لگا ہے؟ اگر ایسا ہے تو بولو

میں ابھی واپس چلا جاتا ہوں۔۔۔" اسے چپ دیکھ کر وہ چڑ کھائے انداز میں

بولا تو اوج کی جان پر بنی تھی۔

دراصل وہ میں، باباسائیں اور۔۔۔"اس سے پہلے وہ کچھ کہتی ارزق شاہ کا"

سیل بج اٹھا تھا وہ فوراسیدھا ہوا۔دوسری طرف اسکا کوئی دوست تھا شاید جبھی

وہ بدمزہ سابستر سے اٹھتے اسکے قریب آیا۔

اس سے بری ملاقات کبھی ہو ہی نہیں سکتی ہماری اوج شاہ،امید کرتا ہوں یہ"

پہلی ایسی ملاقات ہو گی۔۔۔۔آئیندہ تم مجھے مایوس نہیں کرنے والی

رائٹ۔۔۔"اسکے قریب ٹھہرتے ارزق شاہ نے اسکے رخسار پر زرا چٹکی لی تو

،وہ درد سہتے مسکائی جبکہ وہ فرصت سے ملاقات کا کہتے واپس چلا گیا۔اوج شاہ

نے اس جان خلاصی پر شکر ادا کیا۔

حوریہ شاہ کے جانے کے بعد سے تو حویلی کی رونقیں ایک دم جیسے روٹھ سی

گئی تھیں۔اربد شاہ،ابھی کچھ دن اشمل کے ہمراہ شہر میں رہنے کا کہتے وہاں

سے غائب تھا تو حوریہ شاہ کی کمی کو شدت سے محسوس کرتی سلطانہ شاہ اپنا اکثر

وقت، تنہائی میں بسر کرتیں۔ارزق شاہ سے انکا مکمل بائیکاٹ ہی چل رہا

تھا۔اوج شاہ نے تنہائیوں اور حویلی سی ٹپکتی وحشت سے گھبراتے

ہوئے کبیر شاہ کو شہر والے گھر میں شفٹ ہونے کا کہا تو وہ کسی طور راضی نظر

نہیں آئے تھے۔ان سب حالات کی وجہ سے اسکی اسٹڈی بھی متاثر ہو رہی

تھی جبھی کبیر شاہ نے اسے ہاسٹل ٹھہرانے کا فیصلہ کیا تھا۔انہیں لگ رہا تھا کہ

شاید اربدیا ارزق شاہ کی طرف سے،اس بات پر کوئی اعتراض آئے گا پر ایسا

کچھ نہیں ہوا تھا۔اوج شاہ کے جاتے ہی حویلی کی خواتین کی روٹین اپنی ڈگر پر

چلنے لگی تھی البتہ،ایک دراڑ جو دلوں میں آن بسی تھی اسے پاٹنا ناممکن ہی تھا۔

اوج شاہ کو ہاسٹل میں شفٹ ہوئے ابھی ایک ہفتہ ہی گزرا تھا جب،وہ

اسے لینے پہنچا تھا۔

میں تمہیں لینے آیا ہوں، تم چل رہی ہو میرے ساتھ۔۔۔" وہ اسوقت گیسٹ روم میں موجود پورے حق سے اوج شاہ پر مسلط تھا۔

"مم۔۔میں باباجان کی پرمیشن کے بغیر کیسے اور وارڈن۔۔۔"

شٹ اپ اوج، میرے حق کو تم چیلنج نہیں کر سکتی ناہی چچاجان اور وارڈن کی فکر تم فلحال چھوڑ دو، ابھی تم میرے ساتھ چل رہی ہو اپنی ضرورت کا سامان اٹھاؤ اور چلو یہاں سے۔۔۔" وہ انتہائی گھمبیر تیور لیئے اسے گھورنے لگا تو وہ بے بسی سے ہونٹ چبانے لگی تھی۔

"پر، سب گرلز کیا سوچیں گی کہ میں اور۔۔۔"

کہو تو نکاح نامے کی کاپی، یہاں نوٹس بورڈ پر لگوادوں تا کہ کسی کو میری مجھے بیوی لیجانے پر کوئی اعتراض نہ ہو کیونکہ میری بیوی کو تو دنیا کی پرواہ ہے اپنے

شوہر کی تو ہر گز نہیں۔۔۔"اس نے کچھ نروٹھے پن کا مظاہرہ کیا تھا اوج اسکے حوالوں پر سرخ پڑی۔

ایسا میں نے کب کہا ارزق۔۔۔"اوج، اسکے خفا تیور دیکھ پریشان ہوئی۔"

تمہارے تیور اور گفتگو یہی بتا رہی ہے، ویل جو تم ڈیسائیڈ کر وبی ہری، ٹائم" نہیں ہے میرے پاس اور پہلے ہی مجھے چچا جان کے اس فیصلے پر شدید غصہ ہے ، انہیں ایٹ لیسٹ مجھ سے مشورہ کرنا چاہیئے تھا دو دن شہر سے باہر گیا تھا دنیا سے نہیں۔ وہ کیسے بھول سکتے ہیں کہ اب تم میری ذمداری ہو۔۔۔"ارزق شاہ اس پر پورا حق جتاتے مصنوعی غصے کا اظہار کیا تو وہ اسے کبیر شاہ سے بدگمان ہوتے دیکھ مزید کوئی اعتراض نہیں کر سکی تھی البتہ وہ پوری طرح الجھنوں میں گھری تھی۔ اصل شاک تو اسے تب لگا، جب وہ اسے ارید شاہ کے

گھر کی بجائے، اپنے کسی جاننے والے کے فلیٹ پر لایا تھا جو اچھا خاصہ ڈیکور تھا۔ شاید کسی فیملی کے استعمال میں تھا۔

کیا ہم گھر نہیں جا رہے ارزق۔۔۔" وہ کچھ بے چینی سے ادھر، ادھر " دیکھتے بولی تھی۔

ابھی تمہارا شوہر اتنا امیر نہیں ہوا کہ شہر میں اکیلا گھر افورڈ کر سکے بیوی اسلیئے " کچھ دن یہاں گزارہ کرو پھر دیکھتے ہیں۔۔۔" وہ انتہائی لاپرواہی سے کہتے اسکا بیگ ایک طرف پھینکتے کشن پر دراز ہوا تو اوج شاہ الجھن زدہ نظروں سے ادھر ادھر دیکھنے لگی تھی۔

کیا ہم یہاں اکیلے رہیں گے ؟ "اوج کے سوال پر اسکے ماتھے پر کئی سلوٹ " ابھرے تھے تو وہیں ٹی۔وی آن کرتا اسکا ہاتھ ریموٹ پر سٹک ہوا۔

تو کیا ہمیں، یہاں پورا محلہ اکٹھا کرنا، وہاٹ نان سینس اوج۔۔۔"وہ"
ریموٹ پٹختے وہاں سے اٹھ گیا تو اوج مزید پریشان ہونے لگی۔اسے یہاں
آنے سے پہلے کنفرم کرنا چاہیئے تھا کہ آیا وہ کہاں رہنے والے ہیں۔اگر
کبیر شاہ کو ہاسٹل سے اسکی غیر موجودگی کا پتا چلا تو کیا وہ اسکا یوں رہنا قبول
کریں گے ؟اسکے اندر کئی خدشات سر اٹھانے لگے تھے جب اپنے قریب ہوئی
ہلچل پر وہ چونکی۔ارزق شاہ اسکے بلکل قریب جگہ سنبھالے ہاتھوں میں کچھ
سنیک تھامے ہوئے تھا۔اوج شاہ نا محسوس انداز میں اس سے کچھ دور ہوئی
جسے اس نے پوری طرح نوٹس کیا اور لاپروائی کا مظاہرہ کرتے ٹانگیں سامنے
پڑی میز پر پھیلائیں۔

آئی نو تم اسوقت بہت سی الجھنوں کا شکار ہو، تمہیں لگ رہا ہو گا کہ ہم شاید"
لالہ کے پاس رہنے والے ہیں، بٹ ایسا پوسبل نہیں ہے میری جان۔ تمہیں

پتاہے ناکس طرح سب سے لڑ کر میں نے تمہیں حاصل کیاہے اور لالہ جان
بھی توخوش نہیں ہیں میرے اس فیصلے سے پھر کیسے وہ تمہیں وہاں رہنے
دیتے اور میری غیرت یہ گوارہ نہیں کر رہی کہ ایک ہی شہر میں رہتے ہوئے
میری بیوی مخدوش آسائشوں کے ساتھ ہاسٹل میں رہے۔۔۔" وہ بنا
جھجھک اپنا سر اسکے شانے پر رکھتے بولا تواوج شاہ اس قربت پر بے بس ہوئی۔

"آ۔۔اگر باباجان شہر آئیں اور۔۔۔"

اسکا بھی حل ہے میرے پاس میری جان، جب چچاسائیں، شہر آئیں گے"
میں تمہیں ہاسٹل چھوڑ دونگاڈونٹ وری کچھ غلط نہیں ہونے دونگا
میں۔۔۔" وہ توجیسے ہر پلین پہلے سے ڈن کیئے بیٹھا تھاپھر بھی اوج تھی کہ
مطمئن ہونے کو نہیں آرہی تھی۔

"اوہ کم آن یار کیا تم اتنی بورنگ سی شکل لے کر بیٹھی ہو، نکاح کے بعد آج پہلی بار ہم اسطرح مل رہے ہیں، تمہیں نا صحیح مجھ تو تم سے محبت ہے نا یار اور محبت کا تقاضا یہ ہے کہ جب محبوب اتنی فرصت سے میسر ہو تو ایک بار تو گلے لگ کر دل کی تشنگی مٹائی جائے۔۔۔" وہ اسکے برابر سے اٹھتے اسکے سامنے آٹھہرا تو اوج کی دھڑکنیں اسکی بات سن منتشر ہوئیں تو وہیں چہرہ لال پڑنے لگا تھا۔ ارزق شاہ نے بغور اسکے چہرے پر بکھرتے قوس وقزح کے رنگ دیکھے تھے۔ کیا یہ سب اتنا آسان تھا بنا کسی جرم کے کسی معصوم کو سزا دینا؟ اسکے دل نے اسے دہائی دی پر وہ سر جھٹک گیا تھا۔

"Revenge is revenge. No rules, no limitations and no sympathy at all"

حوریہ شاہ بھی تو بے حد معصوم تھی کیا ہوا اسکا انجام ؟اس نے خود کو بسام شاہ کی وجہ سے ہوئی جگ ہنسائی پر بدلے کا پاٹ پڑھاتے ،اوج کو شانوں سے تھامتے اپنے مقابل کیا تو اسکیلئے ،ارزق شاہ سے نظریں ملانا دوبھر ہو گیا تھا۔

اتنا بھی برا نہیں ہوں کہ تم مجھے چہرہ اٹھا کر نہ دیکھ سکو بیوی۔۔۔"ارزق شاہ نے اسکے شانوں پر زور بڑھاتے گویا اسے اپنی طرف دیکھنے پر مائل کیا تو وہ مزید نظریں چرا گئی تھی۔ارزق شاہ نے گہری سانس بھرتے اسکے شانوں پر سے ہاتھ اٹھائے۔

ہنمم۔۔۔اٹس اوکے بیوی، محبت تو میں نے کی ہے نا، یہ ہجر بھی مجھے کاٹنا" ہے تم پر کوئی جبر تھوڑی نا ہے کہ تم ان چاہے شخص کو اپنی قربت کے چند لمحے دان کرو، میں کچھ کھانا آرڈر کرتا ہوں۔۔۔"

وہ اسکا گال سہلاتے، نرمی سے کہتے ایک طرف ہوا تو اوج شاہ کی رکی

دھڑکنیں کیا بحال ہوتیں الٹا کوئی بوجھ سا بڑھ گیا تھا۔ کچھ ہی دیر میں کھانا آچکا

تھا۔ اس فلیٹ میں تین بیڈ روم تھے جن میں سے، دو ان دونوں نے اپنے لیئے

مخصوص کیئے تھے۔ پورا دن انکا یونیورسٹی جبکہ رات کو وہ اپنے اپنے روم میں

بند رہتے، ارزق شاہ کا کہنا تھا کہ اسکیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اسکی نظروں کے

سامنے اور محفوظ ہے جبکہ، ہر ویک اینڈ وہ اسے ہاسٹل چھوڑ دیتا۔

●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●

●●●●

مجھے اپنے گھر کی کیز چاہیئں۔۔۔۔" ارشم کے جانے کے بعد اربد شاہ بھی"

پچھلے دو دن سے گھر سے غائب تھا جبکہ وہ یہاں بھی قید ہو گئی تھی۔ اس نے

باہر جانا بھی چاہا تو ملازموں نے "صاحب کی اجازت نہیں ہے" کہہ کر اسکے ارادوں پر پانی پھیر دیا اور آج جیسے ہی وہ گھر آیا وہ اسکے سامنے ٹھہری تھی۔

ایسی کونسی ایمرجنیسی ہے کہ تم میرے پانی پینے کا انتظار نہیں" کر سکتیں؟" اربد شاہ نے ہاتھ میں تھاما گلاس ٹیبل پر پٹختے ہوئے کہا تو وہ اس شور پر سہمی تھی اور پھر اعتماد بحال کرتی اسکے سامنے ڈٹ کھڑی ہوئی۔

دیکھو اربد شاہ، اب تک تم نے جیسا چاہا ویسے ہی سب کچھ ہوا ہے، اب تو" حوریہ شاہ اپنی لائف میں سیٹل ہو چکی ہے اور تم نے کہا تھا میں جا سکتی ہوں تو پھر تمہارے ملازم مجھے یہاں سے جانے کیوں نہیں دے رہے۔۔۔" وہ انتہائی چڑ کھائے انداز میں بولی تو اربد شاہ نے کچھ ناگواری سے اسے دیکھا تھا۔

کیونکہ میں نہیں چاہتا جب ایک دنیا تمہیں اربد شاہ کی بیوی کے نام سے "
جان چکی ہے تو تم یہاں سے جاؤ۔۔۔" وہ اپنے غصے پر قابو پاتے انتہائی ٹھہرے
انداز میں بولا تو اشمل نے خائف زدہ نظروں سے اسے دیکھا۔

مجھے اس چیز سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ دنیا کیا جانتی ہے کیا کہتی ہے مجھے "
یہاں نہیں رہنا دیٹس اٹ۔۔۔" اسکے تپے تپے انداز پر اربد شاہ نے بغور
اسکا جائزہ لیا جو ایڈیز کے کھلے ڈالے ٹی شرٹ اور ٹراؤزر میں بنا کسی دوبٹے
کے اسکے سامنے لگ رہی تھی۔ایسا لگ رہا تھا بیچ میں چھ مہینوں کی کوئی تبدیلی
آئی ہی نہ تھی جب وہ یکسر حویلی کا پیراہن اوڑھ کے رکھتی تھی۔

تمہیں پتا ہے نایہ لباس، میرے مزاج کے خلاف ہے تو پھر تم ایسے الٹے کام "
کر کے اپنی جان کیوں عذاب میں ڈالنا چاہ رہی ہو اشمل خان۔۔۔" اربد شاہ
نے اسکی طرف قدم بڑھائے تو وہ سر جھٹک گئی۔

میں تمہاری غلام نہیں ہوں اربد شاہ، مجھے میری مرضی سے جینے کا حق "ہے، فار گاڈ سیک تھک گئی ہوں میں بے وجہ کی قید سے۔۔۔" وہ انتہائی اضطراب کی حالت میں جھنجھلائی سی بولی تھی۔اربد شاہ نے شانے اچکائے۔

ایزیووش، مجھے اس سے فرق نہیں پڑتا سو بہتر رہے گا بخوشی تم یہاں رہو" تاکہ کوئی ٹینشن کریٹ نہ ہوسکے۔۔۔" وہ اسکی حالت کو مکمل اگنور کرتے آگے بڑھنے لگا جب وہ اسکا بازو تھام گئی تھی۔

ہاؤ کڈ یو سے دیٹ، مجھے یہاں کیوں رہنا ہوگا؟ یہ صرف ایک پیپر میرج تھی" ،ناؤ کنٹریکٹ از اور میں دیکھتی ہوں کون روکتا ہے مجھے یہاں۔۔۔۔" وہ اسے وارن کرتی اسکے برابر سے نکلتی باہر جانے لگی تھی جب اربد شاہ اسے اپنے ہمراہ گھسیٹتے روم میں لایا تھا۔

میں نے کہانا کہیں نہیں جارہی تم۔۔۔"اربد شاہ نہیں جانتا تھا کہ وہ اتنا"

بااصول رہنے کے باوجود، اشمل خان کے معمالے میں بار بار عہد شکنی کیوں

کررہا تھا جب وہ اسکی بیزاریت سے بھی آگاہ تھا۔

میں بھول کیسے سکتی ہوں اربد شاہ کہ تمہیں تو دھوکا دینے کی عادت ہے، تم"

سے کوئی اچھائی کی امید رکھ کیسے سکتی ہوں میں۔۔۔"وہ اسکے منہ کو آئی تھی

جب وہ بے طرح چونکا اور پھر نفی میں سر ہلایا۔

میں نے کوئی دھوکا نہیں دیا تمہیں اشمل خان آخر کب یہ غلط فہمی دور"

کروگی تم اپنی۔۔۔"وہ اسے شانوں سے تھامے اسکے مقابل آئے عجیب

ہارے انداز میں بولا تو اس نے اربد شاہ سے منہ پھیرتے سختی سے آنکھیں میچ

لی تھیں۔

"وی آر بیسٹ فرینڈز۔۔۔"

آئی ہیٹ یو شاہی۔۔۔" اسکی سماعتوں کچھ جانی پہچانی آوازوں نے ادھم مچایا تو جل تھل ہوتی آنکھوں کو سختی سے میچا تھا اور پھر پوری قوت سے اربد شاہ کو جھٹکتے وہ روم سے باہر نکل گئی تو ایک اداسی نے اسے آن گھیرا تھا۔اس نے بستر پر گرتے، آنکھیں میچ لیں۔

شاہی تم لوگ کتنے بھائی ہو؟" وہ ایک معصوم اپسرا کا سوال، ماضی کی" جھرونکوں سے ابھرا تھا۔

ہم تین۔۔۔۔" اس نے کتنی معتبری سے انگشت شہادت کے برابر کی" دونوں انگلیاں اٹھائے کہا تھا۔

کیا تم اپنا ایک بھائی ہمیں دے سکتے ہو؟" اس سوال میں بے بسی تھی۔"

بھائی کسی کو نہیں دیتے۔۔۔" اسکے جواب میں ہٹ دھرمی تھی۔"

سر اس لڑکی کا پتا لگا لیا ہے نے، وہ ایک نجی ہاسپٹل میں ایز آ پی۔جی کام "

کر رہی ہے اشمل خان، وہاب طرین کی نواسی۔۔۔۔"اس دن جب ہاسپٹل

میں جب وہ اسکے روبرو تھی اس، کے آدمی ایک تصویر کے ہمراہ اسکی گم گشتہ

یادوں کی حتمی تلاش کا سرا بھیجا تو کتنی ساعتیں وہ بے جان ٹھہرا رہا تھا۔وہ سمجھ

نہیں پا رہا تھا وہ حوالہ "دوستی "جو اسے بچپن سے عزیز تھا وہ اس سے

"دُشمنی "کیسے نبھائے گا۔وہ لڑکی جو بسام شاہ کی منظور نظر تھی اسکی تلاش

میں اربد شاہ، اسکا "شاہی" بنے مارا مارا پھر تا رہا تھا۔اور پھر دیرنہ دوستی

، محبت کے مل جانے، ختم تلاش پر بہن کی محبت، خاندان کا مستقبل حاوی

آگیا تھا۔وہ نہیں جانتا تھا کہ اسے پانے کی چاہ تھی، یا گرانے کا جنوں، بسام شاہ

اور حوریہ شاہ کا رشتہ بچانے کیلیئے اس نے اپنی محبت کو خود ہی نفرت کی نظر کیا

تھا۔پہلی بار جب وہ اپنے حوالے سمیت اسکے سامنے تھا وہ چونکی نہیں تھی تو

کیا وہ اسکی طرح اسقدر بے خبر نہیں تھی؟ وہ ایک پبلک فگر تھا اسے پہچاننا
، یقیناً اشمل خان کیلئے مشکل نہیں رہا تھا جو کئی بار اپنے اسکول کا حوالئہ، اسکی
اہمیت مختلف تقریب میں بیان کرتا رہا تھا اور آج جب وہ اسے یہ طعنہ دے
رہی تھی کہ اسے دھوکا دینے کی عادت یہ کوئی عام عداوت تھوڑی نہ
تھی۔ جسقدر محبت اربد شاہ نے اشمل خان کی یادوں سے کی تھی اسقدر
بیزاری اور نفرت دوسری جانب سے بھی لوٹائی گئی تھی۔ وہ بے کل سا اپنی
جگہ سے اٹھتے باہر آیا پر وہ وہاں نہیں تھی، ڈرائنگ روم، کچن، ہال سے لے کر
ہر روم میں کسقدر بے قرار ہو کر اس نے، اشمل خان کو تلاشا تھا پر ایسا لگ رہا
تھا وہ ایک بار پھر سے اسکی حدود سے باہر چلی گئی تھی۔
نہیں اشمل خان تمہیں ہمیشہ میرے دائرے میں رہنا ہے، ڈیمڈ تم"
ایسے نہیں جا سکتی۔۔۔" وہ پھولی سانسوں سے گھر سے باہر نکل آیا مگر لان

میں بھی وہ نہیں تھی۔وہ مضطرب سا چوکیدار کی طرف بڑھا جب وہ اسے

گیٹ کی ایک طرف بنے پھولوں کے چھوٹے سے گارڈن میں دنیا فہم سے

یکسر بے نیاز نظر آئی تھی۔وہ گہری سانس بھرتے اسکی جانب بڑھا جب اسکی

آہٹ پاتے وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

کیا بیزاری محض اسلیئے ہے کہ میں نے تمہیں اس رشتے کیلیئے فورس"

کیا۔۔۔"اربد شاہ نے اسکا ہاتھ تھام کر روکا تو ہرگز نہیں تھا وہ پھر بھی رک

گئی۔

ہاں ہو سکتا ہے شاید اسلیئے بھی کہ مجھے ہمیشہ تم پر اعتبار کرکے بعد میں پچھتانا"

پڑا ہے۔مجھے تم تم پر اعتبار نہیں کرنا چاہیئے تھا کیونکہ میری لائف میں تم سب

سے زیادہ ناقابل بھروسہ آدمی رہے ہو۔۔۔۔"اس نے بنا پلٹے ہی جواب

دیا تھا۔اربد شاہ جانتا تھا کہ وہ جھوٹ نہیں بول رہی اور اپنی صفائی میں بحث لاحاصل تھی پر وہ وہاں مجرم تو ہرگز نہیں تھا جہاں وہ اسے گردانتی تھی۔

"تم اشمل خان، میں اپنوں کے معاملے میں بہت خود غرض شخص رہا ہوں، اسے میری مجبوری کہہ سکتی ہو۔۔۔"اربد شاہ، دونوں ہاتھ، پینٹ کی پاکٹس میں ڈالے اسکے سامنے چلا آیا پر اس نے اس پر ایک نظر ڈالنا بھی گوارہ نہیں کی تھی۔

"ہنہ۔۔۔شاید تمہیں کسی نے یہ نہیں بتایا تھا کہ محبت بانٹنے سے بڑھتی ہے اربد شاہ۔۔۔"اسکے کاٹدار لب و لہجے پر نا چاہتے ہوئے اربد شاہ کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی تھی۔

"اشمل، پر میں ان لوگوں کو شئیر نہیں کر سکتا جن سے میں محبت کرتا ہوں، خان۔۔۔کیونکہ جو میرا ہے سو میرا ہے اسے میرا ہی رہنا ہو گا

ہمیشہ۔۔۔"وہ پاکٹ سے ہاتھ نکالے، سینے پر باندھے اشمل خان، کا ایک ایک نقش ازبر کرتے بولا تھا۔

ہنہہ۔۔۔چاہے سامنے والے کو آپکا یوں خود پر مسلط ہونا پسند بھی نہ ہو۔۔۔"جانے وہ کیا جتانا چاہتی تھی۔

ایسا ہر گز نہیں ہوگا اشمل خان، میری محبت سامنے والے کو کبھی یہ ریئلائز نہیں کرائے گی کہ میں زبردستی اس پر مسلط ہوں۔۔۔"اربدشاہ نے انتہائی اعتماد سے پر انداز میں کہا تو وہ مبہم سا مسکرائی۔

انتہائی غلط فہمی ہے آپکو اپنے بارے میں۔۔۔"اسکے بھینچے بھینچے انداز پر اربدشاہ نے گہری سانس بھری۔

چاہو تو آزما کے دیکھ لو۔۔۔" جانے کس جذبے کے تحت اس نے اشمل کا ہاتھ تھاما تھا جب اسکی حرکت پر ایک پل کو سکوت میں آئی اشمل خان دوسرے ہی لمحے اسکا ہاتھ جھٹک گئی تھی۔

مجھ سے بہتر اور کون جان سکتا ہے کہ آپ کیا ہیں اور اپنی محبت کی" خود غرضی میں کس حد تک جا سکتے ہیں اربد شاہ، ہنہ۔۔۔۔" وہ انتہائی بے مروتی کا مظاہرہ کرتی، اندر کو بڑھ گئی تو اربد شاہ نے لب بھینچ لیئے تھے۔

● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●●

●●●●

انکی شادی کی دعوت پر وہ ایک دوست کی طرف مدعو تھے جبھی وہ پرپل اسکارف کو ترتیب سے سیٹ کیئے اور دائیں شانے پر سوٹ کا ہم رنگ دراز ،دوبٹہ پن اپ کیئے، وائٹ لانگ کرتے پاجامے کے ساتھ، بلوچی کھسہ پہنے حوریہ شاہ اسوقت ذکوان آفندی کو کسی اور دنیا کی مخلوق لگ رہی تھی جو شاید غلطی سے آفندی آشیانہ میں اتری تھی۔

وہاٹ دا۔۔ف۔۔۔۔یہ کیا ہے؟"ذکوان آفندی اسے تحیر زدہ سا دیکھتا،اسے " شرمانے پر مجبور کر گیا تھا۔پارلر والی نے بھی تو یہی کہا تھا کہ اسے دیکھ کر زکوان آفندی کے ہوش اڑنے والے ہیں اور سچ میں اسکے تاثرات بھی ایسے ہی تھے۔حوریہ شاہ کی دھڑکنیں ایک نئے سر پر دھڑکنا شروع ہی ہوئی تھیں جب ذکوان آفندی کی ناگواری اور بیزاریت سے پر آواز سماعتوں سے ٹکرائی تھی وہ کچھ الجھن زدہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی تھی۔

"یہ ہے تمہاری ڈریسنگ سینس حوریہ شاہ؟ لٹرلی اور گاڈ مام، نے کس گنوار کے پلے باندھ دیا ہے مجھے۔۔۔ یہ پارٹی شہر کے ہائی فائے پولٹیکل لوگوں کی ہے حوریہ شاہ کسی ٹیپکل وڈیرے یا جاگیردار کہ نہیں۔ یو نو وہاٹ اباؤٹ اٹ جو ہم سے بھی ایک ہاتھ اوپر کے لوگ ہیں تم یہ بہن جی ٹائپ بن کر انکے سامنے جانے والی ہو یعنی کہ میری فیملی تمہیں ذکوان آفندی کی بیوی کہہ کر انٹرڈیوس کروانے جارہی ہے جسکی خاطر یہ پارٹی رکھی جارہی ہے؟ سچ میں۔۔۔۔۔۔ یو وانٹ ٹو فیل می ایمبریسڈ انفرنٹ آف دم۔۔۔"

ذکوان آفندی اسے بازو سے تھامے بے نقط سنائے جارہا تھا۔ اسے یاد آیا تھا کہ ایک ایسی ہی ہائیں غائی، پارٹی میں وہ پہلے بھی جاچکی تھی اربد شاہ کے ساتھ جہاں اس نے سر اٹھائے بھرپور فخر سے سب کے سامنے انٹروڈیوس کروایا

تھا جبکہ آج اسکا شوہر، جو تا عمر اسکی اچھائی، برائی کو سہل کرنے والا تھا وہ پہلے ہی قدم پر اسے اپنے قابل نہیں ٹھہرا رہا تھا۔

"تم پہلے ہی ارٹیٹنگ تو ہو ہی حوریہ شاہ بٹ دس ٹائم یور آر لکنگ سو ڈسکسٹنگ۔۔۔"

اس نے حوریہ کے سر سے اسکارف کھینچ کے ایک طرف پھینکا تو دوسرے پل ٹھٹک گیا تھا۔ سلیقے سے کیچر میں مقید بال، خوبصورتی سے سجائے ریشمی اسکارف کی پنوں سے اٹا تھا، جو ذکوان آفندی کے فورسلی کھینچنے پر اسکے بالوں کو بھی کسی قید سے آزاد کر گیا تھا اور ایک بادلوں کی کالی گھٹا کے کھلنے جیسا منظر اطراف میں پھیلا تھا۔ کیا کسی لڑکی کے بال اتنے خوبصورت ہو سکتے ہیں؟ ذکوان آفندی ایک دم مبہوت سا اسے تکے جا رہا تھا۔ ایک اسکارف کے ہٹنے سے بھی اسکے نفاست سے سجے سراپے پر کوئی فرق نہین پڑا تھا بلکہ

جسطرح اسکے ریشمی بالوں نے اسکی پیٹھ اور شانوں کا حصار کیا تھا وہ اسے مزید جلا بخش رہے تھے پر دیکھنے والے کی بصارتوں میں وہ ذوق ہی نہ تھا کہ وہ شاعر کی اس غزل نما لڑکی کی دلربائی محسوس کر پاتا۔اسکی سوسائٹی میں تو لڑکیاں شولڈر کٹ ،اسٹیپ کٹنگ اور جانے کون کون سے ہئیر کٹس کے نام پر اچھے خاصے بالوں کا ناس کیئے رہتی تھیں جبکہ یہ لڑکی حور یہ شاہ جانے کس دور میں رہ رہی تھی ،وہ واقعی کسی دوسری دنیا سے آئی تھی جہاں سادگی میں ڈھلا حسن ہی تو قابل دید تھا۔

کیا ہے یہ سب ؟ کیا تمہیں کسی شیمپو کا ایڈ کرنا ہے یا کسی لانگ ہیئر کمپٹیشن " میں حصہ لینا ہے۔۔آئی ڈونٹ لائیک دیز ہیئرز ، شام سے پہلے یہ ٹرم ہونے چاہئیں اور آج کا پارٹی ویئر بھی منگوانا پڑے گا کیونکہ اس حلیے میں تمہیں " اپنے دوستوں سے انٹروڈیوس نہیں کروا سکتا۔اٹ فیل سو ایمبریسڈ۔۔۔

ذکوان آفندی اسے قہر آلود نگاہوں سے گھورتے وہاں سے نکل گیا تھا۔وہ اس لڑکی کو دیکھنا تو دور کنار سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا پر جب وہ روم میں ہوتا وہ لڑکی اسکے حواسوں پر چھائی رہتی تھی۔

آئی ول نیور گیو یو اینی امپورٹنس حوریہ شاہ"

۔۔چاہے تم اپنی طرز کے آکٹوپس تیار کرو،میں تمہاری کسی چال میں آنے والا نہیں ہوں۔"اس نے خود کلامی کرتے جانے خود کو اس سے دور رہنے کیلئے کیا کچھ ریئلائز کرایا تھا کچھ ہی دیر میں اسکی ہائر کی ڈیزائنر،وہ بیوٹیشن آن

پہنچی تھی۔

"اسے ،ارب شاہ کی بہن کم اور ذکوان آفندی کی بیوی زیادہ لگنا چاہیئے۔۔"

ایک سوچ کے آتے وہ بڑبڑایا تھا کچھ ہی دیر میں وہ اسکے من پسند حلیے میں سامنے تھی۔بلیک شیفون کی ساڑھی سے چھلکتا بے باک حسن، آج شام ذکوان آفندی کیلیئے کئی بہترین موقع پیدا کر سکتے تھے۔وہ ایک پل تو اسکے سنہرے بے ریا حسن سے نظریں ہٹا نہیں سکا تھا پر دوسرے پل خود کو ریئلائز کرایا کہ شاید وہ دنیا کی آخری لڑکی ہو جس پر ذکوان آفندی نظر کرم کرے گا جبکہ حوریہ نے اس ہیئر آرٹسٹ کو کتنی مشکل سے کنوینس کیا تھا کہ وہ اسکے بالوں کو کٹ کیئے بغیر کوئی بھی مولڈنگ شیپ دے سکتی ہے جبکہ وہ ہائی

سوسائٹی کی آرٹسٹ خود اسکے بال سنبھالنے سے قاصر تھی پر اسکی منتوں پر

،کچھ بھرم رکھ لیا تھا۔

جس وقت وہ پارٹی میں پہنچے، پارٹی اپنے عروج پر تھی۔ اگر اسے زرا بھی

اندازہ ہوتا کہ آج وہ اپنے لالہ سائیں کے سامنے اس بے باک روپ میں

جانے والی ہے تو ہر گز یہاں قدم نہ رکھتی۔

ذکوان وہاٹ آسرپرائز آپ یہاں ہیں؟ حور کیسی ہے؟"ذکوان اسے "

لاوارث چھوڑ کر آگے جا چکا تھا جب آگے بڑھتے ذکوان آفندی کا پہلا ٹکراؤ

اربدشاہ سے ہوا تھا۔

آہ۔۔ شی از فائن، السو ڈئیر۔۔۔۔ میں ہوسٹ سے مل لوں"

۔۔ایکسکیوز می۔"ذکوان نے کچھ لیئے دیئے سے انداز میں جواب دیتے، ارید شاہ کو ایک طرف اشارہ کرتے حوریہ کی وہاں موجودگی کا پتا دیا اور آگے بڑھ گیا تھا۔اسے ذکوان کے لب و لہجے کی اجنبیت نے بہت ہرٹ کیا تھا۔وہ سر جھٹکتے آگے بڑھا اور حوریہ شاہ کی تلاش میں نظریں ادھر، ادھر دوڑائیں پر وہ وہاں نہیں تھی۔شاید وہ بھی ان جھمیلوں کا حصہ بن گئی ہوگی یہ سوچتے وہ بھی مختلف لوگوں سے ملنے لگا تھا۔

حوریہ یہ وحید سرحدی ہیں، کرنٹ گورنمنٹ کے سینٹر اور ڈیڈ کے بہت" قریبی دوست بھی یقینا انہیں بہت اچھا لگے گا اگر تم انہیں کمپنی دوگی۔۔۔"وہ جو مختلف لوگوں کی نظروں کا مرکز تھی،ذکوان کی آواز پر چونکی تھی۔

"ہیلو پریٹی گرل ہاؤ، آر یو۔۔۔ذکوان نے ہمیں بتایا کہ آپ ہمارے ہیلتھ منسٹر ار بد شاہ کی بہن ہیں۔۔۔"وحید سرحدی نے اسکی طرف مصافحے کیلئے ہاتھ بڑھایا جبکہ حوریہ تو سامنے آئے طویل مردانہ ہاتھ کو دیکھتے پزل ہوئی تھی اس نے کچھ خوفزدہ نظروں سے،ذکوان آفندی کو دیکھا جو شاید پہلے ہی اس سے ایسی حرکت کی امید کر رہا تھا جبھی اسے گھورا۔حوریہ نے،ذکوان آفندی کی آنکھوں سے نکلتے شعلوں کی زد سے بچنے کیلئے اپنا لرزتا مومی ہاتھ وحید سرحدی کی طرف بڑھایا تھا۔

"ہہ۔۔ہمیں بھی۔۔اچھا لگا آ۔۔آپ سے مل کے۔۔۔"حوریہ کی پیشانی پسینے سے چمکی تھی جبکہ ذکوان کا بس نہیں چل رہا تھا وہ حوریہ کے اس ڈرے

سہمے انداز پر اسے روند کے رکھ دے جبھی وہ وہاں سے ہٹ گیا تھا اور ارید شاہ کو دھڑلے سے اسکی دوسری طرف موجودگی کا اشارہ کرتے گویا ایک طرح سے گمراہ ہی کیا تھا۔

"یہاں بہت شور ہے، یو نو وہاٹ پورا دن، پارلیمنٹ ممبرز کی بے وجہ کی چک چک سنتے انسان اوب سا جاتا ہے کیوں نا ہم ایک طرف ہو کے بات کریں؟" وحید سرحدی نے اپنے ہاتھ میں دبے اسکے مومی ہاتھ پر نظریں جمائے کہا تو حوریہ شاہ انکار کرنے کی سچویشن میں ہی نہیں تھی کیونکہ گھر سے یہاں تک، ذکوان آفندی نے اسے کہا تھا کہ اگر وہ اسے، اسکے مہمانوں کے بیچ انسلٹ کروانے کی ذرا بھی کوشش کرے گی تو اسکا اگلا ٹھکانہ حویلی ہو گا اور وہ

وہاں جا کر، اپنے بھائیوں اور ماں، کو کسی نئے دکھ سے آشنا نہیں کروانا چاہتی تھی جبھی بصد مشکل اثبات میں سر ہلایا تھا۔

وہ وحید سرحدی کے ہمراہ ایک پر سکون کونے میں آئی تھی جہاں واقعی کچھ سکون تھا۔

اور کیا مصروفیت ہیں آپکی؟ آئی مسٹ سے کہ ذکوان از آ لکی پرسن جسے آپ" جیسی پرٹی گرل ملی ہے۔ بہت لکی جا رہا ہے وہ اس فیلڈ میں بہت جلدی بنا "الیکشن کے ہی وہ بہت بڑی پوسٹ حاصل کر لے گا۔۔۔

وحید سرحدی نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا جہاں، تین سیٹر صوفے ترتیب سے رکھے تھے۔

"جج،جی بہت محنتی ہیں وہ۔۔۔"

حوریہ نے بادقت جواب دیا تھا ورنہ وہ اس شخص کی کامیابیوں اور ناکامی کی داستان سے کب واقف تھی؟

"کچھ لیں گی آپ؟"

وحید سرحدی، ویٹر سے کچھ مشروب لیا تو حوریہ نے نفی میں سر ہلایا جبکہ نظریں اسکی تلاش میں بھٹکیں جو اسے ایک انجان شخص کے پاس سونپ کر چلا گیا تھا۔ وہ تو اس پارٹی پر آنے کے حق میں ہی نہیں تھی مگر رعنا آفندی نے اسے بار بار اسرار کیا تھا کہ یہ عشائیہ، انکے قریبی دوستوں نے ذکوان کی شادی کی خوشی میں ہی رکھا ہے اور اگر وہ وہاں نہیں جائے گی تو یقیناً انہیں شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا یہاں تک تو ٹھیک تھا مگر جسطرح ذکوان آفندی اسکے لباس تنقید کا نشانہ بناتے، قطعاً ایک غیر مہذب لباس میں اسے یہاں لایا تھا وہ اسے خود میں نادم کیئے جا رہا تھا باوجود اسکے کہ اس نے ایک بلیک شال سے اپنے شانے کوور کیئے تھے جسے ذکوان آفندی کی تنقید کا نشانہ بنتے دیکھ، رعنا آفندی نے سوٹ ایبل ہے کہہ کر چپ کرایا تھا۔ پھر بھی خالی سر وہ کچھ بے چینی کا شکار تھی۔

"ویسے میں حیران ہوں اربد شاہ نے اتنا قیمتی نگینہ چھپا کے کہاں رکھا تو اور دیا

بھی تو کسے ،ایک بے قدرے شخص کو جو پہلے ہی کسی اور کی زلف کا اسیر

ہے۔۔۔"اسکے برابر بیٹھتے ہوئے ،وحید سرحدی کا ہاتھ ،حوریہ کے زانے پر

رینگتے اسکا چہرہ تاریک کر گیا تھا۔

"خیر ،بہت جلد ترقی کرے گا ذکوان آفندی بہت اعلی پائے کی سوچ ہے

اسکی۔۔۔"وحید سرحدی کے ہاتھ ،اسکی کمر تک اپنا سفر کرنے لگے تھے جب

وہ حواس باختہ اٹھ کھڑی تھی۔

کک۔۔۔کیا کر رہے ہیں آپ، شش۔۔۔شرم نہیں آتی آپکو۔۔۔"حوریہ"
کا چہرہ سرخ پڑا تھا تو وہیں اس لمحے اسے بری طرح یہ احساس کھلا تھا کہ ایک
نامحرم شخص کے پاس بیٹھنے کی کتنی عظیم غلطی کر چکی تھی۔

ارے، کیا ہوا حسینہ تم تو برا ہی مان گئی، کم بے بی بیٹھو یہاں میں تمہیں"
سمجھاتا ہوں کہ ذکوان کیلیئے یہ الیکشن جیتنا کتنا ضروری ہے اور یہ کوئی چھوٹا سا
گاؤں تو ہے نہیں جہاں، کسی کی زور زبردستی سے وہ الیکشن جیت جائے اسکیلئے
اسے ہماری مکمل سپورٹ چاہیئے ہو گی اور اسکا ہر جانہ تو کچھ نا کچھ ہونا چاہیئے
کہ نہیں۔۔۔"وحید سرحدی نے گویا اسے اپنے مذموم ارادوں کی آگاہی دی
تو وہ گم صم ہوئی تھی جو اسکی خاموشی جان مزید آگے بڑھا تھا۔

گڈ گرل شاید تمہیں میری بات سمجھ آرہی ہے، ویسے کونسا ہاٹل بک "
کراؤں، پارٹی ختم ہونے والی ہے اور اسکے بعد سب لوگ ہی اپنی اپنی چوائس
کا پارٹنر لے کر یہاں سے چلتے بنیں گے ہمیں بھی سوچنا
چاہیئے۔۔۔" وحید سرحدی نے انتہائی خباثت کا مظاہرہ کرتے ایک بار پھر
سے حوریہ شاہ کا ہاتھ تھاما تو وہ اسکی باتوں کی تہہ تک پہنچتے لرز اٹھی تھی۔

مم۔۔۔میں ایسی لڑکی نہیں ہوں۔۔۔"ایک بار پھر سے وہ اپنی ذات کو"
جیسٹفائی کررہی تھی۔

اوہ کم آن، بے بی گرل، اب اتنا بھی کیا شرمانا ٹیل می یور فیورٹ "
پلیس۔۔۔" وحید سرحدی نے اسے کھینچتے خود سے لگانا چاہا جب اگلے لمحے وہ

اسے دھکا دیتے ایک طرف کو بھاگی تھی۔وہ قطعی انجان جگہ تھی، جو طویل

لان پر مشتمل شاید البتہ، وہاں لگے کئی چھوٹے چھوٹے پودے اسکی ڈھال بن

گئے تھے جب ایک طرف سے آتے شخص سے ٹکراتے وہ زمین بوس ہوئی۔

اوہ سوری میم، آپکو لگی تو نہیں۔۔۔"ایک شناسہ آواز پر اس نے سر اٹھائے"

اوپر کو دیکھا تو دوسرے ہی پل زمین میں درگور ہو جانے کی دعا کی

تھی۔سامنے کھڑے شخص نے کچھ حیرت اور پھر اضطراب میں مبتلا ہوتے

اسے دیکھا جسکا سیاہ پلو ایک طرف کو ڈھلک رہا تھا۔

حورے۔۔۔"اسقدر بے یقین آواز یقینا اسکی حالت زار کی پیش نظر"

تھی۔حوریہ شاہ میں اتنی ہمت کہاں بچی کہ تھی کہ وہ سر اٹھا کر اسے دیکھ

پاتی۔اس نے اپنا ڈریس کورٹ اتارتے حوریہ شاہ کے گرد لپیٹتے گویا اسے ایک محفوظ پناہ دی تو وہ بے اختیار سی اربد شاہ کے سینے میں دبکی سسکنے لگی تھی۔

"وہ۔۔۔۔یہ سب؟ ٹھیک تو ہے نا؟ کیا ہوا سب، حورے لالہ کی جان، حوریہ

اپنی بہن کے مزاج سے کس حد تک واقف تھا کہ یہ لباس ہی اسے چونکائے جارہا تھا تو وہیں، اسکا بکھرا سراپا۔

ذذ۔۔ذکوان کہاں ہے؟ کیا وہ تمہارے ساتھ نہیں تھا ہوا کیا ہے کچھ بتاؤ گی"

آپ مجھے۔۔۔اوہ لٹ می کال ہم۔۔۔"اربد شاہ اسکے ڈرے سہمے روپ سے

لاچار، ذکوان آفندی کو کال ملا گیا تو حوریہ شاہ کا چہرہ زرد پڑا اٹھا۔جو کچھ وحید سرحدی نے کہا تھا یقینا اس میں ذکوان آفندی کی منشاء شامل رہی ہو گی تبھی تو وہ اس حد تک چلا آیا تھا کہ حوریہ شاہ کی روح تک کانپ اٹھی تھی۔

"نن۔۔۔ نہیں لالہ، ہمیں گھر جانا ہے، ہم وہ۔۔۔"

"کیا تھا وہاں حورے؟ کس سے بھاگ رہی تھیں آپ بچے۔۔" وہ اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھامے متفکر سا بول رہا تھا جب اسکی سانس اٹکی، بھلا وہ اپنے بھائی کو اپنے شوہر کی بغیرتی اور ایک نامحرم شخص کے بے باک ارادوں سے کیسے آگاہ کرتی۔ اربد شاہ نے اسے گم صم دیکھ ذکوان کو مسیج کرتے اس جگہ بلایا تھا جو تقریبا چند سکینڈز میں وہاں موجود تھا۔

"حوریہ آپ یہاں ہیں، میں نے تو آپکو اس پلر کے پاس چھوڑا تھا نامیزبان خاتون کے پاس۔۔۔" وہ دوزانو اسکے قریب بیٹھتے اسکا نازک ہاتھ تھامے

بظاہر فکر، البتہ کسقدر سختی سے تھامے دریافت کیا تو وہ کچھ خفاسی اسے دیکھنے لگی۔ وہ بھلا کیوں جھوٹ بولنے لگا تھا؟ وہ خود ہی تو اسے، اس شخص کے حوالے کر کے گیا تھا۔

لالہ مم۔۔میں۔۔۔" حوریہ، اربد شاہ کے سینے سے سر اٹھائے اسے دیکھنا" چاہ رہی تھی جب، ذکوان آفندی بنا کسی جھجھک اسے اپنی جانب کھینچ گیا تو کٹی ڈوری کی مانند اسکے ساتھ آ لگی تھی۔ وہ اس شخص کے پہلی بار اتنا قریب ہوئی تھی مگر کوئی جذبہ، خاص نہ تھا البتہ، اسکی پکڑ کی سختی حوریہ شاہ کی حسیات جگا رہی تھی۔ وہ بھلا کیسے اپنے لالہ کے سامنے اپنے شوہر کی حرکتیں بیان کر سکتی تھی۔ وہ اتنی کمزور تو ہرگز نہ تھی کہ اپنے شوہر کا پردہ نہ رکھتی۔

اصل میں مجھے میزبان خاتون نے ابھی بتایا ہے کہ اس ایریا میں انکے بل"

ڈو گز کھلے میں گھومتے ہیں، میں نے آپکو اتنا ڈھونڈا، آپ ملی ہی نہیں حوریہ

میں پریشان ہو گیا تھا تبھی شاہ صاحب کے مسیج پر دوڑا یہاں آیا؟ کوئی چوٹ تو

نہیں لگی نا آپکو؟" اس نے، نازکی سے، حوریہ شاہ کے وجود سے اربد شاہ کا

کوٹ الگ کرتے، اسے اپنی جیکٹ پہناتے، اسکا ہاتھ تھامے لبوں سے لگائے

دلگیر انداز میں کہا تو وہ بھائی کے سامنے اسکی بے باک حرکتوں پر پزل ہوتی

سر جھکائے آنسووں پینے لگی۔ بھلا کتنا عیار تھا وہ شخص وہ پہلے ہی دیکھ چکی تھی۔

تمہیں احتیاط کرنی چاہیئے تھی ذکوان، حورے اسطرح کی پارٹیز اور یوں"

انجان جگہ پر اکیلے رہنے کی عادی نہیں ہے۔۔۔" اربد شاہ نے گلہ کھنکھارتے

کہا تو وہ بوکھلا یا تھا۔

"جی،جی شاہ صاحب،بتایا تھا مجھے حوریہ نے،میں بھی بس ایک دو جاننے والے لوگوں میں پھنس کے رہ گیا تو بٹ،آر یو اوکے ناؤ؟"اس نے پھر سے حوریہ کے دونوں ہاتھ تھامے اسکی آنکھوں میں جھانکتے کہا تو وہ بمشکل آنسوؤں کا گولہ حلق میں اتارے اثبات میں سر ہلا گئی۔اربد شاہ نے،بغور حوریہ شاہ کے ستے چہرے کو دیکھا تھا۔

"مجھے لگتا ہے ہمیں گھر چلنا چاہیئے۔مجھے آپکی فکر ہو رہی ہے۔۔۔"وہ اسکی پیشانی،پر ہتھیلی لگتے ٹمپریچر چیک کرتے ہوئے،اربد شاہ کی طرف دیکھ کر بولا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"ہاں، شاید یہی ٹھیک رہے گا، سوری یار حورے کی وجہ سے تمہاری پارٹی نائٹ خراب ہوئی۔۔۔" اربد شاہ نے، ذکوان آفندی کے شانے پر ہاتھ رکھتے قدرے شرمندگی سے کہا تو وہ نفی میں سر ہلا گیا۔

"کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ سر، یہ میری ذمداری ہیں بلکہ ایکسکیوز تو مجھے کرنی چاہیئے کہ میر لاپرواہی کی وجہ سے مشکل سے دوچار

ہوئیں۔۔۔" اسوقت اسے ذکوان آفندی کا ایک الگ ہی روپ دیکھنے کو مل رہا تھا وہ ششدر سی ٹھہری تھی جب اربد شاہ کا ہاتھ اسکے برہنہ سر پر آن ٹکا تو وہ آنکھیں موندے، دہائیاں دیتے دل کو چپ کرا گئی جو چیخ چیخ کے اس شخص کے دوغلے پن پر وویلا کر رہا تھا۔

چلیں ہم۔۔۔"وہ حوریہ شاہ کے گرد بازو کا گھیرا تنگ کرتے بولا تو وہ محض سر ہلا سکی تھی اور وہ ارید شاہ سے فارمل ہیلو ہائے کرتے اسے لیئے آگے بڑھ گیا۔ارید شاہ نے کتنی دیر سے اپنا غصہ ضبط کیا ہوا تھا یہ کوئی عام بات نہ تھی کہ اسکی بہن یوں، برہنہ سر تھی اور مارے بندھے دیکھتا رہا محض اسلیئے کہ وہ اب ذکوان آفندی کی ذمداری تھی۔اسکا دل ہر شے سے بری طرح اچاٹ ہو رہا تھا۔

●● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●

وہ اپنے روم میں بیٹھی اسائنمنٹ تیار کر رہی تھی جب ہلکی سی ناک کرتے ارزق شاہ اندر آیا تھا۔

"ریڈی نہیں ہوئی تم، کالج کا ٹائم ہو رہا ہے۔۔۔" وہ نک سک سا تیار اسے دیکھ رہا تھا جسکا دوپٹہ بے فکری سے ایک طرف پڑا تھا اور وہ جلدی جلدی اسائنمنٹ نبٹانے کے چکر میں تھی۔ ارزق شاہ کو دیکھتے ایک فطری لاج نے آن گھیرا تو جلدی سے دوپٹہ اٹھائے شانوں پر رکھا۔

"وہ بس میں تیار تھی یہ اسائنمنٹ آج جمع کرانی تھی تو۔۔۔۔ تت۔۔ تم چلو میں آجاتی ہوں۔۔" کتنے دنوں سے وہ یہاں تھے مگر ارزق شاہ سے اسکا آمنا سامنا، پک اینڈ ڈراپ کے علاوہ کھانے پر ایک ساتھ ہوتا تھا۔ وہ دیکھ رہی تھی کہ ارزق شاہ بھی اسکے معمالے میں احتیاط برتتا تھا، اسکے اندر جو کئی خدشات

سر اٹھاتے تھے وہ خود بخود دم توڑنے لگے اور آج اسکا اپنے روم میں آنا بھی

اسی اعتماد کے زمرے میں تھا۔

اوج، کیا آج کا دن ہم گھر پر نہیں رہ سکتے، آئی۔ مین میرا آج یونیورسٹی"

جانے کو زرا بھی دل نہیں تو کیا تم میرے لیئے گھر پر رہ سکتی ہو؟" ارزق شاہ

ہنوز دہلیز پر ٹہرا تھا۔ اوج اسکے تھکن زدہ لہجے پر کچھ الجھی سی آگے بڑھی اور

اپنا ہاتھ اسکی پیشانی پر رکھا۔

کیا ہوا ٹمپریچر تو نہیں ہے تمہیں پھر۔۔۔" اسکی فکر فطری تھی جو ارزق شاہ"

کے لبوں پر مبہم مسکراہٹ بکھیر گئی۔

کل چچا جان، گاؤں سے آئیں گے تو شام تک میں تمہیں ہاسٹل چھوڑ دونگا"

بٹ ابھی کہیں نہیں جانا مجھے۔۔۔" وہ منہ کے زاویے بناتے پر تھکن انداز

میں کہتے واپس اپنے روم کی طرف بڑھ گیا تو وہ کچھ فکر مند سی اسکے پیچھے آئی تھی۔

"بب۔۔۔ بابا جان، آرہے ہیں؟ تمہیں کیسے پتا اگر وہ آج آجائیں تو؟ ہمیں جانا چاہیئے ہاسٹل۔۔۔" اوج کے چہرے پر پسینہ پھوٹا تو وہ اسکی جانب آتے اسے شانوں سے تھام گیا تھا۔

"ڈونٹ وری میری جان، میں نے سب حساب پہلے سے ہی کر کے رکھا ہے، انہیں کچھ پتا نہیں چلے گا۔۔۔" ارزق شاہ نے اسے بہلایا تو وہ اسکے بھروسے اثبات میں سر ہلا گئی پر خدشات تھے کہ کم نہیں ہو رہے تھے۔

"ارزق اگر کسی نے اربدلالہ کو ہماری یہاں موجودگی کا بتادیا تو؟" اوج کو جانے کیوں عجیب وہم سا لاحق ہوا تھا۔ ارزق شاہ زرا کے زرا تھما تھا۔ یقیناوہ

کسی طرح اربدلالہ کی ناراضگی مول نہیں لے سکتا تھا پر وہ اب کچھ بہت احتیاط

اور دیکھ بھال کے کر رہا تھا۔ارزق اس سے فاصلہ بنائے

پر اسکی جانب پیٹھ کیئے جانے وہ کن سوچوں میں گم تھا جبھی وہ نپے تلے قدم

اٹھائے اسکے پیچھے آن رکی تھی۔

ارزق۔۔۔"اوج نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھنا چاہا جب وہ پلٹا تھا اور اسکا ہاتھ"

سیدھے ارزق شاہ کے دل پر پڑا تھا۔وہ سرخ پڑتی اپنا ہاتھ اسکے سینے سے

ہٹانے لگی تھی جب ارزق شاہ نے اپنے دل کے مقام پر رکھے اسکے ہاتھ پر اپنا

ہاتھ رکھتے ایک آہنی شکنجہ سا بنایا تھا۔

مجھے نہیں فرق پڑتا،اگر لالہ کو پتا بھی چل جائے ویسے بھی میں یہاں اپنی"

بیوی کے ساتھ ہوں کسی نامحرم لڑکی کے ساتھ نہیں۔۔"ارزق شاہ نے اپنا

دوسرا ہاتھ اسکے رخسار پر رکھتے اپنی انگلیوں سے اسکے رخسار کا حصار کیا تو وہ

شرمیلی مسکان لبوں پر سجائے اس سے نظریں چرانے لگی تھی جبکہ ارزق نے بغور اسکا جائزہ لیا۔ کالج یونیوفارم میں، بالوں کی پونی سی ٹیل بنائے، اوج نے سینے پر دوبٹہ پھیلائے گویا، اپنی عمر کی پھوٹتی کہکشاؤں پر بند باندھا ہوا تھا۔ ارزق کی پر تپش نظروں کا حصار اسے پزل کرنے لگا تھا جب اگلے ہی پل وہ ساکت ہوئی تھی جب ارزق نے اپنی گرفت میں موجود اسکے ہاتھ کو زرا سا پیچھے پش کرتے اسے اپنی اور کھینچا اور وہ نازک کلی، اسکے چٹان سینے میں آپروسی تھی۔

اوج کچھ سمجھ نہیں پائی تھی جب ارزق نے اسکے سینے پر موجود دوبٹے کو ایک جھٹکے سے اس سے دور کیا تھا۔ ابھی تک تو وہ محض باتوں میں اس سے چھیڑ خانی کرلیتا یا اسکی آنکھیں بولتی تھیں پر ابھی جانے وہ کن ارادوں میں اسکی طرف ہاتھ بڑھا گیا تھا۔

ار۔۔ارزق پپ پلیز۔۔۔"اوج کی جان ارزق کی گستاخیوں پر ہوا ہوئی تھی"

جبھی اپنے ہاتھوں سے سینے پر ایک ڈھال سی بنائی جو ارزق شاہ کو زرا بھی پسند

نہیں آئی تھی اور اس نے،اوج شاہ کو دونوں کلائیوں سے تھامے دیوار کے

ساتھ لگایا تھا۔

ار۔۔ار۔۔"اوج کی سٹی گم ہوئی تھی ارزق شاہ کی آنکھوں کی چمک سے وہ"

نابلد تو ہر گز نہیں تھی۔

پلیز اوج آج نہیں،پہلی بار میں نے پورے حق سے تمہیں چھونا چاہا،کیا اتنی"

"بھی اجازت نہیں دو گی تم مجھے۔۔۔

ارزق شاہ نے اسے مزاحمت کرتے دیکھ اسکے ہاتھوں کو اور زیادہ مضبوطی سے

تھاما تھا اور اگلے ہی پل اسکے لبوں پر جھکتے ان پر اپنے لبوں سے گہری چھاپ

چھوڑنے لگا تو وہیں،ارزق شاہ کے ہاتھ اوج کے سینے پر اپنا نام،اپنا مقام

پورے استحقاق سے نقش کرنے لگے تھے۔اوج کیلئے یہ سب نیا تھا۔اسے شاید ارزق سے ایسی امید ہر گز نہیں تھی جبھی وہ بوکھلائی سی ارزق کو دھکے دیتے خود کو اسکی گرفت سے آزاد کرانے لگی تھی۔

"یہ۔۔۔یہ۔۔۔سب۔۔آئی۔مین ہمیں مناسب وقت کا انتظار کرنا چاہیئے "ارزق،یہ اب ٹھیک نہیں ہے۔۔

ارزق شاہ کی بڑھتی بے قراریاں اوج شاہ کی جان نکال رہی تھیں۔جبھی اس نے ارزق کو پیچھے دھکیلا تھا۔

"کیا ٹھیک ہے اور کیا غلط اسکا قاعدہ مجھے مت پڑھائیں اوج،میں اسوقت اپنی بیوی،جو کہ ہر طرح سے میری ہی ملکیت ہے میں اسے بہت قریب سے دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔مجھے روکنے کی بے فضول کوشش کا انجام جانتی ہیں

آپ ؟ ارزق شاہ کی ریجکشن ۔۔۔اور اس ریجکشن کے بدلے میں ارزق شاہ

" کبھی پلٹ کر بھی آپکی طرف نہیں آئے گا اوج شاہ ۔۔۔

ارزق نے اسکی جان کو مزید سولی پر لٹکائے اوج کی بے ترتیب ہوتی شرٹ ہٹاتے سینے پر بوسہ دیا تھا جبکہ اوج تو اسکے یوں سخت لب و لہجے پر ہی بے ہوش ہونے کو تھی جسکی آنکھوں میں اتری نمی دیکھ ارزق شاہ کو اپنے لہجے کی سختی کا تدراک ہوا تھا اور اب کے کچھ نرمی سے اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھاما تھا۔

مجھے مت ستائیں اوج ورنہ میں کل واپس جا کر لالہ سے ہماری رخصتی کی " بات کرونگا مسز اوج ارزق شاہ، اب کوئی 'پلیز' کو ہمارے درمیان مت لانا

" ورنہ آئی سوئیر پلٹ کر بھی نہیں دیکھونگا کبھی ۔۔۔

ارزق شاہ کی دھمکی اوج شاہ کی جان نکالنے کو کافی تھی جبکہ ارزق کے ہاتھوں نے اس یقین سے اسکے ہاتھوں کو آزاد کیا تھا کہ وہ اب کوئی بھی مزاحمت نہیں کرے گی۔

ارزق شاہ کے ہاتھ اپنی شرٹ کی گہرائیوں میں محسوس کرتی اوج شرم سے عرق آلود ہوئی تھی جو اسکے سینے کا محاصرہ کر رہے تھے اور تبھی اسکے ہاتھوں نے افق رُبا موتیوں کو چھوا تھا۔اوج اس جان گسل لمس پر تڑپی تھی پر اپنے ہی لبوں کو مشک ستم بنائے انہیں سختی سے بھینچا تھا کہ کہیں اسکے لبوں سے نکلتی کوئی آواز ارزق شاہ کے مزاج پر گراں نہ گزرے۔ارزق شاہ کے ہاتھ اسکے وجود کی گہرائیوں کو ناپتے دل کے مقام پر رکے تھے جب اس نے اپنے دہکتے لب اوج کے سینے پر مرکوز کیئے اور ایک بوسہ اسکے سینے پر دیتے، گویا اسکے دل کو لباس کی تنگی سے آزاد کرانا چاہا جب وہ بے اختیار اسکا ہاتھ تھامتے نفی

میں سر ہلا گئی تھی۔اپنی مستی میں گم ارزق شاہ نے چونک کر اسے دیکھا تھا

جسکی، آنکھوں میں ابر بنتے آنسوؤں اسے لب بھینچنے پر مجبور کر گئے تھے وہ

ایک جھٹکے سے اس سے الگ ہوا تھا۔

"میں باہر انتظار کر رہا ہوں، اپنی چادر لیں اور باہر آئیں۔۔۔"

وہ حد درجہ سپاٹ و سرد انداز میں کہتے باہر نکلنے لگا تھا جبکہ اوج کو لگا شاید زندگی

ہاتھوں سے جانے لگی ہے تبھی وہ اس سے کہیں زیادہ تیزی سے ارزق کی

طرف بڑھی تھی جو روم کا دروازہ کھول رہا تھا اپنی پشت سے لگتی اوج کی

قربت محسوس کرتے لب اور قدم بھینچ گیا تھا۔

اوج کبیر شاہ، کیوں اپنے لیئے مشکلیں پیدا کر رہی ہیں۔۔۔ مجھ میں اتنی"

سکت نہیں ہے کہ میں اپنی ریجکشن سہوں اور شاید آپ میں اتنی ہمت نہیں

"کہ میری وارفتگیاں سہہ سکیں، سو وئی شڈ لیو دا روم۔۔

ارزق شاہ کے لب و لہجے سے ٹپکتی یاسیت نے برق کی مانند اوج پر اثر کیا تھا جبھی وہ اسکی طرف پلٹتے اسکا گریبان تھام گئی تھی اور ایڑیوں کے بل کھڑے ہوتے، ارزق شاہ کے لبوں پر لب جمائے، انہیں اپنے احساس سے معطر کرنے لگی تھی۔ وہ کچھ بھی تو غلط نہیں کرنے جارہی تھی وہ شخص اسکا محرم تھا، پورے خاندان کے سامنے اسے اپنے ساتھ منسوب کیا تھا کیونکہ وہ اس سے پیار کرتا تھا۔ ارزق شاہ نے اسکی پیش رفت کو کھلے دل سے قبول کرتے اسکی کمر کے گرد دونوں بازوؤں کا حلقہ بنائے اسے خود میں بھینچتے، اسکی گردن پر بوسہ دیا اور پھر اسکے چہرے پر ان گنت، اپنے لبوں کا لمس ثبت کرتے، اوج شاہ کو پوری طرح نڈھال کر گیا تھا۔

"آج میں جانتا ہوں کہ انتظار بہت مشکل ہے، پر مجھے آپ چاہیئں اوج شاہ، آپکی جان بخشی کر رہا ہوں، لیکن اگلی بار ہر قدم سوچ سمجھ کر اٹھایئے گا کیونکہ

ارزق شاہ کی طرف اٹھتا آپکا ہر قدم، آپکو ارزق شاہ سے بے حجبانہ ملاقات کی طرف لے کر جائے گا۔امید ہے یہ لمحے جلد آن منتظر ہوں گے۔۔۔"ارزق شاہ کی گرم مخمور سانسوں کی تپش سے اسکے رخسار جھلسنے لگے تھے تو وہیں اسکی بے باک ڈیمانڈ نے، اوج شاہ کو مزید سرخ کیا تھا۔

خود کو سنبھالیں مسز ارزق شاہ، ابھی یہ ٹریلر تھا ابھی پیکچر باقی"

ہے۔۔۔"ارزق شاہ نے خود ہی اسکے بے ترتیب لباس کو ترتیب دیا تو وہ شرم کے مارے پلکیں بھی نہیں اٹھا پائی تھی۔

بی ریڈی فار نیکسٹ۔۔۔"ارزق شاہ نے ایک آخری پر حدت بوسہ اسکی نفیس سی ناک کی ننھلی پر دیا اور دو قدم پیچھے ہٹا تھا۔

میں گاڑی میں ویٹ کر رہا ہوں۔۔۔"ارزق شاہ نے ایک مطمئن نظر اسکے" حلیے پر ڈالی اور باہر نکل گیا جبکہ وہ اپنے ساتھ ساتھ ،اپنی چیزوں کو بھی بمشکل سنبھالتی باہر آئی تھی جہاں وہ آلریڈی اسکیلئے گاڑی کا دروازہ کھولے کھڑا تھا۔ ارزق شاہ نے اسے ایک نظر دیکھتے ساتھ ہی نظروں کا زاویہ بدل لیا تھا۔خواہ مخواہ ہی دل پریشان کرنے لگا تھا جبکہ وہ اتنی جلدی دل کی سننے پر مائل نہیں تھا۔

کوئی پریشانی؟"ارزق شاہ نے گہری نظروں سے اپنے برابر بیٹھی کا جائزہ لیا" تھا۔

"نن۔۔نہیں سب ٹھیک ہے،وہ میڈم اگر لیٹ ہونے کا پوچھیں تو۔۔۔"

ڈونٹ وری،کسی میں اتنی ہمت نہیں کہ ارزق شاہ کی بیوی سے کوئی سوال" کرے گا۔۔"ارزق شاہ کا بار بار اسکے حوالے سے نام لینا،اوج کے دل کو

مسرور کر گیا تھا تو وہیں ارزق شاہ بمشکل سیاہ چادر کے ہالے میں لپٹے وجود سے نظریں چرا پا رہا تھا۔ ہاسٹل پہنچتے پہنچتے تقریباً مزید آدھا گھنٹہ لگ گیا تھا جب ہاسٹل کے سامنے پہنچ کر اس نے گاڑی روکی تھی۔ اس تمام وقت میں ان دونوں کے درمیان گھمبیر خاموشی چھائی رہی تھی۔

ارزق۔۔۔ ناراض ہو مجھ سے ؟" اگرچہ گاڑی رک چکی تھی اسکے باوجود" ارزق شاہ نے نا تو اسے اترنے کا حکم دیا تھا نہ ہی لاک کھولے تھے جبکہ نظریں سامنے والی دیوار پر ٹکی تھیں۔

تو کیا نہیں ہونا چاہیئے ؟ تم خود بتاؤ میں ایسے کھوکھلے رشتے کا کیا کروں جہاں" میرے شوریدہ جذبات کا لاوا تمہارے اندر کوئی الاؤ نہیں دہکا رہا؟ کیا میں یہ سمجھوں کہ میں ایک بورنگ لائف گزارنے جا رہا ہوں ؟ تم ہی بتاؤ وج کیا میرا تم سے شادی کرنے کا ڈیسیژن غلط ہے جسٹ ٹیل می ؟ کیا میں یکطرفہ

محبت کے سہارے عمر گزاروں گا، کیا کبھی تم سے مجھے میرے جذبوں کی پذیرائی حاصل ہو سکے گی کہ نہیں؟"اب کے ارزق نے جو چپ توڑی تو اوج کیلئے اسکا غصہ سہنا مشکل ہو گیا تھا۔

نن۔۔ نہیں مجھے لگا شاید رخصتی ہو۔۔۔"اس سے پہلے کہ اوج اسے کچھ وضاحت دے پاتی وہ بنا اسکی سنے اس پر پر استحقاق انداز میں جھکا تھا۔

کیسے بتاؤ آپکو کہ مجھے آپکی کوئی بودی من گھڑت توجیہہ نہیں چاہیئے، آپ" "ارزق شاہ کے وجود کیلئے ایک لازم سانسئہ بن گئی ہیں اوج شاہ۔۔۔

وہ اسکے لبوں کو اپنے لبوں میں دبائے انہیں قطرہ قطرہ چوستے بولا تو اوج اسکے انداز بیان پر سرخ پڑی تھی تو وہیں دل بے قابو ہوا تھا۔ارزق شاہ نے اسے ہر لحظہ احساس کرایا تھا کہ وہ کس قدر خاص تھی۔

مجھے ہر لمحۂ آپکی ضرورت ہے۔امی جان،لالہ سائیں ابھی تمہاری اسٹڈی کی"

وجہ سے رخصتی کی بات کرنے کو ریڈی نہیں ہیں اور تم میرے پاس آنے

"کے لیئے ریڈی نہیں تو مجھے بتاؤ یار میں کیا کروں،آئی ایم جسٹ ڈائنگ۔۔۔

ارزق شاہ نے اسکے رخسار چومتے اپنی بے بسی کا اظہار کیا تھا جب وہ دہل کر

اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام گئی تھی۔

مجھے کبھی تمہارے ساتھ رہنے پر کوئی مشکل نہیں ہے ارزق لیکن،اگر"

"ہاسٹل وارڈن نے،بسام لالہ یا بابا سائیں کو کمپلین کر دی تو؟

اوج شاہ کے ڈرے ڈرے انداز ارزق شاہ کو بے حد کھلے تھے۔

مت بھولیں اوج شاہ کہ آپ ارزق شاہ کی بیوی ہیں اور دنیا کی کوئی طاقت"

ہمیں ایک دوسرے سے ملنے سے نہیں روک سکتی اور رہی وارڈن کی بات تو

ہم ان سے بات کر لیں گے۔اب تک بھی تو زبان بند رکھی ہے اس نے آگے بھی رکھ لے گی۔۔"

ارزق نے اسکے وجود کی کٹھنائیوں کو سر کرتے کہا تو محض اثبات میں سر ہلا سکی۔

کل چچا جان کے جانے کے بعد مجھے کال کرنا، آئی ول پک یو۔۔"اس نے" اوج کے ہاتھ کا بوسہ لیتے اسے آزاد کیا تو اس نے مسکرانے پر اکتفا کیا تھا۔

● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●

وہ رات کے دو بجے گھر آیا تھا۔ ہر طرف چھایا سکوت اور گہرا سناٹا، گھر کے مکینوں کے سونے کا پتا دے رہا تھا۔ وہ تھکن اور وحشت سے پر سانسیں

بھرتے اپنے روم کی طرف بڑھا۔اس پر نیند اور تھکن بری طرح غالب تھی

کہ اسوقت وہ بنا کسی اور سوچ کے اپنے روم میں آیا جو لاک تھا۔کچھ بد مزہ

ہوتے روم ان لاک کیا تو، باقی گھر کی نسبت ہر طرف چھائی دھیمی روشنی

سے، تیز چندھیائی روشنی کا سامنا ہوتے وہ ٹھٹھکا اور پھر اسکی وجہ معلوم کرنا

چاہی جو سامنے ہی بستر پر ایستادہ، اربد شاہ کے ہوش اڑانے کا سامان کیئے خود

میں مصروف تھی۔ایک پل کو تو اربد شاہ کو اسکی لاپرواہی پر غصہ آیا جو لاک

کھلنے کی آواز پر بھی متوجہ نہیں ہوئی پر زرا غور کرنے پر معلوم ہو رہا تھا کہ وہ

اربد شاہ کی غیر موجودگی کا کھل کے فائدہ اٹھا رہی تھی۔

ٹی پنک ،رنگ کی لوز نائٹ شرٹ اور پینٹ میں ملبوس، کسی طرح کی ایکسٹرا

لار جریز سے آزاد، وہ ہاتھ، پاؤں کو وائٹنگ کیئے، کانوں میں ہیڈ فون

ڈالے اربد شاہ کے حواسوں سے کھیلنے کا بخوبی انتظام کیئے ہوئے تھی۔اسکی

نظر بے ساختہ اشمل خان سے ہٹتے سامنے موجود وال کلاک پر گئی تھی جہاں گھڑی دو سے تین کے ہندسے پر جا رہی تھی جبکہ اسے زرا بھی وقت کا احساس نہیں تھا۔اس نے اشتعال انگیز انداز میں ہاتھ میں تھامی شال بیڈ پر اچھالی اسکے چاندنی جیسے بے داغ وجود سے بمشکل نظریں چرائیں جو بار بار اسے اپنی اوور کھینچ رہا تھا پر اشمل تک تو نہ کوئی آواز پہنچ رہی تھی نہ ہی کسی اٹخ پٹخ کا اثر ہوا تھا۔

"اشمل۔۔۔۔"

اربد شاہ نے قہر آلود آواز میں اسے پکارا تھا۔جانے کیوں وہ اسے جھنجھوڑ نہیں سکا تھا ایسے کہ اس لڑکی کا سکون درہم برہم کر دے جسکی وجہ سے آج حوریہ شاہ کو سسکتے دیکھا تھا۔اربد شاہ نے آگے بڑھتے اسکے کانوں سے ہیڈ فون کھینچ کر ایک طرف پھینکے جبکہ اس اچانک افتاد پر وہ چیخ ہی پڑی تھی۔اربد شاہ نے

انتہائی ناگواری سے اسکی چیخوں کا گلہ گھونٹتے اپنا آہنی ہاتھ اسکے جبڑے میں دھنسا دیا تھا۔

"کیا بے ہودگی ہے یہ رات کے اس پہر، کس کیلئے یوں بنا سنورا جا رہا ہے۔" اربد شاہ کی طنزیہ نظروں نے نغمگیں سراپے کا احاطہ کیا تو اسے کچھ نا سمجھی سے دیکھتی، اشمل پر تو جیسے گھڑوں پانی بہا تھا۔ عرق آلود پیشانی لیئے اسکی گرفت میں کسمسائی تھی، جس اعصابی جنگ کا وہ شکار تھا اسوقت، اسے بھی اشمل خان کو اپنے قریب رکھنے کی زرا چاہ نہیں تھی جبھی پیچھے کو دھکیلا تو وہ بمشکل خود کو سنبھالے، نائٹ گاؤن کی طرف بڑھی تھی اور پل کے پل، اس چاندنی سے کندے وجود کو سیاہ بادلوں کی اوٹ میں چھپا لیا تھا اور کمرے کی ہر چیز مدھم پڑی تھی۔ اچھا تھا کہ اربد شاہ اپنے مختل ہوتے حواس قابو میں رکھے تھا۔

"تت۔۔۔تم کب آئے،آئی مین تم تو گاؤں جانے والے تھے نا؟" اشمل ہکلائی آواز میں، کچھ لمحے پل کی گزری واردات صحیح سے اندازہ کرنا چاہا تھا۔

اربد شاہ اسکی سہمی آواز پر ٹھٹکا تھا۔وہ اسقدر ذہنی خلفشار میں مبتلا تھا کہ ہمیشہ اپنی محبت کو آتش نفرت کر دیتا تھا۔ایک بے ساختہ سوچ پر اس نے پھر سے اشمل خان کو دیکھا جو تقریباً خود کو کمپوز کر چکی تھی۔

"میرے آنے جانے کی خبر،آپ کب سے رکھنے لگی ہیں اشمل خان؟اتنی اہمیت پہ میں خوشفہمی میں مبتلا ہو سکتا ہوں۔۔۔" اربد شاہ کی ٹون یکسر بدلی تو اشمل کے چہرے کے زاویے بدلے تھے۔

"اس جنم میں تو یہ خوشفہمی بھی ناممکن ہے اربد شاہ کہ تم میرے لیئے اگیز سسٹ بھی کرتے ہو۔۔" وہ کپڑے چینج کرنے کے ارادے سے واشروم کی طرف بڑھی جب وہ اسکی راہ میں حائل ہوا تھا۔

آہ، اتنی بدگمانی کے بعد بھی اگلے جنم کی امید پر ہمیں چاہ رہی ہیں اشمل خان"

۔۔"اس نے ایک بھرپور نگاہ اس پر ڈالی، ابھی کچھ دیر پہلے کی چکا چند مانند

پڑ چکی تھی وجہ تلاشی تو اسکے وجود پر لپٹا یہ گاؤن ہی مدھم روشنی کی وجہ سمجھ

آیا تھا۔

میرے پاس تمہاری کسی غلط فہمی کا جواب نہیں ہے اربد شاہ راستہ چھوڑو"

میرا۔۔"وہ راستہ بدل کر آگے بڑھنا چاہتی تھی جب اربد شاہ نے اسے بازو

سے تھامے اپنے حصار میں کیا تھا۔

آج پہلی بار، اربد شاہ کو بیچ راہ چھوڑ کر راستہ بدلنے کی کوشش کی ہے اشمل"

خان، دوسری بار ایسی غلطی کا سوچنا بھی مت۔۔۔"اس نے ہتھیلی کی پشت

اٹھائے اسکے رخساروں پر مسلتے کہا تو وہ اسکی جسارت پر دم بخود ہوئی۔اربد شاہ

کی التفات اسے تھکا دیتی تھیں اسلیئے وہ اپنا بچاؤ چاہتی تھی۔

ہم کبھی ایک منزل کے راہی نہیں بن سکتے اربد شاہ اسلیئے اپنی اور میری راہ کھوٹی کرنا بند کردو۔۔۔" وہ غرائی ہی تھی، جبکہ اربد شاہ کے لبوں پر ہلکا سا تبسم بکھرا تھا۔ ابھی کچھ دیر پہلے کی بے چینی رفع ہوئی تھی۔ اس لمحے اس پر تدراک ہوا وہ لڑکی، اسکیلئے دوا کا کام کررہی تھی۔

تم تھک نہیں رہی نا بے وجہ کی نفرت نبھاتے نبھاتے اشمل"

خان۔۔۔" اربد شاہ نے اسے ٹھوڑی سے تھامے اسکا چہرہ اپنے سامنے کیا تو وہ اسکی آنکھوں کے بدلے رنگ دیکھ حیران تھی۔

چلو ایک معاہدہ کرتے ہیں، یہ دشمنی کی ریت بھلا کر پھر سے دوستی کرتے" ہیں اشمل خان۔۔" اربد شاہ کی کھلی آفر پر وہ اسکا ہاتھ جھٹکتے دور ہوئی تھی۔

تم سے میرا کوئی معاہدہ نہیں ہو سکتا اربد شاہ کیونکہ تم رشتے بنا کر نبھانا بھول" جاتے ہو۔ حد ہے کہ دشمنی کی ریت بھی خود ڈالی اور آج اس پر بھی قائم نہیں

رہے کتنے اصولوں کے کچے شخص ہو ناتم۔۔۔" وہ استہزائیہ انداز میں کہتی پیچھے ہٹنے لگی تھی جب اربد شاہ نے اسے کلائی سے تھامے ایک پل میں دیوار میں چن دیا تھا۔

میرے اصولوں کی بات مت کرو اشمل خان، ورنہ اربد شاہ اپنے خلاف" سازش کرنے والوں کو دوسری سانس بھی نہیں لینے دیتا۔۔۔" اس نے بہت کچھ جتاتے گویا اسکی جان خلاصی کی وجہ ہی بتائی تھی۔

ہنہ۔۔۔پر مجھے تم سے کوئی ربط، کوئی رشتہ تعلق نہیں رکھنا"

اربد شاہ۔۔۔" وہ اپنے منہ کو آئے اربد شاہ پر پھنکاری تو اسکے ماتھے پر شکنوں کا جال بکھرا تھا۔

ویل ٹھیک ہے تمہیں میری آفر قبول نہیں تو نا صحیح پر تم اربد شاہ کی بیوی ہو" یہ بات بھولنے کی نہیں نا یہ رشتہ تمہاری مرضی پر ٹوٹنے کا ہے۔۔۔" اس

نے ایک جذب کے عالم میں کہتے اسکی پیشانی پر بوسہ دیا تو اشمل نے نظریں

جھکالی۔ وہ اس شخص کی جبری قید، جبری رشتوں سے تھکنے لگی تھی تو وہیں

، یہاں سے نکلنے کی کوئی راہ نہیں تھی۔ اربد شاہ اسے، خود میں گم صم دیکھ ایک

طرف ہوا تو وہ سر اٹھائے اسے دیکھنے لگی تھی۔

میں، ہاسپٹل واپس سے جوائن کرنا چاہتی ہوں۔" اس امید تو نہ تھی کہ اس"

بار بھی اسکی شنوائی ہو گی پھر بھی اس نے استدعا کی تھی۔

ہنمم۔۔۔اوکے میں صبح بات کرلونگا، ڈرائیور پک اینڈ ڈراپ دے گا"

تمہیں، ہاسپٹل مینز ہاسپٹل اس سے آگے یا پیچھے شہر کا کوئی روٹ یاد نہیں

"ہونا چاہیئے تمہیں اشمل خان۔۔۔

اربد شاہ نے اپنی بات پر زور دیتے کہا تو وہ تو اس پر ہی حیران تھی کہ کیسے وہ

اسے ہاسپٹل جانا الاؤ کر رہا تھا۔ نا محسوس انداز میں اسکا سر اثبات میں ہلا اور وہ

واشروم کی طرف بڑھ گئی۔ اربد شاہ بیڈ پر دراز ہوتے پھر سے آج کے واقع پر سوچنے لگا تھا حالانکہ جسطرح ذکوان آفندی اسکیلئے فکر مند تھا وہ یقینا، ایک خوشحال زندگی کا پہلا قدم تھا پھر بھی ایک بے چینی سی لاحق تھی، حوریہ شاہ کے چہرے پر آسودگی کی وہ رمق موجود نہیں تھی جو پہلے ہفتے کی دلہن کی ہونی چاہیئے یا شاید وہیں کچھ زیادہ سوچ رہا تھا۔ جو حادثات اسکے ساتھ گزرے تھے یقینا نئے تعلقات کو تسلیم کرنے کیلیئے اسے وقت درکار تھا۔ کھٹکے کی آواز پر وہ اپنی خیالی دنیا سے نکلا، جہاں اشمل خان ڈراپر جھکی کچھ تلاش کر رہی تھی۔ شاور کے بعد اسکے گیلے بال، چہرے اور کمر پر چپک رہے تھے جس نے باؤتھ گاؤن پہنا ہوا تھا جو کہ پہلے ڈریس کی نسبت مکمل کوور تھا۔ اربد شاہ اسکی احتیاط پر مسکرایا۔ وہ جیسے ہی ہاتھوں میں ڈرائیر لیئے پلٹی تھی اربد شاہ نے اسے

کلائی سے تھامے اپنے اوپر گرایا، تو ہیئر ڈرائیر اسکے ہاتھ سے پھسلتے ایک

طرف کو گرا تھا۔

یہ کیا بیہودگی ہے اربد شاہ۔۔۔" وہ پل میں غصہ ہوئی تھی جبکہ وہ انتہائی"

فرصت سے اسکے گرد بازؤ کا حلقہ بنائے اپنی قید میں لے گیا تھا۔

مجھے عملی طور پر اس سوال کی وضاحت کرنی پڑے گی اشمل خان"

۔۔۔"اربد شاہ کے ہاتھوں کو اپنے وجود پر رینگتے دیکھ اسکی جان ہوا ہوئی۔

نو، اس بار نہیں، بہت سہہ لی تمہاری زبردستی۔۔۔" وہ خود کو اسکی گرفت"

سے آزاد کرانے لگی تھی جس نے اپنا چہرہ اسکے گیلے بالوں میں چھپا لیا تھا۔

اونہہ۔۔۔ تمہیں میرے حقوق کو چیلنج نہیں کرنا چاہیئے اشمل خان"

،اسوقت میں جب میں ایک اچھے شوہر کے سارے فرض ادا کر رہا

ہوں۔۔۔" اربد شاہ نے اپنی گرفت قدرے اور سخت کی تو وہ مزاحمت ترک کر گئی تھی۔

تم ایسے کیوں ہو آخر؟" اسکی جنھجھلائی آواز پر اربد شاہ کا قہقہ کمرے میں گونجا تھا۔

"آفکورس بہت سی ریزن ہیں، لیکن اوائل یہی کہ مجھے وہ پنک ربن والی اش واپس چاہیئے، جو میری ہر بات مانتی تھی۔۔۔" اربد شاہ نے اسے مزاحمت ترک کرتے دیکھ اس پر اپنی گرفت ڈھیلی کی اور بالوں میں انگلیاں پھیرتے کہا تو اسکی آنکھوں میں نمی اتری۔

آئی ہیٹ یو شاہی۔۔۔۔" دور کہیں کلاس روم کے بیچ و بیچ روتی وہ لڑکی جسے" نے ایک عمر اپنی خواہش پوری نہ ہونے پر اس سے نفرت کی تھی، اسکی طرف سے لوٹانے والی نفرت سہہ ہی نہیں پا رہی تھی۔ وہ بے اختیار ایک سسکاری

بھرتے اسکے سینے میں اپنا چہرہ چھپا گئی تو اربد شاہ بھی گم صم ہوا۔اسے ہر گز

اندازہ نہیں تھا کہ وہ اسکی چھوٹی سی دوست ،اسکی خواہش ٹھکرائے جانے پر

اس سے اتنی بدگمان ہو جائے گی کہ اگلے دن اسکول ہی نہیں آئے گی اور

صغیر شاہ کے لاڈلے اپنی دوست کی تلاش میں کتنی ضد نہیں باندھی

تھی۔حویلی کے ملازم تک اسکی تلاش سے آگاہ تھے جو وقت گزرتے کوئی

بھولی بسری یاد نہیں بلکہ اربد شاہ کے دل میں محبت کا گہرا بیج بو چکی تھی اور

جب وہ ملی بھی تو کیسے صرف نفرت نبھانے کیلئے اور وہ دو کشتیوں پر سوار رہتے

تھکنے لگا تھا۔

"اش۔۔۔۔"

مجھے لگا تھا اگر ہمارا بھائی آ جائے گا تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔ مما، پاپا کی لڑائی "نہیں ہو گی پر ایسا کچھ نہیں ہوا۔ پاپا کو لگتا تھا وہ اولاد کی زنجیر بنا کے مما کو بے جا آزادی سے روک لیں گے پر ایسا نہیں ہوا۔۔۔"

آج اتنے سالوں بعد وہ اس دشمن جان شخص کے سینے پر اپنا درد آنسوؤں کی صورت بہاتے، پتھر سے موم بن رہی تھی۔ وہ بھی پہلے کی طرح ایک سامع بن گیا جو ہمیشہ اسکی باتیں سنتا تھا۔

"پاپا نے کہا انہیں بیٹا چاہیئے پر مما کو مزید اولاد نہیں چاہیئے تھی۔ انہیں ارشم اور میں اپنی آزادی کی راہ کی بیڑیاں لگتے تھے اور پھر پاپا نے مما کو سزا دینے کیلئے ہمیں چھوڑ دیا۔ ہم نے بابا صاحب کے پاس آ گئے جہاں بات بے بات مما کو انکی بد کرداری کا طعنہ دیتے ہوئے، ممانی، نانی جان بیٹیوں کی تربیت پر سوال اٹھاتے۔ مما اس ڈر سے کہ کہیں واقعی انکی بیٹوں پر انکی قسمت کا سائیہ

نہ پڑ جائے خود کو بدلتی گئیں پر جس شخص کی خاطر خود کو بدلا، اس نے بھی انہیں چھوڑ دیا اور ہم خالی ہاتھ رہ گئے۔ مرد کی فطرت میں ساتھ دینا شامل ہی نہیں رہا شاید۔۔۔" ایک بار پھر سے اسکے، لہجے میں یاسیت کا عنصر نمایاں تھا اربد شاہ نے اسے خود میں بھینچا تو وہ پھوٹ پھوٹ کے رو دی۔ جانے کتنے سالوں کی منجمند برف پگھلنے لگی تھی۔

"بابا کو ایسا نہیں کرنا چاہیئے تھا، محض مما کی کچھ خواہشات کی خاطر انہوں نے اپنا آشیانہ توڑ دیا ہماری پرواہ تک نہیں کی شاہی اور تت۔۔۔ تم، تم نے بھی تو دوستی کی لاج نہیں رکھی اس دن۔۔۔"

ہششش۔۔۔اش، تم اب بڑی ہو چکی ہو، تمہیں یہ بات سمجھنی ہو گی کی رشتے وہیں حقیقی ہوتے ہیں جو خون سے جڑے ہوں، ایک بے وجہ کی ضد میں تم نے مجھے اکیلا کر دیا کیا میں یہ سب ڈیزرو کرتا تھا؟ ارشم نے مجھے بتایا ہے کہ

کیسے تم اپنے ہی دوست سے نفرت کی انتہا میں، ہر مرد سے بدگمان پھرتی ہو حالانکہ میں غلط نہیں تھا اشمل۔۔۔"اس نے اپنی بات پر زور دیتے اسے بہت کچھ سمجھانا چاہا تو وہ چونکی۔

اگر ارشم نے یہ بتایا ہے تو کیا وہ یہ نہیں جانتی کہ بسام شاہ سے میرا کوئی" تعلق نہیں۔اگر تم مجھے بلیک میل نا کرتے تو میں اسے ہرگز دوست نہ بناتی۔۔۔"اشمل کی ناک رونے کی شدت سے سرخ ہو رہی تھی جبھی اسے مزید رگڑتے روہانسی آواز میں بولی تو اربد شاہ نے گہری سانس بھری۔

آخری تم اتنی ضدی کیوں ہو اشمل خان۔۔۔"اب کے وہیں اجنبت کا" راگ الاپا گیا تو وہ ایک جھٹکے سے اسکے پہلو سے اٹھی تھی۔

تم نے مجھے اس راہ پر چلنے پر مجبور کیا ہے اربد شاہ اور بدلے میں تمہیں کیا" حاصل ہوا؟ایک باغی شخص کی وجہ سے تم نے تین لڑکیوں کی زندگی برباد

کر دی۔۔۔" وہ غصے میں پھنکارتے بیڈ سے اترنے کو تھی جب وہ پھر سے اسے اپنے پاس کھینچ لایا تھا۔

"تین کا تو مجھے نہیں پتا، پر اتنا اندازہ ہے کہ اشمل خان کی لائف کم از کم میں نے ہر گز نہیں بگاڑی۔۔۔" وہ اسے پہلو میں گرائے اسکی سرخ پڑتی ناک دبا گیا تھا۔

"کیا احسان کیا ہے مجھ پر ہاں؟" وہ اسے تیور دکھاتے بولی۔

"اوائل محبت کی اور پھر شادی۔۔۔ کیا یہ احسان کم ہے۔۔۔" اس نے ،اشمل کی آنکھوں میں جھانکتے کہا تو ایک پل کو وہ اسکی آنکھوں کی نرمی پر سٹک۔ آج پہلی بار اسکا لب و لہجہ ہی نہیں آنکھیں بھی نرمی اختیار کیئے ہوئی تھیں۔

"میں جانتا ہوں تم تک رسائی کا میرا طریقہ غلط تھا، یا شاید واقعی میں بدگمانی اسقدر غالب تھی کہ میری محبت اس سب میں دب سی گئی تھی، پر یہ بھی سچ ہے میں تمہارے سامنے جب جب ہارا ہوں اپنی محبت میں ہارا ہوں۔ شاید میں کسی بھی لڑکی کے ساتھ نکاح جیسا اتنا بولڈ اسٹیپ بنا سوچے سمجھے کبھی نا اٹھاتا اگر جو یہ معلوم نہ ہوتا کہ اشمل خان ہی میری تلاش کا ثمر ہے پھر میں کیسے بسام شاہ تو کیا کسی اور کا سائیہ تک تم پر پڑنے دیتا۔ جس دن، میری کلاس میں وہ پنک ربن والی لڑکی آئی تھی اسی دن سے اربد شاہ نے اس پر اپنی ملکیت کا ٹیگ لگا دیا تھا پھر یہ کیسے ممکن تھا کہ جسے اتنی شدت سے چاہا میں اسے غلطیاں کرنے کیلئے ایسے چھوڑ دوں۔۔۔مجھے اپنے لیئے تمہاری توجہ چاہیئے تھی اشمل ہر پل، ہر لمحہ جب تم بھی آگاہ تھی کہ میں کون ہے، تمہارا یوں اگنور کیا جانا مجھے اور ستمگر بنا رہا تھا۔۔۔"

اربد شاہ نے اسکے رخسار چومتے گزرے دنوں کی آب بیتی بیان کی تو وہ اسے گھورنے لگی تھی۔

"اور ابھی کیا تھا؟ گھر آتے ہی اپنے روایتی انداز میں ڈانٹنا شروع کیا میں یہاں صرف تمہاری ڈانٹ سننے کیلیئے ہوں؟"

اشمل نا چاہتے ہوئے بھی گلہ کر گئی تو وہ گہری سانس بھرتے اسے آج کا واقعہ سنانے لگا تو اشمل کی آنکھوں میں ولیمے کے دن کا منظر گھوما۔

"میں جانتا ہوں کہ بسام شاہ کے معمالے میں تم بے قصور ہو مگر، شاید میں خود کو اذیت دینے کا ایک بہانہ ڈھونڈ چکا ہوں کیونکہ یہ سچ ہے کہ بسام شاہ نے تمہاری خاطر اس گرہستی میں آگ لگائی۔۔۔"

اربد شاہ نے کڑے ضبط سے اشمل کا نام پھر سے بسام شاہ کے نام کے ساتھ جوڑا تو وہ نفی میں سر ہلا گئی۔

م

"یہ اسکی پرسنل چوائس ہے اور اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ وہ حوریہ سے

شادی کرتا کیونکہ اوج اور چچی جان نے مجھے خود بتایا ہے کہ وہ بچپن سے اس

رشتے سے باغی ہے۔۔۔"

اشمل قطعا خود پر الزام نہیں لے سکتی تھی جبکہ وہ چونکا کیونکہ کبھی اس بات

کی خبر صغیر شاہ کی فیملی کو ہو نہیں پائی تھی۔وہ اسکیلئے سوچوں کا نیا در وا کرتے

اپنے لیئے مخصوص کاؤچ پر جاکر لیٹ گئی تو اربد شاہ مزید کوئی بات نہیں کرسکا

تھا۔وہ خود حوریہ شاہ کو اپنے ہاتھوں سے جہنم میں دھکا دینے کی کوشش میں

تھا مگر قدرت نے اپنا کھیل رچا تھا۔وہ بری طرح الجھ کے رہ گیا۔کاؤچ پر لیٹی

اشمل خان کچھ منتظر نگاہوں سے اسے دیکھا کہ شاید وہ کوئی مزید وضاحت،

دے پر وہ اپنی تاسف زدہ سوچوں میں گم تھا۔

●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●

●●●

وہ بھرم جوار بد شاہ کے سامنے وہ نبھا رہا تھا، گھر آتے ہی وہ کہیں رستے میں رہ گیا تھا شاید جبھی آتے ساتھ ہی حوریہ شاہ کو کسی مجرم کی مانند کٹھرے میں لا کھڑا کیا تھا۔

"ایک، ایک کام سونپا تھا تمہیں وہ بھی نہیں ہو سکا تم سے یو باسٹرڈ، تم جانتی ہو کتنا بڑا نقصان کر چکی ہو تم میرا، میرے ہاتھ سے منسٹری کی سیٹ نکل چکی ہے اوہ گاڈ۔۔۔ تم کیوں چاہو گی کہ میرا کچھ اچھا ہو، تم اپنے بھائی کے برابر مجھے

کیسے دیکھ سکو گی آخر ہنہ۔۔۔" ذکوان آفندی جنھجلائے انداز میں سر کے

دونوں بال جکڑے، زخمی شیر کی طرح غرارہا تھا۔

"وو۔۔وہ شخص۔۔۔مجھے چھونا۔۔۔"

تو،اگراس نے تمہیں چھو بھی لیا تو کیا قیامت آگئی تھی ہاں۔یہاں بڑے "

بڑے منسٹرز کی بیویاں،اپنے شوہروں کی پرموشن کیلیے، کئی کئی راتیں اعلی

افسران کے ساتھ گزارتی ہیں اور تم ایک ہاتھ پکڑنے پر ڈیمڈ، جاہل

،پینڈو۔۔۔"ذکوان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اسے تہس نہس کر دے۔

مم۔۔۔میں ایسی لڑکی نہیں ہوں۔۔۔"حوریہ کی آواز بھرائی تھی وہ ایک "

بار پھر سے وضاحتوں کے پل دے باندھ رہی تھی جب اس نے ابرو اچکائے

اور باز کی صورت اس پر جھپٹتے اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں جکڑا تھا۔

کیا بار بار ایک ہی رٹ لگا رکھی ہے میں ،ایسی نہیں ہوں ،ویسی نہیں "

ہوں ،آخر کس بات پر ستی ساوتری بنتی ہو تم ،ایک شخص کی منکوحہ رہ چکی ہو

تم کیا پردہ رہا ہے تمہارا اس سے ہاں ،بولو ،میرے سامنے یہ پاکدامنی کا ناٹک تو

"مت ہی کرو حوریہ شاہ بہت اچھے سے جانتا ہوں تم جیسی لڑکیوں کو۔۔۔

ذکوان آفندی نے اسکے چہرے پر اپنی پکڑ اسقدر مضبوط کی کہ وہ نڈھال سی

ہونے لگی تھی۔

اس بے عزتی کا حساب تو تمہیں چکتا کرنا ہوگا حوریہ شاہ میں دیکھتا ہوں کہ تم "

کب تک میری بات نہیں مانتی ،ابھی حلیہ درست کر کے آؤ ،ہم ابھی

وحید سرحدی کے بک کیئے ہوٹل میں جائیں گے ،کیسے بھی کر کے تم

"اسے ،اس سیٹ کیلئے مناؤ گی ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔۔

وہ اسے موت کا مژگان سناتے الماری کی طرف بڑھا اور وہاں سے جدید تراش خراش کا لباس اٹھائے اس پر پھینکا۔ حوریہ جو رعنا آفندی کے ان ملبوسات کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتی، اسکی فرمائش پر زمین میں دھنسنے لگی تھی۔

اب کھڑی یہاں میری شکل کیا دیکھ رہی ہو، جاؤ چینج کرو اسے۔۔۔"وہ"

اسے واشروم کی طرف دھتکارتے دھاڑا تو وہ دو زانو زمین پر بیٹھتے، اسکی ٹانگوں سے کمبل ہوئی۔

نن۔۔ نہیں ذکوان آپکو خدا کا واسطہ ہے میرے ساتھ ایسا مت کریں"

، مم۔۔۔مجھے اس گناہ پر مجبور مت کریں خدارا، میری پاکدامنی پر ایسا داغ

"مت لگائیں۔۔۔

وہ گڑگڑاتی ہوئی اسکے پاؤں میں گری تھی۔ذکوان اسکی حرکت پر ششدر رہ گیا،بس ایک پل کو موم ہونے کی کیفیت تھی دوسرے ہی پل اپنا غصہ پوری طرح اس پر انڈیلتے اسے پاؤں اور ہاتھوں سے زدکوب کیا تھا۔

تم،تم جیسی نافرمان لڑکی یہی ڈیزرو کرتی ہے۔۔"وہ آخری ٹھوکر مارتے" باہر نکل گیا جبکہ وہ ادھ موئی حالت میں کراہ اٹھی تھی۔قسمت کی ستم ظریفی تھی جو اسے،سادگی کی یہ سزا دے رہی تھی۔اس رات،رعنا آفندی اور عدنان آفندی شاید گھر نہیں لوٹے تھے اور ذکوان آفندی بھی رات بھر غائب رہا تھا۔وہ بمشکل اپنی زخمی وجود سنبھالے خود کو بستر تک گھسیٹ کر لائی تھی۔صبح اسکی آنکھ کافی دیر سے کھلی تھی۔

گھر میں دوڑتے سناٹے مقیموں کی غیر موجودگی کا پتا دے رہے تھے۔کتنی دیر نیم گرم پانی سے شاور لینے کے بعد وہ باہر آئی تو ملازم نے اسے شہزین کی

آمد کا پتا دیا۔اپنی حالت اور پھر شہزین چچی کی آمد اسکیلئے بے حد پریشانی کا سبب تھی پھر بھی وہ خود کو سنبھالے ان سے ملنے کیلئے آئی تھی۔

"حورے میری بچی ٹھیک تو ہو ناتم۔یہ تمہارے ماتھے پر کیا ہوا ہے اور یہ آنکھوں کے گرد حلقے۔۔۔"شہزین نے غمزدہ آواز میں متفکر سا پوچھا تو حوریہ نے مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلایا حالانکہ کسی اپنے قریبی کو دیکھ دل برداشت کی حد سے پھٹنے کو تھا۔کتنا مشکل تھا روتے ہوئے دل کو مسکراہٹ کا جامہ پہنانا۔

"میں ٹھیک ہوں چچی جان پچھلے دنوں ڈائیریا کی شکایت ہو گئی تھی۔اصل میں گاؤں اور شہر کے ماحول میں فرق بھی تو ہے اسلیئے بس تھوڑی ویکنس کی وجہ سے بیسن پر سلپ ہو گئی،ٹھیک ہوں میں۔۔۔آپ سنائیں،حویلی میں سب کیسے ہیں؟چچا جان،ارزق لالہ اور اوج کی رخصتی کب کرنی ہے۔مجھے تو

ارزق لالہ کی شادی کا بہت ارمان ہے، اربد لالہ کی شادی کا تو کوئی اچھا سا

" فنکشن انجوائے نہیں کیا ہم نے۔۔

حوریہ شاہ خود کو کافی حد تک بہلائے، شہزین چچی سے ماضی کے حوالوں سے

ہٹ کر چہکتی آواز میں بشاشت پیدا کی تو اپنی رو میں آتے ذکوان آفندی کے

پاؤں دہلیز پر رُکے تھے۔

شب بھر حوریہ شاہ کی چھوٹی سی غلطی پر اسے بے تحاشہ پیٹنے پر جو اندر موجود

انسانیت کے ضمیر نے لعنت ملامت کی تھی حوریہ شاہ کی آواز نے پھر سے

اسکے اندر وحشت بھری تھی۔ وہ رات بھر وحشت کا شکار رہا تھا حتی کہ زویا

کی قربت تک کوئی سکون نہیں دے پائی تھی اور اسے ہنسنے سے فرصت نہیں

تھی وہ سیخ پا سا اندر داخل ہوا جب اسکے ساتھ موجود خاتون کو دیکھتے تیوری پر

مزید بل پڑے تھے۔ عجب حیرت نا تھی کہ حوریہ شاہ اپنی سابقہ ساس کے

ہمراہ چہک رہی تھی۔

"ارے ذکوان بیٹا آؤ نا، ہم بس آپکے آنے کا ہی انتظار کر رہے تھے حوریہ نے

بتایا کہ اسوقت تم کھانے پر آتے ہو تو ہم تمہارے ہی انتظار میں رک

گئے۔"

شہزین نے اسے داماد کی حثیت سے سر آنکھوں پر بٹھانا چاہا تھا اور ایسا ہی کچھ

پینترا ذکوان آفندی نے چلا تھا۔

"ارے آنٹی آپ، کیسی ہیں آپ۔ شکر ہے ہماری بیگم کے میکے والوں کو انکی

یاد تو آئی ایسا لگ رہا تھا جیسے حوریہ کو تو آپ لوگوں نے کسی بوجھ کی مانند سر

سے اتار پھینکا ہے۔ پتا بھی ہے کتنا یاد کرتی ہے وہ سب کو۔ ایک تو میری اتنی

ٹف روٹین ہے کہ گاؤں جانے کا ہی نہیں ہو رہا اوپر سے آپ لوگ نجانے

کیوں میری معصوم سی بیوی سے خفا ہو بیٹھے ہیں، جیسے انکی شادی ٹوٹنے میں سارا قصور انکا ہی ہو۔۔" وہ حوریہ شاہ کے پہلو میں براجمان بظاہر نروٹھے پن سے، کاٹتے لفظوں کے تیز برساتے بولا تھا۔ حوریہ شاہ اسکے آخری جملے پر جزبز ہو کے رہ گئی تو وہیں آنکھوں میں نمی سی اترنے لگی تھی۔ آخر کیسے شخص اسقدر اپنے لفظوں کو لے کر بے باک تھا۔ شہزین بھی جیسے اسکے گہرے طنز کو سمجھتے کڑے ضبط سے گزری تھیں۔

ذکوان بیٹا ایسی کوئی بات نہیں ہم کیوں حورے کو بوجھ سمجھیں " گے۔ ماشاءاللہ ہماری حوریہ تو جس گھر کی زینت بنی ہے وہاں سدا چراغاں ہی رہنا ہے۔" شہزین نے حوریہ کی پیشانی چومتے کہا تو وہ بدقت مسکرایا۔

جی، جی بلکل صحیح کہہ رہی ہیں آپ ؟ ارزق بتا رہا تھا کہ آپ لوگ بسام کی" وجہ سے پریشان ہیں کیا ابھی تک واپس نہیں لوٹ کے آیا وہ۔۔" ذکوان

آفندی نے لبوں پر زہر خند مسکراہٹ سجائے گویا پتے کی بات پوچھنی چاہی تھی۔ حوریہ شاہ کا چہرہ تاریک پڑا تھا تو وہیں شہزین کی بھی مسکراہٹ سمٹی۔

"ایسی ناخلف اولاد کا بھلا کسے انتظار ہو سکتا ہے، خیر میں حوریہ سے کہہ رہی تھی کہ آپ لوگ گاؤں کا چکر لگائیں گے تو بھابھی کو بھی اچھا فیل ہو گا۔ میں چلتی باہر ڈرائیور آگیا ہو گا۔۔۔ اپنا خیال رکھنا بچے۔۔۔"

اب کے انہوں نے پہلے ذکوان کو گلے لگاتے، حوریہ کا ہاتھ تھاما تو وہ تابعداری سر جھکائے جی، جی کرنے لگا تھا۔ حوریہ کے بدن میں تو گویا جان ہی نہیں تھی۔ اس لمحے اسے تدراق ہوا کہ سلطانہ شاہ اور اربد شاہ نے اسکا گھر بسانے کا غلط فیصلہ لیا تھا جو شخص شہزین کے سامنے، اسے ذہنی ٹارچر دینا چاہتا تھا وہ اس سے امید رکھتی بھی تو کیا؟

شہزین چچی کے جاتے ہی وہ اپنے روم میں گیا تھا اور کچھ ہی دیر میں حوریہ کے نام کی پکار پڑنا شروع ہو گئی تھی۔

"کیوں بلایا تھا اپنی سابقہ ساس کو یہاں ہاں؟ انکے بیٹے سے ربط بحال کرنے ہیں یا، انکے بیٹے کی بے وفائی کے بعد اپنی زندگی میں ہونے والے ظلم پر مظلومیت کی داستان سنانی تھی۔۔۔"اس نے ایک جھٹکے سے جینز سے بیلٹ نکالتے ہاتھ میں لی تو حوریہ کا جسم رات کے زخموں سلگنے لگا تھا۔

"مم۔۔۔میں نے نہیں بلایا نہیں وہ خود۔۔۔"

"بڑی کوئی بے شرم فیملی ہے تمہاری، ایک بیٹا طلاق دیتا ہے پھر انکی فیملی کو سر آنکھوں پر بٹھا لیتے ہو واہ۔۔۔"اس نے بیلٹ زور سے زمین پر پٹخی تو حوریہ نے کانوں پر ہاتھ رکھ لیئے۔وہ سگریٹ سلگائے اضطراری انداز میں پاؤں ہلا رہا تھا۔

رات جو ڈریس دی تھی میں نے تمہیں وہ پہن کر آؤ۔۔۔" ذکوان آفندی" کی انوکھی فرمائش پر وہ اسکا منہ تکنے لگی تھی۔

"مم۔۔۔میں کیسے۔۔۔"

وہ ڈریس مام، نے تمہارے لیئے رکھی ہے سوٹیک اٹ۔۔۔" وہ سگریٹ" کا گہرہ کش لیتے اسکے چہرے پر پھونک مارتے بولا تو حوریہ، بے بسی کی مورت بنی ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی تھی جبکہ وہ اپنے سیل کی جانب متوجہ ہوا جہاں زویا کی کال آرہی تھی۔

بلڈی بچ۔۔۔" اس نے زوردار گالی بکتے موبائل دیوار پر دے"

مارا شریانوں میں دوڑتا خون سلگنے لگا تھا۔ کل شب یہاں سے نکلتے ہی وہ زویا کے پاس گیا تھا پر وہ گھر پر موجود نہیں تھی، صبح اسے ایک ہوٹل سے نکلتے دیکھ وہ شاکڈ تھا محض اتنا ہی نہیں وحید سرحدی بھی اسکے ہمراہ تھا۔ ہاف سلیوٹائٹ

ڈریس میں، وحید سرحدی کا بازو تھام کر نکلتی لڑکی ذکوان آفندی کو کاہن

ہونے کا سندیسہ دے رہی تھی اور اپنی فطرت سے مجبور ذکوان آفندی کبھی

اس دھوکے باز لڑکی کی شکل نہیں دیکھنا چاہتا تھا پر نشے کی لت کے ساتھ

صنف مخالف کی کشش اس پر اسطرح غالب تھی کہ وہ اپنی ٹھکرائی لڑکی کے

پاس چلا آیا تھا۔ حوریہ شاہ اس تنگ و بے باک لباس کی عریانیت پر پانی پانی

ہوتی ڈریسنگ روم سے باہر نکلنے کا نام نہیں لے رہی تھی جب ذکوان آفندی

نے دھڑا دھڑ دروازہ بجا ڈالا تھا۔

تمہیں کیا لگتا ہے تم مجھ سے چھپ جاؤ گی حوریہ شاہ؟ آنکھ مچولی کا کھیل کھیلنا"

ہے تمہیں میرے ساتھ ہاں بولو۔۔۔" اس نے ایک زوردار ہاتھ پھر سے

دروازے پہ دے مارا تو اندر ٹھہری حوریہ شاہ سر تا پیر لرزی تھی۔ ایسا لگ رہا

تھا ابھی اگر وہ باہر نہ گئی تو وہ دروازہ ہی توڑ دے گا اور اپنے انجام کا سوچتے درد

کی ٹیس سی تھکے وجود میں اٹھی تھی جبھی لرزتے ہاتھوں سے دروازہ کھولا۔وہ جو دروازہ بجانے کو ہاتھ اٹھا رہا تھا، سامنے ٹھہری بے حجابانہ آفت کو دیکھ وہ جم سا گیا تھا تو وہیں ہاتھ ہوا میں معلق رہ گیا تھا۔اسکی آنکھوں میں در آئی چمک حوریہ کو خود میں سمٹنے پر مجبور کر گئی تھی۔وہ چاہ کر بھی اسکے پاس سے گزر کر نہیں جا سکتی تھی جو اسکی راہ میں حائل بے خود سا اسے تکے جا رہا تھا۔

مم۔۔میں وہ۔۔۔"اس نے کچھ کہنے کو منہ کھولا تھا جب ذکوان آفندی" نے کھلے دروازے سے اسے پیچھے دھکیلتے،ڈریسنگ روم کی مختصر دیوار میں گویا نصب کر دیا تھا۔اپنی گردن میں اٹے اسکے ہاتھ دیکھ حوریہ شاہ کی سانسیں اٹک گئی تھیں۔

"ذذ۔۔ک۔۔۔"

کیا سمجھتی ہو تم خود کو ہاں ؟میں کوئی غلام ہوں تمہارا جو تمہارے انتظار میں" دہلیز پکڑ کر ٹھہرا رہونگا۔۔ہاں بولو۔۔۔۔"وہ جو کچھ دیر کیلیئے اسکے معصومانہ حسن کا گھائل ہوا تھا ایک بار پھر اسے اسکی پرانی جون میں لوٹتے دیکھ حوریہ شاہ کی خشک آنکھوں میں نمی سی اترنے لگی تھی۔

"آ۔۔آیسا کچھ نہیں ہے میں وہ۔۔۔"

شٹ اپ، جسٹ شٹ اپ حوریہ شاہ بہت بھاؤ کھانے لگی ہو تم، میں اگر" چاہوں نا تو تمہاری یہ اکڑ ایک لمحے میں چور کر دوں، مگر اتنی آسانی سے نہیں ،اگر ذکوان آفندی کو جھوٹا کھانا پسند نہیں تو اپنے کھانے کو شکار کیلیئے چارے کے طور پر تو استعمال کر ہی سکتا ہے۔۔۔"وہ ایک گہری نظر سر تا پیر اس پر ڈالتے بولا جبکہ حوریہ شاہ اسکے ارادوں کی خبر پاتے موت کے دہانے لگی تھی جیسے۔

نن۔۔۔نہیں ذذ۔۔ذکوان۔۔۔آ۔۔آپ ایسا نہیں کر سکتے، مم۔۔میں "

"عزت ہوں آپکی۔۔۔بب۔۔بیوی۔۔۔

شٹ اپ بلڈی بچ، کچھ نہیں ہو تم میری انڈر سٹینڈ۔۔۔"وہ جو منت "

سماجت کے طور پر اسکا ہاتھ تھامتے اپنے اور اسکے درمیان موجود رشتے کی

پاکیزگی کا احساس کرانا چاہتی تھی وہ ایک پل میں اسکا ہاتھ جھٹکتے دھاڑ اٹھا

تھا۔حوریہ کی آنکھیں آنسوؤں بہانے کی شدت سے مانند پڑتی ٹھہر سی گئی

تھیں۔

باہر آؤ۔۔۔کوئی شال لے کر۔۔۔بہت بیوی بننے کا شوق ہے نا تمہیں تو "

شوہر کا حکم بجالانا تم پر فرض کیا گیا ہے۔۔۔"وہ ہتک آمیز لہجے میں اسکی بات

کا مذاق اڑاتے ڈریسنگ روم کا جائزہ لیتے ایک شال اس پر ڈالتے اسکا ہاتھ

تھامے اپنے ساتھ گھسیٹنے لگا تھا۔وہ بے جان قدموں سے اسکے ساتھ کھینچی

چلی جارہی تھی۔وہ نہیں جانتی تھی وہ اسے کہاں، کس انجام سے واقف کروانے جارہا تھا پر اس لمحے وہ شدت سے اپنی موت کی دعائیں مانگ رہی تھی جو بہر حال اتنی جلدی اسکے حق میں قبول ہونے والی نہیں تھیں۔۔۔۔

●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●● ●●●

کبیر شاہ اور شہزین شاہ کے جاتے ہی وہ اسے دوبارہ لینے آیا تھا۔

ارزق، اماں سائیں اور باباسائیں ابھی شہر میں ہی ہیں اگر وہ واپس آگئے" تو۔۔۔۔"اسوقت وہ ہاسٹل کے ویٹنگ ایریا میں بیٹھی اسکے ساتھ جانے پر متامل نظر آرہی تھی۔

اوہ کم آن میں جانتا ہوں آج شام میں وہ لوگ چلے جائیں گے اور تم، تمہیں" زرا بھی احساس نہیں نا میرا، تم جانتی بھی ہو یہ چند گھنٹے کس طرح گزارے ہیں میں نے۔۔۔" وہ کچھ خفا سا بولا تو اوج شاہ کی جان پر بنی تھی۔

"ارزق پلیز ناراض نہ ہوں میں تو بس اماں سائیں اور۔۔۔۔"

اوج مجھے اتنا بتاؤ تم میرے ساتھ چل رہی ہو کہ نہیں۔۔۔" اب کے وہ ،کچھ" بھنائے انداز میں کہتے اٹھ کھڑا ہوا تو وہ بھی بادل نخواستہ اسکے ساتھ آئی تھی۔

مم۔۔۔میں بیگ اٹھالوں۔۔۔" وہ اسکا ہاتھ تھام کر دباتے ہوئے بولی تو" ارزق کے لبوں پر فاتحانہ مسکراہٹ دوڑنے لگی تھی جبکہ تمام راستے ،اسکی ناراضگی کا سوچتے سوچتے اوج کی جان پر بنی ہوئی تھی جب وہ اسے پھر سے نئ جگہ لایا تھا۔

ناؤدس ازسیف پلیس فاراس۔۔۔"وہ اسکے ہاتھوں بیگ لیتے ایک طرف رکھتے بولا تووہ گھوم پھر کے گھر کا جائزہ لینے لگی تھی۔

"یہ۔۔۔۔"

"یہ ہمارا گھر ہے، پسند آیا؟"وہ اسے شانوں سے تھامے خود ہی دو بیڈرومز ایک ہال، کچن ڈائننگ سے منسلک گھر دکھانے لگا تووہ کچھ کنفیوژسی تھی۔

"گھر مگر۔۔۔۔"

"میں نے اپنے حصے کی کچھ زمین بیچ کر یہ فلیٹ لیا ہے، آخر کل کو ہمیں اپنے بچوں کا فیوچر بھی دیکھنا ہے انہیں تھوڑی نا اسٹڈی کیلیۓ ہاسٹل رکھ سکتے ہیں۔۔۔"وہ اسکی جانب دیکھتے آئی ونکل کرتے بولا تو اوج کا چہرہ شرم کی لالی سے سرخ پڑا تھا اور حیا کے مارے سر جھکا لیا تھا۔

اوج۔۔۔"ارزق شاہ کی بے چین آواز پر وہ سو بار خود کو قربان کر دیتی جبھی "

اثبات میں سر ہلایا تھا۔

اوکے تم جہاں کہو گے میں وہاں رہ لونگی آخر کو کل بھی تو آپکے سنگ چلنا"

ہے۔۔"اوج نے بادقت چہرے پر مسکان لائی تھی جبکہ ارزق شاہ کا چہرہ کھل

اٹھا تھا۔

افف،افف دیکھو تو کیسے شرماتی ہیں مسسز ارزق شاہ،وہاں ہاسٹل میں رہتے "

"میں ان نظاروں سے تھوڑی نا مستفید ہو سکتا تھا۔۔۔

ارزق نے اس کے چہرے پر جھکتے اسکے رخسار کا بوسہ لیا تو وہ شرمائی سی رخ

موڑ گئی تھی۔

آئی ایم سو ہیپی کے اب میں تمہیں ہمیشہ اپنے پاس دیکھنے والا "

ہوں۔۔۔"ارزق شاہ کے ارینج ہوئے فلیٹ میں آتے ہی اسقدر پرجوش سی

آواز، اوج شاہ کی ساری فکر لے اڑی تھی جو اسے پوری طرح سے خود میں

بھینچے جیسے صدیوں بعد ملن کی خوشی کا اظہار کر رہا ہو۔

"مم۔۔میرا روم کونسا ہو گا ارزق۔۔۔"

ارزق کی خوشی جانے کیوں اوج کو پسپا کرنے لگی تھی جبھی اسکی گرفت میں

گھبرائی سی بولی تھی۔

کم آن، میری جان میرا نہیں ہمارا۔۔۔کیونکہ آج سے یہ ہمارا گھر ہے سو ہم"

الگ تھوڑی ناہیں جو الگ الگ رومز میں رہیں۔۔۔"ارزق اسکے شانوں کے

گرد ہاتھ پھیلائے اسے ایک روم میں لایا تھا جبکہ اوج کے چہرے پر ہوائیاں

اڑی تھیں۔بھلے سے انکا ریلشن شپ بہت مضبوط تھا پر وہ وقت سے پہلے

کوئی حد نہیں پھلانگ سکتی تھی جبھی ایک بے بس نظر ارزق شاہ پر ڈالی

تھی۔وہ بھی شاید اسکی گہری چپ کو سمجھ رہا تھا جبھی اپنا سر اسکے شانے پر

ٹکائے، اسکی پشت اپنے سینے سے لگائے اپنے مضبوط ہاتھوں کا حصار اسکے پیٹ پر باندھے اسکے رخساروں کو چوما تھا۔

کیا اب آپ میری قربت کا حساب رکھیں گی؟ ان بلیوایبل کہ مجھے اپنی بیوی" کی قربت کیلئے بھی گنے چنے لمحوں کا محتاج ہونا پڑے گا۔۔۔"ارزق شاہ کا وہیں خائف انداز اوج شاہ کی جان نکالنے لگا تھا۔

میں نے ایسا ہرگز نہیں بولا ارزق بٹ کیا ہمیں احتیاط نہیں کرنی" چاہئیے، میرا مطلب ہے بیڈ شئیر۔۔۔"وہ اپنے خدشات اسے کھل کر بیان نہیں کر پائی تھی۔

نہیں، مجھے نہیں لگتا کہ ہمیں بیڈ شئیر کرنے پر کسی مخمصے کا شکار ہونا چاہیئے" بلکہ میں اس سب کا عادی ہونا چاہونگا، کیونکہ مجھے آپ ایسے ہی چاہیئے اوج "شاہ، بنا کسی حد بندی کے۔۔۔

ارزق شاہ کی گرم پر حدت سانسوں کی لڑکھڑاہٹ اپنے سینے پر محسوس کرتے وہ بت بنی تھی جبکہ ارزق نے ہمیشہ کی طرح آج بھی کسی حدبندی کے محتاج رہنا پسند نہیں کیا تھا اور اسے بازو میں اٹھائے بیڈ کی طرف بڑھا تھا۔

میں آپکے بے حد قریب رہنا چاہتا جان وائفی بٹ، میں بھی جانتا ہوں کہ " باقاعدہ رخصتی سے پہلے کچھ مصلحتوں کو لے کر نبھانا ہو گا مجھے سو ڈونٹ وری ،آپکی مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہو گا بٹ مجھ سے فاصلہ بنانے کی کوشش بھی "مت کیجئے گا ورنہ۔۔۔آپکی اجازت کا حق چھین لونگا آپ سے۔۔۔

اسے گڑیا کی مانند سنبھال کر بیڈ پر لیٹاتے ارزق نے اسے کچھ ڈھارس سی دی تو وہیں، آخر میں اسکا سکون بھی غارت کیا تھا۔اسے کیا پتا کب، کونسی حرکت ارزق شاہ پر گراں گزرے اور وہ اس سے دفاع کا حق بھی چھین لے۔

گڈ نائٹ، آج کا دن کافی حواس شکن رہا ہے سو ہمیں ریسٹ کرنا" چاہیئے۔۔۔"ارزق شاہ نے اسکے پہلو میں جگہ سنبھالی تو اوج کی دھڑکنوں میں ادھم سا برپا ہوا تھا۔یہ سب کسی خواب جیسا تھا۔ارزق نے اسکی پیشانی پر بوسہ دیتے کروٹ بدل لی تو اوج نے شکر کا کلمہ ادا کیا تھا۔اتنا آسان کہاں تھا .... جلتی چنگاری کو تیل دکھا کر اس کے انجام سے بے خبر رہنا بھلا۔

●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ● ●●●●

I have become a stark reminder of what my wishes were?Just like the tears I shed.They are silent but full of pain,my

life has become that secret book that no one was ever interested in reading-----

صبح اسکی آنکھ اربد شاہ سے پہلے ہی کھل گئ تھی جبھی، کوئی مصروفیت نا ہونے پر وہ وقت گزاری کیلیئے اپنی ڈائری لے کر لکھنے بیٹھ گئ۔ سامنے ہی وہ دشمن جان، اوندھے منہ بیڈ پر دراز دنیا جہاں سے فہم سو رہا تھا۔ اشمل گہری سانس بھر کے رہ گئ تھی۔

تم تو نفرت کے قابل بھی نہیں رہے اربد شاہ۔۔۔"اس نے کبرڈ پر لٹکتے اسکی گاڑی کے ایک کی چین کے ساتھ چپکے ربن پر نظر ڈالی اور نظروں کا زاویہ بدلتے ارشم کے بارے میں سوچنے لگی تھی۔ اسے ہر گز اندازہ نہیں تھا کہ حالات یہ رخ اختیار کریں گے، ورنہ وہ حوریہ شاہ کی شادی سے ایک دن پہلے یہ گھر چھوڑنے کی ضد باندھ لیتی تو شاید اتنا بھی برا نہ ہوتا۔ پر سب کچھ

کسی کی سوچ کے مطابق تھوڑی نا ہو رہا تھا۔وہ بال پوائنٹ لبوں میں دبائے سوچوں میں گم تھی جب اربد شاہ نے ادھ کھلی آنکھوں سے اسے دیکھا تھا اور نظریں تھیں کہ واپس پلٹنا بھول گئی تھیں۔اسکے ادھ کھلے بالوں میں اٹکی پنک ربن۔۔۔اربد شاہ کو جیسے وقت کے تھم جانے کا سندیس دے رہی تھی۔وہ یک ٹک اسے دیکھے جا رہا تھا۔وہ خوابناک غلافی آنکھیں کسی گہری سوچ میں گم تھیں جبکہ اربد شاہ کو ان آنکھوں کی بے نیازی نے پوری طرح بیدار کیا۔بلیک شارٹ شرٹ اور آف وائٹ اوپن جینز میں وہ بے حد فیش لگ رہی تھی۔وہ لڑکی جس نے بیک وقت اسے محبت اور نفرت کے کئی جذبوں سے آشنا کرایا تھا اسکیلئے کس قدر مشکل تھا اسے اتنا اپنے قریب رکھ کر بھی دور رہنا گویا ایک آزمائش ہی تھی جس سے وہ پل پل گزر رہا تھا۔وہ پھر سے کروٹ بدلتے اسکی جانب سے رخ پھیر گیا تھا۔

مجھے بھولنا نہیں چاہیئے کہ میری بہن کی زندگی مسلسل اشمل خان کی وجہ "
سے آزمائش میں ہے، میں بھلا کیسے کمزور پڑ سکتا ہوں۔۔۔"اس نے خود کو
بہت کچھ باور کرایا جب قریب ابھرتی آہٹ پر وہ چونکا تھا۔اشمل ہاتھ میں
تھامی ڈائری ڈرا میں رکھنے کو جھکی تھی جب وہ پھر سے کروٹ بدلتے اسکی
جانب متوجہ ہوا۔اپنی دھن میں گم اشمل بری طرح چونکی اور پھر اسے اگنور
کر کے پیچھے ہٹنے لگی تھی جب وہ ایک جھٹکے سے اسکا ہاتھ تھامتے اسے خود پر گرا
گیا تھا۔اس اچانک افتاد پر وہ ہڑبڑائی پر اربد شاہ نے اسکے فرار کی سبھی راہیں
مسدود کر دی تھیں۔

کک۔۔کیا کر رہے ہو تم، نیند میں پاگل تو نہیں ہو گئے چھوڑو"

مجھے۔۔۔"اس سے پہلے کہ وہ کوئی جوابی کاروائی کرتے اربد شاہ پر حملہ کرتی وہ

اسے مکمل خود میں قید کرتے اس کے اوپر جھکا تو اسکی آنکھوں میں

سراسیمگی سی چھانے لگی تھی۔

چھوڑو مجھے واہیات انسان، تمہیں تو مجھے چھونے کا موقع چاہیئے ہوتا ہے"

ڈمپ۔۔۔۔"وہ تلملائی سی بنا سوچے سمجھے اسکی ذات پر وار کر گئی جب

اربد شاہ کی بھنویں سکڑ کر سمٹی تھیں اور پھر اسکے دونوں مخملی ہاتھوں کو اپنے

آہنی ہاتھوں میں جکڑتے سختی سے بیڈ پر جمائے اسکے چہرے پر جھکا تھا۔

ہاں چاہیئے ہوتا ہے مجھے بہانہ تمہیں چھونے کا اشمل خان کیونکہ تم میری"

بیوی ہو، پورا حق رکھتا ہوں میں تمیں چھونے کا جب، جہاں میرا دل کرے

تب تب چھونے کا۔۔۔"وہ زخمی سی پھنکارتی آواز میں غرایا تو اشمل کا

حلق تک خشک ہوا تھا۔

تم۔۔۔تم۔۔۔انتہائی بدتمیز شخص ہو اربد شاہ۔۔۔"جب وہ خود کو اسکی" گرفت سے نکالنے میں ناکام ٹھہری تو واحد ہتھیار زبان درازی سے کام لیتے ہوئے یقینا اربد شاہ کا پارہ مزید ہائی کیا تھا۔

میں بہت اچھے سے جانتا ہوں کہ میں کیا ہوں اشمل خان، تم اپنا پوائنٹ" آف ویو اپنے پاس رکھو۔۔۔"وہ اسے آنکھیں دکھاتے اسکے برابر لیٹا تو اشمل اس طوفان کے ٹلنے پر تشکر بھری سانس لیتے واپس سے اٹھنے لگی تھی جب وہ اسکے گرد پھر سے حصار کھینچ گیا تھا۔

لیٹی رہو اشمل، ابھی تو مجھے یہ بتانا ہے کہ میں کتنا بدتمیز ہوں"

۔۔۔"اربد شا اپنے مضبوط بازو کا اسکے گرد حصار کھینچے گویا طنزیہ کہا تو اسکی دھڑکنی اس سراسیمگی سے احساس سے اتھل پتھل ہوئیں۔

جو چیز پہلے سے معلوم ہے مجھے وہ جاننے کا زرا شوق نہیں ہے۔۔۔"اشمل"

لٹھ مار انداز میں بولتے اسکا بازو خود پر سے جھٹک گئی تو وہ گہری سانس بھرتے

پھر سے اوندھے منہ بیڈ پر گرا تھا۔

تمہیں میرے بارے میں بہت غلط فہمیاں ہیں اشمل خان اور جب تک یہ"

غلط فہمیاں دور ہونگی تب تو شاید تمہارے پاس ازالے کا وقت بھی نہ

ہو۔۔۔"وہ بھنچے بھنچے انداز میں کہتا، ایک شکوہ کناں نظر اس پر ڈال گیا تو

اشمل کے ہاتھ پاؤں سن پڑنے لگے تھے۔آجکل وہ شخص اپنی ضد اور باتوں

سے اس پر عجیب طرح کا اثر کر رہا تھا۔وہ بنا کوئی جواب دیئے الماری کی طرف

بڑھی تھی۔

میں آج سے ہاسپٹل جوائن کر رہی ہوں۔۔۔"اشمل کی بات پر وہ چونک"

کر سیدھا ہوا تھا۔

لیکن میرا نہیں خیال کہ میں نے تمہیں اس چیز کی اجازت دی ہے ابھی"

۔۔۔۔"اربد شاہ کو پھر سے پینترا بدلتے دیکھ وہ ہکا بکا رہ گئی تھی۔

نو نو نو، نو وے اربد شاہ اس بار تم اپنی بات سے نہیں مکر سکتے آئی مین ریئلی"

ایک بار پھر سے تم اپنی بات سے پلٹنے جا رہے ہو؟"وہ تحیر زدہ سیاہ آنکھیں اس پر جمائے اسکے قریب آئی تو اربد شاہ نے کندھے اچکائے گویا وہ صحیح سوچ رہی تھی وہ واقعی ہر بار کی طرح اپنی کہی بات سے مکر گیا تھا۔اشمل ایک ہاتھ کمر پر ٹکائے، خوبصورت آبروؤں کو سیکڑتے ماتھے پر بل ڈالے، دانت کچکچاتے اسے گھورنے لگی تھی پر اربد شاہ اسکے کسی اکھڑ انداز سے متاثر ہوئے بنا اٹھ کھڑا ہوا اور شرٹ کے بازو فولڈ کرتے آئینے میں ابھرتے اپنے رف سے عکس کو دیکھا۔اشمل پوری طرح سے گھومتے پھر سے اسکے سامنے آئی تھی۔

کیا سچ میں تمہاری اجازت میرے لیئے کوئی معنی رکھتی ہے اربد شاہ"

رئیلی، اور آئی تھنک ہم آلریڈی اس ٹاپک پر بات کر چکے ہیں رائٹ پھر تمہارا

یوں مکر جانا بنتا نہیں سو آئی ول لیو فار ہاسپٹل ؟" وہ اسکے اجازت نامے کی

گردان کی دھجیاں اڑاتے پھر سے الماری کی طرف بڑھی جب اربد شاہ نے

بلکل اچانک اسے کہنی سے تھامے الماری کے ساتھ پن کرتے خود کو اسکے

وجود کا حصہ بنایا جسکی کمر اربد شاہ کے وسیع سینے میں نصب ہو گئی تھی۔

وہاٹ دا ہیل یو آر ڈوئینگ اربد شاہ۔۔۔" اشمل کو لگا اربد شاہ کی اس حرکت"

پر اسکا منہ الماری کے بند دروازے سے چسپاں ہوتے سانس کی روانی میں

مسئلہ کرے گا۔

سزا دے رہا ہوں تمہیں اربد شاہ کے منفی جا کر کچھ بھی سوچنے کا اشمل خان"

سو نیکسٹ ٹائم بی کیئر فل۔۔۔" وہ اسے شانوں سے تھامتے اسکا رخ اپنی

طرف کر گیا تو اشمل اسے کچھ سخت سست سنانا چاہتی تھی جب وہ اسکے کھلتے لبوں کو اپنے طلسمی لبوں میں جکڑتے ان پر اپنا جادو چلانے لگا تھا۔ اشمل تو پل میں خود سے بیگانہ ہوئی تھی۔ پہلے بھی کئی بار اس نے اشمل کے قریب آ کر اسے چھوا تھا پر اس بار کی شدت منہ میں گھلتے اپنا الگ اثر چھوڑنے لگی تھی۔ اشمل نے اسکی بڑھتی شدتوں پر مزاحمت کرنی چاہی تو وہ اسکے دونوں ہاتھ مضبوطی سے جکڑے الماری کے پٹ سے لگائے گویا اپنے اور اسکے درمیان موجود اس مزاحمت کو بھی ہٹایا تھا۔ اربدشاہ کے لب اسکے ہونٹوں پر اپنی شدت لوٹانے کے بعد ٹھوڑی سے گردن کا سفر کرنے لگے تو ایک بار پھر سے اسکے بے جان قید بازوؤں میں جان پڑنے لگی تھی پر اربدشاہ نے انہیں اتنی سختی سے جکڑا تھا کہ اشمل کیلئے ہلنا بھی مشکل ہو رہا تھا۔

ار۔۔۔ارید۔۔۔بب۔۔بس۔۔پلیز۔۔۔۔"وہ اپنے وجود کے نمایاں حصوں پر اسکے لبوں کے بہکتے لمس سے تڑپتے ہوئے گھگیائی سی بولی تو اربد شاہ نے سختی سے آنکھیں میچ لیں۔وہ ہر باران کٹھنائیوں کو سر کرنا چاہتا تھا اور ہر بار اشمل خان نے اسے اسکے پر شدت ارادوں سے باز رکھا تھا اور کئی بار وہ کامیاب بھی ٹھہری تھی پر ابھی اربد شاہ ہارنا نہیں چاہتا تھا۔

"ایسا سمجھ لو تمہیں ہاسپٹل جوائن کرنے کا ہرجانہ ادا کرنا ہے اشمل خان سو بی ریڈی فار اٹ۔۔۔"وہ ایک پل میں خود کو پر سکون کرتا،اسکے کانوں میں ایک سر سراتی سر گوشی کرتے بنا اسے کچھ سمجھنے کا موقع دیئے اپنے مضبوط بازؤں میں اٹھا گیا تھا جبکہ اشمل تو اسکی ڈیلنگ پر حیران تھی۔سیاسدان تھا جبھی ہر بات میں اپنا مفاد اول رکھتا تھا۔

نہیں اربد دور رہو تم مجھ سے۔۔۔۔ مجھ میں اور برداشت نہیں تمہاری"

کوئی زیادتی سہنے کی۔۔۔" وہ اسے بستر پر لیٹائے اپنی شرٹ اتارنے لگا تھا جب

وہ بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپتے سیدھی ہوئی تھی۔اربد شاہ نے ایک جھٹکے

سے خود کو شرٹ کی گرفت سے آزاد کرتے اسکے برابر جگہ سنبھالی تھی۔

بیوی ہو تم میری اشمل خان، اسلیئے یہ بے فضول کے نخرے مت دکھاؤ"

مجھے۔اپنے شوہر کو خوش رکھنا فرض ہے تم پر، پہلے ہی تمہاری بے وجہ کی اکڑ

اور ضد میں بہت وقت برباد کیا ہے میں نے پر اب سے ہر دن تمہیں میری

مرضی کا گزارنا ہوگا اور میری مرضی میں اول میری ہر خواہش کو پورا کرنا

"واجب ہے تم پر۔۔۔۔

وہ اشمل کے سینے پر اپنا کہا ہر لفظ انگشت شہادت سے کنندہ کرتے اسکی

آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑتے بولا تو اشمل کی آنکھوں میں پہلی بار ایک

خوف سا ہلکورے لینے لگا جسکا اندازہ اربد شاہ کو بھی ہوا تھا۔ وہ گہری سانس

بھرتے خود کو کچھ ریلکس کرتے پھر سے اسکی جانب متوجہ ہوا جسکی آنکھوں

میں نمی اترنے لگی تھی۔

صلح کر لیتے ہیں ناشی۔۔۔ پلیز اتنا مت ستاؤ، کبھی تو مجھے میری دوست "

"، ہمراز بن کے میسر آؤ پلیز۔۔۔۔

وہ لب جو ابھی قہر و قنود باتیں کر رہے تھے بے حد ملتجیانہ انداز میں

اسکے رخسار پر ایک پر تپش لمس چھوڑتے درخواست گزار ہوئے تو، اشمل کی

آنکھوں سے ایک موتی ٹوٹ کر بکھرا تھا جسے اسکے رخسار پر ٹکے اربد شاہ

کے لبوں نے خود میں فوراً جذب کیا تھا۔

میرے لیئے اتنا آسان نہیں سب کچھ بھول کر آگے بڑھنا اربد شاہ، تم نے"

مجھے خود سے بیزار رہنے اور نفرت کرنے کے کئی ہزار ریزنز دیئے ہیں

"، جنہیں مٹانا آسان نہیں ہے۔۔۔۔

وہ یونہی سسکتے ہوئے کروٹ کے بل دوسری اوور منہ کر گئی تو اربد شاہ اپنے

لب کاٹتے اسے دیکھنے لگا تھا۔

اگر میں تمہیں پھر سے خود سے محبت کرنے پر مجبور کردوں تو؟ تو کیا نفرت"

"کرنے کی ریزنز بھول جاؤ گی؟

وہ کچھ مضطرب سا اسکے کانوں کے پاس جھکتے بولا، لبوں نے پھر سے کانوں

میں اٹے نازک نگینوں کو چھوا تھا۔ اشمل کو اسکا لمس ہر بار اپنے بس میں

کرتے ہولا رہا تھا۔

نہیں۔۔۔۔میں کبھی نہیں بھول سکتی جو کچھ تم نے اور بسام شاہ نے میری" فیملی کے ساتھ کیا ہے سنا تم نے، نفرت ہے مجھے تم سے، نفرت ہے مجھے بسام "شاہ، برباد کر دیا تم لوگوں نے مل کر ہمیں۔۔۔

وہ لاوا جو جانے کب سے دل و دماغ میں پک رہا تھا، ارب شاہ کی ذرا سی نرمی پاتے ہی پھٹ پڑا تھا، وہ اپنا سر تکیے منہ دھنسائے تڑپ تڑپ کے رونے لگی تھی ارب شاہ نے سختی سے لب بھینچ لیئے تھے۔ ہر بار جب وہ ازالہ کرنے کی کوشش کرتا ماضی کا کوئی ناگوار لمحہ ان دونوں کے درمیان آکر رک جاتا اور پھر وہ دونوں پھر سے اپنی اپنی انا کے خول میں سمٹ جاتے اور اس بار بھی ایسا ہی ہوا تھا۔ وہ بے بس نظروں سے اسے دیکھتے کتنی دیر مٹھیاں بھینچے کچھ نا کچھ بولنے کو پر تولتا رہا پر، شاید اسوقت اسکا رونا ہی جی بھر کے بھڑاس نکالنے کیلئے

بہتر تھا جبھی وہ روم سے نکل گیا۔اور اسکی غیر موجودگی محسوس کرتے وہ مزید کھل کے روئی تھی۔

● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●●

●●●●

"ہم آپکے سامنے ہاتھ جوڑتے ہیں پلیز ذکوان ہمارے ساتھ ایسانہ کریں۔۔۔"

وہ جو پورے راستے اس کٹھور شخص سے اپنے ناکردہ گناہوں کی معافی مانگتی آرہی تھی گاڑی رکنے کی آواز پر سامنے نظر اٹھا کے بھی نہیں دیکھا تھا۔

"گاڑی سے اترو۔۔۔"

وہ اسٹیر نگ پر مضبوطی سے ہاتھ جمائے دانت کچکچاتے ہوئے دھاڑا تو حوریہ شاہ نے پھر بھی اسے رام کرنے کی کوشش کرنی چاہی تھی۔

"ذذ۔۔ذک۔۔۔"

"ایسے نہیں مانو گی ناتم؟"

اب کے سلگتی نگاہیں اسکے اشک بار چہرے پر ڈالتے وہ اپنی سائیڈ کا ڈور اوپن کیئے اسکی طرف آیا اور تقریبا گھسیٹنے کے انداز میں اسے گاڑی سے نکالا تو اسکی چادر وہیں گاڑی کے دروازے میں اٹکی رہ گئی تھی اور وہ بے جان مورت کی مانند اسکے ساتھ گھسیٹتی جارہی تھی جب وہ اس محل نما گھر کے بیچ و بیچ لا کر اسکا ہاتھ چھوڑ گیا تھا تو وہیں سامنے مسند پر بیٹھے شخص کو دیکھ حوریہ شاہ کی رہی سہی ہمت بھی جواب دینے لگی تھی۔

آہاں، ویری گڈ تو وعدے کے بڑے پابند نکلے تم ذکوان آفندی اور کیوں نہ "

پابند رہتے آخر کو منسٹری کی سیٹ ایسے تھوڑی نا ہاتھ سے جانے دو گے

"تم، سمارٹ بوائے ہاں۔۔۔

وحید سرحدی نے سامنے پڑے بند لفافے کو ذو معنی انداز میں دیکھتے ہوئے کہا

تو ذکوان آفندی اپنی منزل کو سامنے پا کر بھی کچھ بول نہیں پایا تھا جب

وحید سرحدی کے اشارے پر ایک ملازم نے آگے بڑھ کر وہ لفافہ اٹھاتے

ذکوان آفندی کو تھمایا تو وہ اسے ہاتھ میں بھینچے پیچھے مڑا تھا۔

ذکوان۔۔۔ نہیں۔۔۔ آپ۔۔۔ آپ مجھے ایسے چھوڑ کے نہیں جا سکتے خدا"

کیلئے ذکوان ایسا مت کریں۔۔ مم۔۔۔ ساری زندگی آپ کی خادمہ بن کے رہ

لوں گی پ۔۔۔ پپ۔۔۔ پر مجھے ایسے نیلام مت کریں۔۔ پلیز

ذکوان۔۔۔ مم۔۔ میں بیوی ہوں آپکی، آپکی عزت۔۔۔ "حوریہ شاہ اس پل

تدراک ہوا تھا کہ وہ کس مقام پر اور کیوں تھی؟ جبھی ذکوان آفندی کے

مڑتے قدموں پر اپنی سسکیوں اور واسطوں کی زنجیر ڈالنی چاہی تھی پر وہ تو کسی

انجان بت کی مانند ٹھہرا سامنے دروازے کو دیکھ رہا تھا بھولے سے ایک نگاہ

بھی اپنے قدموں میں لپٹی لڑکی پر نہیں ڈالی تھی آیا پتھر ہو جانے کا گمان ہو۔

ذذ۔ ذکوان۔۔رر۔۔رکیں۔۔پلیز۔۔آپکو خدا کا واسطہ۔۔ذذ۔۔۔"اسکی"

آہیں سسکیاں، آوازیں دور ہوتی جا رہی تھیں اسے اندازہ نہیں تھا کہ اسکے

قدم غیر معمولی رفتار سے اسے محل سے باہر جا رہے تھے جب وہ ہانپتے ہوئے

اپنی گاڑی کے پاس پہنچا تھا اور ایک غیر ارادی نگاہ، زمین پر گری چادر پر پڑی

تھی۔

"یہ جسم، اف تم اس پر یہ بھاری وزن ڈال کر اسکے اندر کی گندگی کو چھپانے کی

ناکام کوشش کر رہی ہو حور یہ شاہ، یہ چادر کم از کم تمہیں میرے سامنے پاکیزہ

ثابت نہیں کر سکتی اس جھانسے میں تم صرف، مام ڈیڈ کو ایمپریس کر سکتی

ہو۔۔۔"

اسکی سماعتوں میں اپنی زہر خند آواز اتری تو وہ لب بھینچے دروازے میں اٹکی

چادر کو زور کھینچ گیا تھا۔

مم۔۔ میں ویسی لڑ۔۔۔ لڑکی نہیں ہوں۔۔۔"ایسا لگا تھا وہ چادر اس سے"

سرگوشیاں کرنے لگی تھی جب وہ اسے سیٹ پر پھینکتے گاڑی اسٹارٹ کر گیا

تھا۔

ذکوان۔۔۔ نہیں۔۔۔ آپ۔۔۔ آپ مجھے ایسے چھوڑ کے نہیں جا سکتے خدا"

کیلئے ذکوان ایسا مت کریں۔۔ مم۔۔۔ ساری زندگی آپ کی خادمہ بن کے رہ

لونگی پ۔۔۔ پپ۔۔۔ پر مجھے ایسے نیلام مت کریں۔۔ پلیز

"ذکوان۔۔۔ مم۔۔ میں بیوی ہوں آپکی، آپکی عزت۔۔۔

گاڑی پہلے گئر پر ڈالی تو اسکی آواز پھر سے کانوں میں زہر گھولنے لگی تھی۔ وہ سر جھٹک کے آگے بڑھنا چاہتا تھا جب نسوانی چیخ پر اسکے ہاتھ لرزے تھے اور دوسرے ہی پل، وہ اسکی چادر اٹھائے گاڑی سے نکلتے تیزی سے اندر کی جانب بھاگا تھا۔

نہیں۔۔ مم۔۔۔ میں کر جاؤنگی آپکے ارادے کبھی کامیاب نہیں ہونے" دونگی۔۔۔" جانے اس بے جان مورت میں جان کس نے پھونکی تھی جو اپنے سے دوگنی عمر اور جسامت کے بندے سے وہ الجھ رہی تھی جو اسے بڑی مشکل سے گراؤنڈ فلور کی دس سیڑھیاں گھسیٹتے اپنے بیڈروم لیجانے کی تگ ودو میں تھا۔

اے لڑکی تمہاری یہ مزاحمت کسی کام کی نہیں جب تمہارا شوہر تمہیں" "میرے پاس چھوڑ کر گیا ہے تو شرافت سے۔۔۔

اسکا ہاتھ چھوڑو ڈیمڈ۔۔۔"ابھی وحید سرحدی اپنی بات مکمل ہی نہیں"

کر پایا تھا جب زخمی شیر کی دھاڑ پر وہ کچھ چونکا تھا۔اسے ذکوان آفندی کا یوں

اچانک پلٹ آنا کچھ سمجھ نہیں آیا تھا۔

خیر تو ہے برخودار، تمہیں تو اسوقت میڈیا کے سامنے جاکر اپنی منسٹری کی"

پبلسٹی کرنی چاہیئے نا کہ یہ بے وجہ کا وویلا؟"وحید سرحدی نے کچھ ناگواری

سے اسے دیکھتے پھر سے حوریہ کو اپنے ساتھ گھسیٹنا چاہا جب وہ تیزی سے زینے

کی طرف بڑھا۔

میں نے کہا ہاتھ چھوڑو اسکا وحید سرحدی۔۔۔"وہ زخمی شیر کی مانند پھنکارا"

تو وحید سرحدی نے ابرو اچکائے اسے دیکھا تھا۔بات کچھ سمجھ میں نہیں آئی

تھی۔وہ لڑکی دوسری بار اسکے ہاتھوں سے نکلنے جارہی تھی اس سے بڑی اسکی

ناکامی کیا ہوسکتی تھی۔

آ۔۔آہاں تو کیا سچ میں ہاتھ چھوڑ دوں اسکا؟" وحید سرحدی کے ذو معنی "

انداز پر ذکوان کچھ الجھا تھا تو وہیں حوریہ شاہ بھی لرزتے وجود کو سنبھالے اٹھ

کھڑی ہوئی تھی جسکا ہاتھ ہنوز وحید سرحدی کے ہاتھ میں دبا ہوا تھا۔

دیکھو، مجھے کوئی منسٹری، کوئی نہیں آفر چاہیئے تمہاری۔۔۔" ذکوان نے "

ہاتھ میں پکڑا کاغذ کئی ٹکڑوں میں چاک کیا تو وحید سرحدی کے ساتھ ساتھ

حوریہ شاہ کو بھی جیسے اس کایا پلٹ پر جھٹکا لگا تھا۔

اوہ تو یہ بات ہے لو چھوڑ دیا ہاتھ۔۔۔" وحید سرحدی باتوں ہی باتوں میں "

حوریہ شاہ کو اسٹیرز کے دہانے پر لے آیا تھا یہ سب اتنا اچانک تھا کہ وہ دونوں

ہی نہیں سمجھ پائے تھے جب وہ حوریہ شاہ کو اپنے گرفت سے آزاد کر گیا۔ وہ

اس اچانک حملے پر سنبھل نہیں پائی تھی اور سر کے بل سیڑھیوں پر گرتی خود

کو سنبھالنے میں ناکام ٹھہری تھی۔اسکی چیخ ذکوان آفندی کو ہوش میں لائی تھی

وہ اسکی جانب لپکا جب وہ خود ہی اسکی گود میں آن گری تھی۔

اوہ گاڈ یہ کیا ہو گیا آر یو او کے۔۔۔"ذکوان بند آنکھوں اور، خون آلود"

چہرے کو دیکھ بری طرح گھبرایا تھا جبکہ حوریہ شاہ کی آنکھیں بند ہوئی تھیں

البتہ لب مبہم سے ہل رہے تھے۔

میں ویسی لڑکی نہیں ہوں۔۔۔"گویا موت کے دہانے پر آ کر بھی وہ اپنے"

کردار کی صفائی دے رہی تھی اور وہ بے جان ہوتے وجود کو اٹھائے تیزی سے

باہر کی طرف لپکا تھا۔

●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●
●●

گڈ مارننگ ہنی۔۔۔"آج دوسرا دن تھا وہ کالج نہیں جا رہی تھی طبیعت

میں عجیب بیزاری آن بسی تھی تو وہیں سستی اور کاہلی سے وہ بستر سے اٹھنے کا

نام ہی نہیں لے رہی تھی۔اسوقت بھی ارزق شاہ اسکیلئے بریک فاسٹ ریڈی

کیئے بستر تک چلا آیا تو وہ مارے شرمندگی کے سر نہیں اٹھا پا رہی تھی۔

آپ نہیں کیوں بنایا ناشتہ میں بنا لیتی نا۔۔"وہ اس سے نظریں چرائے"

پر تھکن لہجے میں بولی تو وہ ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھتے اسکے دونوں ہاتھ تھام گیا

تھا۔

کیوں میں کیوں نہیں بنا سکتا ناشتہ ہاں ؟جب کہ مجھے اچھے سے پتا ہے میری"

لاڈلی بیوی کی طبیعت خراب ہے اور بخار بھی تو ہو رہا ہے۔۔"وہ تیز تیز

بولتے ایک ہاتھ سے اسکا ٹمپریچر چیک کرتے بولا تھا۔

نہیں اتنا فیل نہیں ہو رہا ٹھیک ہوں میں ۔۔۔"اوج شاہ، ارزق شاہ کی اسقدر محبت اور توجہ پا کر، ایک دم ہلکی پھلکی ہوتے مسکائی جبکہ دل الگ مغرور ہوا تھا۔ وہ جب اس شخص کے قریب رہنے لگی تھی اسکی محبت اور چاہتوں کی بے قراریاں اوج شاہ کو مغرور کرنے لگی تھیں۔

جب میں نے کہا نہیں ہو، ٹھیک تو نہیں ہو نا پھر، جلدی سے بریک فاسٹ" کرو اسکے بعد ڈاکٹر کے لے کر چلتا ہوں رائٹ ۔۔۔"وہ فرنچ ٹوس کا پیس اسکے منہ میں ڈالتے بولا تو وہ خاموشی سے مسکرا دی تھی۔

ایک بات پوچھوں آپ سے ؟"اسکے ہاتھ سے نوالے کھاتی اوج شاہ کسی" گہری سوچ میں گم سی بولی تو ارزق شاہ نے اپنا ہاتھ روک کر اپنے لب اسکے رخساروں پر ٹکائے، اوج شاہ کے چہرے پر حیا کی لالی بکھری تو وہ مبہم سا مسکرایا تھا۔

"میں جانتا ہوں تم کیا پوچھنا چاہ رہی ہو یہی نا کہ میں ہمیشہ تم سے ایسے ہی پیار کرونگا یا پھر بدل جاؤنگا، تو میری جان آئی پرامس میں زندگی کی آخری سانس تک تم سے پیار کرونگا اور اس سے بڑھ کر ہی کرونگا۔۔۔" وہ جیسے اسکا مائینڈ ریڈ کر چکا ہو جبھی اسکے سوال اور جواب کا اندازہ خود ہی لگا یا تو وہ اسکی آبزرویشن پر حیران ہوئی تھی۔

"ارزق آپ۔۔۔"

"اوہوں، میری جان اتنے پیار سے مت پکاریں ورنہ ہم بھول ہی جائیں گے کہ ہماری بیوی اسوقت بیمار ہیں اور ہمیں فاصلہ بنا کے رکھنا ہے۔۔۔" ارزق شاہ کی ذو معنی اور بے باک جملوں کی تو وہ عادی ہو رہی تھی پھر بھی اسکی بے باکیاں، اوج شاہ کی جان نکالنے لگتی تھیں۔

اور سچ میں ہماری طبیعت خراب ہی ہے۔۔۔" گویا وہ اسکے ارادوں کی آگاہی پاتے روہانسے لہجے میں بولی تو ارزق شاہ کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

کم آن سلی گرل، آئی کین فیل اٹ تمہیں یوں بول کے بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔" وہ اسکے شہد ذائقہ لبوں کو چومتے بولا تو اسکی شوخیاں مستیاں برداشت کرنا بھی اوج شاہ کیلئے الگ امتحان تھا۔ شام میں وہ اسے ڈاکٹر کے پاس لے کر گیا اور پھر اگلے دو دن تک اسکی حالت کافی سنبھل چکی تھی۔ وہ دیکھ رہی تھی کہ دو دن سے ارزق کچھ پریشان سا تھا وہ چاہ کر بھی اس سے پوچھ نہیں پا رہی تھی جب رات کے کھانے کے بعد وہ اس سے بات کرنے کا سوچتے ہوئے روم میں آئی تو اسے اپنا سامان پیک کرتے دیکھ ٹھٹھکی تھی۔

یہ کیا ارزق کیا ہم کہیں جا رہے ہیں؟" وہ کچھ حیران سی اسکی طرف بڑھی تو وہ زوردار انداز میں چونکا اور خفیف سے انداز میں سر اثبات میں ہلایا تھا۔

مجھے کچھ دن کیلئے گاؤں جانا ہو گا، وہاں کی زمینوں کے کچھ معمالات دیکھنے ہیں۔لالہ جان بھی شہر میں ہیں تو چچا جان اور امی جان کیلئے وہاں سب سنبھالنا کچھ مشکل ہو رہا ہے۔۔۔" وہ اسے ایک تسلی بخش جواب دیتے پھر سے بیگ کی طرف متوجہ ہوا تو وہ کچھ اداسی سے اسے دیکھنے لگی تھی۔

"تو کیا میں یہاں اکیلی رہو نگی اور۔۔۔"

نہیں اوج جب میں یہاں نہیں ہو نگا تو تمہیں بھی یہاں رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔میں جیسے ہی گاؤں سے فری ہوتا ہوں میں تمہیں پک کر لو نگا۔۔۔" وہ پیکنگ ایک طرف کرتے اسکی جانب ہاتھ بڑھاتے بولا تو اوج شاہ نے گویا یہ مجبوری سمجھ کے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

پر میں آپکے بغیر کیسے رہو نگی، میرا ہاسٹل میں زرا دل نہیں لگتا۔۔۔" وہ منہ بسورتے بولی تو ارزق شاہ نے اسے بانہوں کے گھیرے میں لیا تھا۔

اوہ کم آن میرا بے بی، بس کچھ ہی دنوں کی ہی تو بات، آ جاؤنگا نا میں "

واپس۔۔۔" وہ اسکے سلجھے بالوں کو کچھ بگاڑتے بولا تو وہ اسکی جانب دیکھنے

لگی تھی۔

کیا ایسا نہیں ہو سکتا میں بھی آپکے ساتھ گاؤں چلوں۔۔۔" جانے کیوں اسکا "

دل کسی انہونی سے گھبرا رہا تھا۔

دیٹس گڈ آئیڈیا بٹ میری جان نیکسٹ منتھ سے آپکے ایگزامز اسٹارٹ ہیں "

سو یہ وقت بہت قیمتی ہے اور پھر یوں چٹکیوں میں دن گزریں گے پتا بھی نہیں

چلے گا اور ہم پھر سے ساتھ ہونگے۔۔۔" ارزق شاہ نے چٹکی بجاتے گویا

وقت کا تعین کیا تو وہ کھل کے مسکرائی تھی۔

"بٹ پرامس کریں کہ مجھے ڈیلی کال کریں گے۔۔۔"

پکا، وعدہ ہوگیاڈیلی کی کال ہوگی اور اگر میرا دل کیا تو رات کے تین بھی بجے" ہونگے تو تمہارے پاس پہنچوں گا۔۔۔" وہ اسکی گردن پر جھکتے گھمبیر آواز میں بولا تو اوج شاہ کے وجود پر گرم سانسوں کی تپش نے عجیب سنسنی پیدا کی تھی۔

"ارزق آپکی پیکنگ ادھوری ہے اور۔۔۔"

ہنمم۔۔۔ صرف پیکنگ ہی نہیں اور بھی بہت کچھ ادھورا رہ گیا"

ہے۔۔۔" کسی سوچ میں ڈوبے ارزق شاہ نے لب بھنچتے کہا تو وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی تھی۔

کیا ادھورا رہ گیا میں سمجھی نہیں۔۔۔" اوج شاہ نے اسے سوالیہ نظروں سے" دیکھا تو وہ نفی میں سر ہلاتے اسکے شانوں پر اپنے ہاتھ کا دباؤ بڑھا گیا تھا۔

پچھلے تین دن کا ادھورا رومینس میری جان، آج کی رات تو تمہارا یہ بہانہ "
نہیں چلنے والا کہ تم ٹھیک نہیں ہو، اگر اب بھی ایسا ہی تو بھی میں ٹھیک نہیں
رہنے والا ہوں۔۔۔۔" وہ ذو معنی انداز میں کہتے اس پر اپنا تسلط بناتے بولا تو
اوج شاہ نے ہمیشہ کی طرح اسکی خواہش پر سر جھکا لیا تھا۔ شاید وہ آگاہ ہی نہیں
تھی کہ ایک شاطر کھلاڑی نے کس طرح اسے اپنے مقصد کیلئے استعمال کیا تھا
اور اس نے خود کو استعمال ہونے کی اجازت بھی دی تھی۔

● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●●
●●●●

دو دن سے ان کے درمیان بات چیت مکمل بند تھی اور نہ ہی اربد شاہ اس دن
کے بعد سے روم میں آیا تھا۔ اسکی مصروفیت کا اندازہ نا چاہتے ہوئے بھی کسی

نیوز یا گھر میں لینڈ لائن نمبر پر آنے والی کالز کا جواب دیتے ملازمین سے ہو ہی جاتا تھا۔ ابھی وہ کافی سوچ بچار کرنے کے بعد ہاسپٹل کیلئے ریڈی ہوتے باہر آئی تو اسے بریک فاسٹ کی ٹیبل پر دیکھ کر چونکی اور پھر سر جھٹکتے اسکے برابر کی دو چیئرز چھوڑتے ایک کونے میں جا کر بیٹھی تھی۔ اربد شاہ نے اسکا آنا اور بیٹھنا بخوبی محسوس کیا تھا جو اسوقت کال پر مصروف تھا۔

"میں پہلی فرصت میں آپکیلئے بینک اکاؤنٹ اوپن کرواتا ہوں ڈونٹ وری۔۔۔" اسکی باتوں سے اندازہ کرنا مشکل تھا کہ وہ کس شخص سے مخاطب ہے جسے ناچاہ کر بھی اسکی باتوں پر توجہ دینی پڑ رہی تھی۔

"اوکے، فلحال میں اپنے دوست سے کچھ پیسے ارینج کروا کے بھیج رہا ہوں تو آپ کچھ دن مینج کر لیجئے گا اور نیکسٹ ایسی کوئی بیوقوفی نہیں چاہیئے مجھے آپکی طرف سے آئی ہوپ آپ میری بات سمجھ رہی ہونگی۔۔۔"

وہ جو یکسوئی سے اپنے سامنے پڑا بریک فاسٹ کرنے میں مصروف تھی کال پر مجبوددوسری طرف کی صنف کے متعین ہونے پر چوکنا ہوئی تھی۔

اوکے ابھی مجھے آفس کیلئے نکلنا ہے تو کوئی ایمر جنسی مسیج ہو آپ میری" سیکرٹری کو مسیج ڈراپ کر سکتی ہیں میں پوری کوشش کرونگا رابطے میں رہنے کی۔۔۔۔"وہ جو ابھی بات مکمل نہیں کر پایا تھا سپون پٹخنے کی آواز پر چونکا تھا اور صرف اتنا ہی نہیں وہ انتہائی بد تہذیبی کا مظاہرہ کرتے چیئر کو گھسیٹتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔اربد شاہ کی توجہ کال سے ہٹ کر اسکی جانب ہوئی جسکا تپاتپا چہرہ اسکیلئے حیران کن تھا۔اربد شاہ نے آنکھ کے اشارے سے انکی خدمت پر معمور ملازمین کو وہاں سے جانے کا اشارہ کیا جبکہ وہ بھی پاؤں پٹختے وہاں سے نکلنے کو تیار تھی جب اربد شاہ نے آگے بڑھتے اسکا ہاتھ تھام کر اسے روکا۔

کیا بد تمیزی ہے یہ اشمل، آپکو نظر نہیں آرہا کہ میں کسی سے بات کر رہا"

"ہوں اور۔۔۔۔

ہاں تو کیا تمہیں نظر نہیں آرہا ارید شاہ میں بھی یہاں موجود ہوں، ایک نظر"
اٹھانے کی فرصت نہیں مل رہی تمہیں مجھے دیکھنے کی اور باہر کی عورتوں
کیلیئے تم ہر وقت الیو بیل ہو رائٹ۔۔۔"اشمل کا بس نہیں چل رہا تھا سامنے
ٹھہرے شخص کا سر پھاڑ دے جبکہ ارید شاہ اسکی ٹون اور سلگتی باتوں پر کچھ
حیران اور گویا عقل مند آدمی تھا جبھی فورا، اسکی حرکت کی وجہ معلوم پڑی
تھی۔

رئیلی، تمہیں میرا کسی دوسری عورت سے بات کرنا ڈسٹرب کر رہا"
ہے؟" جانے کیوں دل عجیب خوشفہم ہوا تھا جبھی لہجے میں شوخی آن بسی
تھی۔وہ بھی جیسے اسکی بات سن کر ہوش میں آئی تو کیا واقعی وہ ارید شاہ کی

لگان کسی اور عورت کی طرف دیکھ ایفیکٹ ہو رہی تھی جبھی وہ اربدشاہ کی توجہ چاہتی تھی؟

نہیں ایسا ہر گز نہیں ہے میں کسی سے ایفکٹ نہیں ہو رہی نا ہی میں تمہاری" "توجہ کی منتظر ہوں۔۔۔

وہ اپنے اندر کے سوال وجواب سے گھبرائی سی بولی تو اربدشاہ کا قہقہ بے ساختہ تھا اس نے کچھ پر شوق نگاہیں اس پر ڈالیں اور بغور نقوش کا جائزہ لیا جو معمول سے ہٹ کر کچھ فریش نظر آ رہی تھی۔لبوں پر سجی ڈارک لپ اسٹک، اسے مسحور کر گئی۔

کیا تم کہیں جانے لگی ہو؟" اربدشاہ نے ابرو اچکائے پوچھا تو وہ اسکی خواہ مخواہ" کی جراح پر چڑ سی گئی تھی۔

ہاں تو کیا تم یہ سوچ رہے کہ میں ہمیشہ تمہاری قید میں رہنے والی ہوں، باہر "

گھوم پھر کر تم جیسے دل چاہے عیاشی کرتے رہو ٹھیک ہے بٹ بیوی کو اس

زندان میں قید کر دو ہنہ ٹیپکل سوچ۔۔۔"ار بد شاہ اسکے وضاحتی اور

چڑ کھائے جواب سے زیادہ "بیوی" کا حوالئہ استعمال کرنے پر مسرور ہوا۔ تو

کیا وہ واقعی اسکے سامنے کسی اور عورت سے بات کرنے پر ایفیکٹ ہوئی تھی

اور اپنا مقام جتانا چاہ رہی تھی؟ پر وہ کیسے اتنی آسانی سے ہار مان سکتی

تھی؟ ار بد شاہ کی نظریں اسکے سراپے میں گڑی تھیں جبکہ وہ از حد کنفیوژ

ہونے لگی تھی۔

ہنمم۔۔۔یہ میرے سوال کا جواب نہیں اشمل خان۔۔۔"ار بد شاہ نے "

ہنکارہ بھرتے کہا تو وہ گہری سانس بھرتے اپنا ہاتھ اسکی گرفت سے نکال گئی۔

ہاسپٹل جارہی ہوں، مجھے فرق نہیں پڑتا کہ تم اجازت دو یا نا دو کیونکہ میں"

تمہارے موڈز سیونگز کے حساب سے نہیں چل سکتی، سو مجھے جانا ہے تو جانا

ہے او کے۔۔۔" وہ اپنی حتمی فیصلہ سناتے باہر کی جانب لپکی تو اربد شاہ نے

اسے خاموشی سے جاتے دیکھا۔اسے، اشمل خان کے پروفیشن سے کوئی

اختلاف نہیں تھا پر وہ اسکی بے جا من مانیوں کا نتیجہ بھی تو بھگت رہا تھا جبھی

سر جھٹکتے اسکے ہاسپٹل میں کال کرتے، انہیں اربد شاہ کی بیوی کے پروٹوکل کو

ملحوظ خاطر رکھنے کی انسٹرکیشن دی تھیں۔ویسے بھی میڈیا کے ذریعے سے یہ

خبر ایک دنیا جان چکی تھی کہ وہاب طرین کی نواسی اشمل خان کا ہیلتھ

منسٹر اربد شاہ سے کیا رشتہ تھا پھر بھی ایک لمبے بریک کے بعد پھر سے

جوائننگ پر وہ اسے کسی مشکل کا سامنا کرتے ہوئے نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔ابھی

وہ ڈرائیور کو اپنے ساتھ چلنے کا کہتی، اسے گومگو کیفیت میں مبتلا کر رہی تھی

جب وہ بھاری قدم اٹھاتے وہاں چلا آیا تھا۔اشمل کو لگ رہا تھا وہ پھر سے اسکے راستے کی دیوار بننے چلا آیا ہے جبھی پلٹ کر اسکی کلاس لینی چاہی جب وہ اسکا ہاتھ تھامے اسے بیک سیٹ پر بیٹھاتے خود بھی اسکے برابر بیٹھا تھا۔ڈرائیوران دونوں کو بیٹھتے دیکھ فورا الرٹ ہوا جب ،اربد شاہ نے اسے ہاسپٹل چلنے کا کہا۔اشمل اس کا یا پلٹ پر حیران تھی پر اسوقت وہ دونوں شاید خاموشی کی زبان بولنا چاہتے تھے۔

"تمہیں پھر سے اڑان بھرنے کا شوق ہے نا اشمل خان میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ تمہاری اڑان کی سکت کہاں تک ہے ،پر اپنی اڑان میں میری حدود کو مت بھولنا اشمل خان ،میرا بھروسہ مت توڑنا۔۔۔۔"

وہ دونوں ہی اپنی اپنی سوچ میں گم تھے جب اربد شاہ نے اسکے شانوں پر جھکتے کانوں میں سرگوشی کی تھی۔اشمل ایک پل تو ساکت ہوئی اور پھر

اسے گھورتے پھر سے رخ موڑ لیا۔ ہاسپٹل پہنچتے ہی وہ گاڑی سے اتری تھی جبکہ اربد شاہ نے اسکا ہاتھ ایک سیکنڈ کو تھام کر بہت زور سے دبایا تھا جسکے درد کی شدت کا اندازہ اسکے چہرے پر در آئی سرخی سے لگایا جا سکتا تھا اور وہ پل میں انجان بنتے ڈرائیور کو گاڑی چلانے کا کہا تھا۔

کیا بے وقوفانہ حرکتیں کرنے لگی ہو تم اشمل خان، اسکا دیا ہر درد سہہ کر" اگنور کیسے کر سکتی ہو تم، تم اتنی کمزور تو ہر گز نہیں اور نہ ہی اب اسکے گاؤں میں قید ہو۔ تمہیں تمہارے پنکھ واپس ملے ہیں تمہیں پھر سے اپنی زندگی اپنی مرضی سے جینی ہو گی پھر سے ایک لمبی اڑان بھرنی ہو گی تمہیں اشمل خان کم آن بی بریو، بی ڈپینڈ آن یور سیلف۔۔۔" وہ ہاسپٹل کے احاطے میں داخل ہوتے امارت کو دیکھتے پھر سے اپنے اندر ایک نئ امنگیں پیدا کرنے لگی تھی حالانکہ زندگی نے ابھی اسکیلئے اتنی آسانیاں بھی نہیں لکھی تھیں۔

ہم لنچ ساتھ میں کرنے والے ہیں رائٹ دو بجے ڈرائیور پک کر لے گا"

آپکو۔۔۔" مسیج کی بپ پر وہ چونکی جہاں اربد شاہ نے پھر سے اسکی روٹین

پلین اپنے ہاتھ لینے کا عندیہ دیا تو وہ سیل آف کرتی بیگ میں ڈال گئی تھی۔

اسے جو لگ رہا تھا، کہ اسکے یوں اچانک غائب ہو جانے، رولز بریک اور

ڈسیپلن یہ نٹینس پر کئی سوال اٹھیں گے کچھ بھی تو نہیں ہوا تھا۔ایسے جیسے وہ

ایک لگی بندھی روٹین کا حصہ ہو۔پورا دن مختلف کیسسز بھگتاتے ہوئے

اسے زرا بھی اندازہ نہیں تھا کہ اسکی نئی زندگی کا آغاز اسے پھر سے بدترین

انجام کی طرف لیجا رہا ہے۔وہ اربد شاہ کے بار بار بھیجے ریمائنڈرز پر تلملائی سی

لنچ بریک کیلئے اٹھنے لگی تھی جب ایمرجنسی پیشنٹ کی آمد پر اسے سب چھوڑ

چھاڑ کر آئی۔سی۔یو کی طرف جانا پڑا تھا۔

حوریہ شاہ کی مخدوش حالت میں ہاسپٹل میں

آمد گویا اشمل کیلئے بے حد شاکنگ تھی۔اپنے ساتھ کے اسٹاف کو ایمرجنسی

ٹریٹمنٹ کا بولتے

اس نے بمشکل لرزتے ہاتھوں سے اربد شاہ کو کال کی تھی تو وہیں وہ حوریہ کی

اس حالت کا ذمدار بھی کہیں اسے نہ ٹھہرا دے ،ایک ڈر سا دل میں گھرنے لگا

تھا۔

سر یہ پولیس کیس ہے پہلے پولیس کو آنے دیں پھر ہی ہم کچھ کر سکیں "

گے۔۔۔"وہ بمشکل خود کو سنبھالے حوریہ شاہ کی پلز چیک کر رہی تھی جو

نارمل سے بھی زیادہ سلو تھی ایسا لگ رہا تھا وہ کبھی بھی جان کی بازی ہار دیتی۔

میں نے تمہیں کہا تھا اشمل خان کہ میری برداشت کو مت آزمانا اور نہ ہی "

میری دی حد سے تجاوز کرنا ،میں یہاں پچھلے ایک گھنٹے سے ہونقوں کی طرح

تمہارا انتظار کر رہا ہوں اور تم ہو کہ جسے اپنی من مانی اور ضد سے زرا کے

فرصت نہیں۔۔۔" اس نے جیسے ہی کال کی اربد شاہ نے جھٹ سے کال اٹھاتے اسے بے نقط سناڈالیں۔اشمل پھر سے حوصلہ ہارنے لگی تھی۔

"اشمل جی آپ کچھ کرتی کیوں نہیں وہ۔۔۔"

سسٹر، شش۔۔۔ شی از مائے سسٹر ان لاء پلیز ہری اپ۔۔۔" اشمل کیلئے اربد شاہ سے کچھ کہنا محال تھا جبھی اسکی چلتی کال کا بنا جواب دیئے، ذکوان آفندی کی درگور ہوتی حالت اور موت کی طرف قدم بڑھاتی حوریہ شاہ کا ہاتھ تھامے نرس کو مخاطب کیا۔

"پر میم بغیر پولیس۔۔۔"

سسٹر سنا نہیں آپ نے یہ اربد شاہ کی بہن ہیں، کیا پولیس کے آنے کے انتظار میں جان لینا چاہتی ہیں آپ انکی۔۔۔" اشمل کی ساتھی کولیگ نے

نرس کو جھڑ کا تو، مختلف ملی جلی مبہم آوازوں میں آئی ایک واضع آواز کا متن سمجھتے اربد شاہ چونکا تھا۔

ہیلو! اشمل وہاٹ ہیپنڈ؟ اشمل۔۔۔۔"اربد شاہ کی دھڑکنیں ایک فقرے" پر تھم سی گئی تھیں۔

سنا نہیں آپ نے یہ اربد شاہ کی بہن ہیں، کیا پولیس کے آنے کے انتظار میں" "جان لینا چاہتی ہیں آپ انکی۔۔۔۔۔

اشمل، کون ہے وہاں۔۔۔اشمل آر یو لسنگ می، گو می آنسر ڈیم۔۔۔"وہ" اپنے بالوں کو سختی سے ہاتھوں میں جکڑے چلا رہا تھا پر اشمل کو واقعی بھول گیا تھا کہ اس نے کال آنسر پر چھوڑی تھی۔وہ بنا لمحوں کی دیری کے فوراً ہی ہاسپٹل پہنچا تھا جسے دیکھتے ہی تمام اسٹاف، ہائر اسٹاف الرٹ ہوا تھا۔

ایکسکیوزمی ڈاکٹر اشمل کہاں ہیں؟"اس نے ریسپشن پر آتے ہی پوچھا تھا"

جبکہ نظریں بے تابی سے ارد گرد کا جائزہ لے رہی تھیں۔

"سر وہ۔۔۔"

لالہ کیا ہوا حورے کو۔۔۔"اس سے پہلے کہ ریسیپشنسٹ میں سے کوئی"

جواب دیتا ارزق شاہ کی آواز پر وہ پلٹا جسے، ذکوان آفندی نے خود کال کی تھی۔

"حو۔۔۔رے۔۔۔"

سنا نہیں آپ نے یہ اربد شاہ کی بہن ہیں۔۔۔"وہ لاشعور میں ابھرتی"

آوازوں میں ارزق شاہ کا ڈبڈبایا عکس دیکھ رہا تھا۔

حورے۔۔حورے کہاں ہیں؟کک۔۔۔کیا ہوا انہیں؟"وہ ارزق شاہ کو"

جواب دینے کی بجائے الٹا اس سے سوال گو تھا۔

"سر پلیز آپ ادھر آیئے۔۔۔"ڈاکٹر ارشد اسے دیکھتے فوراً اسکی طرف لپکے وہ غائب دماغی سے انکے ساتھ چل رہا تھا، ارزق بھی اسکے پیچھے ہی بھاگ رہا تھا اور ذکوان آفندی، جو انکے روم میں پہلے سے موجود تھا نہیں دیکھ اٹھ کھڑا ہوا۔ اربد شاہ کے پاس، اس سے پوچھنے کو بھی شاید کچھ نہیں تھا۔

"سوری سر، ہمیں زرا آئیڈیا نہیں تھا کہ ایمرجنسی میں لائی پیشنٹ آپکی سسٹر ہیں ایکچوئلی، اسٹیرز سے گرنے کی وجہ سے انکے برین کی بون کچھ ڈیمج ہوئی ہے انشیئیلی ہم نے ایمرجنسی ٹریٹمنٹ دیا ہے بٹ ابھی انکے ہوش میں آنے تک کچھ بھی کہنا قبل از وقت ہوگا، شی از نئیرلی ٹوڈیڈ۔۔۔۔"

"کیا بکواس کر رہے ہیں آپ ڈاکٹر، میری بہن ہے وہ، کک۔۔۔کیسے بول سکتے ہیں آپ اسکیلئے یہ سب۔۔۔"ڈاکٹر کی بات مکمل ہونے تک اسکا گریبان اربد شاہ کے ہاتھ میں آچکا تھا۔

آئی نو سر آپ ایموشنل ہیں بٹ انکی کنڈیشن کافی کریٹکل ہے اور زندگی" موت تو خدا کے ہاتھ میں ہے ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں۔۔۔کہ انہیں کچھ نہ ہو۔۔۔۔"اربد شاہ کا ایموشنل انداز دیکھ ایک اور ڈاکٹر اسکی طرف بڑھے تو ارزق شاہ نے آگے بڑھ کر ڈاکٹر کا گریبان اربد شاہ کے ہاتھوں سے چھڑایا۔ذکوان آفندی کا حلق تک خشک ہوا،اگر جو اسے زرا اندازہ ہو جائے اس سب کے پیچھے کی کیا وجہ ہے تو یقیناذکوان آفندی کا اپنے پیروں پر ٹھہرنا ناممکن ہو جاتا۔

لالہ پلیز،ٹھیک ہو جائے گی وہ،اگر آپ۔۔۔۔،آپ اپنا آپا اسطرح کھوئیں "گے تو یہ سب میڈیا میں جائے گا اور آپکی ریپوٹیشن اور عہدہ۔۔۔

ارے بھاڑ میں جائے ایسی ریپوٹیشن ایسا عہدہ جسکے ہوتے ہوئے میں اپنی" بہن کو موت کے منہ میں جاتا دیکھتا رہوں،آئی ڈیم کیئر اباؤٹ اٹ مجھے میری

بہن بلکل ٹھیک چاہیئے سنا آپ سب نے۔۔۔" اس نے شیشے کی ٹیبل پر

ہاتھ مارتے کئی کاغذ زمین بوس کرتے دھاڑتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر اسکا

ایموشنل فیز دیکھ خاموشی سے نظریں جھکائے کھڑے تھے۔

اشمل کہاں ہے؟ وئیر از شی۔۔۔" کتنی دیر اپنا غصہ ضبط کرنے کی کوشش"

میں ہلکان ہوتے ارید شاہ کو جیسے ہی ہوش آیا تو اسے اشمل کی یاد آئی۔

"سر وہ پیشنٹ کے ساتھ ہیں آئی۔سی۔یو میں۔۔"

ایک نرس نے ہمت جٹاتے جواب دیا تو وہ آئی سی۔یو کی طرف لپکا۔

۔سس۔۔ سر رکیں آپ ایسے، آئی۔سی یو میں نہیں جا سکتے"

ہیں۔۔۔" اہک بار پھر سے پورا اسٹاف اسکے پیچھے بھاگ رہا تھا۔بھائی اور

اسٹاف کی حالت دیکھ ارزق شاہ نے آگے بڑھتے اسکے سینے پر ہاتھ جمائے کسی

پل کی مانند اسے روکا تھا۔

"لالہ پلیز، ڈاکٹر ہیں نا، اسے دیکھنے کیلئے پلیز کچھ تو ہمت دکھائیں۔۔۔۔"

کیا ہمت دکھاؤں ارزق، کیا تم نہیں جانتے ارزق میں اسکیلئے ایک دنیا سے" لڑتا آرہا ہوں، کیسے میں اسے اس حال۔۔۔۔" اس نے بمشکل دکھتے سر کو دباتے خود کو کنٹرول کیا جب کچھ سوچ کر وہ ایک طرف رکے ذکوان آفندی کی جانب بڑھا۔ جو اسکے تیور دیکھ فوراً اسے نظریں چرا گیا تھا۔

یہ سب کیسے ہوا؟ کیسے گریں وہ؟ ہاں تم کہاں تھے اسوقت آخر؟" ذکوان" آفندی کیلئے موت کا سوالنامہ تیار تھا جیسے بھلا وہ کیا بودی دلیل پیش کر پاتا۔

وہ۔۔۔ وہ اربد سر، میں گھر نہیں تھا، مم۔۔۔ میرا مطلب ہے میں آفس تھا" اور پتا نہیں کیسے وہ سیڑھیوں سے سلپ ہوئیں۔۔۔ سب۔۔ ملازم تھے اور "انھوں نے ہی مجھے کال کر کے بتایا تھا تو میں۔۔۔

ذکوان آفندی ہر بڑاہٹ میں، اپنی صفائی پیش کرتے کئی من گھڑت کہانیاں بناتے اسے سنا رہا تھا جسے وہ ماؤف دماغ سے سن رہا تھا سمجھ رہا تھا یا نہیں یہ اندازہ کرنا کچھ مشکل تھا۔

تقریباایک گھنٹے کے جان لیوا انتظار کے بعد اشمل آئی۔ سی۔ یو سے باہر آئی تو، تب تک عدنان آفندی اور رعنا آفندی بھی ہاسپٹل پہنچ چکے تھے۔

کیسی ہے اب حورے؟ مم۔۔۔ مجھے بات کرنی ہے اس سے۔۔۔"اربد شاہ" اشمل کی طرف لپکتے بولا تو وہ اسکی در گور حالت دیکھ حیران ہوئی تھی۔ بھلا اربد شاہ جتنا مضبوط، حواس شکن شخص تھا کہیں؟ پھر کیسے وہ اسقدر کمزور، شکات خوردہ سا تھا؟ وہ اسے گم صم اسکی طرف بڑھا اور اسے شانوں سے تھامے تقریبا جھنجھوڑا تو ہوش میں آئی اور اثبات میں سر ہلایا۔

یاہ، شی از فائن بٹ ابھی اسے ہوش میں آنے کیلئے کچھ گھنٹے لگیں گے"

۔۔۔"تقریبا تمام اسٹاف اسکی جانب ہی دیکھ رہا تھا تو وہ بمشکل خود کو جواب

دینے لگی۔

مجھے اس سے ملنا ہے ابھی۔۔۔"اس نے اشمل کو چھوڑتے، ہوئے ڈاکٹر"

ارشد کو کہا تو وہ چار و نچار اسے ایمرجنسی کی طرف لے گئے جہاں، حوریہ شاہ کا

سارا چہرہ ہی بینڈج زدہ تھا۔

حورے میری جان۔۔۔"اس نے حوریہ شاہ کا ہاتھ تھام کر لبوں سے لگایا تو"

بند دروازے کی شیشے سے بنی چھوٹی سی ونڈو سے یہ منظر دیکھتے ارزق شاہ کی

آنکھیں بھی بھیگی تھیں۔

بھابھی، وہ ٹھیک ہے نا؟"وہ اشمل کو پر امید نظروں سے دیکھتے پوچھ رہا تھا"

جس نے انتہائی بے رحمی سے اسکی امیدوں کا گلہ دبایا تھا۔

نہیں ارزق وہ ٹھیک نہیں ہے پرے فارہر۔۔۔"اشمل کی آنکھیں حوریہ" کی حالت کا بتاتے بھیگ رہی تھیں۔شاید پہلی بار ذکوان آفندی کا دل بند ہونے کو تھا۔وہ اشمل جس نے اربد شاہ کی درگور ہوتی حالت دیکھ سب ٹھیک ہونا کا عندیہ بھیگی پلکوں سے ضبط کا دامن چھلکا۔ارزق شاہ نے ضبط سے مٹھیاں بھینچتے ایک نظر آئی سی یو کی جانب ڈالی نجانے ابھی کیا کچھ کہنا سننا سہنا باقی تھا۔انکی اکلوتی بہن کی زنگی تو گویا آزمائشوں کا محاذ بن گئی تھی جس پر شاید لڑتے لڑتے وہ خود بھی ہارنے کو تھی۔

ارزق کیا ہوا ہوا حوریہ کو سب ٹھیک تو ہے نا؟" تبھی کبیر شاہ اور انکے پیچھے" تیز قدموں سے چلتی اوج شاہ بھی وہاں آئے۔

بھابھی۔۔۔"اوج،اشمل کی طرف بڑھی تو ارزق شے نے ایک قہر زدہ نگاہ" ان باپ بیٹی پر ڈالتے نفرت سے منہ موڑ لیا۔ذکوان کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ

اسے یہاں رکنا ہے یا جانا ہے پر اسوقت وہ سب پر نگاہ ڈالتے ایک طرف کو

چل دیا تو رعنا آفندی اور عدنان آفندی بھی بیٹے کے پیچھے آئے تھے۔

ذکوان یہ کیا تماشہ رچایا ہے تم نے؟ تمہیں زرا بھی اندازہ ہے کہ جیسے ہی"

ہوش میں آتے حوریہ نے اربدشاہ کو سب بتایا تو کیا حشر کرے گا وہ ہم سب

کا؟"ارزق جو،ذکوان آفندی کو کب سے خاموش اوراپ سیٹ سا ایک کونے

میں جاتا دیکھ رہا تھا اسکے پیچھے ہی آیا جب کارنر سے آتی رعنا آفندی کی آواز پر

چونکا۔

کیا بتائے گی وہ ہاں؟ کونسا بڑا جرم کیا ہے میں نے آپ بھی تو پاپا کی بزنس"

ڈیلز کیلئے کئی لوگوں کے ساتھ راتوں میں گھر سے غائب رہتی تھیں،اگر وہ

میرے لیئے،وحید سرحدی کو خوش کر دیتی تو آج میں بھی اس حکومت کا حصہ

ہوتا بنا الیکشن لڑے وقت اور پیسہ برباد کیئے کتنی اہم نشست دینے جا رہے

تھے وہ مجھے، پر سب برباد کر دیا اس لڑکی نے۔۔۔" ذکوان آفندی کے لبوں

سے نکلتا زہر ارزق شاہ کی نس نس میں پھیل رہا تھا۔

شٹ اپ، بکواس بند کرو تم اپنی، اس دن کیلیئے، اس دن کیلیئے تمہیں اولاد"

چاہیئے تھی دیکھ رہی ہو تم کتنا زہر پال رکھا ہے اس نے ہمارے

لیئے۔۔۔" عدنان آفندی نے بجائے کڑی حقیقتوں کا سامنا کرنے کے الٹا بیٹے

پر چڑھائی کی تو رعنا آفندی خاموش نظروں سے ان دونوں کو دیکھنے لگی

تھیں۔

اولاد ہمیشہ وہیں سیکھتی ہے جو ماں باپ سکھاتے ہیں، آپ نے ہمیشہ مام کو"

اپنے مفاد کیلیئے استعمال کیا ہے تو میں کیوں نہیں، بیوی ہے نا وہ میری میں جو

چاہوں۔۔۔"

ذکوان، حور یہ ایسی لڑکی نہیں ہے۔۔۔" بیٹے کے منہ سے اپنے لیئے رکیک الفاظ جو کہ حقیقت پر ہی مبنی تھے سننے کے بعد وہ غمزدہ آواز میں بولی تو وہ ہنکارہ بھرتے منہ پھیر گیا پر سامنے نگاہ پڑتے جیسے اسے سانپ سونگھ گیا تھا۔ارزق شاہ کس قدر غمزدہ نظروں سے ان لوگوں کو دیکھ رہا تھا جنکی حقیقت جان کر گویا وہ بت بن کے ٹھہرا تھا۔

"ار۔۔ارزق وہ۔۔۔۔"

"چٹاخ۔۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہہ پاتا ارزق شاہ نے آگے بڑھتے ایک زوردار تھپڑ اسے جڑ دیا اور ساتھ ہی اطسے گریبان سے تھامے کئی مکے ایک ساتھ اسکے منہ پر دے مارے۔ مخالف سمت سے آتے شور پر اشمل سمیت سبھی انکی طرف بھاگے۔

ارزق کیا کر رہے ہو تم، پاگل مت بنو یہ ہاسپٹل ہے۔۔ذکوان بیٹا سوری یہ" حوریہ کو لے کر کچھ پریشان ہے تو۔۔۔"کبیر شاہ نے حویلی کے داماد کی حالت دیکھ فوراً اسکا چاک گریبان ارزق کے ہاتھ سے چھڑانا چاہا جو پھٹ تو رہا تھا پر ارزق شاہ کی مضبوط گرفت سے آزاد نہیں ہو پا رہا تھا۔

دور رہیں آپ مجھ سے یہ میرے گھر کا معمالہ ہے، آپ نے اور آپکے بیٹے کا" بویا پیچ ہم کاٹ رہے ہیں جو اس شخص کی وجہ سے میری بہن موت کے دہانے پر ہے اگر اسے کچھ ہوا نا، تمہیں مرنے سے کوئی نہیں بچا سکے گا ذکوان آفندی۔۔۔"ارزق شاہ نے پے در پے اسے کئی مکے جڑتے بے حال کیا تو اشمل کو بھی آگے آنا پڑا تھا۔

پلیز ارزق یہ سب یہاں مت کرو اور ذکوان اسے بر وقت ہاسپٹل نہ لاتا تو" شاید وہ سانس بھی نہ لے پاتی۔۔"اشمل چونکہ ہر بات سے انجان ذکوان کی

موجودگی کا پتا دینے لگی تھی جب ارزق نفی میں سر ہلاتے اسے ایک جھٹکے سے چھوڑا اور وہ فرش ریز ہوا تھا۔ کبیر شاہ نے آگے بڑھتے اسے سنبھالا۔

"یہ شخص، یہ شخص اسکے یہاں ہونے کی وجہ ہے اس شخص کے ٹارچر کی وجہ سے وہ یہاں ہے آئی سوئیر آن گاڈ میری بہن کو کچھ ہوا نا تو آفندی خاندان کے سارے چراغ بجھا دونگا میں۔۔۔" وہ اشمل کا ہاتھ اپنے کندھے سے جھٹکتے ایک طرف بڑھ گیا۔ وہ اپنی ذات پر عیاں ہوے راز کی پردہ پوشی کرتے ایک طرف چلا گیا تو کبیر شاہ کے اشارے پر اوج شاہ اسکے پیچھے آئی تھی۔ انہیں لگا تھا کہ شاید بیٹی ہے انکے بھیتجے کی جذبات پر قابو پا سکتی ہے جس سے بے پناہ محبت کا وہ دعویدار تھا۔

"ارزق پلیز یہ تم کیا کر رہے ہو، ذکوان، حوریہ کا شوہر ہے اور تم۔۔۔"

تم، تم یہاں کیا کر رہی ہو دفع ہو جاؤ یہاں سے تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی" میرے پیچھے تک آنے کی۔۔۔" وہ جو اپنے ارد گرد سے یکسر بیگانہ، باہر ویٹنگ ایریا میں آکر خود کو ریلکس کر رہا تھا اوج کے سامنے آنے پر اسکا پارہ مزید بڑھا تھا جبکہ وہ جو کئی مہینوں سے اسکی محبت بھری نوازشات اور نرم لہجے سننے کی عادی ہو چلی تھی اسقدر کٹھور اور تضحیک بھرے انداز پر شاک ہوئی۔

"ارزق میں۔۔۔"

دفع ہو جاؤ اوج شاہ یہاں سے نفرت ہے مجھے تم سے تمہارے بھائی سے" جس کی دی گئی ذلت کی وجہ سے ہم نے اپنی بہن کو موت کے منہ میں دھکیلا "،دفع ہو جاؤ یہاں سے آئیندہ مجھے اپنی شکل بھی مت دکھانا۔۔۔

وہ اسے شانوں سے تھامے ایک جھٹکے سے پیچھے دھکیل گیا تو وہ لڑکھڑا سی گئی تھی پر اس نے آگے بڑھ کر اسے سنبھالنے کی بجائے اوج شاہ سے منہ ہی موڑ

لیا تھا۔ وہ کسقدر حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی ایک دنیا سے لڑ کر اسے اپنانے والا شخص کیسے اتنی جلدی بدگمان سا ہو گیا تھا یا پھر وہ محبت تھی ہی نہیں محض بسام شاہ کی سلگائی چنگاری کو بدلے کی آگ میں جھونکا گیا تھا؟ کتنے سوال تھے کہ سر اٹھانے کو تھے جنہیں وہ اسے ارزق شاہ کے حوریہ کیلئے پوزیسو رویے پر معمور کرتی خود کو سنبھالنے لگی تھی پر یہ رویہ اتنا نارمل نہیں تھا۔ کئی گھنٹوں کے جان لیوا انتظار کے بعد ڈاکٹرز نے کچھ مایوسی کے عالم میں اسکے کومے میں جانے کا بتایا تو گویا حویلی کے مکینوں پر موت کا سناٹا چھا گیا تھا۔ سر پر چوٹ کی وجہ سے وہ کوما میں چلی گئی تھی (intracranial) لگنے والی جبکہ ڈاکٹر بھی اسکی زندگی کو لے کر اسقدر پر امید نہیں تھے۔ ارزق شاہ پر جو راز ہستی افشاں ہوا تھا وہ اسے اپنی بہن کا پردہ جان کر خاموش تھا جبکہ اس دن کے بعد سے آفندی خاندان کے کسی شخص میں اتنی جرآت نہیں ہو سکی تھی

کہ وہ ہاسپٹل یا گھر کا چکر بھی لگائے۔اربد شاہ کو ابھی تک اندازہ نہیں ہو پارہا تھا کہ حوریہ کے ساتھ ہوا کیا تھا جواب تک انتہائی نگہداشت میں ہاسپٹل میں ایڈمٹ تھی اور اسپیشل اسٹاف اور ڈاکٹرز کو اسکی لئے معمور کیا گیا تھا۔

●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●
●●●

وقت سبک روی سے گزرنے لگا تھا۔حویلی کے مکینوں نے عارضی بنیادوں پر شہر میں اپنا ٹھکانہ بنا رکھا تھا جب اوج شاہ کی طبیعت ایک دم بگڑی تھی۔شہزین بری طرح دہل گئیں تھیں جانے کس کی نظر لگ گئی تھی حویلی کی بچیوں کو۔انہوں نے اشمل کو کال کر کے بلایا تو باوجود اربد شاہ کی ناپسندیدگی کا سوچتے ہوئے بھی وہ چلی گئی تھی۔

اوج شاہ کی حالت اسکیلئے کافی شاکنگ تھی جبھی اس نے اپنا وہم دور کرنے کیلئے اس کے کچھ ٹیسٹ کرائے جنکی رپورٹ پر وہ ششدر بیٹھی اسوقت اوج دیکھ رہی تھی۔

تم اس سب کا مطلب جانتی ہونا اوج؟ یہ لوگ کسی اور دھچکے کے متحمل نہیں "ہو سکیں گے۔۔۔"

شاید پہلی بار اسے حویلی کے مکینوں سے ہمدردی ہوئی تھی۔

بھابھی وہ۔۔۔آ۔۔آپ پلیز ارزق سے میری بات کروا" دیں۔۔۔مم۔۔میں آپکو سب بتادونگی۔۔۔" اسوقت وہ اسکا ہاتھ تھامے التجا کر رہی تھی کہ وہ گھر میں کسی کو بھی اسکی حالت کے بارے میں نہ بتائے۔

تو کیا ارزق؟" اشمل بے طرح الجھی تو اوج شاہ نے مجرمانہ خاموشی اختیار" کرلی۔

اس شب کس قدر بے چینی سے اس نے اربد شاہ کا انتظار کیا تھا جو شاید گھر لوٹنا ہی بھول جاتا تھا۔ بالآخر تھک ہار کر شاید پہلی بار اس نے خود سے اربد شاہ سے رابطہ کیا تھا۔

کہاں ہو؟ میں انتظار کر رہی ہوں تمہارا۔۔۔"ایک مختصر مسیج ڈراپ" کرتے اس نے سیل ایک طرف رکھتے آنکھوں پر بازو رکھتے خود کو ریلکس کیا۔اوج شاہ کی جانب سے ہونے والے انکشاف کو اتنی آسانی سے نظرانداز نہیں کیا جا سکتا تھا۔

اتنی مہربانی کیسے؟"اربد شاہ کے جوابی مسیج پر وہ چڑ سی گئی تھی۔اس شخص" سے کبھی نارمل ربط رہ ہی نہیں سکتا تھا وہ کیا بھلا اوج شاہ کیلئے سٹینڈ لیتی۔بنا کوئی جواب دیئے سیل آف کرتے وہ کا یوس سی کیٹ گئ پر سکون کسی کروٹ نہ تھا۔اس گھر کے خود پرست مردوں نے کیسے ان سب کی زندگیوں کو

بھینٹ چڑھادیا تھا۔اوج شاہ پہلے ہی ارزق شاہ کے بدلے اندازوں سے اسے آگاہ کرچکی تھی۔جانے وہ ان حالات میں کیاریکٹ کرتا اسلیئے پہلے اربد شاہ کو اعتماد میں لیناضروری تھا۔حسب معمول وہ رات کو لیٹ ہی واپس آیا تھااور خلاف توقع اسے جاگتے دیکھ کچھ حیران سا تھا۔

مجھے لگ رہاہے میں کوئی خواب دیکھ رہاہوں قسمت کی دیوی اتنی مہربان" کیسے کہ ایک بے مہر لڑکی ہمارا انتظار کرے۔۔۔۔؟"وہ اسکے پہلو میں جگہ سنبھالتے کچھ خوش کن انداز میں بولا تواشمل نے بھی لبوں پر مسکراہٹ سجائی تھی۔

انداز قاتلانہ ؟سب خیر تو ہے ؟"اسے اپنے لیئے مسکراتے دیکھ وہ غش کھا" کے رہ گیا تھا۔

ہنہ۔۔۔ایک گڈ نیوز دینی تھی تمہیں، سو تمہارا انتظار کر رہی" تھی۔۔۔"اس نے سائیڈ ڈرا پر پڑی فائل اٹھاتے اسکی جانب بڑھائی تو کچھ نا سمجھی سے اسے تھام گیا۔دل کی دھڑکن تھم کے رواں ہوئی؟شاید حوریہ شاہ کو لے کر کوئی خوشائن خبر ہو پر گائنا کالوجسٹ کی نمایاں نام زدہ سرخ پٹی دیکھ اس نے چونکتے ہوئے فائل اوپن کی۔ مسسز اربد شاہ کے نام سے فائل میں موجود تحریر پڑھتے وہ گنگ سارہ گیا۔ایک بار، سہ بار اس تحریر کو پڑھا تھا۔

"یہ۔۔۔یو مین میں پاپا بننے جا رہا ہوں؟"اربد شاہ کے ہاتھوں میں لرزش سی پیدا ہوئی تھی۔خوشی ایسی تھی کہ سنبھالے نہیں جا رہی تھی۔

ہنہ۔۔۔ہاں یہ پریگننسی رپورٹ ہے پر اگر میں یہ کہوں کہ اس بچے کے "باپ تم تو ہرگز نہیں ہو تو کیا تم یقین کرو گے ؟"اشمل خان نے شانے اچکاتے اربد شاہ کے دماغ کی چولیں ہلانے میں کوئی کثر نہ چھوڑی تھی۔

شٹ اپ یہ کیا بکواس ہے اشمل، تم ایسی بکواس سوچ بھی کیسے سکتی "ہو۔۔۔"اربد شاہ تلملائے انداز میں اسکا بازو تھامے اسے جھنجھوڑ گیا تھا۔وہ اتنے مہینوں سے اسکی کسٹڈی میں تھی،اربد شاہ اچھے سے جانتا تھا کہ اسکے نوخیز کلی جیسے وجود کو چھونے والا وہ پہلا مرد تھا پھر اس سب بکواس سے وہ کیا جتانا چاہتی تھی کچھ دیر پہلے کی خوشی بھک سے اڑی تھی۔

بائے گاڈ یہی سچ ہے کہ تم اس بچے کے باپ نہیں ہو۔۔۔"اشمل خان کی "ڈھٹائی اربد شاہ کیلئے حواس شکن تھی۔

شٹ اپ اشمل خان، شٹ اپ کیوں تم میرے ہاتھوں سے مرنا چاہتی"

ہو؟ ہاں تم میرے نکاح میں ہو بیوی ہو میری، تو بھلا اس بچے کا باپ کوئی اور

کیسے ہو سکتا ہے؟" وہ اسے تقریبا جھنجھوڑتے ہوئے دھاڑا تو ایک پل کو تو

اشمل سہمی تھی۔

"یہ سچ ہے کہ میں تمہاری بیوی ہوں پر یہ بچہ تمہارا نہیں کیونکہ یہ رپورٹس

میری نہیں اوج شاہ کی ہے جسے مجھے اپنے نام پر رجسٹر کرانا تھا کیونکہ دنیا کے

سامنے وہ صرف ارزق شاہ کی منکوح ہے۔۔۔۔۔ یہ بچہ ارزق شاہ کا ہے

اربد شاہ، اور مبارک ہو یقینا تمہیں یہ سن کر ہرگز حیرانی نہیں ہو گی کہ تمہارا

بھائی بھی تمہارے نقش قدم پر چلتے ہوئے ایک بے گناہ لڑکی کو اپنا مہرہ بنا کر

بسام شاہ سے اپنا بدلہ لینے کیلئے اسکی زندگی برباد کر چکا ہے۔۔۔۔" وہ دونوں

ہاتھ سینے پر باندھے اب کے طنزیہ ہوئی تو اربد شاہ شاک کیسی کیفیت میں

اسے دیکھنے لگا تھا اسے سمجھ ہی نہیں، آ رہا تھا کہ وہ اشمل کی اس ساری بکواس کہانی پر کیسا ریکٹ کرے تو وہیں اوج اور ارزق کا حوالئہ اور یہ رپورٹس پریشان کن تھیں۔

"نہیں فمہیں کچھ غلط فہمی ہو رہی اوج اور ارزق۔۔۔۔"

میں جانتی تھی تم کبھی اپنے بھائی پر الزام نہیں لینے والے کیونکہ اس حویلی" کے مردوں کو اپنی ذات پر کوئی الزام لینے کی عادت ہی کہاں ہے وہ تو اپنی مرضی کا مجرم ڈھونڈتے ہیں نا بہر حال، آج نہیں تو کل یہ بات کھلنی ہے اسلیئے میرے لیئے یہ ضروری تھا کہ میں کسی ایسے شخص کو اعتماد میں لوں جسکے حکم کا سکہ اس گھر میں چلتا ہو۔۔۔" وہ اسکے ہاتھ سے فائل لیتے ایک طرف پھینکتے آگے بڑھنے کو تھی جب وہ اسکی کلائی تھامے اسے روک گیا تھا۔

"تم اسقدر پر یقین کیوں ہو کہ یہ سب ارزق۔۔۔"

"میں پر یقین ہوں ارید شاہ بلکل ایسے جسطرح کچھ دیر پہلے تمہیں یقین تھا کہ اشمل خان کے بچے کا باپ صرف ارید شاہ ہو سکتا کیونکہ میں تمہاری بیوی ہوں۔۔۔۔ بلکل ایسے ہی اوج شاہ کے بچے کا باپ ارزق شاہ ہے پر وہ یہ بات نہیں ماننے والا۔۔۔۔"

اشمل کے پر اعتماد انداز پر اسکی پیشانی پر بل پڑے تھے۔

"تمہیں کیوں ایسا لگ رہا ہے کہ ارزق شاہ اپنے اور اوج کے تعلق کو نہیں مانے گا،اس بچے کو اپنا نہیں مانے کیا تم نے اس سے بات کی ہے؟" ارید شاہ اسکے دوبدو آتے بولا۔

"نہیں پر مجھے پھر بھی یقین ہے کہ وہ اس بچے کو اپنا نہیں مانے گا کیونکہ اگر اسے اوج شاہ کو معتبر ٹھہرانا مقصود ہوتا تو وہ اسے اپنے ٹریپ میں نہ لیتا۔۔۔۔" اشمل کے اعتماد میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔

ہنہ۔۔۔تو تم مجھ سے کیا چاہ رہی؟ میں ارزق شاہ پر یہ الزام دوں کہ "

وہ۔۔۔۔"

"کوئی کسی کو الزام دینے کو نہیں کہہ رہا اربد شاہ بلکہ میں یہ چاہتی ہوں اس حویلی میں ایک اور لڑکی حوریہ شاہ جیسے انجام کو پہنچے۔ایک غلطی تم نے کی تھی اربد شاہ اور الزام تاعمر حوریہ شاہ پر رہنے والا ہے جسکا کوئی مداوا نہیں رہا اب سوائے پچھتاؤں کے اور اب ایک غلطی ارزق شاہ کر چکا ہے پر ابھی وقت ہے کہ اس غلطی کا مداوا ہو سکے۔۔۔۔" اشمل خان کی مبہم باتوں میں دم تھا۔وہ واقعی بسام شاہ کی غلطیوں کی سزا اوج شاہ کو دینے کے حق میں نہیں تھا۔وہ گہری سانس بھرتے اس گھمبیر سچویشن کو سنجیدگی سے ہینڈل کرنے کے بارے میں سوچنے لگا تھا۔کتنی دیر وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے گم صم رہا

تھا جبکہ اشمل بھی اتنا سب بولنے کے بعد خاموش رہتے اسکا جائزہ لے رہی تھی۔ جانے آنے والا کل کیا نیا رخ لینے والا تھا۔

اور اگلی صبح جب ارزق شاہ تک یہ بات پہنچی تو ایک الگ طوفان کھڑا ہو چکا تھا۔

"یہ جھوٹ بول رہی ہے لالہ۔۔۔ یہ سب اسکے بھائی کی پڑھائی پٹی ہے میں بھلا کیوں ؟ اوہ نو۔۔۔ میں سمجھ کیوں نہیں سکا میری محبت کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اس نے مجھے مہرہ بنایا، تاکہ میں چچا جان اور آپ سب کو اسکے شہر جاکر پڑھنے پر راضی کر سکوں اور یہ تو الٹا مجھ پر ہی اپنے گناہ کا بوجھ ڈال رہی ان بلیوایبل۔۔۔" ارزق شاہ سر تھامے کوئی بھی الزام لینے سے انکاری تھا تو وہیں اوج شاہ کی ذات کے کئی پرخچے اڑنے لگے تھے۔ اشمل نے طنزیہ نظروں سے اربد شاہ کو دیکھا گویا اسکا اندازہ درست تھا، ارزق شاہ نے کم

ظرفی کا بھرپور مظاہرہ کیا تھا۔ وہ اس سے نظریں چرائے غصے سے پاگل ہوتے ارزق شاہ کو دیکھنے لگا تھا۔

جبکہ اوج شاہ بے یقینی سے اپنے سامنے موجود شخص کا یہ روپ دیکھ رہی تھی جس نے ہمیشہ بہترین، کزن اور دوست ہونے کا مظاہرہ کیا تھا اور شاید وہ بہترین ہمسفر بھی ثابت ہوتا اگر جو بسام شاہ کی حرکت نے، شاہ خاندان کی چولیں تک نہ ہلادی ہوتیں۔ لیکن اوج کبیر شاہ کیلئے یہ سب سہل کرنا آسان ہوتا اگر جو بیتے گزشتہ مہینوں میں اس نے ارزق شاہ کا وہ جان نثار روپ نہ دیکھا ہوتا۔ اس نے بے اختیار، نفی میں سر ہلایا تھا۔

اسے لگا تھا آج وہ یہ سب سن کر اسے سب کے سامنے سرخرو کرنے والا ہے اسکے سر عزت کی چادر اوڑھانے والا ہے مگر یہ کیا؟ یہ قسمت کا کیسا وار تھا۔ وہ گنگ سی ٹھہری تھی۔ کوئی بھی تو اسے روکنے والا نہیں تھا جو بے دھڑک اسکی

کردار کشی کرتے اس پر بدکرادی کا الزام دھر رہا تھا۔اوج شاہ، آنے والی بدنامیوں کا بوجھ ابھی سے اپنے شانے پر محسوس کر رہی تھی صرف اتنا ہی نہیں وہ حویلی کے آستانے میں خود کو مدفن محسوس کر رہی تھی۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو ارزق شاہ میں جانتا ہوں، میری بیٹی ایسی نہیں ہے یقینا تم نے ہی اسے ورغلایا ہے۔۔۔" کبیر شاہ غیص و غضب کا شکار ارزق شاہ پر جھپٹے جب شہزین نے انہیں بمشکل قابو کیا۔

"کول ڈاؤن چاچو، مجھ پر ہائیپر ہونے کی بجائے آپ اپنی بیٹی سے کیوں نہیں پوچھتے کہ وہ کس کا گناہ میرے سر ڈال رہی ہے، ارے میں تو آج تک نکاح کے بعد اس سے ملا تک نہیں ہوں اور یہ۔۔۔۔"

"پلیز ارزق ایسے مت کہو، لالہ مم۔۔۔میں جھوٹ نہیں بول رہی، آپکو میرا یقین نہیں آرہا منجھی چاچا سے پوچھیں کیا اس نے اپنے حصے کی زمین بیچ کر شہر

میں میرے نام کا گھر نہیں لیا۔۔۔ہ۔۔۔ہم وہاں تھے آپ۔۔۔آپ وارڈن سے پوچھ لیں۔۔۔ارزق ایسے مت کرو پلیز۔۔۔۔۔میں جھوٹ نہیں بول رہی چچی میرا یقین کریں آپ۔۔۔میرا دامن۔۔۔۔

وہ جو کبھی ارزق شاہ کی طرف بھاگتی تو کبھی اربد شاہ کو اپنی صفائی پیش کرتی ،بلا آخر تھک ہار کے سلطانہ شاہ کے قدموں میں جا کر بیٹھی۔

"کیسے یقین کریں ہم تمہاری پاکدامنی کا اوج شاہ، کیسے ہم یقین کریں کہ بسام شاہ کی بہن اس جیسی نہیں ہو گی، یہی تو آتا ہے تم لوگوں کو اپنا دامن بچانے کیلئے دوسروں کی ذات پر کیچڑ اچھالنا مجھے یقین ہے اپنی پرورش پر میرا بیٹا ایسا نہیں ہے۔۔۔۔" سلطانہ شاہ نے اپنی وہیل چیئر کا رخ موڑتے ہوئے اوج شاہ سے دوری اختیار کی تو وہ زمین پر ڈھے گئی تھی۔ایک طرح سے انہوں نے بھی اپنے بیٹے کی طرح اس پر بدکرداری کی مہر ثبت کی تھی۔اس میں اتنی

ہمت ہی نہ تھی کہ وہ نظر اٹھا ار بد شاہ کو انصاف کیلئے دیکھ پاتی جو کب سے

خاموش تماشائی بنا یہ سب دیکھ رہا تھا۔

بس ہو گیا آپ سب کا ڈرامہ ختم تو مجھے بھی اس کہانی کا دی اینڈ کرنا پڑے گا"

کیونکہ میں بھلے اوج شاہ سے محبت کا دعویدار ہوں، پر اس نے، اس رشتے کے

تقدس کو پامال کیا ہے، ٹھیس پہنچائی ہے میرے اعتماد کو میں اس لڑکی پر

ہرگز ٹرسٹ نہیں کر سکتا اسلیئے میں ارزق شاہ، بقائمی ہوش

"وحواس، اوج۔۔۔

ارزق۔۔۔"وہ جو تین لفظی کہانی کا اختتام کرنے کو تھا ار بد شاہ کی آواز پر"

تھم سا گیا۔

"لالہ میں اس لڑکی کو۔۔۔۔"

ہم نہیں جانتے کیا سچ کیا جھوٹ ہے ارزق، اوج بنا کسی وجہ کے تو تمہارا نام "

نہیں لے سکتی اور جبکہ تم اسکے شوہر بھی ہو، اسلیئے ہمیں حقائق جاننے ہونگے

جبتک تم کوئی ایسا فیصلہ نہیں لو گے آئی سمجھ۔۔۔۔ "ارید شاہ نے طویل

خاموشی کے بعد حتمی فیصلہ سنایا تو سب نے خاموشی اختیار کرلی تھی۔اوج شاہ

کا جھکا سر مزید جھک گیا تھا۔کیسے سر محفل اس شخص نے اسکی ذات کو تماشہ

بنادیا تھا۔اتنی ذلت اور بدنامی سہنے کے بعد بھلا کیسے ممکن تھا کہ وہ سانس بھی

لے پاتی۔ جبھی زمین بوس ہوئی۔

اوج۔۔۔۔" سبھی اسکی جانب لپکے تھے جبکہ وہ بے حس بت بنا اسے دیکھتا"

رہا جانے کیوں دل میں کوئی جزبہ ہی نہیں تھا اس لڑکی کیلیئے۔ کیا سچ میں اسے

اوج شاہ کی ذات سے جوئی سروکار نہیں تھا؟ اس نے دل کو ٹٹولا جہاں

ہر طرف گہری خاموشی تھی۔

اوج شاہ کا شدید نروس بریک ڈاؤن ہوا تھا اور اسکی کنڈیشن ایسی نہ تھی کہ چند ماہ کا بچہ بھی اسکی حالت سہل کر پاتا۔ایک خود غرضی کا طوفان آ کے گزر گیا تھا اور بدلے میں اسکے حصے میں صرف بدنامی آئی تھی۔ایک شخص نے اپنا بن کر اسے ایسا پامال کیا تھا کہ اسے اپنے سائے کا بھی اعتبار نہیں رہا تھا۔

●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●●

اس واقع کے بعد سبھی ایک دوسرے سے منہ چھپائے پھرتے تھے جیسے۔اشمل کا زیادہ وقت ہاسپٹل میں گزرتا جبکہ ارزق شاہ، سلطانہ شاہ کے ساتھ گھر پر ہی وقت گزارتا نظر آتا تھا۔اس دن کے بعد سے اربد شاہ نے بھی

اسے خاموش رویے کھ مار دینا شروع کی تو وہ سمجھ نہیں پایا آیا ارد شاہ کو اس پر یقین تھا یا اوج شاہ پر۔

کبیر شاہ، شہزین اور اوج کو لے کر الگ شفٹ ہو گئے تھے انہیں قلق تھا کہ انہوں نے بروقت کوئی فیصلہ لے کر اوج شاہ ہو بدلے کی بھینٹ چڑھنے سے کیوں نہیں بچایا۔اس خاموشی کے عالم میں پہلا کنکر بسام شاہ کی آمد تھی جس نے پھر سے سلے زخم ادھیڑ دیئے تھے۔

"تمہاری جرآت بھی کیسے ہوئی کہ میری بہن پر نگاہ ڈالو ارزق شاہ، تم اسے طلاق دو گے ابھی کے ابھی۔۔۔۔۔۔۔" بسام کی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا جسے شہزین کی زبانی سب حالات کا علم ہوا تھا اور وہ غصے میں اوج شاہ کو بھی اپنے ہمراہ ہی یہاں لے آیا تھا۔ باہر سے آتی اشمل نے کچھ حیرت سے ارزق

اور بسام شاہ کو ایک دوسرے سے الجھتے ہوئے دیکھا اور پھر سلطانہ شاہ پر سوالیہ نگاہ ڈالی جو اس منظر سے یکسر اجنبی بنی نظر آ رہی تھی۔

تم بھول رہے ہو کہ تمہاری بہن میری بیوی بھی ہے بسام شاہ اور ویسے بھی" مجھے لگتا ہے اوج شاہ اس طلاق کا سن کر کچھ خاص خوش نہیں ہوئیں

۔۔۔" ارزق نے گویا اس کھیل فاتح بن کر اسے خوب ستانے کا ذمہ لیا تھا اور بھرپور طنز سے کہتے اس نے ایک بار پھر اوج کو دیکھا جس نے شہزین کا سہارا لیتے خود کو گرنے سے سنبھال رکھا تھا۔

وہ بسام شاہ کی بہن ہے اسی کی طرح مضبوط، کسی بھول میں مت رہنا کہ وہ" کبھی تمہاری بہن کی طرح ٹھوکر کھانے تمہارے قدموں میں آ کر بیٹھے گی، بلکہ وہ تم جیسے کم ظرف شخص کے سامنے سے جھکنے سے پہلے مر نا زیادہ اہم "سمجھے گی۔۔۔

بسام شاہ ہر گز نہیں جانتا کہ وہ کچھ زیادہ بڑے بول رہا ہے تو وہیں اسے حوریہ شاہ کے اپنے قدموں میں گرنے کا حوالئہ ارزق شاہ کو مزید طیش دلا گیا تھا جبھی اس نے بنا کسی لحاظ کے بسام شاہ کے چہرے اور شانے پر اندھا دھند مکے برسائے تھے۔ کوئی بھی اس قدر شدید اشتعال خیزی سے واقف نہیں تھا تبھی کبیر شاہ اور شہزین شاہ ہر بڑا کر آگے بڑھے تھے جس قدر ارزق شاہ پر جنون سوار تھا کوئی بڑی بات نہ تھی کہ وہ بسام شاہ کی جان لے لیتا اب کے اشمل کی چیخیں بھی اس، شور شرابے میں شامل تھیں۔ جانے کب گھر کے ملازموں نے ارید شاہ کو بھی کال کر کے اس ساری سچویشن سے آگاہ کیا تھا جو ابھی گھر واپس آیا تھا اور سچویشن سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

پاگل ہوگئے ہو ارزق شاہ، بھائی ہے وہ تمہارا جان لوگے اسکی کیا؟" کبیر شاہ نے بھپھرے شیر کو قابو کیا جبکہ بسام شاہ کی ناک اور منہ سے خون بہہ رہا تھا۔

"نہیں ہے یہ میرا بھائی سنا آپ نے کوئی تعلق نہیں ہے ہمارا آپ لوگوں سے ،اس شخص کی وجہ سے آج میری بہن زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہی ہے اس بزدل شخص کی وجہ سے میں اسے زندہ نہیں چھوڑونگا۔۔۔" ارزق شاہ ،بسام سے جسمانی لحاظ سے زیادہ طاقتور تھا جبھی اسے نڈھال کرتے، ہوئے تیزی اے اربد شاہ کی جانب بڑھا اور پیچھے ٹھہرے گارڈ سے پسٹل چھینتے گویا سب کو شاک دیا تھا۔

تم پاگل ہو گئے ہو ارزق شاہ، یہ کیا بے وقوفی ہے گن چھوڑو۔۔۔۔"ابھی"

اربد شاہ کو اس کے سر پر سوار جنون کا صحیح اندازہ ہوا تو آگے بڑھ کر اسکے ہاتھ

سے پسٹل لینی چاہی تھی۔

ارزق پاگل مت بنو، یہ گن کسی مسئلے کا حل نہیں ہے تم میں سے کسی کو"

"چوٹ بھی لگ سکتی ہے۔۔۔

اشمل کو نا چاہتے ہوئے اسکے جذباتی انداز کو قابو کرنے کو میدان میں آنا پڑا

تھا۔اربد شاہ نے کچھ چونک کر اسکے پریشان حال چہرے کو دیکھتے ایک نظر

بسام شاہ کو دیکھا جو اشمل کو ہی دیکھ رہا تھا۔ابھی ارزق کیا اسے شوٹ کرتا

اربد شاہ کا دل چاہ رہا تھا کہ وہیں، کھڑے پیر بسام شاہ کو شوٹ کردے پر یہ

وقت جوش میں ہوش کھونے کا نہیں تھا۔

آپ دور رہیں اس سب سے ؟آپ تو اس شخص کا دفاع کریں گی ہی جسکے"

ہر جرم میں اسکے ساتھ رہی ہیں، آپ۔۔۔میں اگر خاموش تھا تو محض لالہ کی

وجہ سے مگر اب نہیں، مجھے ارشم سب کچھ بتا چکی ہے کیسے آپ نے اس شخص

کے ساتھ ملکر میری بہن جی زندگی سے کھیلا ہے۔۔۔"ارزق شاہ کے

بے بانگ دہل الزامات پر وہ سٹک سی ہوئی تھی جبکہ باقی سب چونکے۔بھلا

اس سارے قصے میں بسام شاہ اور اشمل کا کیا ربط تھا؟ارزق شاہ کے الزام پر

کئی سوال کھڑے ہو گئے تھے۔

"فضول بکواس مت کرو،ارزق گن پھینکو تم۔۔۔"

اربد شاہ نے اسے اشمل پر بھڑکتے دیکھ جھڑکا تو وہ نفی میں سر ہلانے لگا تھا۔

ایسے کیسے جانے دوں اس شخص کو لالہ جان، اس شخص کی وجہ سے ہمارے "
حورے، ہماری عزت وحید سرحدی جیسے شخص کے سامنے نیلامی میں پیش کی
"گئی یہی شخص۔۔۔۔

"ارزق بکواس بند کرو، کیا بولے جا رہے ہو تم۔۔۔۔۔"

یہی سچ ہے لالہ میں نے خود اپنے کانوں سے سنا تھا کہ کیسے ذکوان آفندی "
"،وحید سرحدی کو۔۔۔

ارزق شاہ کے اندر جیسے لاوا پھٹنے لگا تھا وہاں ٹھہرا ہر شخص شرم کے مارے
زمین میں گڑے جا رہا تھا۔

جو کچھ تمہاری بہن کے ساتھ ہوا اس میں میری غلطی ہرگز نہیں تھی ارزق "
"شاہ، میں کبھی اس سے شادی کرنا ہی نہیں چاہتا تھا وہ دبو۔۔۔

بکواس بند کرو تم اپنی بسام شاہ خبر دار میری بہن کا نام بھی اپنی گندی زبان پر "

لایا تو۔۔۔۔۔

ارزق شاہ نے ایک دم اسے گریبان سے کھینچتے اسکے گلے پر پسٹل رکھی تو سب

چیخ اٹھے تھے اور اسی غصے میں وہ دونوں پھر سے الجھ پڑے جب، بسام شاہ کے

گن پکڑنے کی کوشش میں ایک فائر الٹا اسکی بازو میں گھسا تھا۔ایک پل کو تو

چیخوں کے ساتھ ہر طرف سناٹا ابھرا تھا کچھ سمجھ ہی نہیں آیا تھا کہ گن فائر

کیسے ہوا جب ارید شاہ کے بازو بہل بہل بہتا خون اور اسکے زمین پر گرنے پر

سب دم بخود ہوئے۔

لالہ۔۔۔۔ "اوج شاہ نے دوڑتے اسکا سر اپنی گود میں رکھا تو سب کے "

بے جان وجود میں جان پڑی تھی۔

یہ کیا کر دیا تم نے ارزق۔۔۔"سلطانہ شاہ نے ارزق کے قریب آتے"
اسے جھنجھوڑا تو وہ ہوش میں آیا تھا۔

اشمل اسے دیکھو بیٹی، کتنی تکلیف میں ہے میرا بیٹا، کہیں زیادہ خون بہہ نا"
جائے۔۔"شہزین، اشمل کا ہاتھ تھامے اسے بسام شاہ کے قریب گھسیٹ
لائی تھیں۔جو بھی تھا اسوقت اسے انسانیت کے ناطے ہی سہی بسام شاہ کی مدد
کرنی تھی جبھی اس نے اوج کو فرسٹ ایڈ باکس لانے کا کہا تھا۔ارزق شاہ نے
ایک نظر حاظرین پر ڈالتے،اوج کبیر شاہ کو دیکھا جو صدماتی کیفیت میں منہ پر
ہاتھ رکھے،زخمی پڑے بسام شاہ کو دیکھ رہی تھی جبکہ اربد شاہ خاموش نظروں
سے اشمل خان کو دو زانو بسام شاہ پر جھکتے دیکھ رہا تھا۔

ارے کوئی ایمبولینس کو بلاؤ۔۔۔"کبیر شاہ نے دھاڑتے ہوئے ملازموں"
کو کہا تو وہ سب اجازت طلب نظروں سے اربد شاہ کو دیکھنے لگے وہ جو ایک پل

کوتو بسام شاہ کی حالت کو دیکھتے موم ہوا تھا پر اشمل کو اسکی فکر کرتے دیکھتے
کٹھور پن کا مظاہرہ کرتے اپنے روم کی طرف بڑھ گیا۔

گولی ،اسکے بازو کو چھو کر ہی گزری تھی پر زخم گہرا چھوڑ گئی تھی۔اشمل اسے
فرسٹ ایڈ دینے لگی۔ارزق شاہ نے کب خاموشی سے وہاں سے قدم نکالے
کوئی جان ہی نہیں پایا جبکہ سلطانہ شاہ بھی بے جان نظروں سے خون میں لت
پت پڑے بسام شاہ کو دیکھ رہی تھیں۔

اربد شاہ ہو کسی کل روم میں چین نہ آیا تو واپس لاؤنج میں آیا جہاں اشمل خان
،اسکی مرہم پٹی کر رہی تھی۔وہ مزید کڑھ کے رہ گیا تھا۔ملازموں نے بنا اسکی
اجازت کے ابھی تک ایمبولینس کو کال نہیں کی تھی جو کہ مالک کے مزاج اور
عہدے سے بخوبی واقف تھے جہاں اسکے دشمن اسکی کمزوریاں ڈھونڈتے

تھے اور یقیناً یہ مرڈر اٹمپ کیس تھا اسکے گھر کی ساکھ بری طرح متاثر ہو سکتی تھی۔

اشمل نے جیسے ہی سپرٹ شدہ مرہم اسکے زخمی بازو پر رکھا درد کی شدت سہتے بسام شاہ نے بے ساختہ ہی اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تھا۔ اربد شاہ کی شریانوں میں بہتے خون نے مزید روانی پکڑی تھی اسے اس بات سے قطعاً کوئی غرض نہیں تھی کہ وہ جان سکے بسام شاہ کی کیا حالت تھی، پر بسام کی گرفت میں ٹھہرا اشمل کا ہاتھ اسکا خون کھولا رہا تھا جبھی اوج شاہ کی نظر اس پر پڑی تو وہ اسکی طرف لپکی۔

اربد لالہ، بسام لالہ کو ہاسپٹل۔۔" کب سے مضطرب ٹھہری اوج شاہ کی" نظر اس پر پڑی تھی اور ایسا کبھی نہیں ہوا تھا کہ بھلے سے حوریہ شاہ کے ساتھ بسام شاہ کے تعلق ٹوٹنے کے بعد دلوں میں کدورتیں پیدا ہوئی تھیں پر اس

نے کبھی اوج کو اگنور نہیں کیا تھا ہمیشہ ، ہی حوریہ شاہ کے جیسے محبت اور نرمی سے ریکٹ کیا تھا پر اسوقت وہ بنا اسکی بات سنے باہر نکل گیا تھا۔ اپنے قابل اعتماد ڈاکٹر کو کال کرتے گھر آنے کو کہا کیونکہ جبتک وہ ایسے رہتا یقینا اشمل خان کی عنایتوں میں ریتا جو اسے ہر گز گوارہ نہیں تھا۔ ادھر اوج کی آواز پر اشمل چونکی تھی پر وہ ہوا کے جھونکے جیسا غائب ہوا تھا۔ اسکی پوزیسو نیچر کا سوچتے، اشمل نے نرمی سے اپنا ہاتھ بسام شاہ کی گرفت سے نکالا تو وہ آنکھیں کھولے اسے دیکھنے لگا تھا۔ سرخ و سپید گلابی چہرہ اس وقت سفید پڑ رہا تھا تو وہیں اسکے مومی ہاتھوں کی لرزش بسام شاہ کو پوری طرح اسکی طرف متوجہ کر گئی تھی۔ وہ اسکے پاس تھی بے حد پاس، پر حوالئہ وہ نہ تھا جو اسے چاہیئے تھا۔

ڈرائیور نے بڑے صاحب کے حکم پر، ہاسپٹل کیلئے گاڑی لگادی ہے شاہ"

صاحب۔۔" تبھی وہاں ملازمہ آئی تھی۔

مجھے کہیں نہیں جانا، ٹھیک ہوں میں۔۔"اس نے اپنی جانب بڑھتے کبیر "

شاہ کو نروٹھے پن سے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

ہمیں مزید خوار مت کرو بسام شاہ، شکر کرو یہ گولی بازو کو چھو کر گزری"

، جبکہ جو تیر تم نے ہم سب کے دلوں میں گھونپا ہے اسکا خون روز رستا ہے

یہاں۔۔"کبیر شاہ نے اسکی بازو سے رستے خون کو دیکھ کر کہا تھا جہاں اسٹیچز

لگانے ضروری تھے جبکہ وہ درد کی شدت سے نڈھال ہی پڑا تھا۔جب کبیر شاہ

کے زور قور شہزین کے رونے دھونے پر اسے انکے ساتھ جانا پڑا تھا۔ایسا لگ

رہا تھا آج کے ہنگامے کے بعد تو جیسے یہ برائے نام کے رشتے بھی ختم ہو گئے

تھے۔اشمل،سلطانہ شاہ اور اربد شاہ کے سرد رویوں پر بے حد ہرٹ ہو رہی تھی۔

●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●● ●●●

گھر سے نکلنے کے بعد وہ کتنے گھنٹے حوریہ شاہ کے بے حس وجود کے سامنے خاموش بیٹھا رہا تھا اور رات کی سیاہی پڑتے ہی وہ اداس سا واپس لوٹ آیا۔ارزق شاہ کہاں تھا یک جاننے کا اسے زرا بھی انٹرسٹ نہیں تھا اور دل کی بستی تو عجیب طرح سے ویران پڑی تھی۔بسام شاہ کے ہاتھ میں دبا اشمل کا ہاتھ تو جیسے اسکے شعور میں نصب ہو گیا تھا۔

آج کی روٹین بہت تھکا دینے والی تھی۔ارزق شاہ اور بسام کے جھگڑے کے بعد گھر میں سوگ کا سماں تھا۔وہ سلطانہ شاہ کے پاس آیا تھا جنہیں حسب روٹین اشمل نے نائٹ ایکسر سائز کروانے کے بعد سکون آور میڈیسن دے کر سلا دیا تھا۔انکی گہری خاموشی اسے بھی مضطرب کیا تھا جو ارزق شاہ کے انکشاف کے بعد اشمل سے بھی خفا خفا سی نظر آرہی تھیں۔اپنے بستر کی سلوٹیں دور کرتی اشمل دروازہ کھلنے کی آواز پر پلٹی پر وہ بنا اسے دیکھے واشروم کی طرف بڑھ گیا۔حالات و واقعات تو انکے پہلے بھی دوستانہ نہیں تھے پر جسطرح سلطانہ شاہ اور اب اربد شاہ اسے خاموشی کی مار دے رہے تھے وہ اسکا ڈپریشن لیول بڑھانے کو کافی تھا۔وہ روم میں واپس آیا تو سلیو لیس اپر شرٹ اور جم ٹراؤزر پہنے ہوئے تھا۔اشمل اسکے چوڑے کسرتی بدن سے نظریں چرا گئی جب اس نے بالوں میں رگڑتے ہوئے ٹاول کو بیڈ پر پھینکا تھا۔

"یہ کیا طریقہ ہے روم میں گند پھیلانے کا، اربد شاہ، کیا آپ میں اتنے بھی مینرز نہیں ہیں کہ ٹاول کو سلیقے سے اسکی جگہ پر رکھا جائے۔۔۔" اس نے جان بوجھ کر بجھی راکھ کو کریدا تھا۔ اسکی شعلہ بار نگاہوں کا تاثر ابھی بھی تازہ تھا جبکہ اسکی گھمبیر خاموشی اشمل کو الجھن میں ڈال رہی تھی۔ وہ جو پہلے ہی اس پر شدید غصہ تھا اسے اشمل خان کے تیور مزید بھڑکا گئے اور ٹاول اٹھا کر جاتی اشمل کو کلائی سے تھامے اپنے سامنے ہی روکا تھا۔ گہری نظروں سے اسکا جائزہ لیا جس نے شاید اسکے آنے سے پہلے ہی فریش شاور لیا تھا اور ڈارک براؤن کاٹن کے ڈریس میں اسکا دودھیائی سراپا کھل اٹھا تھا تو وہیں، اسکے گلے کی اتھاہ گہرائیوں نے اسے مزید ناگواری کا شکار کیا تھا۔

"کیا کہا تھا میں نے تم سے، کہ مجھے کبھی بسام شاہ کے سامنے جاتی ہوئی نظر نہ آنا اور تم نے کیا کیا؟ سرعام اسکے ہاتھ میں ہاتھ دیئے کونسی گم گشتہ محبت کے

فسانے ترتیب دے رہی تھی ہاں بولو۔۔۔" وہ جو اسکی آہنی گرفت پر کراہ اٹھی تھی اسکی زبان سے ادا ہوتے لفظوں پر وہ بے جان ہوئی تھی۔

زخمی تھا اور بحثیت ڈاکٹر میرا یہ فرئضہ تھا اسکی جان بچانا، میرے لیئے" وہ۔۔" وہ بھول رہی تھی کہ اربد شاہ کو بسام شاہ سے ربط پر اسکی وضاحتیں کسی طور گوارہ نہیں تھیں۔

بکواس، بکواس بند اشمل خان، تم دونوں مکلر اوروں کی آنکھوں میں دھول" جھونک سکتے ہو میری نہیں۔ تم کیا سمجھ رہی اشمل خان کہ میری بہن کی زندگی برباد کرنے والوں کو میں اتنی آسانی سے آباد ہونے دونگا کبھی نہیں اگر ارزق شاہ اسکو گولی نہ مارتا تو میں اسے خود گولی مار دیتا ایسے کہ وہ دوسری "سانس بھی نہ لے پاتا۔۔۔

وہ اشتعال انگیز نظروں سے اسے گھورتے ایک دم پیچھے کو دھکیل گیا تھا اشمل نے بمشکل بیڈ کے کنارے کا سہارا لیتے خود کو گرنے سے بچایا تھا۔

آخر تمہیں سمجھ کیوں نہیں آتا اربد شاہ، میں کبھی بھی حوریہ شاہ کی زندگی برباد کرنے والی نہیں تھی۔ نہیں ہے کوئی واسطہ تعلق میر ابسام شاہ سے نا آج نہ ہی کل تھا۔۔۔"

اشمل جانتی تھی کہ وہ اپنی پوزیشن کبھی کلئیر نہیں کر پائے گی اسکے باوجود وضاحت دی تھی۔ جانے کیا معمالہ تھا دل اس شخص کو وضاحتیں دینے پر مائل کرتا تھا جبھی بھڑ کے چھتے میں ہاتھ ڈالا۔

جھوٹ ایک دم بکواس جھوٹ۔ میں خود تمہاری اور بسام شاہ کی نزدیکیوں کا گواہ ہوں۔ کئی بار پکڑا ہے میں نے تم دونوں کو ساتھ میں۔"

وہ بیڈ کے سہارے ٹھہری اشمل کو بازو سے تھامے بیڈ پر دھکیل گیا تھا جبکہ

اشمل کے سیاہ گیلے بالوں نے اس جھٹکے پر اسکے چہرے کو مکمل طور پر اپنی قید

میں لیا تھا ایسے کہ چاند کے گرد ایک ہالہ سا بن گیا ہو۔اربد شاہ کی نظریں

بے اختیار سی اسکے بکھرے لباس پر پھیلی تھیں وہ جو ہاتھوں سے

اپنے چہرے پر آئے بال ہٹانا چاہتی تھی اربد شاہ نے انتہائی سختی سے اسکا ہاتھ

تھاما تھا۔

بسام شاہ کے قریب جاتے ہوئے تم بھول کیسے سکتی ہو اشمل خان کہ تم اربد"

شاہ کی بیوی ہو۔۔وہ شخص آج جس حال میں تھا وہ بہت پہلے سے یہی ڈیزرو

کرتا تھا پر تمہیں میں نے یہ حق ہر گز نہیں دیا کہ تم اسکے زخمص پر مرہم

"لگاؤ۔۔

اربد نے اسکے ہاتھوں کو گھورا، اس سے پہلے کے اشمل کچھ سمجھ پاتی اس نے سائیڈ پر پڑا کانچ کا واسک اٹھا کر ٹیبل پر مارا تھا اور دوسرے ہی پل، وہ ٹوٹا نوکیلا واسک اشمل کے ہاتھوں سے خون کی لکیر کھینچ گیا تھا۔ وہ درد سے تڑپی تھی پر وہ انتہائی کٹھور پن کا مظاہرہ کرتے اسکے ہاتھوں سے نکلتے خون کو دیکھ رہا تھا۔

مم۔۔۔مجھے درد ہو رہا ہے اربد پلیز مم میرا ہاتھ۔۔" وہ درد سے بے حال اپنا" ہاتھ چھڑانے کی مزاحمت کرتے ہوئے بولی جب اربد شاہ نے تیز نظروں سے اسے گھورا تھا۔

درد دینے والوں کو بھی کبھی درد ہوتا ہے یہ شاید اس صدی کا سب سے بڑا" جوک ہے اشمل خان، آج یہ ہاتھ بسام شاہ کے ہاتھ میں تھے یہ یہی تکلیف "اور انجام ڈیزرو کرتے ہیں۔۔

وہ ہنوز اسکے ہاتھ سے خون کی بوندیں ٹپکتے ہوئے دیکھ رہا تھا جیسے یہ محظوظ کن نظارہ ہو۔اشمل کو پہلی بار ارب شاہ کے اسقدر جنون خیز انداز سے ڈر لگا تھا۔اسے لگ رہا تھا وضاحت ضروری تھی ورنہ وہ اسکا ہاتھ یونہی تھامے اسے اور زیادہ اذیت سے دوچار کرتا، درد کی شدت ناقابل برداشت تھی اسکا چہرہ سرخ پڑنے لگا۔

"مم۔۔میں کیسے تمہیں یقین دلاؤں کہ یہ محض ایک تہمت سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے۔میں نے کبھی بسام شاہ کی طرف ہاتھ نہیں بڑھایا وہ سب یکطرفہ تھا اور۔۔۔"

"شٹ اپ اشمل خان، مجھ سے کوئی جھوٹی بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے اچھے سے جانتا ہوں میں سب۔ایسے تو وہ اپنی بچپن کی منکوحہ کو چھوڑ کر تمہارے در پر نہیں رہتا تھا، کوئی آس، کوئی امید کا دامن تو تم نے بھی تھمایا

ہو گا اسے۔ بنا کسی عورت کی رضامندی کے یہ یکطرفہ پیار کا ڈھونگ صرف

تمہارا من گھڑت قصہ ہے پر اتنا یاد رکھنا اشمل خان، ارب شاہ کی قید سے اب

تمہارا آزاد ہونا ناممکن ہے۔ میں نے خود میں وہ ظرف نہیں رکھا جو اپنے

دشمنوں کو معاف کر سکے۔ اگر خوشیاں، صغیر شاہ کے بچوں کی قسمت سے

"چھینی گئی ہیں تو سکون سے میں ان کارسازوں کو بھی نہیں رہنے دونگا۔۔۔

ارب شاہ نے اسکا ہاتھ چھوڑتے اسکے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں بھینچا

تھا۔ اشمل چکرائے دماغ سے اس دشمن جان شخص کو تھام گئی تھی جو حقارت

سے اسے جھٹک گیا تھا جبکہ آنکھوں میں ابھی بھی بسام شاہ اور اسکی قربت کا

منظر نصب تھا۔ اپنے خون سے تر ہوتے ہاتھ کو دوسرے ہاتھ کا سہارا دیتے وہ

تقریبا چیخ ہی اٹھی تھی۔

"آ۔۔آخر کب تک تم اس خود ساختہ نفرت کی بھٹی میں جلو گے اربد شاہ اور اپنے ساتھ ساتھ دوسروں کو بھی جلاؤ گے۔مجھے لگا تھا تم ارزق شاہ کو اوج کے ساتھ کیئے جانے والے ظلم پر باز پرس کرو گے مگر یہاں تو الٹی نیا بہہ رہی ہے۔۔"

وہ اس سے دور ہوتے تاسف سے بولی جب وہ چونکا تھا۔

"میں نے پہلے بھی تمہیں منع کیا تھا کہ میری فیملی کے کسی معاملے میں بولنے کا حق تمہارے پاس نہیں ہے اشمل خان سو بی ان یور لمٹس۔۔۔"

اربد شاہ نے انگلی اٹھائے اسے وارن کیا تو وہ اس بے حس شخص کو دیکھ کر رہ گئ تھی۔

"ہنہ۔۔تمہاری فیملی کے معمالات مائے فٹ اربد شاہ، جسطرح اوج،ارزق شاہ کے بچے کی ماں بننے والی تھی اور ارزق شاہ نے بجائے اس ذمداری کو قبول

کرنے کے اس پر الزام لگا کر اپنا دامن جھٹک دیا اتنی آسانی سے ہی اس حویلی

کے سارے مرد اپنے مقاصد کیلئے عورتوں کو استعمال کر کے پھینک دیتے ہیں

---"

اب اگر وہ اشمل کو اس حد تک لے کے آ ہی گیا تھا کہ جہاں الزام، الزام کی

گیم کھیلنی تھی تو لگے ہاتھ اس نے سارے حساب بے باک کرنے چاہے تھے

جبکہ اربد شاہ اسکی بات پر طیش میں آیا تھا پر وہ اسکی کسی بات کا اثر دکھانے کی

بجائے اسکی کلائی مروڑتے کسی مجرم کی مانند اسکا ہاتھ کمر سے لگا یا۔اشمل اس

شخص کے ستم گرانداز سے پہلے بھی واقف تھی پر اب کے وہ کراہ اٹھی تھی۔

حویلی کے کتنے مردوں کا تجربہ حاصل ہے تمہیں اشمل خان، جو تم یوں"

سب کیلئے زہر اگل رہی ہو۔۔"اربد شاہ کی تیوری پر ان گنت بل پڑے تھے

جبکہ وہ اسے الزام پر تڑپ اٹھی تھی۔ وہ ہر بار جو اس پر لفظوں کا وار کرتا تھا وہ ناقابل برداشت تھا۔

"کیا ارбد شاہ کم ہے جو کسی اور مرد کا تجربہ حاصل کرنا ہو گا مجھے۔۔۔"

اسکے وہیں نڈر انداز ارбد شاہ کو مزید طیش میں مبتلا کر گئے تھے جبھی اسے دیوار کی طرف دھکیلتے پوری طرح پن کیا تھا۔

"مجھ سے زبان لڑانے کا انجام جانتی ہو نا تم اشمل خان، کیوں بے وقت کی موت چاہتی ہو تم میرے ہاتھوں۔۔۔" وہ اسکے چہرے پر جھکے غرایا تھا۔ اشمل کو ایک لمحے تو اس سے خوف محسوس ہوا پر دوسرے لمحے پوری طرح سے خود پر قابو پایا تھا۔

سچ سننے کی ہمت نہیں ہے نا تم میں اربد شاہ، کیا جھوٹ بولا ہے اس میں"

ہاں؟ اگر یہ کہوں کہ ارزق شاہ نے یہ عادت تم سے چرائی ہے رشتے بنا کر بیچ

"منجدھار چھوڑ دینے کی تو کیا غلط ہو گا؟

اشمل بھی جیسے ان الزامات کے کھیل سے تنگ آ گئی تھی۔ اربد شاہ اس باغی

لڑکی کے تیور دیکھ گنگ سا ٹھہرا تھا۔

کیا چاہ رہی ہو تم اشمل خان۔۔۔ مجھے تمہارے یہ سچ کا پلندہ اوڑھے ہوئے"

جھوٹے، سچ نہیں سننے ہیں آئیندہ تم اس گھر اور یہاں کے مردوں کے ہر

"معمالے میں اپنی حد میں رہو گی۔۔۔

جانے کیوں وہ اسے بسام شاہ سے دور رہنے کا کہہ نہیں پا رہا تھا کہیں وہ اسکے

جذبہ رقابت کو بھانپ نہ لے، پر وہ خود بھی تو نا آشنا تھا اپنے جذبوں سے۔

میری حد کی تو کیا بات کرتے ہیں آپ شاہ جی، مجھے کیا چاہیئے یہ آپ بھی"

جانتے ہیں۔۔ آزادی مجھے آزادی چاہیئے ان غلام گردشوں سے اربد شاہ، میں

باہر جانا چاہتی ہوں، کھلی فضا میں سانس لینا چاہتی ہوں۔ دم گھٹ رہا ہے

یہاں میرا۔۔۔ آخر کب تک تم مجھے اس رشتے کی قید میں رکھو گے جسکا سیاق

"وسباق صرف نفرت ہے، تھکنے لگی ہوں میں یہ نفرت سہتے۔۔۔

اشمل ایک دم اسکے گریبان پر جھپٹتے اسے کسی گہری نیند سے جگانے کو

جھنجھوڑنے لگی تھی جب اربد شاہ نے اسے واپس ٹیکل کیا تھا۔

کسی گمان میں مت رہنا اشمل خان کہ، اربد شاہ کی قید سے رہائی پا سکو گی"

تم۔ اسلیئے باہر کی دنیا کے خواب دیکھنے چھوڑ ہی دو، تمہیں ہمیشہ یہاں رہنا ہے

"ایسے ہی میری نفرت سہنے کیلیئے۔

وہ کٹھورپن کی آخری حدوں کو چھو رہا تھا۔اشمل نے اس ٹاکسک شخص کو ایک نظر دیکھتے رخ پھیرا تو وہ بھی جیسے تھک ہار کر بستر پر آن گرا تھا۔اشمل نے بھرائی آنکھوں سے اسکی نفرت کا شکار اپنا ہاتھ دیکھا اور سائیڈ ڈرا سے آئنٹمنٹ اٹھاتے خود ہی اپنی مرہم پٹی شروع کی تھی۔

ادھر اسے ایک پل کو بھی چین نہیں آرہا تھا،آنکھص پر تکیہ رکھ کے سونے کے باوجود وہ اشمل کی ہر مومنٹ محسوس کر سکتا تھا جسے شاید اپنے زخم پر مرہم لگاتے ہوئے تکلیف ہو رہی تھی۔اسے اپنے غصے پر شدید غصہ آیا جو انسانیت کے درجے سے اسقدر گرنے پر مجبور کرتے اشمل کو تکلیف سے دوچار کر گیا تھا۔

وہ آنسوؤں اور سسکیاں ضبط کیئے زخم صاف کر رہی تھی جب،ارب شاہ کے ہاتھوں کا لمس،اپنی ہتھیلی پر محسوس کرتے بھرائی آنکھوں سے اسے

دیکھا۔ سیاہ، بنیان ٹائپ شرٹ میں اسکا کثرتی بدن پوری طرح سے اپنی آب وتاب دکھا رہا تھا جبکہ اسکی جھلمل آنکھوں میں ایک پر کشش منظر آن ٹھہرا تھا۔

شاہو میرا، گھٹنہ۔۔۔"اشمل دوزانو زمین پر جھکی رو رہی تھی جب اسکی" آواز سنتے ہی وہ تیزی سے اسکی طرف لپکا۔

اوہ گاڈ دھیان کہاں تھا تمہارا کیسے گریں تم؟"وہ اسکی ہتھیلی پر لگی مٹی اپنے" ہاتھوں سے صاف کرتے اسکے گھٹنے کا جائزہ لے رہا تھا جہاں سے پاجامہ گھسنے سے گھٹنا بھی چھل گیا تھا۔

وہ اس لڑکے نے بال ہٹ کی تو میں گر گئی۔۔۔"اشمل کی آنکھیں سیلابی" ریلے کا منظر پیش کر رہی تھیں جب اربد شاہ نے اسکی اٹھائی انگلی کی جانب دیکھا۔ سامنے ہی بسام شاہ، ارزق شاہ اپنے کلاس میٹس کے ساتھ کرکٹ

کھیل رہے تھے۔وہ تیزی سے اٹھتے انکی جانب لپکا اور اگلے ہی پل پورا اسکول جیسے اسکے ارد گرد تھا وہ بے تحاشہ اس لڑکے کو پیٹ رہا تھا جسکے ہاتھ میں بال تھی۔

لالہ، کیا کر رہے ہیں آپ سیم کو کیوں اتنا مسر رہے ہیں آپ۔۔۔" تبھی" ارزق ان دونوں کے بیچ آتے حیرانی سے اسکا ہستھ تھامنے لگا جب وہ اسکی آواز پہ ٹھٹھکا اور بغور اپنے ہاتھ میں لہو لہو چہرہ لیئے ٹھہرے لڑکے کو دیکھا تو جیسے ہوش کی دنیا میں آیا۔وہ بسام شاہ، اسے کیوں پتا نہیں چلا کیا اشمل کی تکلیف اسے بھائی سے زیادہ عزیز تھی؟ وہ ایک جھٹکے سے اسکا گریبان چھوڑ گیا جب وہ سدھ موئی حالت میں زمین پر گرا سبھی بچے اسے سنبھالنے لگ گئے تھے جبکہ وہ ششدر ٹھہری اشمل کا ہاتھ تھامے اس مجمعے کو چیرتے ایک طرف کو بڑھا۔سکول کے بائیں جانب بنے گراس لینڈ میں موجود ایک بینچ پر اسے

بٹھاتے بغور اسکے گھٹنے کا جائزہ لینے لگا جب وہ اسکے چھونے پر سسکاری بھر

گئی۔

کیا زیادہ درد ہو رہا ہے ؟" وہ متفکر سا اسکا ہاتھ تھام گیا اور وہ سہمی سی نفی میں "

سر ہلا گئی۔ اسکی آنکھوں میں ہلکورے لیتا خوف اربد شاہ کو چونکا گیا۔ وہ ساری

دنیا کی بے اعتباری سہہ سکتا تھا پر اسکی نہیں جبھی اسے شانوں سے تھاما۔

"اش میری بات غور سے سنو! میں۔۔۔"

شاہو مجھے تم سے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔" اس سے پہلے کہ وہ اپنی کوئی صفائی دیتا "

اشمل کی آنکھوں سے برستا مینہ اسے ساکت کر گیا تھا تو وہیں اسکے الفاظ دل

چیر گئے تھے جسکی خاطر وہ اپنے بھائی سے ٹیرا یا ہے ھا وہ اس سے خوفزدہ تھی

پر کیوں؟ یہ سب تو اس نے اسکیلئے ہی تو کیا تھا تا کہ وہ پروٹیکٹو فیل کرے پر

ہمیشہ کی طرح آج بھی وہ بے اعتباری ان آنکھوں میں چمک رہی تھی جو

اربد شاہ کا اپنی ہتھیلی پر جما ہاتھ دیکھا بے اختیار پیچھے ہوئی تھی۔

اشمل۔۔۔"وہ اسے تنبیہ کرنا چاہتا جب وہ سسکاری بھرتے نفی میں"

سر ہلا گئی۔

مم۔۔۔مجھے تم سے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔"اشمل کے الفاظ نے اربد شاہ کا"

دل چھلنی کیا تھا۔آج پھر اس نے اربد شاہ کو اپنا محافظ ماننے سے انکار کیا تھا۔وہ

اسکا ہاتھ چھوڑتے دور ہٹا تھا جبکہ اسکی نظریں اربد شاہ پر ٹکی تھیں جو گہری

سانس بھرتے ساری کثافت دور کرنے کی کوشش میں تھا اور پھر سائیڈ ڈراپر

پڑے آئنٹمنٹ کو اٹھاتے اشمل کا ہاتھ تھام کر بیڈ کنارے بیٹھ گیا۔اب کے وہ

کچھ نہیں بولی تھی ماسوائے خاموش نظروں کو زیر آب کرنے کے۔

کٹ اتنا گہرا نہیں دو، تین دن تک ٹھیک ہو جائے گا زخم۔۔۔"ڈاکٹر وہ "

تھی تسلی اربد شاہ دے رہا تھا۔

اور دل کے زخموں کا کیا اربد شاہ جو ناسور بن کر درد میں مبتلا کیئے ہوئے ہیں "

۔۔۔"وہ بے اختیار شکوہ کر بیٹھی تھی۔ میڈیسن سیمٹتے اربد شاہ کے ہاتھ

رک سے گئے۔ایک نظر آبدیدہ آنکھوں والی لڑکی کو دیکھا اور پھر ہاتھ

جھاڑتے اٹھ کھڑا ہوا گویا سنی ان سنی کر دی تھی۔

اگر تم اس مرہم سے مطمئن نہیں تو، تم لکھ کر دے سکتی ہو میں رضوان سے "

منگوالونگا۔۔۔" وہ اسکی بات کو سرے سے اگنور کیئے ہوئے تھے۔

ہنہ۔۔۔درد دینے والے کب سے مرہم رکھنے لگے، کیا ہی اس مرہم کی "

تاثیر ہو گی۔۔۔"اس نے انچ زخمی ہتھیلی پر باندھی گئی پٹی کو دیکھتے کہا اور پھر

بستر سے اٹھنے لگی تھی جب وہ اسے شانوں سے تھامے اٹھنے سے روک گیا تھا۔

تم یہی لیٹو۔۔۔"وہ اسے حکم دیتے دوسری طرف دراز ہوا تو وہ بس اسے دیکھ کر رہ گئی اور کروٹ کے بل لیٹتے رخ دوسری طرف کر لیا ایک بار پھر سے آنسوؤں اپنی ذات کی ناقدری پر رواں دواں تھے جب اسکی سسکاری پر ،اربد شاہ کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں بھینچا تھا۔

کیا زیادہ درد ہو رہا ہے ؟"وہ اسکی جانب پلٹتے اسکی پیٹھ کو تکتے پوچھ رہا تھا۔اشمل نے منہ پر ہاتھ رکھتے خود مزید اس سے الجھنے سے روکا تھا۔کتنی دیر وہ اسے یونہی گھورتے رہنے کے بعد جانے کیا سوچ کر اسکے قریب آیا تھا۔اپنے غم میں مبتلا اشمل اسکا پاس آنا محسوس ہی نہیں کر پائی تھی۔

اش۔۔۔کیا زیادہ درد ہو رہا ہے ؟"ایک بار پھر سے بچپن سے جڑا وہ محبت اور پریشانی سے پُر جملہ ،اشمل خان کے دل میں ان دیکھی چنگاری سلگانے لگا ۔وہ بنا جواب دیئے یونہی ساکت رہی تھی جب وہ اسکی کمر میں بازو دھنسائے

اسکارخ اپنی طرف کر گیا۔وہ کچھ حیران سی اسے دیکھنے لگی پر اگلے پل وہ اس حیرانی کو شاک میں بدلتے اسکے ہونٹوں پر جھکا تھا۔اشمل کچھ سمجھ ہی نہیں پائی تھی جب وہ پوری شدت سے اسکے ہونٹوں کو اپنے لعاب سے تر کرتے ،ان ساکن لبوں میں زندگی انڈیلنے لگا تھا۔اشمل کو پہلی بار اس لمس میں نفرت کی شدت نہیں بلکہ ،ایک الگ طرح کی پیاس محسوس ہو رہی تھی جس سے وہ خود بھی سیراب ہوتے اسے بھی سیراب کر رہا تھا۔اس سے پہلے کہ وہ اس حرکت پر کوئی ردعمل دکھاتی ،اربد شاہ اسکے زخمی ہاتھ کو کلائی سے تھامے مضبوطی سے بیڈ پر پن کر گیا۔اشمل چاہ کر بھی کوئی مزاحمت نہیں کر پائی تھی جب وہ اسکے لبوں پر اپنی طلب کے من پسند اثرات چھوڑتے ،اسکی گردن پر جھکتے نیم سرگوشی میں بولا تھا۔

سنو !اشمل باوجود تم سے شدید نفرت کے بھی"

ہر رات تمہارے لیئے میری شدت طلب مجھے یہ بار بار احساس دلاتی ہے کہ "فقط تمھاری قربت ہی میرا سکون اور میرے جینے کا ساماں ہے۔۔۔

اس نے ہلکے سے اسکی گردن پر بائیٹ کیا تو اشمل کے اندر تک سنسنی سی دوڑی تھی۔اسکی بانہوں میں سمٹے ہونے کا روح پرور احساس، ہونٹوں کا جان لیوا لمس، ٹوٹتی بلند ہوتی گردن پر پڑتی اربد شاہ کی گرم سانسیں، بدن پر اسکی انگلیوں کی دھیمی سی روح کو گرما دینے والی حرکت، بدن کی خوشبو اور خمار میں ڈوبی مدھوش سی آواز اشمل خان کے جسم میں عجب سحر پیدا کر رہی تھی کہ اس میں لذت اسکی زات کو دنیا کا ہر لطف بھولنے لگا تھا۔

تمہارا، میری زندگی میں ہونا کتنا ضروری ہے اس بات کا اندازہ مجھے تب ہوا" تھا جب میری آنکھ سے آنسو یہ سوچ کر نکلے تھے کہ اگر تم مجھے پھر نہ ملی تو کیا ہوگا؟ میں لاکھوں لوگوں سے زیادہ نڈر، دلیر اور باہمت ہوں، اس کے باوجود

تمہاری محبت کے معاملے میں میرا دل ایک سہمے ہوئے کمزور اور غمزدہ بچے کی مانند ہو گیا تھا اور پھر تم ملی بھی تو کیسے اش۔۔۔۔ میں نے کبھی تمہاری محبت کا بٹوارہ نہیں کیا اور تم۔۔۔ تم میری محبت میں شراکت دار لے آئیں بھلے سے وہ تمہاری ضد ہو پر تم نے تصور بھی کیسے کیا کہ ایک شخص جو تمہیں پاگلوں کی طرح دربدر ڈھونڈ رہا ہے تم تک نہیں پہنچے گا، تم، تمہارے پاس اربد شاہ کی امانت تھیں اشمل خان۔۔۔۔" وہ اشمل پر اپنی دیوانگی کا در وا کرتے اسے گنگ کر گیا تھا۔ تو کیا واقعی ان دونوں میں نفرت کے علاوہ بھی کوئی رشتہ تھا؟ کیا اربد شاہ اتنی شدت سے اسکی طلب میں تھا۔ اسکی آنکھوں میں امڈتے گومگو احساس کو پا کر وہ نڈھال سا اشمل کے سینے پر سر ٹکا گیا تھا جبکہ اسکی کلائی ابھی بھی اربد شاہ کے ہاتھ میں تھی۔

نفسیات کی رو سے دیکھا جائے تو اگر کوئی شخص ہم سے بچھڑ جاتا ہے تو اسے "

بھلانے میں ہمارا دماغ اکیس دن لیتا ہے مگر نفسیات کا یہ اصول صرف اور

صرف دماغ کے لیے ہی ہے جب کہ ؛ دل کا کوئی اصول نہیں ہوتا، بات جب

دل کے معاملے پر ان کے تو تب اکیس سال بھی کم پڑ جایا کرتے

ہیں۔" اربد شاہ نے اسکی آنکھوں میں جھانکتے گویا اسے اسی لمحے میں قید کیا تھا

جب وہ اس سے بچھڑ گئی تھی۔ اسکی دھڑکنیں حد سوا ہوئیں۔ وہ اسکے پہلو سے

اٹھنا چاہتی تھی دل نادان ایک بار پھر سے اسکا اسیر ہونے لگا تھا۔ اربد شاہ کے

لفظ، اشمل خان کی بولتی آنکھوں کے سامنے مدھم پڑنے لگے جہاں شاید اسکی

محبت کو سراہنے کا کوئی خاص ارادہ نہیں تھا۔

تم جانتی ہو تمہیں دیکھ کر میری اوائل خواہش کیا تھی ؟ تم بھلا کیسے جان سکتی "

ہو تم نے کبھی مجھ سے ایسی محبت کی کب ہے اشمل خان کہ ہم ایک ساتھ

ایک گھر میں ایک چھت کے نیچے رہتے۔۔۔"اربد شاہ گہری سانس بھرتے اسکے برابر سے اٹھ بیٹھا تھا۔ہاں شاید وہ سچ ہی تو کہہ رہا تھا شمل خان،اس دوستی کو نبھانا کہاں چاہتی تھی اسلیئے تو اس نے کبھی اس شخص کو ڈھونڈنے کی زرا بھی سعی نہیں کی تھی۔عورت اگر سچا عشق کرنے پر آئے تو مرد سے دس قدم آگے ہوتی ہے یہ عورت کے عشق کی انتہا ہے کہ وہ اپنے محبوب کی ہوس بجھانے کی خاطر عشق میں ننگی تک ہو جاتی ہے اور وہی محبوب اسکی عزت کو اچھالتا ہے اور اسکے کردار پر کیچڑ پھینکتا ہے تو وہ سماج میں بدکار کہلاتی ہے کہیں اپنی محبت کی خاطر خود کی جان خطرے میں ڈالتی ہے اور غیرت کے نام پر قتل ہو جاتی ہے کہیں سسئی کی طرح بیابان صحرا میں بھٹکتی ہے پر وہ مرد منظور ہونا ضروری تھا۔اربد شاہ اسکا منظور نظر مرد نہیں بن سکا تھا اپنی جنون

خیز فطرت سے شاید؟ وہ خود میں الجھی تھی جب وہ ایک بار پھر سے اسکے گرد

اپنی بانہوں کا مضبوط حصار کھینچ گیا۔

تم میرے سینے میں دل کے مقام پہ دھڑکتی تھی اش، اب بھی سوچوں تو"

وہاں ہی دھڑکتی ہوئی پائی جاتی ہو، اور جب تمہیں پھر سے دیکھا تو یوں لگا جیسے

چاند سے روشنی چرائی ہو تم نے، تمہاری آنکھوں میں ستارے ڈوب گئے ہوں

جو اتنی روشن ہیں اور جب تمہاری آواز سنی، محسوس ہوا کہ زمیں پہ کھلے پھول

تمہارے لہجے کی وجہ سے وجود میں آئے ہیں، تمہیں ایک بار دیکھنے کے بعد

دوسری بار نہیں دیکھا اسکے باوجود بھی تم مجھے حفظ ہو گئیں اشمل

خان۔۔۔" وہ اسکے سینے پر اپنے لبوں سے اپنی محبت کی داستان رقم کرتے

، شاید اسے خود سے محبت کرنے پر مجبور کرنا چاہتا تھا۔

اربد پلیز میرا دم گھٹ رہا ہے۔۔۔" وہ اپنے سینے پر ایستادہ اسکا ایک ہاتھ جھٹکتے اسکی گرفت سے آزاد ہونا چاہتی تھی جب اربد شاہ نے اسے پوری طرح خود میں جکڑ لیا تھا۔

بس کرد واش پلیز، تھکنے لگا ہوں میں تمہاری ضد کے پیچھے بھاگتے بھاگتے" میں تمہاری ہر خطا کو نادانی سمجھ کر معاف کر دونگا بس ایک بار، ایک بار یہ مجھے احساس کرادو کہ تم بھی اتنی شدت سے مجھے چاہتی تھیں، اتنی ہی شدت سے میرا انتظار کیا ہے جتنا میں نے تمہارے لیئے خود کو تھکایا ہے۔ بولو اشمل کہ میرے ہجر کا سفر رائیگاں نہیں گیا۔ بتاؤ مجھے کہ آج بھی تمہارے دل کی تختی پر میرا نام نقش ہے۔۔۔" وہ اسکے ہاتھ جھٹکے جانے پر دیوانہ وار اسکا چہرہ ہاتھوں میں لے گیا تو اشمل کیلیئے مزید سہل کرنا مشکل ہوا تھا وہ شخص بھلا کیسے اسکی محبت کا دعویدار تھا جس نے ہر لمحہ اسے اذیت سے دوچار کیا تھا۔

نہیں کرتی میں آپ سے محبت اربد شاہ، ایک بار نہیں سو بار میرا یہی اور اقرار "
رہے گا کہ مجھے آپکے ساتھ کی کوئی ضرورت نہیں۔ میرے لیئے یہ رشتہ
مسلط کردہ رشتہ ہے بھلا میں کسی ایسے شخص سے محبت کر کیسے سکتی ہوں جس
نے میری زندگی کا سکون درہم برہم کر دیا ہو۔۔۔" وہ اسے دھکیلتی اٹھ
بیٹھی تھی جبکہ اربد شاہ اتنی کلئیر ریجکشن پر دھچکے کا شکار ہوا تھا۔

نہیں تم جھوٹ بول رہی ہو اش، تم آج بھی مجھے اپنا دوست مانتی ہو تم "
۔۔۔"

اشمل خان، اشمل خان نام ہے میرا اربد شاہ، تمہاری دوستی، تمہارا نام سب "
کہیں بہت پیچھے رہ گیا ہے وہیں سکول کے کسی کلاس روم تک۔ مجھے پرانی
یادیں اور پرانے دوست سنبھالنے کا شوق ہرگز نہیں رہا ہے اربد شاہ اسلیئے بہتر
ہے مجھ سے جڑی ہر یاد تم بھول جاؤ۔ مجھ سے کوئی امید مت رکھو کہ زندگی

کے کسی موڑ پر میں تمہارا ساتھ دینے والی ہوں۔۔۔" وہ بہت زیادہ خود اذیتی

کا شکار ہو رہی تھی۔ کتنی دیر وہ اسے خاموش بے بس نظروں سے دیکھتا رہا تھا

جس نے اسکے خوابوں کا محل ایک پل میں چکنا چور کر دیا تھا

"اگر تمہیں لگتا ہے کہ آج بھی ماضی کے حوالے سے تمہاری کوئی یاد میرے

پاس ہے تو وہ محظ نفرت ہے اربد شاہ، وہ نفرت جو میں نے تم سے ہمیشہ

بے حد و بے حساب کی ہے۔۔۔" اب کے وہ دل چیر دینے کی حد تک ظالم

ہوتے چہرہ جھکائے بولی تو وہ لب بھینچ گیا۔ایک نظر خون رستی مرہم پٹی پر

ڈالی اور اسکے برابر سے اٹھتے باہر نکل گیا تھا۔اس لمحے اشمل کو لگا اسکا بستر ہی

نہیں بلکہ دل بھی خالی ہو گیا تھا سانس تھی کہ اٹکنے لگی تھی وہ چاہ کر بھی رو

نہیں پائی تھی ایسے کہ خود پر بے حسی کا لبادہ اوڑھ لیا ہو۔

●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●
●●●

وہ کب سے بیٹھا یک ٹک حوریہ شاہ کے بے جان وجود کو دیکھ رہا تھا جس میں زندگی کوئی رمق باقی نہیں رہی تھی شاید۔ پر ایسا نہیں تھا ای۔ سی۔ جی مشین پر چلتی لہریں اسکی سانسوں کی روانی کا پتا دے رہی تھیں جبھی وہ سر جھکائے خود کو مجرمانہ غفلت پر کوسنے لگا تھا۔ پر وہ اس سے اسقدر بدگمان تھا بھی تو کیوں؟ وہ بے تحاشہ حسین تھی اوج شاہ سے تو کئی گنا پر وہ اس دل کا کیا کرتا جو پہلی نظر میں اس شوخ چنچل لڑکی کا دیوانہ ہو گیا تھا۔

"میں جانتا ہوں کہ جتنا برا انسان میں بن گیا تھا شاید کوئی بھی غیرت مند آدمی ایسے کرنے سے پہلے مرنا پسند کرتا، پر میں کیا کرتا، جس ماحول میں، میں نے پرورش پائی ہے وہاں یہ سب کوئی معنی نہیں رکھتا ہے، میں نے اپنی ماں کو

اکثر اپنے ڈیڈ فرینڈز کے ساتھ اسطرح کی پارٹیز کرتے ہوئے دیکھا تھا تو مجھے

"لگا، شاید اپنے مقصد کے حصول کیلئے مجھے بھی اس راہ پر چلنا پڑے گا۔۔۔

وہ بے جان سوئی اپسرا کے چہرے کو دیکھتے انتہائی مدھم آواز میں بول رہا تھا پر

مقابل شاید اسے سن بھی سکتی تھی کہ نہیں اسکا اندازہ مشکل تھا پر اسے تو کوئی

ہمنوا چاہیئے تھا۔

ایسا نہیں ہے کہ میں اپنی غلطی کا الزام اپنے والدین کے سر ڈال رہا ہوں پر"

یہ حقیقت ہے کہ میری غلط روش پر چلنے کی وجہ کہیں نا کہیں وہ لوگ ضرور

ہیں، پر میں چاہتا تو خود کو روک سکتا تھا پر حور یہ مجھے سچ میں ایسی لڑکی چاہیئے

تھی جسکی کا کوئی ماضی نہ ہو، پر تم۔۔۔۔" وہ اپنی بات ادھوری چھوڑے

آنکھیں میچ گیا، جسکی آنکھوں میں وہ منظر آن ٹھہرا تھا جب شادی سے ایک

دن پہلے بسام شاہ اسکے پاس آیا تھا۔

"وہ کیا تم سچ میں اربد شاہ کی بہن سے شادی کرنے جا رہے ہو اسٹرینج۔۔۔"

مزاح بھرے طنز سے کہتے ذکوان آفندی کے زخموں پر نمک چھڑک رہا تھا۔

"میرا نہیں خیال کہ تم کسی کا جھوٹا کھانا پسند کرو گے آئی مین میری برتی ہوئی

لڑکی۔۔۔" بسام شاہ نے جان بوجھ کر فقرہ ادھورا چھوڑتے گویا ذکوان

آفندی کو انگاروں پر لوٹا تھا۔

"جہاں تک میں جانتا ہوں، تم اسے ڈائیورس دے چکے ہو تو ان سب باتوں کا

مقصد۔۔؟" ذکوان نے کچھ ناگواری کا اظہار کرتے اس سے رخ موڑ لیا جبکہ

دماغ میں آندھیوں کے جھکڑ چل رہے تھے۔

"میرا مقصد کیا ہو سکتا ہے ماسوائے اسکے کہ میں تمہیں آنے والے برے

وقت سے روکوں، ایک دوست ہونے کی حثیت میں تمہیں اتنا کہوں گا کہ تم

اس لڑکی کے ساتھ خوش نہیں رہ سکتے تو پھر اپنی لائف کی اتنی بڑی بازی تم

یونہی کھیلنے جارہے ہو بنا کسی شرط کے آخر کیوں ؟ایسی کیا مجبوری آگئی ہے ذکوان آفندی کو کہ وہ ایک ڈائیورسی سے شادی کرنے جارہا ہے ؟"بسام شاہ کا مضحیکہ خیز انداز ذکوان آفندی کا سکون درہم برہم کر چکا تھا۔وہ اسے یہ نہیں بتا سکتا کہ وہ خود بھی یہ شادی نہیں چاہتا تھا مگر ،رعنا آفندی کی ضد کے آگے وہ ہار گیا تھا۔اسے ،حوریہ شاہ سے نفرت سی ہونے لگی تھی جس نے شاید اسکی ماں کو اپنے جال میں پھنسا رکھا تھا جو انکی زبان پر ہر وقت اسکا نام رہتا تھا۔شادی سے پہلے بھی وہ زویا کے ساتھ اپنا غم غلطاں کرتا رہا اور شادی کے بعد بھی۔بنا اپنے کردار کی جانچ کیئے وہ یکطرفہ پرفیکٹ پارٹنر ڈھونڈ رہا تھا حالنکہ وہ اچھے سے جانتا تھا حوریہ شاہ کے وجود کو تسخیر کرنے والا وہ پہلا شخص تھا جبکہ زویا نے ہر بار اسے خود سے منسلک الگ کہانی سنائی تھی۔لیکن یہ بھی سچ تھا کہ زویا کو خود سے دور کرنے والا بھی وہ خود تھا جسطرح شراب اسکے ہر

غم کو دور کرتی تھی ایسے ہی تو حوریہ شاہ بنتی جا رہی تھی۔ ہر رات وہ اسے دنیا جہاں بھولنے کیلئے درکار ہوتی نشے کی مانند۔ کتنی بار ہی وہ ڈرنک نہ ہو کے بھی اسکے پاس گیا تھا شاید کے وہ اپنے ہوش میں رہتے ایسا کچھ محسوس نہ کرے جو مدہوشی میں کرتا ہے پر وہ لڑکی ہر حال میں اسکیلئے تسکین کا باعث تھی اور جب حلال کی عادت لگتی جا رہی تھی تو حرام رشتے کہیں دور ہوتے جا رہے تھے پر وہ ان رشتوں کا قدردان نہیں تھا جبھی اس نے ایک ہی جھٹکے میں سب کچھ گنوا دیا۔

اسکی آنکھیں ماضی کی یادوں سے دھندلائیں تو وہ نم آنکھوں سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

میں جانتا ہوں کہ جو کچھ میں نے کیا وہ ناقابل معافی ہے حوریہ شاہ، لیکن" میں پھر بھی چاہو گا کہ تم مجھے ایک موقع ضرور دو اپنے ساتھ رہنے کا تاکہ میں

ان تمام دکھوں کا مداوا کر سکوں جو تمہیں میری ذات سے ملے ہیں۔۔۔" وہ آہستگی سے اسکا ہاتھ سہلاتے اٹھ کھڑا ہوا۔ایک نظر اس حسین مجسم پر ڈالی اور جس خاموشی سے آیا تھا ویسے ہی دبے قدموں باہر نکل گیا۔اگلے دن وہ چاہ کر بھی ہاسپٹل نہیں آپایا تھا اور پھر اس نے رعنا آفندی سے سنا تھا کہ وہ ہوش میں آچکی ہے۔مارے شرمندگی کے وہ اس کا سامنا ہی نہیں کر پا رہا تھا۔ اس دن وہ اپنے دوست کی پارٹی میں تھا جب وحید سرحدی کے پہلو میں چلتی لڑکی اسے سر تا پیر سلگا گئی تھی پر وہ خود پر ضبط کیئے اسے مکمل اگنور کرنا چاہتا تھا۔

کیا ہوا تم ڈرنک نہیں کر رہے ؟" اسکے دوست جلال نے اسے ایک طرف" خاموش بیٹھے دیکھ ٹوکا تو محض نفی میں سر ہلا گیا جبکہ اسکی نظروں کا متن سمجھ کر وہ بخوبی اس معمالے کی تہہ تک پہنچا تھا۔

وہ بہت جلد وحید سرحدی سے شادی کرنے جارہی ہے۔سنا ہے بہت پیسے"

اور عہدے والا شخص ہے اور زویا جیسی لڑکیوں کیلئے یہ عام بات ہے شوگر

ڈیڈی کے ساتھ گھومنا۔۔۔"جلال کا انداز کچھ سختی لیئے ہوئے تھا۔ذکوان

آفندی کیلئے بھی یہ کوئی نئی بات نہیں،اس جیسی جانے کتنی آئی اور گئیں تھیں

پر وہ کسی ایک کا روگ لینے والا نہیں تھا۔اس نے خود کو ٹٹولا کیا واقعی وہ زویا

کے راہ بدلنے پر افسوس میں مبتلا تھا۔پر ایسا نہیں تھا۔اسے،اس سلیپنگ بیوٹی

کی فکر تھی جانے وہ کبھی دوبارہ اس سے مل پائے گا بھی کہ نہیں۔اربد شاہ اور

ارزق شاہ یقیناً اپنی بہن سے سچ جان کر اسکے دشمن بن بیٹھے ہونگے۔پر چین تھا

کہ ملنے کو نہیں مل رہا تھا جبھی اس نے،شاہ مینشن جانے کیلئے ہمت مجتمع کی

اور اپنی قسمت آزمانے چل پڑا تھا۔

●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●

●●●

پارٹ 3

حوریہ شاہ کی دہلیز پر زندگی کے پنچھی نے ایک بار پھر سے،امید کا پنکھ چھوڑا تھا جبھی وہ زندگی اور موت کی طویل کشمکش میں ڈگمگانے کے بعد بھی زندگی کی طرف لوٹ آئی تھی۔سلطانہ شاہ اور اربد شاہ نے اسکے ہاتھ سے لگوائے کتنے ہے صدقے کے بکرے خیرات کر دیئے تھے۔ارزق شاہ اس دن کے ہنگامے کے بعد لوٹ کر گھر واپس نہیں آیا تھا البتہ کئی بار وہ ہاسپٹل میں اسکے پاس ضرور گیا تھا اور ادھر اربد شاہ بھی جسے اشمل خان کے در کا راستہ بھول گیا تھا۔

وہ چاہ کر بھی اس لڑکی کے سنگلاخ لفظوں پر، خود کو ہار نہیں سکتا تھا وہ اس سے قطع تعلق نہیں کر سکتا تھا جو بہانے حیلے بہانے ایک ہی گھر میں ہر وقت ہی اسکی آنکھوں کے سامنے رہتی تھی۔

وہ اربد شاہ تھا جس نے اپنی بہن کیلیئے اپنی تا عمر کی پونجی اپنی بچپن کی، محبت کو" سولی پر لٹکا دیا تھا۔۔۔اربد شاہ وہ شخص تھا جس کیلیئے رشتے زندگی سے زیادہ اہمیت رکھتے تھے، پھر وہ وہ ایک رشتہ نبھانے کیلیئے دوسرے رشتوں سے "ناانصافی کا مرتکب ہو رہا تھا شاید وہ انجان تھا۔۔۔

وہ اربد شاہ تھا جسے محض نو سال کی عمر میں اس لڑکی سے محبت ہوئی تھی جب وہ محبت کی" م "سے بھی ناواقف تھا، جسے جان کر اسکی پہچان پاتے ہی اس کے پر اپنے نام کی مہر ثبت کی تھی آج وہ اسے نفرت کے مار، مار رہا تھا۔۔

وہ اربد شاہ تھا جسکے پیچھے ایک دنیا بھاگتی تھی اور اس نے ایک لڑکی کیلیئے دنیا کا " آخری کونہ تک چھان مارا تھا اور اسکی محبت وہ لڑکی اشمل خان تھی جسے سات سال کی عمر میں ایک لڑکے سے نفرت ہوئی تھی جب وہ نفرت کی " ن "" سے بھی ناواقف تھی۔۔۔

وہ اشمل خان تھی جسکا ہجر کاٹتے شخص نے ساری عمر اس سے ملنے کی دعائیں" کی تھیں اور اس نے صرف ایک دعا کی تھی کہ ،وہ شخص اسے کبھی نہ ملے۔۔۔اور تقدیر انہیں بھرپور ناانصافی سے ایک دوسرے کے ساتھ میں لائی بھی تو اسکی نفرت میں شدید اضافہ ہوا تھا کمی نہیں۔۔اشمل خان جسے لگتا تھا شاہ خاندان کے ان تین سپوتوں نے ،اپنی زندگی کی مقدم ترین ان تین لڑکیوں کو ہی تباہ کر دیا تھا،وہ خود کو اس کہانی کا وکٹم سمجھ کر اربد شاہ کا سکون "درہم برہم کر دینا چاہتی تھی۔۔۔

جب سے اسے معلوم ہوا تھا کہ آج اربد شاہ گھر پر ہے اور وہ زیادہ دیر خود کو کمرے تک محدود بھی نہیں کر سکتی تھی اسلیئے چارونچار وہ حوریہ کے کمرے میں داخل ہوئی۔

وہ کھڑکی کے پٹ سے ٹیک لگائے باہر کے منظر میں کھوئی ہوئی تھی جہاں سامنے ہی اربد شاہ کے شوق کے پیش نظر کئی نسل کے پنچھی قید، جیل میں بدکتے پھر رہے تھے۔ جانے وہ اتنا ستم گر کیوں تھا؟ جسے انسانوں تو کیا پرندوں پر بھی اپنی سلطنت قائم کرنے کا شوق تھا۔ اس نے حوریہ کی مصروفیت کو کچھ کڑھ کر سوچا تھا۔

حوریہ۔۔۔"اس نے حوریہ کے شانے پر ہاتھ رکھا تو وہ بے طرح چونکی" تھی اور پھر اسے سامنے دیکھ خالی خولی نظروں سے تکا جسے وہ اسے جانتی ہی نہ ہو۔

کیسی ہو تم اور یوں اتنی دیر ٹھہرنا تمہارے لیئے بلکل بھی مناسب نہیں ہے"

ابھی تم پوری طرح سے ٹھیک نہیں ہوئی ہو۔۔۔"وہ خود کو انجان نظروں

سے تکتی حوریہ شاہ کا چہرہ ہاتھوں سے سہلاتے اسکا ہاتھ تھام گئی تب بھی وہ

بھٹکی نہیں تھی۔

اشمل کچھ کنفیوژ سی ہونے لگی تھی۔

حوریہ کیا دیکھ رہی ہو ایسے؟"اس نگ پھر سے کسی بچے کی مانند اسکے رخسار"

سہلائے تو وہ گہری سانس بھرتے دو قدم پیچھے ہٹتی بیڈ کنارے آ ٹکی تھی اور

سر جھکائے اپنے ہاتھ دیکھنے لگی۔

"حور۔۔۔"

میں دیکھ رہی تھی اشمل جی کہ دو مردوں کی پسندیدہ عورت اور دو مردوں"

کی ٹھکرائی عورت میں کیا فرق ہے آخر؟ مجھ میں ایسا کیا نہیں جو آپ میں

ہے۔۔۔"شاید ہی کبھی حوریہ نے اسقدر طویل جملہ بولا جبکہ اشمل اسکی بات سنتے گنگ سی رہ گئی تھی۔تو کیا وہ سب جان گئی تھی؟ کیا وہ بھی اربد شاہ کی طرح اسے لے کر کسی غلط فہمی کا شکار ہو رہی تھی؟ وہ سنبھل کر اسکے برابر آن بیٹھی۔

تم ایسا کیوں سوچ رہی ہو حوریہ؟ ایسا کچھ بھی نہیں ہے میر البسام شاہ سے ایسا" "کوئی تعلق نہیں تھا اور۔۔۔

میں جانتی ہوں، بھلے سے آپ انہیں پسند نہ کرتی ہوں پر وہ تو آپ سے پیار" کرتے ہیں نا، اتنا پیار کہ آپکیلئے اس نے حویلی کی عزت کو سر عام رسوا کر دیا، پر اس میں آپکا تو کوئی قصور نہیں ہے اشمل جی۔۔شاید میری قسمت۔۔۔میری قسمت ہی ایسی تھی۔۔۔"حوریہ شاہ کی خود ترسی میں لپٹی بھرائی آواز اشمل کو حواس شکن لگی تھی۔

حوریہ پلیز تم اس سب کو ایسے مت سوچو، وہ شخص تمہیں ہر گز ڈیزرو نہیں کرتا تھا۔انفیکٹ میں کبھی بھی نہیں چاہتی تھی کہ اربد شاہ میری ضد میں تمہاری زندگی کو داؤ پر لگائے میں نے اسے بہت سمجھانے کی کوشش کی ہے پر وہ مجھ پر کبھی اعتبار نہیں کرنا چاہتا۔" وہ اسے شانوں سے تھامے جانے دلاسہ دے رہی تھی، اپنی صفائی یا محض اسے بہلا رہی تھی۔

"صرف بسام شاہ کیوں اشمل جی، ذکوان آفندی نے بھی تو ٹھکرا دیا نا مجھے، کمی شاید مجھ میں ہی ہے جو۔۔۔۔" حوریہ کا ضبط جواب دینے لگا جبھی دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپائے سسک اٹھی۔اشمل اسے ترحم بھری نظروں سے دیکھتے خود سے لگا گئی۔ گویا اسوقت صرف لفظوں تک تسلی تشفی محدود نہیں رہی تھی اسے یقینا کسی ہمنوا کی ضرورت تھی۔

دہلیز پر رکے شخص کے ضبط کا پیمانہ لبریز ہوا تو وہ خاموشی سے پلٹ گیا۔ کیا واقعی اس نے حوریہ شاہ اور اشمل کی زندگی سے کھیلا ہے؟ کیا واقعی اسے اپ ے اختیارات کا صحیح استعمال نہیں آتا؟ اس نے جذباتیات میں آکر آج تک جو فیصلے کیلئے ان پر پیشمان ہو بھی تو کتنا۔ اس نے اپنے ہاتھوں سے اپنے جذبات کو روندا، اپنی محبت کی ناقدری کی اپنی اکلوتی بہن کی زندگی کا ہر فیصلہ غلط کیا جنکا ازلہ جانے وہ کر سکتا تھا بھی کہ نہیں۔

وہ بے چینی سے روم میں ٹہلتے ہوئے، اشمل کا انتظار کرنے لگا تھا۔ وہ چاہتا تو ابھی بھی بہت کچھ سدھار سکتا تھا۔ سچ ہی تو کہہ رہی تھی اربد شاہ نے اس پر کبھی یقین ہی نہیں کیا۔ اس رات اس نے شدت سے، اپنی محبت کے لوٹ آنے کا انتظار کیا تھا تاکہ وہ اس سے معافی مانگ سکے، پر وہ نہیں آئی اشمل خان

نے پوری رات حوریہ شاہ کے کمرے میں گزاری تھی۔وہ ہر روز اس سے بات کرنے کے بہانے ڈھونڈتا اور وہ حوریہ شاہ کی آڑ میں چھپی بیٹھی تھی۔

وہ اسوقت روم میں پڑا سستی روی کا شکار تھا جب کھٹکے کی آواز پر چونکا۔

اگر تمہیں لگتا ہے کہ آج بھی ماضی کے حوالے سے تمہاری کوئی یاد میرے" پاس ہے تو وہ محظ نفرت ہے اربد شاہ، وہ نفرت جو میں نے تم سے ہمیشہ "بے حد و بے حساب کی ہے۔۔۔

اشمل کی شکل دیکھتے اسکے قہر برساتے الفاظ یاد آئے تو جو اسے مکمل اگنور کیئے الماری کی طرف بڑھی اور اپنے لیئے کپڑے اٹھائے پھر سے باہر کا رخ کیا وہ تیزی سے اسکی طرف لپکا تھا۔اشمل خان نے ناچاہتے ہوئے ایک شکایتی نگاہ اس پر ڈالی اور رخ موڑ لیا جبکہ اس نے اشمل کا ہاتھ تھاما جہاں ابھی بینڈ تج لگا ہوا تھا۔

زخم کیسا ہے اب ؟ کچھ بہتر ہوا؟" وہ اسقدر نارمل انداز میں بات کر رہا تھا"
جیسے ان کے درمیان کبھی کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ وہ ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ اسکے
ہاتھ سے چھڑا گئی جو شاید اسکی بینڈج اتار رہا تھا۔

زخم دینے والے کب سے درد کا حساب رکھنے لگے ہیں؟" وہ مٹھی بند کرتے "
واپس پلٹنا چاہتی تھی جب اربد شاہ نے اسکی کلائی تھامے اسے اپنے جانب
کھینچا۔

آخر کب تک یہ ناراضگی چلے گی ؟" اربد شاہ کو ایسے لگ رہا تھا وہ صدیوں بعد"
اسے دیکھ رہا ہو جیسے، دید کی پیاس تھی کہ اس صبیح افق شدہ چہرے کو دیکھ کر
مزید بڑھ گئی تھی۔

کونسی ناراضگی ؟ ہمارے درمیان ایسا کوئی رشتہ نہیں جس میں ایسا کوئی حق "
جتایا جاسکے۔" وہ انتہائی سکون سے اربد شاہ کو اسکے تمام حقوق سے دستبردار

کرتے ، اپنا ہاتھ چھڑانے لگی جو وہ اسے مزید قریب لایا۔ اس سے پہلے کہ وہ اسکے ارادے جان پاتی وہ اسکے لبوں پر قابض ہوتے اسکی سانسیں خود میں انڈیلنے لگا تھا۔ وہ اس اچانک ہوئی واردات کیلئے ہر گز تیار نہیں تھا جبھی بلنک مائنڈ سے ارید شاہ کا جبر اپنے لبوں پر سہا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا وہ اپنے لبوں کے سہارے اس پر کوئی سحر پھونک رہا تھا جبھی وہ بے حس و حرکت ٹھہری تھی۔

"پلیز اشمل ، کیا تم میری خطاؤں کو در گزر نہیں کر سکتی ، مجھ سے تمہاری یہ بے نیازی دیکھی نہیں جاتی۔۔۔" وہ اپنی رواں سانسوں کی ایک تیز لہر اسکے چہرے پر چھوڑتے اپنی پیشانی اسکی پیشانی سے ٹکراتے ملتجیانہ انداز میں بولا۔ اشمل تو اسکے ہارے انداز پر ہی ساکن تھی۔

نہیں۔۔۔"یک لفظی جواب دیتے وہ فاصلہ بنانا چاہتی تھی پر اربد شاہ نے

اسے اتنی مہلت ہی نہیں دی اسے بھرپور طریقے سے بازو میں بھرتے ایک

بار پھر سے اپنی دیوانگی لوٹانے لگا تھا۔

"ایک دن میری محبت، میرا جنوں خود اپنا آپ منوالے گا اشمل، اگر تم نے

نفرت کی بازی میں ضد لگانی ہے تو جان لو کہ تم ہار جاؤ گی اشمل خان جیسے میں

ہار گیا ہوں اپنی محبت کے سامنے۔۔۔"ایک پر تپش لمس وہ اسکی گردن پر

چھوڑتے اسکے وجود کو اپنے سرور کا مسکن بنائے، بولا تو اشمل سٹک ہوئی اور

پھر نفی میں سر ہلایا جسے وہ اسکے گھنے بالوں میں منہ چھپائے ہونے کے باوجود

بھی ہلکی سی جنبش سے محسوس کر سکتا تھا۔

"یہ محبت کی باتیں تمہارے منہ سے اچھی نہیں لگتیں اربد شاہ، تم بھول کیسے

سکتے ہو کہ تم نے محبت نہیں نفرت کی حدود میں آخری حدوں کو چھوا ہے

میری زندگی، میرا کردار تک داؤ پر لگانے کے بعد تم محبت کے دعویدار بن بھی کیسے سکتے ہو۔۔۔" وہ اسے خود سے دور جھٹکنا چاہتی تھی پر اربد شاہ کی گرفت اتنی سختی تھی کہ دو لفظ بول کر ہانپنے لگی تھی، آنکھیں الگ تر ہونے کو تھیں۔

"تمہارا کردار اگر مقدم نہ ہوتا تو تم آج اربد شاہ کی زندگی میں نہ ہوتی اشمل خان، شاید دنیا میں نہ ہوتی، ہاں میں بھٹکا ضرور تھا، اپنی محبت پر اعتبار کرنے کی بجائے میں نے حالات کا ساتھ دیا پر اب میں سب کچھ ٹھیک کر دوں گا، جسٹ ٹرسٹ میں اش، آئی ول سیٹل آؤٹ آل تھنگز۔۔۔" وہ اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھامے، پر امید سا بولا جب وہ، تلملا کے رہ گئی تھی۔

"کیا ٹھیک کرو گے تم اربد شاہ، کہاں سے ٹھیک کرو گے آخر؟ وہ دن وہ پل لوٹا سکتے ہو جب میں نے اپنی ماں کو کھویا؟ ان ازیت کے پلوں کی بھرپائی کر سکتے

ہو جب ایک دنیا کے سامنے میری بہن، ارشم کے کردار کو بد کردار ٹھہرایا

گیا؟ کیا تم حوریہ شاہ کو نارمل کر سکتے ہو؟ کیا تم اوج شاہ کی گود پھر سے آباد

کر سکتے ہو؟ کس کس جرم کی بھرپائی کرو گے آخر تم اربد شاہ، محظ صرف

تمہاری ایک غلط فہمی نے کیسے چار لڑکیوں کو وقت کے بھنور میں پھینکا ہے

کہاں سے، آخر کس سرے سے سب ٹھیک کرو گے تم ہاں بولو؟ کیا ٹھیک

کر سکتے ہو تم؟" اب کے وہ پوری قوت سے اپنے چہرے پر ٹکے اسکے ہاتھوں

پر اپنے ہاتھ جمائے انہیں اپنے چہرے سے جھٹک گئی تو اربد شاہ نے، تھوک

نگلتے اسے بغور دیکھا۔

میں ذکوان کے خلاف ڈائیورس فائل کر رہا ہوں، حوریہ آزاد ہو جائے گی"

"اور۔۔۔

"واہ کیا سمجھ پائی ہے نا آپ نے ؟ آپکو ایسا لگتا ہے اسطرح سے حوریہ کے ساتھ ہوئی تمام ناانصافیوں کی بھرپائی ہو جائے گی ؟ کل کو ایک اور لڑکا دیکھیں گے پھر سے تیسری بار اسے ۔۔۔ اوپس ۔۔۔ ویل گڈ سوچ سکتے ہیں آپ ایسا مالک ہیں اپنی بہن کے پر ۔۔ اوج کا کیا وہ ہل میں کون ہوتی ہوں تمہاری فیملی کے معمالات میں بولنے والی ؟ اور ارشم وہ تو میری بہن ہے نا وہ تو میری فیملی ہے نا ؟ پھر کیا اسے ملک بدر کر دینے کا حق تھا تمہارے پاس ؟ یا تمہاری ڈکشنری میں یہ سب ٹھیک کرنا کہتے ہیں یہ ہے آپکی سیٹل منٹ ارب شاہ ۔۔۔"

"پلیز اشمل ، پلیز یار کچھ تو مجھ پر رحم کھاؤ ، کیا تم ایک دوست بن کر مجھے اس مشکل وقت سے نہیں نکال سکتی ، مجھے سمجھ نہیں آرہا میں کیا کرنا چاہ رہا ہوں

۔۔۔"اسکی تاویلوں کے سامنے اربد شاہ، کی سمجھ بوجھ دھری کی دھری رہ گئی تھی جبھی وہ اسکا ہاتھ تھامے اس سے ریکوئسٹ کرنے لگا تھا۔

میں تمہاری دوست نہیں ہوں۔۔۔"اشمل کو ایک پل کیلئے اس پر ترس آیا" پر دوسرے پل رخ پھیرے پرزور الفاظ میں اس سے جڑے ہر رشتے کی مزمت کی، اربد شاہ کے چہرے پر مایوسی چھائی۔اس نے ایک نظر اطراف میں ڈالی۔شوہر ہونے کا حق جتا کر بھی اس نے اربد شاہ کو شوہر ہونے کا کوئی ایڈونٹیج نہیں دیا تھا، دوستی کے رشتے سے وہ بہت پہلے اسے محروم کر چکی تھی۔

روم پارٹنر۔۔۔۔"اس نئی اختراع ایجاد کی تو وہ اسے گھور کے رہ گئی تھی۔"

نہیں۔۔۔"ایک بار پھر سے انکار ہوا تھا۔"

وئی آر آلریڈی لائف پارٹنراش یو کانٹ ڈینائے۔۔۔"ارد شاہ نے گویا"

اسے پھر سے بہت کچھ باور کرانا چاہا پر وہ اسے جواب دینے کی بجائے باہر کی

طرف بڑھ گئی تو وہ پھر سے ایک بار بستر پر ڈھیر ہوا تھا۔وہ جب سے اشمل کے

سامنے ہارا تھا خود کو بہت کمزور سمجھنے لگا تھا وہ چاہ کر بھی پہلے کی طرح اس پر چیخ

،چلا کر زبردستی اپنی بات نہیں منوا پا رہا تھا۔

مجھے سب صحیح کرنا ہوگا اس سے پہلے کہ میں اشمل کو پھر سے ہار دوں"

۔۔۔"وہ چھت کو گھورتے پھر سے مصمم ارادے باندھنے لگا تھا۔سب سے

پہلے کال اس نے ،ارزق شاہ کو کی تھی اور اسے ہر حال میں صبح اپنے آفس

پہنچنے کا حکم دیا تھا ایک مسیج ذکوان آفندی کے نام بھی چھوڑا تھا۔

اس بار میں نہیں ہاروں گا اشمل خان، آہ سوری مسز اشمل"

اربد شاہ۔۔۔" وہ تصور کی آنکھ سے اس سے باتیں کرتے آنے والے کل

کے بارے میں سوچ رہا تھا جہاں کئی اہم فیصلے لینے تھے۔

● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●●

●●●●

وہ فق چہرہ لیئے اپنے سامنے پڑی فائل دیکھ رہا تھا۔

"لالہ یہ۔۔۔۔"

ڈائیورس پیپر ہیں، اوج کی طرف سے جہاں وہ آلریڈی سائن کر چکی ہے"

باقی کی فارمیلٹز تم پوری کر کے یہ معمالہ یہی ختم کروارزق شاہ، امی اسوقت

مزید ٹینشن نہیں لے سکتیں اسلیئے تمہارا یہ بروقت فیصلہ ضروری ہے اور تم

بھی تو یہی چاہ رہے تھے نا۔۔۔" اربد شاہ نے سرد و سپاٹ انداز میں کہتے اسے کچھ ٹٹولتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو وہ کچھ جزبز سا ہوتے اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے گویا سانس بحال کرنے لگا۔

"پر اسکے پاس ایسا کوئی اختیار نہیں ہے وہ اتنا بڑا فیصلہ لے سکے۔۔۔"

ارزق شاہ کی مردانگی پر یہ بات تازیانے کی طرح ہی تو لگی تھی کہ اسکی بیوی اسے ڈائیورس دے رہی۔

"یہاں بات اختیارات کی ہے بھی نہیں ارزق شاہ، یہ بات وجوہات کی ہے جس وجہ سے تم نے یہ رشتہ بنایا تھا تمہارا انتقام پورا ہو گیا ہے میرا نہیں خیال اب کوئی وجہ باقی ہے اس رشتے کو قائم رکھنے کی۔۔۔" اربد شاہ کیلئے یہ حیران کن ہرگز نہیں تھا کہ وہ ریزیزسٹ کر رہا تھا۔

میں اسے ڈائیورس ہر گز نہیں دونگا لالہ، جسطرح میری بہن کی زندگی برباد"

"ہوئی ہے وہ بھی ہمیشہ ایسے ہی برباد رہے گی۔۔۔

ارزق۔۔۔"وہ جو اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے حتمی فیصلہ سنا رہا تھا اربد شاہ"

اسکے الفاظ کی سختی پر بے اختیار اسے ٹوک گیا۔

تم اچھے سے جانتے ہو اس سارے قصے میں وہ بے گناہ ہے تو تم بسام شاہ کی"

خود غرضی کی سزا اسے کیوں سنا رہے ہو؟ڈائیورس پیپر پر سائن کرو تا کہ چچا

جان اسکے مستقبل کا کوئی بہترین فیصلہ کر سکیں۔۔۔"اربد شاہ نے ٹیبل پر

پڑی فائل اسکی جانب کھسکائی تو اس نے قہر آلود نظروں سے ان پیپرز کو دیکھا

تھا۔

ٹھیک ہے، میں کر دونگا سائن پر آپکو بھی اشمل کو ڈائیورس دینی ہو گی"

،کیونکہ وہ بھی بسام شاہ کے جرم میں اسکے برابر کی شریک تھی اور آپ نے

اسے ہی اپنی بیوی بنالیا تاکہ صغیر شاہ کے خاندان کا یہ زخم بھی ہمیشہ تازہ رہے۔۔۔" ارزق شاہ کے منہ سے نکلنے والے لفظوں نے کسی قہر کا کام کیا تھا جبھی وہ اگلے لمحے اسکے گریبان پر جھپٹا۔

تمہاری اتنی جرآت کہ تم اربد شاہ کی بیوی کی کردار کشی کرو ارزق" شاہ۔۔۔" وہ لال بھبھوکا چہرہ لیئے اس سے دست و گریبان تھا جبکہ اسکے آفس کے دروازے پر ٹھہری اشمل، ارزق شاہ کے الزام پر جہاں زرا خائف ہوئی تھی وہیں اربد شاہ کے شدید ریکشن پر وہ بھونچکی رہ گئی تھی۔ وہ شخص جس نے ہر لمحہ، اسکی کردار کشی کی تھی آج وہ کسی اور کے منہ سے اپنے بولے لفظ سن کر اتنا جنونی کیوں ہو رہا تھا۔

سریسلی لالہ؟ وہ بے گناہ ہے تو آپ نے اس سے شادی کیوں کی؟ یہی چاہتے" تھے نا آپ کہ وہ بسام شاہ کو ورغلائے نہیں اور وہ حوریہ شاہ سے شادی

کر لے اسی شرط پر لائے تھے نا آپ اسے حویلی؟" اسکی باتیں بے بنیاد نہیں بلکہ یقین کی پختگی لیئے ہوئے تھیں۔ایک پل کو تو اشمل بھی چکرا کے رہ گئی تھی۔ان سب باتوں کی اگر کوئی گواہ تھا تو وہ ارشم تھی تو کیا اس نے یہ راز ارزق شاہ پر عیاں کیا تھا پر کیوں؟ اسکی بہن ہی اسکی دشمن بن بیٹھی تھی اشمل کو اس پر شدید غصہ آنے لگا تھا۔

"بکواس جھوٹ ہے یہ سب؟ تمہاری ذہنی اختراع کے سوا کچھ نہیں ہے یہ ارزق میں اشمل سے پیار کرتا ہوں آج سے نہیں بہت پہلے سے جب وہ میرے ساتھ۔۔۔" اربد شاہ اسکے دعوے پر بدکتے ہوئے اس سے دور ہٹا اور اپنی صفائی پیش کی پر کچھ سوچتے ہوئے بات درمیان میں چھوڑ دی تھی۔ارزق شاہ نے بغور اپنے شکن آلود گریبان کو دیکھا اور نفی میں سر ہلاتے اس سے فاصلہ بنا گیا تھا۔

ہنہ ۔۔۔آپ کسے بہلا رہے ہیں لالہ ؟ کیا یہ محض اتفاق ہے کہ بسام شاہ اور "

آپکی چوائس ایک ہی لڑکی ہے اور ،اور سب سے چھپ کے نکاح کیوں کرنا پڑا

آپکو اس سے آخر ؟ جہاں تک میں جانتا ہوں ارید شاہ اپنا ہر رشتہ ڈنکے کی

چوٹ پر نبھاتا ہے تو یہ رشتہ آج بھی اتنا مبہم کیوں ہے آخر کہ ایک ہی گھر میں

رہتے ہوئے آپ اپنی من پسند بیوی سے دور رہ رہے ہیں۔۔۔" ارزق شاہ

کچھ زیادہ ہی بدلحاظ ہو رہا تھا جبکہ اسکی باتوں کا مفہوم سمجھتے اشمل کی پیشانی

عرق آلود ہوئی تھی۔

میں نے کہا نا اشمل اور میرے رشتے پر انگلی اٹھانے کا تمہیں کوئی حق نہیں "

ہے۔۔۔" ارید شاہ نے دانت کچکچاتے ہوئے گویا اسے آخری بار وارن کیا

جب اسکی جانب پلٹتے ارزق شاہ کی نگاہ ،دروازے پر منجمند شخصیت پر پڑی

تھی۔

ہنم۔۔۔۔تو لالہ آپکو بھی میرے کسی رشتے پر کسی فیصلے کا کوئی حق نہیں "

ہے آپکے پاس۔۔۔۔بہتر یہی ہو گا مجھے میرا مسئلہ میرے طریقے سے ڈیل

کرنے دیں۔۔"اس نے اپنے کالر سے نادیدہ شکن دور کرتے ہوئے کہا اور

دروازے کی جانب بڑھا اربد شاہ اسکی حرکت پر پھر سے سیخ پا اسکی جانب بڑھا

پر اشمل کو دروازے پر دیکھ وہ ٹھٹھکا تھا۔

ہیو آ گڈ ڈے بھابھی جی۔۔۔"ارزق شاہ نے دہلیز پار کرنے سے پہلے زرا

سا رک کے اشمل کو کہا اور بنا رکے تیزی سے باہر نکل گیا تھا۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"اربد شاہ کیلیئے اسکی آمد بلکل غیر متوقع تھی جبھی وہ"

اسکی جانب تیزی سے بڑھا۔ڈر تھا کہیں اس نے ارزق شاہ کی بکواس باتیں نہ

سن لی ہوں وہ اسے مزید ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا۔

ہنمم۔۔۔شاید نہیں آنا چاہیئے تھا۔۔۔" وہ ہمکلامی کے انداز میں بولتے "

واپس مڑنے لگی تھی جب اربد شاہ نے ایک ہاتھ دروازے پر مارتے اسے

لاک کیا تھا۔اشمل گہری سانس بھر کے رہ گئی تھی۔

دیکھو اشمل میں اسوقت بہت غصے میں ہوں بہتر ہو گا تم اپنے اور میرے "

لیئے اور کوئی مشکل کھڑی مت کرو اور سیدھے سیدھے اپنے یہاں آنے کا

مقصد بتاؤ۔۔۔"اربد شاہ کے بھینچے بھینچے انداز میں یقیناارزق شاہ کے ساتھ

ہوئی تلخ کلامی کا عنصر شامل تھا۔جتنا وہ اشمل کے ساتھ اپنا رویہ دوستانہ رکھنا

چاہتا تھا حالات اتنے ہی مخالف سمت میں چلے جاتے۔

تو یہ کونسا نئی بات ہے اربد شاہ، تمہارے غصے نے ہی تو ہم سب کو یہ دن "

دکھائے ہیں۔۔"وہ خفت زدہ انداز میں کہتی رخ موڑ گئی تھی جب اسے

گھورتے اربد شاہ نے اسے کلائی سے تھامے بیک ڈور سے لگایا تھا۔وہ اس

حرکت کیلئے زرا بھی تیار نہیں تھی جبھی سنبھلنے کو بند دروازے پر سختی سے

انگلیاں جمائیں۔وہ جو اسے سخت سست سنانے کو اسکی جانب جھکا تھا اپنے

قریب ٹھہری اشمل کو بغور دیکھتے مٹھیاں بھینچ گیا۔

کیا حلیہ ہے یہ ہاں؟میرے منع کرنے کے باوجود پھر سے وہیں روٹین ؟"

آخر کیوں تنگ کر رہی ہو تم مجھے۔۔۔؟" لمحے کے لمحے ہر ٹینشن سے آزاد

اب وہ صرف اسکی جانب متوجہ تھا جو وائٹ شرٹ اور فلیپر بلوٹراؤزمیں اسکے

حواس جھنجوڑ رہی تھی۔

میں اپنی زندگی تمہاری خواہشوں کے مطابق تو ہر گز نہیں گزار سکتی ارب شاہ"

یو نواٹ ویری ویل اسلیئے شوہر بننے کا دکھاوا اور یہ خواہ مخواہ کی روک ٹوک تم

ختم کردو تو ہم دونوں کیلئے ہی اچھا ہو گا۔۔۔"وہ ناک سے ان دیکھی مکھی

اڑاتے اسے گھورتے بولی تو اربد شاہ اسے ایک جھٹکے سے خود میں بھینچ گیا اور پھر خود ہی اپنی سختی سے ہارتے اپنی گرفت ڈھیلی کرتے اس سے دور ہوا۔

"میں تمہارا شوہر ہی ہوں اشمل خان، اس میں دکھاوا کیسا؟" وہ ذو معنی انداز میں اسے چھیڑ گیا تو اشمل کی ناک غصے کی شدت سے لال ہوئی تھی۔ وہ بھی انتہائی سنجیدہ آواز میں اس سے ہمکلام ہوا۔

"کیا تم مجھے اب تک کی غلطیوں پر معاف نہیں کر سکتیں اشمل۔۔۔"

اربد شاہ کے پاس شاید وہ واحد رشتہ تھا جسے وہ کسی قیمت پر ہارنا نہیں چاہتا تھا۔ وہ ایک بار پھر سے عاجز بنا اسکے سامنے ملتجیانہ انداز میں بولا تو اسکے ہارٹ نے ایک بیٹ مس کی۔

"کیا میرے معاف کرنے سے سب ٹھیک ہو جائے گا؟" اسکے لب و لہجے میں شاید اربد شاہ کیلئے کچھ گنجائش پیدا ہوئی تھی۔

ہاں شاید سب ٹھیک نہیں ہوگا پر تمہارا بیمار شخص ضرور ٹھیک ہو سکتا ہے"

اش پلیز، اپنے شاہو کو اسکے ناکردہ گناہوں کیلئے معاف کردو۔۔" وہ اسکے

دونوں ہاتھ لبوں سے لگائے، اسکی آنکھوں میں جھانکتے پر یقین انداز میں بولا

تو وہ گہری سانس بھر کے رہ گئی۔ابھی جس طرح وہ ارزق شاہ کے مقابل

صرف اسکیلئے لڑ رہا تھا ایک پل کو تو وہ اپنی نادانیوں پر خود سے ہی بدگمان ہوئی

تھی۔

ہنم۔۔۔" وہ ہنکارہ بھرتے نظریں جھکا گئی۔"

اش پلیز۔۔۔" وہ اسکا نرم لب ولہجہ دیکھ کر ہی پھر سے اپنی عرضی پیش"

کرگیا۔

میں نے تمہیں معاف کیا اربد شاہ، اس سب کیلئے جسکی وجہ سے میری مام"

آج میرے ساتھ نہیں ہیں۔۔۔" وہ اس سے رخ موڑے لب بھینچے بولی تو

اربد شاہ نے اسے شانوں سے تھامے اپنے مقابل کیا۔

اشمل، کیا سچ میں، میں تمہاری مصنوعی معافی کا حقدار ہوں؟ کیا میں اس"

"قابل بھی نہیں کہ تم میری جانب دیکھ کر مجھے اس گلٹ سے آزاد کر سکو؟

اب کے وہ مکمل ڈوائنڈ ڈائی والی حالت میں اسکے سامنے ٹھہرا تاسف سے بولا تو

اسکے ضبط کا دامن ٹوٹا تھا وہ اسکے سینے لگتے پھوٹ پھوٹ کے رو دی اس یقین

کے ساتھ کے وہ اسے مزید بکھرنے نہیں دے گے۔ اربد شاہ نے بھی اسے

جی بھر کے رونے دیا تھا تاکہ اسکے من و دل کی کثافت دھل سکے اور اسکے دل

کی سلٹ پر اربد شاہ کے نام کی کوئی سلوٹ باقی نہ رہے وہ جتنا بکھر رہی تھی وہ

اتنا ہی اسے خود میں سمیٹ رہا تھا اس یقین اور عہد کے ساتھ کے اب وہ اسے کبھی بکھرنے نہیں دے گا۔۔

"چھ، چھوڑو مجھے اربد شاہ دم گھٹ رہا ہے میرا تمھاری قربت میں۔۔۔۔"

وہ جو ایک پل میں سو مسافتیں طے کر آیا تھا وہ محظ اسکا گمان تھا۔ وہ ہنوز دروازے سے لگی اربد شاہ کو نفرت آمیز نگاہوں سے گھور رہی تھی۔ اسکی تخیل کا دورانیہ اتنا طویل تو ہرگز نہیں ہو سکتا تھا پر سچ یہی تھا کہ اس نے گمان پالا تھا کہ وہ اسے معاف کر چکی ہے پر وہ محض ایک خیال سے زیادہ کچھ نہ تھا۔

"اشمل تم۔۔۔"

کیوں ڈیفنیڈ کر رہے تھے تم مجھے ارزق شاہ کے سامنے آخر اربد شاہ"

؟ تمہارے لیئے میری ڈریسنگ سینس اور میرا کردار ہمیشہ ہی قابل اعتراض رہا ہے تو پھر کس بات کی تکرار ہے آخر؟ تمہارا بھائی وہیں سب کچھ تو بول رہا

تھا جو تم سننا چاہتے ہو اربد شاہ، ہاں میں ایک بدکردار لڑکی ہوں جسکی وجہ سے "حوریہ شاہ کی زندگی برباد ہوئی یہی حقیقت۔۔۔

شٹ اپ اشمل اب تم حد سے بڑھ رہی ہو، ارزق شاہ تو کیا میں تمہیں بھی" یہ حق نہیں دیتا کہ تم اپنے لیئے ایسے لفظ استعمال کرو ڈیمڈ۔۔۔"اس نے زوردار ہاتھ دروازے پر مارا تو وہ سہم سی گئی تھی۔ کیا تھا وہ شخص اسکی ذات پر اتنا اختیار کیوں چاہیئے تھا اسے۔

"اربد شاہ تم۔۔۔"

تمہیں سمجھ کیوں نہیں آتا ڈیمڈ دیٹ آئی ایم میڈلی لوو ود یو۔۔۔کیوں " نہیں سمجھنا چاہتی آخر تم کہ بسام شاہ کے ساتھ تمہارا ابرائے نام کا جڑنا بھی مجھے اتنا تکلیف دے رہا تھا ایک تمہیں پانے کے جنون میں، میں ہر حد سے گزرتا گیا، حوریہ شاہ تو شاید ایک بہانہ تھا تم تک پہنچنے کا اش، حقیقت تو یہ ہے

کہ تمہیں میرا ہونا تھا میرا رہنا ہے۔۔۔" وہ اسکے چہرے پر تسلط جماتے ایک ہی سانس میں اپنی کہانی کا ہر جواز دیتے اشمل خان کی سانسیں روک گیا تھا۔

" تب سے، جب تم سے میں پہلی بار ملا تھا، شاید اسوقت تو میں ان جذبوں کے نام سے بھی ناواقف تھا اشمل خان پھر بھی ہر آن، ہر گھڑی چاہا ہے میں نے تو پھر تمہیں ایسا کیوں لگا کہ میں اتنی جلدی تم سے دستبردار ہونے جا رہا ہوں؟ تمہارا ہر حکم مقدم ہوگا میرے لیئے ماسوائے اسکے کہ تم ہم دونوں کے درمیان فاصلہ لانے کی بات کرو مسسز اربد شاہ۔۔۔" اشمل سانس روکے اسکے پل پل بدلتے موڈ کو دیکھ رہی تھی۔

" مجھے جانا ہے۔۔۔" اس سے کوئی فیصلہ کن جواب بن نہیں پایا تو پہلو بچا کے نکلنا چاہا تھا پر سامنے ٹھہرا شخص تو آج ڈو اور ڈائی والی حالت میں تھا بھلا وہ کیسے اسکیلئے آسان راہ ہموار کرتا جبھی اسے بازو میں گھیرتے نفی میں سر ہلایا اور

اسکے ہونٹوں پر جھکتے انہیں شدت بھرے لمس میں بھگویا۔وہ اس انہونی صورت کیلئے ہر گز تیار نہ تھی جبھی کوئی مزاحمت نہیں کر پائی تھی جو اس پر پوری طرح قابض اسکے لبوں سے جان نکالنے کی کوشش کر رہا تھا۔

مجھے ہارنے مت دو اشمل، پلیز اس بار میری خواہش ہے کہ تم مجھے سمیٹ" لو، میں خود کو سمیٹتے سمیٹتے تھکنے لگا ہوں۔۔"وہ اسکے گلابی لبوں کو مزید سرخیوں میں جکڑتے نڈھال سا اسکے شانے پر سر ٹکائے بولا تو وہ اسکی فسوں خیز سرگوشیوں میں مدہوش ہوئی تھی۔

میں نے تو کبھی نہیں چاہا کہ تم ہار وار بد شاہ۔۔۔"اسکی آواز بھرائی تھی۔وہ" اسکی ہتھیلی دل کے مقام پر رکھ گیا تھا۔وہ بے وجہ اسے تکنے لگی تھی۔

تو پھر تم مان کیوں نہیں لیتی اشمل۔۔۔"وہ اسکا ایک ہاتھ اپنے لبوں سے" مس کرتا ملتجیانہ سا بولا تو وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی تھی۔

کیا؟"اسکا مبہم اندازا شمل کو خائف کرنے لگا تھا جب وہ اسکی زرا سی توجہ "
پاتے انگشت شہادت اسکے لبوں پر پھیرنے لگا تھا۔ایسے لگا تھا وہ اس حسن کی
امارت کو پوری طرح اپنے سامنے مسمار کرنا چاہتا تھا۔

توروح تو جانم، تو عشق بی کرانم،"

(تم میری روح ہو، تم میری لا محدود محبت ہو)

تورا دوست میدارم،

"(میں تم سے پیار کرتا ہوں)

وہ کسقدر اسکے بے باک اقرار پر پزل ہوتی خود میں سمٹی تھی۔اس سے نفرت
کے دعویدار شخص کی آنکھوں نے ہمیشہ اسے ایک الگ سنگیت سنایا تھا جن کا
اقرار آج وہ لبوں سے بھی کر رہا تھا۔

"پر تم کسی ایسی لڑکی سے کیسے محبت کر سکتے ہو جسکی وجہ سے تمہاری بہن کی زندگی داؤ پر لگی ہو۔۔۔" اشمل کیا اسکے اقرار کا جواب دیتی الٹا سوال داغ دیا۔پل کے پل میں اسکے الوہی جذبوں کا سنسار بکھر اتھا۔وہ اس سے دور ہٹ کھڑا ہوا۔

"میں تمہیں کتنی ہی بار وضاحت دوں اشمل خان کہ ،ار بد شاہ اپنی بہن کو لے کر تم سے کبھی انسکیور نہیں ہوا بلکہ تم پر کسی اور کا پر استحقاق انداز میں نظر ڈالنا میرے لیئے نا قابل برداشت تھا۔۔۔" وہ تقریبا اپنی صفائی دیتے چلا ہی اٹھا تھا۔

"پھر اس کہانی میں ،بسام شاہ کا کیا کردار تھا ار بد شاہ؟ تم نے مجھے اسکے نام سے منسوب کر کے ،اپنے رشتے میں جکڑتے ہوئے اس تپتے صحرا میں کیوں لا کھڑا کیا آخر؟" اگر وہ اسے لے کر اتنا پر اعتماد تھا تو اسکا ڈاماڈول لب ولہجہ

بھلائے جانے والا نہیں تھا۔ وہ بے بس سا اسکی جانب بڑھتے اسے شانوں سے تھامے اپنے سامنے کر گیا جو خفت زدہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

مجھے لگا تھا شاید میں اپنے باپ اور چچا کا عہد سنبھال پاؤنگا، شاید۔۔۔ لیکن " میں وہ نہیں کر پایا حور یہ شاہ اور بسام شاہ کے اس لاحاصل رشتے کی باگ ڈور سنبھالنے میں، میں تمہارے پاس پہنچ کر بھی تم سے میلوں دور ہو گیا پر اب "نہیں اشمل، اب وہ ہمت نہیں کہ ایک بار پھر سے میں تمہیں کھو دوں۔۔۔

وہ بے بسی کی انتہا پر ٹھہرا اسکیلئے اپنے پر شدت جذبات کا اظہار کرتے اسے ایک پل کو مکمل سٹک کر گیا تھا۔

تم نے مجھے ڈھونڈا ہی کب تھا ار بد شاہ یہ قسمت تھی جو مجھے تمہاری راہ میں " لے آئی۔۔۔" نا چاہتے ہوئے بھی ایک شکوہ اسکی زبان پر در آیا جبھی گہرا

سانس بھرتے،اپنی ذات کی ناقدری کارونارویاتواربد شاہ اسکاہاتھ تھامے

بغور اسکے مومی ہاتھوں کاعکس آنکھوں کے رستے دل میں اتارنے لگا تھا۔

چلاجاتاتھاار بد آج کچھ واہی تباہی سا۔۔۔

جو دیکھا ہاتھ میں اس کے ترے شکوے کا دفتر تھا

ایک ٹھنڈی آہ بھرتے،وہ اسکے خائف انداز پر اپنی بے بسی کا اظہار کر گیاتو

اشمل نے رخ موڑلیا گویااب اس ٹاپک پر کوئی بات ہی نہیں کرنی تھی۔وہ

بھی خود کو سنبھالنے لگا شاید ان دونوں کو مزید وقت در کار تھا۔

کیسے آئیں؟"اب کے وہ نارمل انداز میں پوچھ رہاتھا۔"

کیب لے کر۔۔۔" وہ لٹھ مار انداز میں جواب دیتے، آگے بڑھتے اسکے ٹیبل پر پڑی چیزوں سے چھیڑ خانی کرنے لگی۔ آئی تو وہ بڑے جنگجو انداز میں تھی پر مقابل کا وہ انداز ہی نہ تھا جو اسے طیش دلاتا جسطرح وہ ارزق شاہ کے سامنے اسکیلئے لڑ رہا تھا، وہ بے بس، بازی ہار اار بدشاہ کہیں نا کہیں تو اسے ایک پل کا سکون دے گیا تھا۔

میں لنچ کیلئے نکلنے لگا تھا اگر ہم ساتھ میں لنچ کریں تو کیسا رہے گا۔۔۔"وہ" ایک سازگار ماحول پیدا کرنا چاہتا تھا۔

بھوک نہیں ہے مجھے۔۔۔" وہ گلاس ونڈو پر ڈالے دبیز کرٹنز کو گھورنے لگی" تھی۔

لیکن میں چاہوں گا کہ میری بیوی میری بھوک میں میری حصہ دار"

رہے۔۔۔" اربد شاہ نے اسکے قریب پہنچتے اسکی کمر کو تھامتے اپنے سینے سے

لگایا تو، اشمل خان کی سانس تنگ پڑنے لگی تھی۔

نہیں، میرے خیال سے مجھے جانا چاہیئے۔۔" وہ اس سے فاصلہ بنانے کی"

کوشش کرتے بولی تو اربد شاہ اسکا گریز دیکھ چپ رہ گیا تھا۔

میں ڈراپ کردونگا۔۔۔" وہ اسے چھوڑتے تیزی سے باہر نکلا تو وہ بھی"

سر جھٹکتے اسکے پیچھے آئی تھی۔

مجھے ارشم کے بارے میں بات کرنی تھی۔۔۔" گاڑی میں بیٹھتے ہی اسے"

اپنے یہاں آنے کی وجہ یاد آئی تو اربد شاہ چونکا تھا۔

کیا تمہارا رابطہ ہوا اس سے ؟" اربد شاہ نے کن اکھیوں سے اسے دیکھا جب"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔ وہ اسکے بولنے کا منتظر تھا۔

مجھے سمجھ نہیں آتا ارید شاہ میں اپنے کن دکھوں پر روؤں، میری ماں جائی تک "

"مجھ سے دور ہو گئی تمہاری۔۔۔

فار گاڈ سیک اش، کیا تم ہر بات کا الزام مجھ پر دھرنا بند کرو گی۔۔۔" وہ پھر "

سے ٹمپر لوز کرنے لگا تھا۔ گاڑی اچانک بریک لگنے سے بری جھٹکا کھا کے رہ

گئی تھی ایک پل کو تو اشمل بھی دہل گئی۔

اگر تم اسے اتنی دور نہ بھیجتے تو وہ میرے پاس ہوتی۔۔۔" اشمل کا شکوہ "

بے ساختہ تھا وہ ماتھا پکڑے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا گیا تھا۔

اگر میں اسے یہاں سے نہ بھیجتا تو یقیناً ارزق شاہ کی نفرت کا شکار اوج شاہ "

کے ساتھ ساتھ وہ بھی بن چکی ہوتی، آخر تم مصلحت کے تحت لیئے گئے

فیصلوں پر کب کمپرومائز کرنا سیکھو گی؟" وہ کچھ ناراض سا رویہ اپنائے بولا

تھا۔ اشمل بھی چپ ہو کے رہ گئی تھی۔ ارزق شاہ، نے جسطرح اشمل کیلیئے

اپنی نفرت کا برملا اظہار کیا تھا یقیناوہ بھی حوریہ شاہ کے ساتھ ہوئی ناانصافی کا پلندہ ارشم کو نشانہ بنا کر اشمل پر ڈالنا چاہ رہا تھا۔وہ اپنا سر پیٹ کے رہ گئی تھی۔اربد شاہ کافی دیر اسکے بولنے کا منتظر رہا پر دوسری طرف چھائی مکمل خاموشی پر وہ پھر سے گاڑی اسٹارٹ کرتے گھر آیا تھا۔اپنے دھیان میں مگن اشمل کچھ کہہ ہی نہیں پائی جو اسے گھر ڈراپ کرتے ہی پھر سے نکل گیا تھا۔وہ ایک دم زندگی کی کٹھنائیوں سے بیزار سی نظر آرہی تھی۔

● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●●
●●●●

آج اتنے دن بعد وہ لان میں بیٹھی، چڑیوں کی چہچاہٹ سے محظوظ ہو رہی تھی جب کوئی دبے پاؤں چلتے اسکے قریب آسان رکا تھا۔جاتی گرمیوں کی خنکی

بھری شام میں سب پنچھی اپنے اپنے گھونسلوں کا رخ کر رہے تھے جبکہ وہ اس منظر میں مبہوت لڑکی کو دیکھے جا رہا تھا۔ سرمئی چادر پر اپنے سیاہ لمبے بالوں کو بے فکری سے بکھیرے وہ ارد گرد سے بیگانہ اس منظر کا حصہ نظر آئی تھی۔ کتنی دیر وہ کچھ پیشمان سا اسے تکے جا رہا تھا جبھی کچھ عجیب سے احساس پر وہ پلٹی تھی پر سامنے ٹھہرے شخص پر نگاہ پڑتے اسکے ہونٹ خشک پڑے تھے تو وہیں وہ خوفزدہ سی دو قدم پیچھے ہٹی تھی۔

"مم۔۔میں عزت ہوں آپکی۔۔۔بب۔۔بیوی۔۔۔"

شٹ اپ بلڈی بچ، کچھ نہیں ہو تم میری انڈرسٹینڈ۔۔۔"اسکے ارد گرد" نفرت میں ڈوبی للکار کی گردش تھی جبکہ اسکی آنکھوں میں امڈتا خوف، ذکوان آفندی کو ایک پل کیلئے زمین میں دھنس جانے پر مجبور کر گیا تھا۔ وہ ہیزل

رنگ، سیاہ پلکوں کی آڑ میں چھپے نین ذکوان آفندی کو اپنے عظیم خسارے کا احساس کرانے لگے تھے۔

حوریہ۔۔ کیسی ہو؟" اسے اپنی آواز کسی کنوے میں سے آتی سنائی دی تھی" جبکہ یہ شہد میں ڈوبا لہجہ حوریہ شاہ کیلئے تو کبھی تھا ہی نہیں تو وہ بھلا کیسے سامنے ٹھہرے شخص سے مرعوب ہوتی۔ اسے گم صم دیکھتے وہ ایک قدم اور آگے بڑھا تھا اور حوریہ شاہ کے رہے سہے اوسان بھی خطا ہوئے تھے جبھی وہ کانوں پر ہاتھ رکھتے بری طرح خوفزدہ چلاتے ہوئے زمین پر بیٹھتی گئی تھی۔

نن۔۔۔ نہیں۔۔۔ مم۔۔ میرے پاس مت۔۔۔ آؤ۔۔۔ مم۔۔۔ میں" "ایسی لڑکی نہیں۔۔ ہوں۔۔۔ میں ایسی نہیں ہوں۔۔۔

وہ ماضی کے لمحوں میں قید لڑکی، اس درندہ صفت شخص جو اسکے اعتبار رشتے کا قاتل تھا اسے پھر سے سامنے دیکھ وہ پھر سے خود سے بیگانہ ہوتے خوفزدہ چلائے جا رہی تھی۔

حوریہ پلیز ایک بار میری بات سن لو، میں۔۔۔"ابھی وہ بات مکمل ہی نہیں کر پایا تھا جب کسی نے اسے پچھلے گریبان سے پکڑتے ایک طرف گھسیٹا تھا۔

تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی، اتنا سب کچھ کرنے کے بعد یہاں قدم رکھنے کی بھی؟ تم نے سوچا بھی کیسے کہ تم یہاں آؤ گے اور اپنے قدموں پر لوٹ کر جاؤ گے؟"اربد شاہ پر ہیجان کی کیفیت طاری تھی جو اسے ایک طرف گرائے بے تحاشہ پیٹ رہا تھا جبکہ ذکوان آفندی اپنے بچاؤ کی ناکام سی کوشش کیئے جا رہا تھا۔

اربد شاہ چھوڑو اسے۔۔۔" باہر ہوتے ہنگامے پر سلطانہ شاہ اپنی چیئر گھسیٹ کر باہر آئی تھیں۔سب ملازم ایک طرف ٹھہرے تماشائی بنے ہوئے تھے اور وہ بنا اپنی ریپوٹیشن کے اپنی فرسٹریشن اس پر نکال رہا تھا جب اشمل ہمت جتاتے اسکے قریب پہنچتے اسے پوری قوت سے ذکوان آفندی سے الگ کر گئی تھی۔

کیا کر رہے ہو اربد، وہ مر جائے گا۔۔۔" اشمل اسے بہت کچھ باور کراتے "ملتجیانہ بولی تو وہ ایک بار پھر سے اسکی جانب لپکا پر سلطانہ شاہ کی آواز اسے آگے بڑھنے سے روک گئی تھی۔

اسے چھوڑو اربد شاہ، یہ تمہاری ماں کا حکم ہے۔۔۔" پر حکم آواز پر وہ مٹھیاں "بھینچے پیچھے ہوئے تھے۔

آئیندہ اسطرف کارخ بھی کیا تو جان سے مار دونگا۔۔۔" وہ زمین پر ادھ

موے، ہوئے شخص پر قہر آلود نظریں برساتے حوریہ شاہ کی طرف بڑھا اور

اسکی زخمی پنچھی کو سینے میں دبائے گھر کے اندر بڑھ گیا۔اشمل بھی بھاگتے

قدموں سے اسکے پیچھے تھی گویا ذکوان آفندی اب سلطانہ شاہ کے نظرو کرم

پر تھا۔

اتنا سب کچھ کرنے کے بعد بھی تم نے اسطرف آنے کی ہمت دکھائی؟ میں"

پوچھ سکتی ہوں کیوں؟" سلطانہ شاہ نے سرد نظروں سے اسے گھورتے پوچھا

تو اس نے کسی مجرم کی مانند سر کو اوپر اٹھایا۔

میں اپنی غلطیوں کو سدھارنا چاہتا ہوں۔۔۔مم۔۔۔میں حوریہ شاہ"

"کو۔۔۔

خبر دار، ایک اور لفظ نہیں، آئیندہ حوریہ شاہ کا نام اپنی زبان پر لانے کی" کوشش بھی مت کرنا۔مجھے اندازہ نہیں تھا کہ رعنا کی پرورش ایسی ہو گی ۔جتنی جلدی ہو سکے ڈائیورس کے پیپر سائن کر لو یہی ہم سب کیلئے بہتر ہو گا۔۔۔" سلطانہ شاہ نے اپنے دبنگ انداز میں ذکوان آفندی کو پھر سے سر جھکانے پر مجبور کر دیا تھا جبکہ وہ بھی اپنا حتمی فیصلہ سناتے ملازمہ کو اشارہ کرتے گویا اسے وہاں سے جانے کا حکم سنایا تھا۔ذکوان آفندی نے یاسیت بھری نگاہوں سے دور جاتی سلطانہ شاہ کو دیکھا اور سست روی سے چلتا، اربد شاہ کے گھر سے نکل گیا۔اسے پہلی بار احساس ہوا تھا کہ اس نے اپنی زندگی میں آنے والی سب سے قیمتی شے کو کھو دیا تھا۔جس گھرانے میں وہ پیدا ہوا تھا وہاں ،فیمنیزم کے نام پر مرد و عورت کی کوئی خاص تقسیم نظر کبھی نہیں ائی تھی نا ہی کبھی رشتوں کی تعظیم کو اس نے پرکھا تھا۔اپنی ماں کے کردار سے بد ظن

رہنے والے ذکوان آفندی کو ہر عورت ہی اپنی ماں کی پرچھائی نظر آتی تھی پر اس بار وہ غلط تھا، حوریہ شاہ ان جیسی نہ تھی وہ اسکی سوسائٹی کی لڑکیوں سے مختلف تھی سب سے الگ، پر وہ ہیرے کی پرکھ قائم ہی نہیں رکھ سکا۔ اپنی ملال زدہ سوچوں میں گم، وہ سامنے سے تیز رفتاری سے آتی گاڑی کو دیکھ نہیں پایا اور کچھ ہی سیکنڈز کی بات تھی ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا چھا گیا تھا۔

●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●
●●●●

اسوقت وہ وقت گزاری کیلئے، ریسٹورنٹ میں آیا تھا، ارب شاہ سے دست و گریبان ہونے والی ملاقات نے اسے بہت ڈسٹرب کیا تھا اسکے باوجود وہ

اپنے فیصلے پر پوری طرح قائم تھا۔اسکی گھمبیر سوچوں کو پاس سے آتی آوازوں نے توڑا تھا۔

سچ میں یہ بہترین سرپرائز ہے۔۔۔"اس آواز کو تو وہ لمحے کے ہزاروے" حصے میں پہچان سکتا تھا جبھی ترچھی نظریں،اپنے پیچھے موجود ٹیبل پر گاڑی تھیں،جہاں چند لڑکیاں اور لڑکے شاید منی پارٹی انجوائے کر رہے تھے۔ہاف سلیو،کی فل بلیک میکسی پہنے دوپٹے کو بے فکری سے گلے میں لٹکائے وہ لڑکی اسے طیش دلانے کو پوری طرح سامان کر رہی تھی جیسے۔ٹیبل پر جھکی یقیناوہ اپنا برتھڈے کیک کاٹنے والی تھی۔

اوج شاہ۔۔۔"اس نے دانت بھینچے اسے دیکھا،جسکا شانہ بار بار پاس ٹھہرے" لڑکے سے ٹکرا رہا تھا اور یہی اسکے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا،وہ تیر کی پھرتی سے اپنی جگہ سے اسکی طرف بڑھا تھا۔

ہیپی برتھڈے۔۔۔۔ مسسز ارزق شاہ۔۔"اس نے کچھ جتاتی نظروں سے "اپنے اطراف میں ٹھہرے لوگوں کو دیکھتے کیک کاٹنے کو بڑھتے اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا، ایسے معلوم ہوا جیسے ساتھ ٹھہری لڑکی میں جان ہی نہ تھی۔

ایکسکیوز می، آپ کون؟"اوج کے قریب ٹھہری لڑکی نے کچھ ناگواری سے "اسے دیکھا تھا۔ بڑھی داڑھی اور شانوں تک جھولتے بالوں وہ لڑکا، دیکھنے میں ہی ان سب کو کچھ عجیب سا لگا تھا۔

میں۔۔۔ام۔۔۔ میں اوج شاہ کا ہسبینڈ ہوں، ارزق شاہ، حیرت ہے کہ "آپ لوگوں کو آپکی فرینڈ کے ہسبینڈ کا نہیں پتا۔۔۔۔"اس نے پر استحقاق انداز میں اوج شاہ کے شانے پر ہاتھ رکھتے اسے قریب ٹھہرے لڑکے سے دور کیا تو وہ بھی ہوش میں آتے اسے جھٹک گئی۔

نن۔۔ نہیں دور رہو مجھ سے، مم۔۔ میرا تم سے کوئی رشتہ نہیں۔۔۔"اوج" نے خود پر آئی سوالیہ نظروں کا جواب گویا ایسے دیا تھا جبکہ ارزق شاہ کا چہرہ مارے ہتک کے سرخ پڑا تھا۔

تم۔۔۔"وہ اسکا ہاتھ پھر سے پکڑنا چاہتا تھا جب اسکے برابر ٹھہرے لڑکے" نے ارزق شاہ کے شانے پر ہاتھ رکھتے گویا اسے اوج کی طرف مزید پیش قدمی سے روکا تھا۔

جب اوج کہہ رہی ہے اسکا آپ سے کوئی رشتہ نہیں تو مسٹر آپ اسے ان" کمفرٹیبل کیوں فیل کروا رہے ہیں؟"ساتھ ٹھہرے لڑکے نے طیش زدہ نظروں سے اسے دیکھتے اسکا شانہ دبایا تھا جبکہ ارزق شاہ کو اسکی زبان سے اوج کا نام لینا ہی پسند نہیں آیا تھا جبھی واپس مڑتے ایک گھونسا اسے دے مارا تھا اور اسکا گریبان تھامے سب کو سہمنے پر مجبور کیا۔

ابھی تک دنیا میں کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہوا جو مجھے میری بیوی پر حق" جتانے سے روک سکے، بہتر ہو گا کہ تم اپنی حد میں رہو۔۔۔" وہ است انجان لڑکے کو بے تحاشہ پیٹتے ریسٹورنٹ میں اچھا خاصہ تماشہ لگا چکا تھا۔

پلیز چھوڑو اسے۔۔۔" اوج شاہ اسے متحوش دیکھتے چلاتے ہوئے ارزق شاہ کا" ہاتھ تھام گئی تھی جب وہ اسے جھٹک گیا تھا۔

تم سے تو میں بعد میں بات کرونگا، پہلے اسے اپنے رشتے سے آگاہ کرلوں" میں۔۔" وہ اوج شاہ کی منت سماجت کو اگنور کرتے اسکے کلاس فیلو کو بری طرح پیٹے جارہا تھا۔

ارے کوئی پولیس کو بلاؤ۔۔۔" بھرے مجمعے میں کسی کو آگے بڑھتے نہ" دیکھ اوج شاہ نے چلاتے ہوئے کہا جب وہ اسکی پکار پر ہوش میں آیا۔

اوہ تو تمہیں بہت شوق ہے مجھے پولیس کے حوالے کرنے کا اوج شاہ، لگتا"

ہے تم اپنی اوقات کے ساتھ ساتھ میری حثیت بھی بھول رہی ہو۔۔"وہ

اسے ہاتھ سے تھامے، مجمعے کو چیرتے باہر نکل گیا تھا۔جبتک اوج شاہ کو سمجھ

آئی وہ پوری طرح اسے اپنی گرفت میں کیئے گاڑی تک لایا تھا۔

ن۔۔نہیں کہاں لے کر جا رہے ہو تم مجھے، چھچھ۔۔چھوڑو مجھے۔۔۔"وہ"

ارزق شاہ کے تیوروں سے بوکھلائی احتجاج کرتے بولی پر اسکے کان پر جوں تک

نہیں رینگی تھی اور وہ پوری رفتار سے گاڑی دوڑائے جا رہا تھا۔

تمہیں کیا لگ رہا تھا اوج شاہ کہ تم اتنی آسانی سے مجھ سے اپنی جان چھڑا"

لو گی؟یوں سر عام میری عزت کا اشتہار لگواتی پھرو گی اور کوئی پوچھے گا بھی

نہیں، بہت براتاوان بھرنا ہو گا تمہیں اس کا،اوج شاہ میں تمہیں جان سے

ماردونگا۔۔"وہ بار بار دروازہ کھولتی اوج شاہ کو دہکتی نظروں سے گھورتے

دھاڑ اوہ سہمی سی دروازے سے لگ کے بیٹھ گئی تھی۔ایک وقت تھا ان آنکھوں میں اس نے اپنے لیئے مہکتے جذبوں کے پھول دیکھے تھے جن سے آج وہ انگارے برسا رہا تھا۔اپنی ہستی پر ماتم کرتی اوج شاہ گاڑی کے رکنے پر ہوش میں آئی تھی۔اپنے ارد گرد نظر دوڑاتے وہ چونکی جو اسے اربد شاہ کے فارم ہاؤس لا یا تھا۔

"نن۔۔۔نہیں مجھے یہاں۔۔۔"

خاموش، بلکل خاموش رہو گی تم، ملازموں کے سامنے زرا بھی تماشہ" کرنے کی کوشش کی تو نتائج کی ذمدار تم ہو گی۔۔۔"وہ اسے آخر بار وارننگ دیتے اپنے ساتھ تقریبا گھسیٹتے ہوئے لا یا تھا۔ملازم تو اسکے ہمراہ اوج شاہ کو دیکھتے ہی ایک کونے میں ہو گئے تھے۔جو بلکتی سسکتی اوج شاہ کو ایک کمرے میں کسی ناکارہ چیز کی طرح پھینکتے باہر نکل گیا تھا۔اسے لگا تھا وہ ارزق شاہ نامی

زندان سے آزاد ہو گئی ہے، بسام شاہ کے کیئے کی سزا شاید پوری ہو چکی ہے پر نہیں وہ بھول کیسے سکتی تھی کہ ابھی بھی وہ اسکے نکاح میں تھی۔ بیشک وہ اپنے دوستوں کے ہمراہ، کبیر شاہ اور شہزین سے پوچھ کر آئی تھی پر ارزق شاہ کا یہ ریکشن نارمل تھا یقیناوہ اسے اجنبی لوگوں کے ہمراہ دیکھ کر بھڑکا ہوا تھا۔ وہ جیسے جیسے اسکے شدید ریکشن کا سوچ رہی تھی اسکی روح تک لرز رہی تھی۔ پر وہ اس شخص سے اتنا کیوں ڈرے جس نے خود ہی سر محفل اسکی عزت کا تماشہ لگایا تھا۔ بھلا اب اس سے کیا تعلق باقی تھا جس نے خود ہی سب کے سامنے اسے چھوڑنے کی بات کی تھی۔ اسے اندازہ ہی نہیں ہو پایا، یونہی سسکتے ہوئے اسے کتنا وقت گزر گیا پر وہ لوٹ کر ہی نہیں آیا تھا اور وہ یونہی نڈھال سی ایک کونے میں پڑے پڑے سو گئی تھی۔

تقریبا چھ گھنٹے گزرنے کے بعد اس نے واپس سے اس کمرے میں قدم رکھا تھا جہاں سامنے ہی نڈھال سا کامنی وجود، اسکے اندر پھڑدے دہلتا الاؤ بھڑکا گیا تھا۔ اسوقت اسے لگ رہا تھا اگر وہ اسکے پاس رہا تو وہ واقعی اسکی جان لے لے گا جو غیر مرد عورتوں کے حصار میں جکڑی کھڑی تھی، اتنی دیر خخود کو کمپوز کرنے کے بعد جو یہاں آیا تھا پھر سے نئ آگ میں جلنے لگا تھا۔ جبھی تیزی سے اسکی طرف بڑھتے، اسے بازو سے تھامے ہوش میں لانے کی کوشش کی جو نیم غنودگی میں تھی اپنے اوپر جھکے سائے سے متوحش زدہ ہو کر اسے پیچھے دھکیلنا چاہا، پر ارزق شاہ کی انا پر یہ بات لگی تھی کہ اسکی بیوی اسے دھکیل رہی ہے۔

پھر سے ایسی کوئ غلطی مت کرنا جسکی بھرپائی ناممکن ہو۔۔۔"وہ اسکے" کانوں میں غراتے ہوئے بولا اور پھر اسے بازؤں میں اٹھائے آرام دہ بستر تک

لایا۔اوج شاہ کو اسکی قربت سے وحشت ہو رہی تھی جبھی خود کو اسکے بازؤں سے نکلنے کی تگ ودو میں نڈھال ہوئی۔

نفرت ہے مجھے تم سے ارزق شاہ، تمہاری غلطیوں کی لسٹ اتنی طویل ہے" کہ تم بھی اسکی بھرپائی نہیں کر سکتے آیا میری غلطیوں پر نظر رکھنے کی بات کرو تم۔۔۔"وہ بے جان ہوتے ہوئے بھی، جان مار رہی تھی۔ارزق شاہ اسکے پست لہجے پر چونکا اور پھر اچانک سے اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لیئے اس پر نظریں جمائیں۔

گندمی رنگت، میں کھنڈی زردیاں، آنکھوں کے گرد گھرے سیاہ ہلکے اور بھر بھرا وجود، اب اسے بے حد ہلکا سا پھلکا محسوس ہوا تھا۔یقیناان کچھ مہینوں میں اس نے اپنی صحت کھوئی تھی۔

آخر غم کس بات کا ہے تمہیں اوج شاہ؟ میری غلطیوں کا یا اپنی بے وقوفیوں" کا؟" وہ طنز بھری نظروں سے دیکھتے اسے مکمل خود میں بھینچ گیا تھا۔

تم بے حد برے ہو ارزق شاہ، بھلا محبت کے نام پر بھی کوئی رشتوں سے" کھیلتا ہے۔۔۔" ایک غم رسیدہ بزرگ عورت کی طرح وہ بین کرتے رو دی تھی۔ ارزق شاہ اسے اپنی گرفت سے آزاد کیئے اسے دیکھنے لگا تھا جسے اس کی نفرت کی آگ نے، نڈھال کر دیا تھا۔ وہ کسی طرح بھی ہنستی مسکراتی، شرارتی اوج شاہ نہیں لگ رہی تھی جسے وہ بچپن سے جانتا تھا۔

تمہارے بھائی نے بھی تو یہی کیا تھا نا اگر میں نے اپنی بہن کی خاطر، ایک" ایسی بازی کھیل لی تو کیا برا کیا؟" وہ اسکے ناتواں وجود پر نظریں جمائے کمزور دلائل سے خود کو اور اسے مطمئن کرتے بولا۔

تو پھر کیا فرق رہا تم میں اور لالہ میں، وہ کم ظرف تھے، ایک عورت پر اپنا جوا کھیلا اور تم۔۔۔ تم نے بھی تو وہیں کیا اپنی مردانگی وہاں دکھانی تھی نا۔۔۔" وہ زخمی بلی کی مانند غرائی تو ارزق شاہ، اسکے برابر لیٹتے اسے دیکھنے لگا، جبکہ اسکی زرا سی قربت پر وہ گھبرائی سی اٹھنے لگی تھی جب ارزق شاہ نے اسے کلائی سے تھامے جھٹکے سے اپنے اوپر گرایا۔ بس ایک پل کی ہی تو بات تھی، ان غمزدہ نظروں سے ارزق شاہ کے غصے پر ٹھنڈی پھنوار کا کام کیا تھا۔ اسکی آنکھوں میں گزرے دنوں کی سنگت کا ہر پل آن ٹھہرا تھا۔ اوج شاہ نے اس سے نظریں چرانی چاہیں پر وہ ان آنکھوں کے آکٹوپس کا شکار ہوتے اسے اپنی بانہوں کے حصار میں لیا تھا۔

اگر میں سب ٹھیک کرنا چاہوں تو؟" ابھی تھوڑی دیر پہلے کی نفرت و بدگمانی سے ہٹ کر اسکا انداز ایک بار پھر سے دل کو خوشگمان کرنے والا تھا پر

وہ کیسے، سب بھول کر اسکی حوصلہ افزائی کر سکتی تھی۔ وہ بھلا کیسے اس شخص

پر یقین کر سکتی تھی جس نے پہلے بھی محبت کے نام پر اسے لوٹا تھا۔

"نن۔۔۔ نہیں، مم۔۔۔ مجھے کچھ ٹھیک نہیں کرنا، ڈر۔۔۔ ڈائیورس چاہیئے مجھے

تم سے ارزق شاہ۔۔۔" جانے وہ اتنی ہمت کہاں سے لائی تھی جو اسے جھٹک

کر، فاصلہ پیدا کیا تھا ارزق شاہ کے ماتھے پر کئی بل پڑے تھے۔ ابھی آج صبح

ہی تو اس بات کی بحث وہ اربد شاہ سے کر کے آیا تھا کہ وہ کسی طرح اوج شاہ

سے دستبردار نہیں ہو گا، اور اسکے منہ سے نکلتے الفاظ نے گویا پھر سے راکھ

کھرید دی تھی۔

وہ اسے پوری طرح بیڈ پر جھٹکتے اسکے دائیں بائیں ہاتھ رکھے اس پر جھکا

تھا۔ اوج شاہ کی سانس اس قربت پر اٹکی تھی۔

میں نے کہا نا، اوج شاہ کہ تمہیں اس رشتے سے موت ہی الگ کر سکتی ہے "

دنیا کا کوئی قانون نہیں اسلیئے آج آخری بار تمہاری یہ بکواس سنی ہے میں نے

، بہتر یہی ہے کہ تم خود کو ہمیشہ میرے ساتھ زندگی گزارنے کیلیئے خود کو تیار

کر لو۔۔۔" وہ اسے کھلے لفظوں میں، وضاحت دیتے اوج شاہ کی جان نکالنے

لگا تھا۔

پر مجھے ایسے رشتے میں نہیں رہنا جہاں ذہنی کرب اور نفرت کے سوا کچھ "

حاصل نہیں۔۔۔" وہ بھرپور احتجاج کرتے بولی تھی۔

جو بھی ہو اوج شاہ خود کو ہمیشہ میرے ساتھ دیکھنے کی عادت ڈال لو، آج جو "

کچھ ہوا اسے میں تمہاری نادانی سمجھ کر معاف کر سکتا ہوں، لیکن آئیندہ تم مجھے

یوں غیر مردوں کے ہمراہ کہیں باہر جاتی نظر نہ آؤ۔۔۔۔" وہ اس پر اپنی

حثیت واضع کرتے صلح جو انداز میں بولا تو وہ گنگ سی اسے دیکھ کر رہ گئی

تھی۔

مجھے تمہارے ساتھ نہیں رہنا ارزق شاہ۔۔۔"وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے"

تنفر بھرے انداز میں بولی، جبکہ ایسا لگا اسکے کان پر جوں تک نہیں رینگی

تھی۔

پر مجھے تمہارے ساتھ ہی رہنا ہے اوج شاہ اسلیئے ٹھیک ایک ہفتہ بعد تمہیں"

،ارزق شاہ کی زندگی میں لوٹ کر آنا ہے پورے خاندانی طرز و طریق

سے۔۔۔۔"وہ بہت کچھ پلین کرتے اپنا حتمی فیصلہ سناتے بولا تو وہ اس

دھونس بھری ڈھٹائی دیکھ کر رہ گئی تھی۔

میں باہر انتظار کر رہا ہوں اپنا حلیہ درست کر کے باہر آؤ۔۔۔"اپنا فیصلہ"

سناتے وہ اٹھ کھڑا ہوا تو،اوج شاہ اپنی جان خلاصی پر سکون کا سانس لیتی اسے

مزید نہ چھیڑنے کا قصد کرتے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ بہر حال اسوقت یہاں سے زندہ سالم جانا زیادہ ضروری تھا۔

● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●

ذکوان آفندی کے ایکسڈینٹ کی خبر نے تو گویا نیا بھونچال لا کھڑا کیا تھا۔ جہاں وہ ہسپتال میں پڑا زندگی و موت کی جنگ لڑ رہا تھا تو دوسری طرف رعنا آفندی اور عدنان آفندی اسکے سامنے ہاتھ جوڑے، اس سے ذکوان آفندی کی زندگی میں لوٹ آنے کی استدعا کر رہے تھے۔

آپ لوگوں کو کچھ اندازہ بھی ہے کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ آپکا بیٹا ہماری" بہن کو کسی اور نا محرم مرد کے حوالے کر کے آیا تھا۔ ایسے بیغرت شخص کے

پاس میں اپنی بہن کو مر کے بھی نہیں جانے دونگا۔۔۔" اسوقت ڈرائنگ روم میں بیٹھا ہر شخص، سانس تک کی آواز روکے ارد شاہ کو سن رہا تھا۔جب رعنا آفندی اٹھتے ہوئے اسکے قریب آن رکی تھیں۔

"ہم جانتے ہیں بیٹا اسکا جرم نا قابل معافی ہے، پر وہ بہت پیشمان ہے، زندگی اور موت کی کشمکش میں سانس لیتے ہوئے اس نے اپنی ماں سے پہلی بار کوئی خواہش کی ہے بیٹا میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی صرف ایک بار حوریہ کو ہمارے ساتھ جانے دو۔۔۔" رعنا آفندی نڈھال سی اسکے سامنے ہاتھ جوڑ گئیں جب وہ جھٹکا کھاتے سے ان سے دور ہوا۔

"یہ کیا کر رہی ہیں آپ پلیز ایسا کچھ بھی مت کریں، جس سے مجھے شرمندگی اٹھانی پڑے پر یہ میری عزت گوارہ نہیں کرتی کہ میں اپنی بہن کو اسکے پاس بھیجوں چاہے وہ شخص موت کے دہانے ہی کیوں نہ کھڑا ہو۔۔۔" ارد شاہ

کا دو ٹوک انداز رعنا آفندی کے اندر تک موت کے سناٹے چھوڑ گیا

تھا۔انہوں نے ترحم بھری نگاہوں سے حوریہ شاہ کو دیکھا جو انکی در گور ہوتی

حالت سے نظریں چرا گئی تھی۔

اگر آپکے بیٹے کا جرم قابل معافی ہوتا تو شاید میں معاف کر بھی"

دیتا۔۔۔"انتہائی رعونت بھرے انداز میں کہتے وہ انکے جڑے ہاتھوں کو

الگ کر گیا تھا۔

پر مجھے معاف کر دیں، ہم آپکے بیٹے کیلیئے دعا کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتے"

ہیں۔۔۔"اربد شاہ نے اپنی حتمی فیصلہ سناتے گویا انہیں وہاں سے جانے کا

سندیس دیا تھا۔جبھی وہ میاں، بیوی مرجھائے چہروں سے وہاں سے اٹھ

کھڑے ہوئے تھے۔

رکیں آنٹی۔۔۔" یہ ایک ایسی آواز تھی جس نے وہاں موجود ہر فرد کو" بے یقینی کا شکار کیا تھا۔ رعنا آفندی نے کچھ الجھی نگاہوں سے پیچھے مڑ کے اسے دیکھا جبکہ باقی سب جی سوالیہ نظریں اس پر ٹکی تھیں

حورے۔۔۔"اربد شاہ نے اسے نادانی بھرے کسی ایموشنل فیصلے سے " روکنا چاہا تھا۔

میں آپکے ساتھ چلنے کو تیار ہوں۔۔۔"حوریہ شاہ کی اگلی بات پر جہاں، رعنا" آفندی اور عدنان آفندی کے چہرے پر امید اور خوشی کی رمق پیدا کی تھی تو وہیں اربد شاہ کس قدر شاکی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

حور بچے یہ کیا بے وقوفی ہے ؟"سلطانہ شاہ نے ایک نظر بیٹے کے ضبط" بھرے چہرے پر ڈالتے ہوئے تنبیہ نظروں سے بیٹی کو دیکھا تھا۔

نہیں امی یہ بے وقوفی نہیں، بلکہ اپنے اندھیرے مستقبل میں ایک امید کی"
کرن جگانے کی کوشش کر رہی ہوں میں۔ بالفرض میں ذکوان آفندی سے
ڈائیورس لے بھی لوں لالہ تو اس بات کی کیا گارنٹی ہے میری زندگی میں
آنے والا اگلا مرد، بسام شاہ اور ذکوان آفندی جیسا نہیں ہو گا۔ اگر دو مردوں
نے آپکی بہن کو ٹھکرایا ہے لالہ تو کمی آپکی بہن میں ہی ہے شاید ان مردوں
میں نہیں۔۔۔۔" حوریہ شاہ کی خود ترسی کا عالم دیکھ سب نے ایک
دوسرے سے نگاہ چرائی تھی جبکہ اشمل نے تاسف بھری نظروں سے
اربد شاہ کو دیکھا جسکے غلط فیصلوں نے حوریہ شاہ کو آج اس مقام پر لا کھڑا کیا
تھا۔

"ایسا نہیں ہے حورے جان، میں جانتا ہوں میری بہن دنیا کی سب سے اچھی
لڑکی ہے، سچ تو یہ کہ بسام شاہ اور ذکوان آفندی جیسے بدنصیب نرد جوہر شناس

نہیں ہیں۔اتنا کچھ فضول سوچ کر،ایسے کسی شخص سے ہمدردی جتانے کی

"ضرورت نہیں ہے جو آپکی عزت کرنا نہیں جانتا۔۔

اربد شاہ نے اسکے سر پر ہاتھ رکھتے، گویا اسے اپنے ہونے کا مکمل احساس دلایا

تھا۔جب وہ اسکا اپنے سر پر رکھا ہاتھ ہاتھوں میں لیئے ہولے سے اپنے لبوں

سے لگا گئی۔بہن بھائی کی محبت کا یہ منظر دیکھ سب کی آنکھیں بھیگی تھیں۔

لیکن مجھے ایسا نہیں لگتا لالہ جان کہ وہ میری عزت کا محافظ نہیں ہے اگر وہ"

اس دن لوٹ کر نہ آتا تو شاید آج میں یوں سر اٹھا کر آپکے سامنے نا کھڑی

ہوتی۔میں جانتی ہوں لالہ کہ آپکو میری فکر، لیکن ایک فیصلہ میں اپنے لیئے

خود لینا چاہتی ہوں۔اب تک جو امی جان اور آپ نے چاہا میں نے ویسا ہی کیا

لیکن ایک بار میں خود کو موقع دینا چاہتی ہوں ذکوان کی اس حالت کے ذمدار

کہیں نا کہیں ہم سب بھی ہیں جسطرح اس دن، بنا اسکی وضاحت، سنے اسے

یہاں سے دھکے دے کر نکالا گیا شاید اس ایکسڈینٹ کی وجہ وہ بھی ہو سکتی ہے اور میں نہیں چاہتی کہ میری وجہ سے کوئی شخص زندگی کی بازی ایسے ہار دے کہ تا عمر کا پچھتاوا ہمارے حصے میں بھی آئے۔ مجھے وہاں جانا چاہیئے لالہ ،میرا نہیں خیال کہ وہ ابھی اس حال میں ہے کہ وہ میرا تو کیا اپنا بھی برا کر سکیں، ویسے بھی اپنی عزت بچانے کا قرض اتارنا ہے مجھے۔۔۔۔" حوریہ شاہ نے گویا اپنے انتہائی قدم اٹھانے کے پیچھے کی وضاحت دیتے ہوئے وہاں موجود لوگ کو لاجواب کر دیا تھا اب سب کی نگاہیں اربد شاہ کی طرف اٹھیں تھیں گویا وہ بھی، حوریہ شاہ کے فیصلے کا حامی تھا کہ نہیں۔

اس نے کچھ مضطرب نظروں سے ،اسے دیکھا جس نے اربد شاہ کو اور اپنے رشتے کو ایک اور موقع دیا تھا۔ شاید یہ عورت ذات ہی اتنی وسیع الظرف ہو سکتی کہ اپنے ہمسفر کی ہر کوتاہی اور زیادتی کو در گزر کر کے ،اسے معاف

کرتے ہوئے اسے پھر سے سب سدھارنے کا ایک اور موقع دے دیتی ہیں
۔اب تو یہ اس شخص پہ منحصر تھا کہ آیا وہ اپنی غلطی کو صحیح سے سدھار کر اس
عورت کا اعتماد جیت پاتا ہے کہ نہیں۔خود پر ٹکی ارید شاہ کی نگاہوں پر اشمل
نے ہولے سے سر ہلایا، گویا اسے حوریہ شاہ کے فیصلے کے ساتھ بڑھنے کا
حوصلہ دیا تھا وہ جو ابھی جینے مرنے کی باتیں کر رہا تھا اپنی جان از عزیز دو
ہستیوں کے فیصلے کے سامنے سرینڈر کرتے اثبات میں سر ہلا گیا تھا۔
ٹھیک ہے اگر آپ خود سے یہ فیصلہ لینا چاہتی ہیں حورے جان تو ہم بھی"
آپکے ساتھ ملکر ذکوان آفندی کو ایک اور موقع دیں گے۔۔۔پر اس کے بعد
کوئی غلطی کی گنجائش باقی نہیں رہے گی عدنان صاحب یہ آپ اپنے بیٹے کو
باوور کروا دیجئے گا۔۔۔"اس نے حوریہ کو خود سے لگاتے گویا اسکے فیصلے پر
مہر ثبت کی تو وہاں مجبور و بے بس ٹھہرے دونوں ماں، باپ کے چہرے پر

خوشی کی صاف نظر آرہی تھی۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ اس نے غلط فیصلہ لیا تھا کہ صیحح لیکن وہ اپنی زندگی کو کسی تیسرے شخص کے تجربے کی نظر نہیں کر سکتی تھی اسلیئے وہ خود کو اور ذکوان آفندی کو ایک اور موقع دینا چاہتی تھی۔

●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●

ابھی حوریہ شاہ کو گئے دو دن بھی نہیں گزرے تھے جب ارزق شاہ وہاں اپنا فیصلہ سنانے آدھمکا تھا۔ سلطان شاہ تو اپنا سر تھام کے رہ گئیں جو کچھ دیر حوریہ شاہ کے یوں جانے پر بھڑکتے ہوئے اپنا فیصلہ بھی سنا رہا تھا۔

"تمہارا دماغ خراب تو نہیں ہو گیا ارزق، کل تک تم اس سے کوئی رشتہ ماننے سے انکاری تھے، اسے خود ڈائیورس دینا چاہتے تھے اور تمہارے اس دھوکے

نے اسکی جان لینے میں کوئی کثر نہیں چھوڑی اور آج تم پھر سے اسے اپنانا چاہتے ہو، آخر میری اولاد مجھے سکون سے مرنے نے کیوں نہیں دے رہی؟"

سلطانہ شاہ کے بھڑکے انداز پر کتنی دیر سے خاموش بیٹھی دادو نے ارزق شاہ کی بے چین طبیعت کو دیکھا تھا۔

"اس بات کی کیا گارنٹی ہے ارزق شاہ کہ جو کچھ تم نے پہلے اوج شاہ کے ساتھ کیا ہے وہ دوبارہ نہیں ہوگا؟" دادو کی بات پر سلطانہ شاہ نے کچھ کہنے کو منہ کھولنا چاہا جب وہ ہاتھ اٹھاتے انہیں خاموش رہنے کا اشارہ کر گئی تھیں جو اس پورے قصے میں خاموش تماشائی رہی تھیں۔

آئی سوئیر دادو، میں اسے کبھی نہیں چھوڑونگا۔۔" وہ دادو کو اپنا حامی دیکھ" انکے گھٹنے سے لگتے بولا تھا۔

ہنہمم۔۔۔یہ تو ہم جان گئے ہیں تم اسے طلاق نہیں دو گے۔پر تم اسے "

خوش رکھو گے اپنے کیئے کا ازالہ کرو گے اس بات کی کوئی وضاحت ہے

تمہارے پاس یا پھر کسی نئے انتقام کا بہانہ تلاشہ ہے۔۔۔"اندر آتے اربد شاہ

نے اسکا آخری جملہ سنا تھا جبھی جواب آیا تو وہ دن کے اس پہر لالہ کو گھر پر دیکھ

پہلو بدل کے رہ گیا۔اسے لگا وہ انکی پیٹھ پیچھے سلطانہ شاہ کو اپنی باتوں سے رام

کر کے اپنے حق میں فیصلہ کروالے گا پر یہاں تو پھر سے جرگے کا مقابلہ کرنا

تھا۔

میں اپنی غلطی سدھارنا چاہتا ہوں۔۔۔"وہ خود بھی تو اربد شاہ سے خفا تھا"

جبھی بھینچے بھینچے انداز میں جواب دیا۔

اوہ ہاں! تبھی اسے اغوا کر کے فارم ہاؤس لے گئے ایسے سدھارنا چاہتے ہو نا"

تم اپنی غلطی۔۔۔"اربد شاہ کے بھرپور طنز پر وہ گڑ بڑایا تھا۔یقینا ملازموں

نے اسکی شکایت لگادی ہو گی۔وہ منع کرنے کے باوجود بھی انکی غداری پر تاؤ کھا کے رہ گیا۔

"ایسا کچھ نہیں میں تو بس اسے سمجھانا چاہتا تھا۔۔۔"دادو اور سلطانہ شاہ کی حیرت سے پر نظروں سے خائف وہ فوراصفائی دیتے بولا۔

"سمجھانا چاہتے تھے یاڈرادھمکا کر ایک ہفتے میں شادی کا نیاڈرانہ رچانا چاہتے تھے۔۔۔"ارب شاہ کو اندر کی بات معلوم تھی تو گویا یہ ساری خبر اوج شاہ نے اس تک پہنچائی تھی۔

"وہ جب سب جانتے ہیں تو مسئلہ کیا ہے،ہاں کرنی ہے مجھے اس سے شادی وہ میری بیوی ہے کسی شرط پر میں اسے ڈائیورس نہیں دینا چاہتا بہتر یہی ہے کہ آپ سب میرے فیصلے پہ میرا ساتھ دیں ورنہ اب کے میں سچ مچ اسے اغوا کرلونگا۔۔۔"انتہائی نروٹھے انداز میں وہ دھمکی دیتی،گھر عقبی حصے کی طرف

بڑھ گیا جہاں اسکا کمرہ تھا یقیناً اس بار وہ یہاں رہنے ہی آیا تھا تو گویا پھر سے ڈٹ ہر محاذ پر مقابلہ کرنا تھا۔

"کیا کرنا چاہتا ہے آخر یہ لڑکا؟" سلطانہ شاہ سر تھام کر بیٹھ گئی تھیں۔

"شاید وہ سچ میں سب سدھارنا چاہتا ہو؟" دادو نظر شناس تھیں جبھی پوتے کے الجھے انداز پر قیاس آرائی کی تھی۔

"اگر وہ سب سدھارنا بھی چاہے تو بھی یہ بھولنا اتنا آسان نہیں کہ وہ لڑکی بسام شاہ کی بہن ہے۔۔۔" سلطانہ شاہ نے بے چینی سے پہلو بدلہ تو اربد شاہ گلہ کھنکھارتے انکے قریب آن بیٹھا تھا جب نظر سامنے سے آتی اشمل سے ٹکرائی تھی جو اسے بے وقت گھر پر دیکھ حیران تو تھی پر بنا کچھ ظاہر کیئے سب کو فرضی سلام کرتے اپنے روم کی طرف جاتا زینہ چڑھ گئی۔ اربد شاہ نے کن اکھیوں سے ماں کو دیکھا جو اس سے خفا خفا سی تھیں۔

بسام شاہ کا جوگ لینا اتنا بھی ضروری نہیں ہے سلطانہ، ابھی تو خیر سے"
"حورے بھی گھر چلی گئی ہے۔۔۔۔

اسکا جوگ کیوں نہ لوں اماں سائیں، یہاں تو ہر شخص ہی اسکی کہانی کا کردار"
ہے، بھلے سے ہماری اولادیں اپنی طرف سے بڑی عقل مندی کا مظاہرہ
کررہی ہیں، پر یہاں ہر شخص اس سے منسلک ہے جو ہمیں ہمارے خسارے کا
احساس کرارہا ہے۔۔۔"سلطانہ شاہ کے گہرے طنز یقیناً ارںد شاہ کو سنائے
جارہے تھے۔

ایسا کچھ نہیں ہے امی، جو آپ سوچ رہی ہیں۔۔۔"اربد شاہ نے لاشعوری"
طور پر اشمل کی پوزیشن کلیئر کرنی چاہی تھی۔

توپھر بتاتے کیوں نہیں؟ کیوں شادی کی تم نے اشمل سے اور کیا تعلق تھا"
"اس کا بسام شاہ سے؟

امی پلیز۔۔۔اشمل میری بیوی ہے اور اسکا کوئی تعلق نہیں ہے بسام شاہ"

سے، کتنی بار بتاؤں یہ سب ایک مس انڈر سٹینڈ نگ کے علاوہ کچھ نہیں ہے

اور رہی میری شادی کی بات تو آپ سب اچھے سے جان لیں کہ جسے بچپن

سے اب تک میں نے نگر نگر ڈھونڈا، جو میری بچپن کی دوست اور تلاش تھی

وہ کوئی اور نہیں اشمل ہے، وہ کی چین، ربن، پنک ڈائری وہ سب اسی کی

امانت تھیں میرے پاس اور وہ بھی جسے میں نے تلاشا اور اپنالیا۔ بسام شاہ کی

اس سے انسیت محض اتفاق کے سوا کچھ نہیں اسکا یہ مطلب نہیں کہ کوئی بھی

شخص اسکی ذات پر من گھڑت قصہ سنا دے اور سب اس سے بدگمان

ہو جائیں۔۔۔" کتنے دن سے وہ اپنے اور اشمل کیلئے سلطانہ شاہ کا روکھا سوکھا

انداز دیکھ اور اگنور کر رہا تھا پر جب سوال ایک بار پھر سے اسکی ذات پر اٹھا تھا تو

وہ خاموش نہیں رہ پایا تھا۔ زینہ اترتی اشمل، اسے پھر سے اپنی غیر موجودگی

میں اپنے لیئے اسٹیپ لیتے دیکھ سرشار سی ہوئی تھی۔ارزق شاہ کا تو پتا نہیں البتہ وہ ضرور سدھر چکا تھا وہ الٹے قدموں واپس ہوتے مطمئن سی مسکراہٹ لیئے کمرے میں داخل ہوئی۔

یہ جان لینا کس قدر خوش کن احساس تھا کہ اربد شاہ اتنی شدت سے اسکا متلاشی تھا۔پر اس نے ایک بار دل کو پھر سے ٹٹولا کیا وہ اسکی کوتاہیاں معاف کرنے کے قابل تھی تو وہاں ایک گہرا سناٹا تھا جو اسے پھر سے اداس کر گیا تھا۔شاید وہ چاہ کر بھی اسے معاف نہیں کر پائے گی۔اپنے اندر الگ سی جنگ لڑتے وہ اسقدر کھوئی تھی کہ اسکے آنے کی آہٹ محسوس ہی نہیں کر پائی۔کتنی دیر وہ اپنے ارد گرد سے لاپرواہ،خود میں مجسم جاں کو دیکھتا رہا اور پھر گلہ کھنکھارتے اپنی موجودگی کا احساس دلایا تو وہ چونکی تھی۔اسے اپنے سامنے

اسقدر پاس دیکھ کر بھی وہ اتنی انجان رہی تھی یہ سوچتے ہی ہڑ بڑاہٹ کا شکار

ہوئی پر اربد شاہ نے اسکا ہاتھ تھام لیا۔

"کیا میں ہی وہ خوشنصیب شخص ہوں جسکی سوچوں نے میری بیوی کو ارد گرد

سے بیگانہ کرر کھا ہے ؟" وہ مبہم شرارتی مسکان لبوں پر سجائے اسے

چھیڑ گیا۔ اشمل تو اسکی مسکراہٹ کے رنگوں میں ہی کھو سی گئی تھی۔ اسے

اچھے سے یاد تھا کہ بچپن میں اربد شاہ کی مسکراہٹ سے اسکے لبوں کے نیچے

ایک ڈمپل سا نمودار ہوتا تھا جس پر وہ اکثر انگلی رکھ کے ہنس دیا کرتی تھی اور

آج شاید وہ پہلی بار اسطرح مسکرایا تھا کہ زیر لب ہونٹ ہلکی داڑھی کے

سائے میں اس ڈمپل کی جنبش دکھا رہا تھا۔ وہ پھر سے خود میں مگن ہوتے

انگشت شہادت کو اسکے ڈمپل والی جگہ پر رکھتے اربد شاہ کو محسور کر گئی تھی۔

کیا میں اسے چھو سکتی ہوں؟" اسے اچھے سے یاد تھا شمل نے ایک بار اس "ہلکے ڈمپل کو چھونے کی خواہش کی تھی اور ارباد شاہ کے لبوں پر پھر سے مسکراہٹ بکھری اور اس نے خود اسکا ہاتھ تھام کر اپنے ڈمپل پر رکھا تھا۔

مجھے یہ بہت اچھا لگتا ہے شاہی۔۔۔" وہ اکثر اسکی مسکراہٹ دیکھ کر کہتی" تھی۔

کیا میرا مسکرانا؟" وہ خود پر کچھ مغرور سا ہوا۔"

نہیں یہ ڈمپل۔۔۔" وہ انگشت شہادت اسکے ڈمپل پر رکھتے بولی اور پھر ان" دونوں کا قہقہ بلند ہوتا اور ایک بار پھر سے وہ اسے ان گم گشتہ یادوں میں لے گئی تھی۔ ارباد شاہ نے اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تو وہ چونکی۔ ایسا پہلی بار تو نہیں تھا کہ وہ مسکرا رہا تھا کتنی ہی بار وہ طنز اور کبھی استہزائیہ انداز میں مسکرایا تھا پر وہ کبھی وہ انسیت محسوس نہیں کر سکی تھی جو آج اس مسکراہٹ

سے ہوئی تھی۔ایسا لگ رہا تھا کہ دھند چھٹنے سے ہر منظر صاف شفاف نظر آنے لگے تھے۔

آہنمم۔۔۔کوئی چٹکی کاٹے مجھے میں کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہا ہوں" میں،اشمل جی آج اتنی مہربان کیسے کہ ہمیں خود سے چھوئیں؟"وہ اسے بھرپور شوخی سے دیکھتے بولا تو وہ گڑبڑائی سی اپنا ہاتھ اسکے چہرے سے ہٹا گئی تھی پر اربد شاہ نے اسکا ہاتھ یونہی تھام لیا۔

کیا میں یہ سمجھوں کہ تم نے مجھے معاف کر کے ہمیں آگے بڑھنے کا موقع" دیا ہے؟"اربد شاہ نے پر شوق نگاہوں سے اسے دیکھتے کہا تو وہ جز بز ہوتی اس سے نظریں چرائے اپنا ہاتھ اسکی گرفت سے نکال گئی۔

کچھ بھی نا، کچھ بھی بول سکتے ہو تم، اور کوئی کام دھندہ جو نہیں ہے کوئی بلکل"

فارغ انسان ہی اسوقت میں گھر میں ہو سکتا ہے۔" وہ اسکی باتوں کو بے معنی

کرتے اسکی فراغت کا الاپ الاپتے گویا اسے ذمداریوں کا احساس کرانا چاہا تھا۔

ہنمم۔۔۔ تم میرا سوال کا جواب نہیں دینا چاہ رہی اٹس اوکے پر مجھے فارغ"

کہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ کیونکہ میں کچھ آفیشلی چھٹیوں پر ہوں

۔۔۔" وہ کاؤچ تکیہ اسکی گود میں ڈالتے اس پر سر ٹکائے بولا تو اشمل اسکی

جسارت پر دنگ رہ گئی اور پھر دوسرے ہی پل بدکتے اس سے دور ہوئی۔

یہ کیا حرکت ہے فضول سی۔۔۔" جانے کیوں دل کی دھڑکنیں حد سوا ہوئی"

تھیں۔اس جیسے گھمبیر مزاج شخص کا یہ شوخ و چنچل انداز دل کو الگ لے پر

جا رہا تھا۔

اشمل خان کیوں عاجز مزاج شوہر کا ضبط آزما رہی ہیں آپ، جس شوہر کو" آپ فارغ رہنے کے طعنے دے رہی ہیں مؤرخ لکھے گا کہ ایک پروینس منسٹر صرف اپنی بیوی کی ایک جھلک دیکھنے کیلیئے سب کام چھوڑ چھاڑ کے گھر بیٹھ گیا تھا جبکہ بیوی صاحبہ ہیں کہ مزاج ہی نہیں ملنے کے انکے۔۔۔"اربد شاہ نے جس برجستگی سے اپنے یہ ہونے کی واضاحت دی تھی وہ اشمل خان کے لبوں پر دھیمی مسکان بکھیر گئی۔

مؤرخ بھی کوئی ویلا ہو گا جو اربد شاہ کی داستان لے کے بیٹھے گا۔۔۔" بڑی" مشکل سے وہ ہنسی ضبط کر پائی تھی جب اسکا ہلکا پھلکا انداز دیکھ اربد شاہ کے سینے پر پڑا بھاری سل سرکا تھا۔

ایک بات پوچھوں۔۔۔"وہ اسکا ہاتھ تھامے لبوں سے لگاتے بولا تو وہ اسکی" حرکت پر سرخ پڑتی اسے گھورنے لگی۔

ہنہ۔۔۔" وہ مختصر انداز میں جواب دے گئی۔"

تم چاہتی تھیں نا کہ حوریے، ذکوان کو ایک موقع دے۔۔۔۔"ارید شاہ کے"

اچانک ہوئے وار پر وہ بوکھلائی۔جب کہ دل کی دھڑکن سوا تیز ہوئی۔کیا

حوریہ نے اسے سب کچھ بتادیا؟اس دن جب وہ حوریہ شاہ کیلئے شاہ مینشن آیا

تھا،اشمل نے اس شخص کی آنکھوں معافی کی طلب دیکھی تھی صرف اتنا ہی

نہیں کئی بار وہ اسے ہاسپٹل آتے جاتے دیکھ چکی تھی۔بھلا ایک بے جان وجود

کا وہ کیا ہی بگاڑ سکتا تھا پر اسکا شاہ مینشن سے مایوس لوٹنا اشمل کو عجیب دکھ میں

مبتلا کر رہا تھا جبھی ایک دن اس نے حوریہ سے اپنے لیئے کوئی بہترین فیصلہ

لینے کا کہا تھا اور ساتھ یہ بھی کہ یہ پہلی بار نہیں تھا کہ وہ حوریہ سے معافی

مانگنے آیا تھا بلکہ اسکی بے ہوشی کی حالت میں وہ موقع دیکھتے اسکے پاس زیادہ

سے زیادہ وقت رہنے کی کوشش کرتا۔اشمل کو لگتا تھا،اس نے ذکوان آفندی

کو بدلہ ہوا پایا ہے اسلیئے حوریہ شاہ کو اسے موقع دینا چاہیئے۔وہ جانتی تھی اشمل ایک بہترین معاون ثابت ہوسکتی تھی کیونکہ وہ اربد شاہ کا انتخاب تھی۔

ہنمم۔۔۔ہاں! میں ایسا چاہتی تھی۔۔۔"اس نے گویا اعترافی جرم کیا"

اربد شاہ اسکی گود سے سر اٹھائے اسکے دوبدو آن بیٹھا۔

پر ایسا کیوں؟میرا مطلب ہے تم چاہتی تھی کہ حوریہ کی شادی وہاں نہ ہو اور پھر جب میں سب ٹھیک کرنے جارہا تھا تو اسے وہاں نہیں جانا چاہیئے تھا۔۔"اربد شاہ کا انداز بتارہا تھا کہ وہ کسقدر حوریہ شاہ کے فیصلے سے ناراض تھا اور اسکا مؤجب اسے بھی مانتے کچھ خفا خفا سا بولا۔

ہاں میں چاہتی تھی کہ حوریہ شاہ کی شادی کو لے کر تم کوئی دوسرا تجربہ نہ کرو،کیونکہ وہ ابھی دنیا کی دیکھ ریکھ سے نابلد تھی پر تم نے اسوقت وہ فیصلہ لیا جو ضرورت نہیں تھی پر آج حوریہ کو اپنے لیئے یہ فیصلہ لینا ضروری تھا کیونکہ

میں نے اس شخص کی آنکھوں میں وہ پچھتاوا اور ملال دیکھا جسکا بھرم حوریہ شاہ نے وہاں جا کے رکھا ہے۔ زندگی میں سب کچھ ہماری مرضی سے ہو یہ ضروری تو نہیں ہے اربد شاہ پھر تم کیوں اسے اپنی من مرضی کے فیصلوں پر چلانا چاہتے ہو۔۔۔" ایسا لگ رہا تھا وہ اربد شاہ کی بیوی کم اور کسی کورٹ کی وکیل زیادہ ہو جبھی حوریہ شاہ اور ذکوان آفندی کے حق میں بولنا شروع کیا تھا۔

میں اسے دنیا کے سرد و گرم سے محفوظ رکھنا چاہتا تھا کیونکہ وہ بہت معصوم " ہے اب تم اس بات کو کیسے لیتی ہو میں نہیں جانتا پر، میں تم دونوں کے اس فیصلے سے خوش نہیں ہوں۔۔۔" وہ نروٹھے انداز میں کہتے کروٹ بدل کر گویا ناراضگی جتاتے بولا تو اس نے شانے اچکائے۔

سو تو جو آپ چاہیں اربد شاہ پر سچ یہی ہے کہ وقت ثابت کرے گا حوریہ نے"

اپنی شادی بچانے کیلیئے بہترین قدم اٹھایا ہے۔۔۔"وہ بنا کسی فکر کے بولتی بستر

سے اٹھنے لگی تھی جب اسکی جنبش محسوس کرتے اربد شاہ نے اسے اپنے پہلو

میں آکھینچا۔

اور آپکا کیا محترمہ آپ اپنی شادی شدہ زندگی کیلیئے کیا کر رہی ہیں؟ایک شوہر"

کو تو آپ راضی کرنا نہیں چاہتیں۔۔۔"اشمل کی دلیلوں پر وہ ہلکا پھلکا ہوتے

اسے چھیڑنے لگا تو اسے نئی فکر آن نے گھیرا۔

کیا آنٹی مجھ سے زیادہ ناراض ہیں؟"اسے سلطانہ شاہ کی فکر ستائی۔"

ہاں! زیادہ دیر نہیں اگر تم انہیں بھی کچھ دلیلوں کی بجائے عملی پہلو سے"

خوش کرو تو۔۔۔"اربد شاہ نے مبہم انداز میں کہتے بات ادھوری چھوڑی تو

وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔وہ اسکے کانوں کے پاس جھکتے کچھ معنی خیز سرگوشی کرتے اسے شرمانے پر مجبور کر گیا تھا۔

بہت بے حودہ انسان ہو تم اربد شاہ۔۔۔"وہ غصے سے جھنجھلائی جب وہ اسے اپنی بانہوں کے حصار میں لیئے اسکی پیشانی پر اپنی پیشانی ٹکا گیا۔

اسکی بے ہودگی کیا ہے؟تم نے امی جان کو راضی کرنا ہے تو انکو ایک نئے "عہدے سے روشناس کرادو نا۔۔۔"اربد شاہ نے زیر لب مسکاتے اسے پھر سے چھیڑا تو وہ اسے گھور کے رہ گئی جبکہ اسکے نروٹھے انداز پر اربد شاہ کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔اشمل کو لگ رہا تھا کہ زندگی نے پھر سے انگڑائی لی تھی۔اسکیلئے بھیٔ شاید آگے بڑھنا اتنا آسان نہیں ہوتا اگر اس نے اربد شاہ کی ندامتیں نہ دیکھی ہوتیں،تو اس میں کیا برا تھا اگر حوریہ شاہ بھی ذکوان آفندی کو ایک اور موقع دینے جا رہی تھی۔

●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●

●●●

آج ایکسڈینٹ کے تین دن بعد اسے ہوش آیا تھا۔کچھ دھندلکا سا ذہن کی پر چھائی پر چھایا ہوا تھا۔کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کہاں تھا۔ کتنی دیر ہاسپٹل کی چھت کو گھورنے کے بعد اس نے اپنے ارد گرد کے ماحول کو سمجھنا چاہا تو نظر زمین پر جائے نماز بچھا کر بیٹھی حوریہ شاہ سے ٹکرائی۔تو کیا اسے زندگی لوٹادی گئی تھی ؟اسے اپنی خوشقسمتی پر یقین تو نہ تھا۔

آہ۔۔۔"اس نے خود کو زندہ جان کر ہلنے کی کوشش کی جب وجود سے اٹھتی" ٹیسیوں نے کراہنے پر مجبور کر دیا تھا۔دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے بیٹھی مگن سی حوریہ اس آواز پر چونکی تھی،جو بے بس نظروں سے اسکی جانب دیکھ رہا

تھا۔ حوریہ شاہ نے ان آنکھوں میں ہمیشہ ہی ایک الگ سا غرور اور خود پسندی دیکھی تھی، جن میں حوریہ شاہ کیلئے منجمند سی نفرت ٹپکتی تھی پر اس لمحے ایسا کچھ نہیں تھا۔ وہ حالات سے لڑتا شخص شاید مدد طلب نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ جائے نماز سیمٹتے ایک طرف رکھ گئی اور اسکی جانب آتے انتہائی فارمل اور شائستہ انداز میں اسکی تکلیف کی وجہ جاننا چاہی تھی۔

کیا آپ ٹھیک ہیں؟ ڈاکٹر کو بلاؤ میں؟" انتہائی مدھم لب ولہجہ جو اسکی شخصیت کا وطیرہ تھا ذکوان آفندی کو عجب پسماندہ حالت کا شکار کر رہا تھا۔ اسے اپنی جانب یک ٹک دیکھتے وہ پر مضحمل انداز میں پیچھے ہٹتے ڈاکٹر کو بلانا چاہتی تھی جب ذکوان آفندی نے بمشکل اسکا ہاتھ تھامنے کی کوشش کی اور اسکی انگلیاں، حوریہ شاہ کے ہاتھ سے مس ہوتیں واپس نڈھال ہوئیں تو اس نے اُس لمس پر واپس مڑکر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

ح۔۔حوریہ۔۔۔"وہ بمشکل اسکا نام لے پایا تھا جبکہ پہلی بار اسکے لبوں سے "

اپنے نام کی پکار پر حوریہ شاہ کا دل پسلیوں میں دھڑکا تھا، وہ کہاں عادی تھی

ذکوان آفندی کی زبان سے اپنا نام سننے کی جس نے ہمیشہ اسے مختلف بدالفاظ

میں پکارا تھا۔

جج۔۔۔جی۔۔کک۔۔۔کچھ چاہیئے آپکو؟"اسکی کھلی آنکھوں اور لبوں پر "

آئے نام نے پھر سے اسے ذکوان آفندی کے قہر بھرے فیز میں مبتلا کیا تو اسکی

آنکھوں میں اڈتے سراسیمگی بھرے احساس پر ذکوان آفندی پور پور ندامت

میں ڈوبتے اپنے ہاتھ اسکے سامنے جوڑ گیا تھا۔

معا۔۔۔معاف۔۔کردو مجھے۔۔میں۔۔۔معافی۔۔۔"اس سے بات مکمل "

ہی نہ ہو پائی تھی جس اسکی سانسوں نے آپس کا ربط توڑا تھا۔حوریہ شاہ جو

گنگ سی اسے دیکھ رہی تھی، دل کی دھڑکنوں کا شمار کرتی لائنوں کی آواز پر

چونکی جہاں ای۔سی۔جی میشن ذکوان آفندی کی مخدوش حالت کا قصہ سنا رہی تھی۔

ڈڈ۔۔۔ڈاکٹر۔۔۔ذکوان۔۔نن۔۔نہیں۔۔۔"وہ اسکا ہاتھ تھامے میشن" کی رفتار میں ڈوبتی ابھرتی لہروں کو دیکھتے ہڑبڑائی تھی جب کچھ سمجھ نہ آیا تو تیزی سے باہر بھاگی جو بھی اسٹاف سامنے آیا اسے ذکوان آفندی کی حالت کا بتاتے وہ خود بھی نڈھال ہونے لگی تھی۔

کیا ہوا حور یہ سب ٹھیک ہے نا؟"اشمل جو اسے کوریڈور میں دیکھتے اسکی" جانب آئی تھی اسکی مخدوش حالت پر کچھ پریشان ہوئی۔

اش۔۔۔اشمل۔۔اشمل جی۔۔۔آ۔۔۔آپ۔۔۔آپ ان سے کہیئے نا" ۔۔مم۔۔میں نے انہیں معاف کر دیا ہے پپ۔۔۔پلیز۔۔۔میری ۔۔بدقسمتی سے کہیئے نا میں اس بار یہ شکست سہہ نہیں پاؤنگی۔۔پپ۔۔پلیز

آپ۔۔آپ انہیں بچالیں۔۔۔آپ۔۔۔" حوریہ شاہ جس حال میں ذکوان آفندی کو پر سکون لہروں سے طلاطم بر پا لہروں کی ذد میں دیکھ کر آئی تھی پوری ہستی سے ہل گئی تھی۔

حوریہ پلیز ٹیک اٹ ایزی ڈاکٹر ہیں اسے دیکھنے کو وہاں۔۔۔" وہ اسے شانوں سے تھامے دلاسہ دینے لگی تھی پر اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ اپنے نصیب کی سیاہی کو اسطرح اپنے سامنے پھیلتے دیکھتی جبھی وہ حواس کھونے لگی تھی۔ حوریہ بمشکل اسے سنبھال پا رہی تھی اور ایسے میں بنا سوچے سمجھے اس نے اربد شاہ کو کال کی۔ حالنکہ وہ حوریہ شاہ کے فیصلے سے خوش نہیں تھا پر اسے اپنی حورے کیلیئے وہاں آنا پڑا تھا۔ جانے ذکوان آفندی کے ماں، باپ کہاں تھے۔ تقریبا آدھے گھنٹے میں ڈاکٹرز نے اسکی اسٹیبل کنڈیشن کا کنفرم کیا تو سب نے سکون بھری سانس لی۔ حوریہ شاہ کو گومگو

حالت میں ذکوان آفندی کے قریب بیٹھے دیکھ وہ بمشکل خود پر ضبط کے پہرے بیٹھائے باہر آیا تھا اور اشمل بھی اسکے پیچھے تھی۔

تمہیں وہاں رکنا چاہیئے تھا۔۔" اپنے روم میں آتے ساتھ ہی وہ اسے شروع" ہوئی جو الجھا سا ٹہل رہا تھا۔

حوریہ شاہ کیلیئے۔۔۔" وہ اسکے سامنے آتے گویا پھر سے وکیل بننے کو تیار" تھی۔

کیا تم نے دیکھا نہیں وہ اس شخص کی خاطر کیسے ہلکان ہو رہی ہے جس نے" کبھی اسکی پرواہ نہیں کی۔۔۔" اربد شاہ کو اسے پھر سے حوریہ شاہ کے حق میں آتے دیکھ غصہ آیا۔

ہاں دیکھا ہے میں نے، اور شاید حور یہ کیا یہاں پر میں بھی ہوتی تو اپنے" سہاگ کیلئے ایسے ہی پوزیسو ہوتی۔۔۔"اشمل نے اسے گویا ایک نارمل ریکشن کا نام دیا۔

"ہنہ۔۔۔پوزیسو۔۔۔مطلب تم۔۔۔"

میرا مطلب جو بھی ہو اربد شاہ، ہمارا شوہر کتنا ہی جلاد کیوں نہ ہو، بھلے وہ" ہمیں اغوا کر کے زبردستی شادی کرے تو بھی ہمیں اسکی زندگی کی پرواہ رہتی ہے، ہمارے ساتھ اسکا جو بھی رویہ ہو پر شوہر بھی تو انسان ہوتا ہے نا۔۔"اربد شاہ اسے باتوں کو گھماتے دیکھے سخت کبیدہ سا گھورنے لگا تھا۔اشمل نے اسے کوئی جواب نہ دیتے دیکھ کندھے اچکائے۔

چائے پیوگے۔۔۔؟"انتہائی فارمل انداز میں پوچھا گیا تو اربد شاہ نے اسکا" ہاتھ تھامے اسے اپنی طرف کھینچا جو اسکی حرکت پر جھنجھلائی سی تھی۔

طلب نہیں ہے۔۔"اسکے چہرے پر نظریں جمائے خفا سا بولا گیا۔"

ہنہ۔۔۔تو پھر کس چیز کی طلب ہے مسٹر شاہ؟"اشمل نے اسکے خائف موڈ"

کے پیش نظر ہلکا پھلکا انداز اپنایا۔

یک لمبی چھٹی کی۔۔۔" نظریں ہنوز اسکے چہرے پر جمی تھیں۔"

وہ تو آپ آلریڈی لے کے ہیں شاہ صاحب،آخر کو یہ محکمہ آپکے ہی توماتحت"

ہے۔"وہ اس پر لطیف سا طنز جڑتے اپنا آپ چھڑانے لگی تھی جب وہ اسے

مزید قریب کر گیا۔

مجھے تمہاری چھٹی بھی چاہیئے تاکہ میں یہ محسوس کر سکوں کہ تم میری بیوی"

زیادہ اور دوسروں کی وکیل کم ہو۔۔۔"اربد شاہ نے انتہائی کبیدہ انداز میں

کہتے طنز جڑا تو،اسکی بات سمجھتے اشمل کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری تھی۔

سچ میں اربد شاہ تم لاعلاج ہو چکے ہو آئی مین ریئلی، یہ چند ایک باتیں جن پر" کمپرومائز کر کے تم اپنی اور دوسروں کی لائف کو ریلکس کر سکتے ہو اس سے اتنا پریشان کیوں ہو؟ آئی مین یہ طے تھا ہمیں حوریہ کے فیصلے پر صبر سے کام لینا ہے تو اتنا غصہ کیوں؟" وہ جانتی تھی اربد شاہ کے اس طنز کی وجہ کیا تھی۔

پتا نہیں مجھے اسکا ذکوان آفندی کیلیئے پوزیسو ہونا اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔"اس" نے صاف الفاظ میں ناگواری کا اظہار کیا تو وہ گہری سانس بھر کے رہ گئی۔

تو کیا تم ذکوان آفندی کی وجہ سے حوریہ سے ہمیشہ ناراض رہنے والے ہو" حالنکہ میرے خیال سے اس نے ایک بہترین فیصلہ لیا ہے۔" وہ اربد شاہ کی الجھن پر اپنا صاف موقف بیان کرتی اسے چپ کرا گئی تھی۔ شاید وہ واحد ہستی تھی جسے اربد شاہ کو چپ کرانا آتا تھا یا وہ خود ہی اسکے سامنے اپنے دلائل رکھنا نہیں چاہتا تھا۔

لیکن میں اسے اربد شاہ کی بہن ہونے کی حثیت سے مضبوط دیکھنا چاہتا"

تھا۔۔۔"اربد شاہ کے لہجے میں مایوسی تھی۔

عورت ہمیشہ اپنے شوہر کے ساتھ سے مضبوط ہوتی ہے۔۔۔"ایک بار پھر"

سے اشمل کی طرف سے جواب پر وہ ہنکارہ بھرتے اسے خاموش نظروں سے

دیکھنے لگا۔

یہ سب قاعدے میری باری کہاں تھے اشمل خان، جب تم مجھ سے اتنا"

عرصہ نالاں رہی؟"وہ اسکے اور اپنے درمیان آئے فاصلوں پر طنز کیے بنا نہیں

رہ سکا تھا۔

اگر تم پر یہ اصول لاگو نہ کیا ہوتا تو مائنڈ اٹ آج تم یوں میرے سامنے نہ"

کھڑے ہوتے۔۔۔"اب کے وہ کچھ چڑ کے بولی تو اربد شاہ نے نفی میں

سر ہلاتے اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا۔

نہیں۔۔۔میں نہیں مانتا کہ میرے معمالے میں کوئی نرم دلی کا مظاہرہ کیا"

گیا ہے بلکہ ہمیں تو محبت کرنے کی اخیر سزادی گئی ہے حالنکہ اشمل خان

،اربد شاہ کیلیئے اوائل عشق بی کرانم تھی، ہے اور رہیں گی یو نو وہاٹ یو آر جرنی

"آف مائے لائف ود اینڈ لیس لوو۔۔۔۔

وہ اپنی پیشانی اسکی پیشانی سے ٹکرائے اپنی جادوئی تاثیر سے پر گھمبیر آواز میں

بولا تو اشمل خان کے دل و دماغ میں سکون کی ایک لہر سی اتری تھی۔۔ہر

اختلاف اپنی جگہ ،اگرچہ اسے حاصل کرنے کا اربد شاہ کا طریقہ بھی غلط تھا

پر اس شخص سے خاموش محبت تو اس نے بھی کی تھی جبھی،ان بچپن کی

یادوں سے خود کو کبھی آزاد نہیں کر پائی۔وہ جو ہمیشہ اپنے دل میں موجود

اسکیلئے سافٹ کارنر کو نفرت کی آڑ میں چھپانے کی تگ ودو کرتی تھی،وہ اپنے

دل کو اس اقرار سے روک نہیں پارہی تھی کہ وہ شخص بھی اسکیلئے "عشق بی کرانم" تھا۔

مسٹر رومیو۔۔۔"وہ جو اسے خود میں سموئے گم صم سا ٹھہرا واقعی اس تک پہنچنے کیلئے اپنی زندگی کے قصے میں گم تھا شمل کی آواز پر چونکا۔۔۔

ہنمم۔۔۔"وہ اسکی طلسم کدہ محبت کے محل میں خود کو محسور کیئے دنیا ماہفیہ سے بے خبر ٹھہرا تھا اسکی پکار پر ہنکارہ بھرتے گویا ہمہ تن گوش ہونے کا بتایا۔

مسٹر رومیو اگر آپکی عشق بی کرانم کی داستان ختم ہو چکی ہو تو میں نے کہنا تھا" یہ ہاسپٹل کا کمرہ ہے آپکا بیڈ روم نہیں۔۔۔"وہ اسکی گرفت سے نکلنے کی تگ ودو کرتے اسے چڑانے کو بولی تو وہ مزید اسے خود میں بھینچ گیا۔

آئی نو مائے لیڈی لائف، بٹ آپ بیڈ روم میں پاس آنے کا موقع کہاں دیتی" ہیں۔۔۔"اربد شاہ، شکوہ کیئے بنا نہیں رہ سکا تھا جو آجکل کچھ زیادہ بزی جارہی

تھی حالنکہ ایسا نہیں تھا وہ خود ویلا، نکما گھر بیٹھا تھا جبھی اسے اشمل کی دوری

زیادہ محسوس ہورہی تھی۔

"اوفف ایک تو یہ شوہروں والے شکوے۔۔۔اوکے بابا، ابھی کے بعد سے

میں آل ٹائم آپکے پاس رہنے والی ہوں کیا فلحال کیلئے مجھے اجازت ملی گی ڈاکٹر

آن ڈیوٹی ہونے کی؟" اشمل نے اسکی گردن میں بازو حمائل کیلئے کچھ لاڈ سے

کہا تو ارید شاہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"اسطرح اجازت مانگیں گی، تو اجازت کی سوا سب کچھ ہی ملے

گے۔۔۔" ارید شاہ کو بغور دیکھتی اشمل اسکا مبہم جواب سمجھ نہیں پائی تھی

مگر اسکی آنکھوں میں ناچتی شرارت پر وہ ایک جھٹکے سے اس سے دور ہوئی۔

"مسٹر ارید شاہ ابھی کے ابھی میرا روم چھوڑیں کم آن مجھے ڈیوٹی بھی کرنی

ہے۔۔۔" وہ اسکا بازو تھامے روم سے نکالنے لگی تھی۔

"افف اگر کسی نے ہیلتھ منسٹر اربد شاہ کی یوں اپنی بیوی کے ہاتھوں درگت بنتے دیکھ لی تو کیا منہ دکھاؤنگا میں دنیا کو۔۔۔" وہ انتہائی افسوس بھرے انداز میں اسے دیکھتے دکھی سا بولا تو اسکی بات بغور سنتی اشمل نے اسے مزید باہر دھکیلا۔

"آپ دنیا کو منہ نہ ہی دکھائیں تو بہتر ہے ہیلتھ منسٹر صاحب جسطرح ماسک چڑھا کر آئے ہیں ویسے ہی واپس چلے جائیں۔۔۔" وہ اسے صاف چڑاتے انداز میں کہتے اسے ماسک پکڑاتے بولی تو وہ اسے گھورتے گھر واپسی پر سخت نتائج کی دھمکی دیتے باہر نکل گیا تو وہ اپنے نصیب پر نازاں سی مسکرا دی۔

کوریڈور سے نکلتے ہوئے اسکی نظر حوریہ شاہ پر پڑی جو کسی ڈاکٹر سے بات کرتے واپس وارڈ میں جانے کو مڑی تھی پر اس پر نظر پڑتے جیسے قدم بے جان ہوئے تھے۔ اربد شاہ کیلئے بھی کافی آکورڈ تھا کہ لاکھ خفا سہی وہ اسے

یوں نیچ راہ اگنور کرے تبھی بھاری قدم اٹھاتے اسکی جانب آیا جسکی آنکھیں

جان چھڑکنے والے بھائی کو اسقدر خفا دیکھ بھیگنے لگی تھیں۔

کیسا۔۔ہے ذکوان اب ؟"اسکے قریب آنے کا جواز چاہیئے تھا سو بات نکالی"

۔حوریہ شاہ نم آنکھوں سے قریب آتے اسکے سینے سے لگی۔

لالہ کیا آپ خفا ہیں مجھ سے ؟"ایسا لگ رہا تھا جیسے اس نے اربد شاہ کا سوال"

سنا ہی نہیں تھا وہ خاموش رہا۔

کیا آپکو اپنی حورے پر یقین نہیں ؟ کہ وہ سب ٹھیک کر سکتی ہے ؟"اسکے"

سوال مشکل ہونے لگے تھے وہ اسے شانوں سے تھامے خود سے الگ کر گیا

جب اسکی نظر کوریڈور کے سرے پر ٹھہری اشمل پر پڑی تھی۔شاید یہ

لڑکیاں واقعی اعلی ظرف ہوتی ہیں جو ایک رشتے کو بچانے کیلیئے بڑے سے بڑا

زخم سہہ لیتی ہیں۔ وہ اس سے نظریں ہٹائے اپنے سامنے بلند ارادہ ٹھہری لڑکی کو دیکھنے لگا اور پھر اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔

مجھے آپ پر پورا بھروسہ ہے گڑیا، ہمارے حورے کبھی غلط فیصلہ لے ہی" نہیں سکتی۔۔۔" اس نے پیار سے اسکا رخسار سہلایا تو دور ٹھہری، اشمل اربد شاہ کے اس رویے پر مطمئن سی آگے بڑھ گئی جبکہ حوریہ شاہ بھائی کے اس دلاسے پر کھل سی اٹھی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا ذکوان آفندی کو معاف کرنے کا حوصلہ جو اپنوں کی دل آزاری کا سوچتے کم پڑ رہا تھا اس میں کسی نے جان پھونک دی تھی۔

تھینک یو لالہ، مجھے یقین تھا آپ اپنی حورے کو ضرور سمجھو گے، تھنکیو" سو مچ۔۔۔" وہ سسکتی ہوئی اسکے سینے سے لگی تو اربد شاہ کوریڈور کے آخری خالی کونے کو بے وجہ تاکنے لگا تھا محض اشمل خان کی سب کیلیئے وکالت کا یہ

سبق تھا جو وہ سب کیلئے بہتر سوچنے لگا تھا۔ بنا ان پر اپنی مرضی کے فیصلے تھوپنے کے ان کو حالات کا مقابلہ کرنے کیلئے آزاد چھوڑ دیا تھا اور کچھ ایسا ہی معمالہ وہ ارزق شاہ کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●●
●●●●

وہ نہیں جانتی تھی ارزق شاہ نے سب پر کیا اپنا جادو چلایا تھا جو ناممکن فیصلے بھی اسکے حق میں ہونے لگے تھے اور اسوقت وہ اسٹیج پر بیٹھی اسکے نام کی بارات کا انتظار کر رہی تھی۔ اس نے ایک خفا خفا نظر اپنے ماں، باپ پر ڈالی جو حویلی والوں کا بدترین رویہ بھلائے ان کے ویلکم کو تیار تھے۔ انتہائی بے چینی سے ہاتھ مسلتے وہ اپنی کمزور پڑتی نسوں کو گھور رہی تھی جب سیل بپ ہوا جہاں

،ارزق شاہ نے اسے گھر سے روانہ ہونے کا سندیس دیا تھا۔ وہ اپنی حالت پر کڑھ کے رہ گئی۔

البتہ شاہ مینشن میں کسی بے چینی کو کوئی منظر نہ تھا۔ سب اپنی اپنی تیاریوں میں مگن گہما گہمی میں مبتلا تھے جبکہ اربد شاہ جھنجھلایا سا پھر رہا تھا۔ پورا دن وہ اسے دکھائی نہیں دی تھی اور اب جب بارات کی روانگی کا اعلان ہوا تو بھی وہ غائب تھی۔

امی جان، کیا آپ نے اشمل جی کو دیکھا ہے؟" حوریہ شاہ کی آواز پر وہ چونکنا" ہوا۔

ہاں! ادھر ہی تھی مہمان خواتین کے ساتھ شاید کچن گئی ہو۔۔۔" سلطانہ" شاہ انتہائی مصروف انداز میں بولیں جو خود بھی خواتین کے ساتھ مصروف تھیں۔

سنو! حورے اگر اشمل ملے تو انہیں کہنا میں روم میں ان کا انتظار کر رہا

ہوں، مجھے میرے موزے نہیں مل رہے۔۔۔" وہ گھر کے اندرونی حصے کی

جانب جاتی حوریہ کو مخاطب کرتے بولا۔

اوہ لالہ میں ڈھونڈ دیتی ہوں۔۔۔" وہ اسکے روم کی طرف بڑھنے لگی جب

وہ مزید بدمزہ۔

حورے، گڑیا۔۔۔میں نے کیا کہا، اشمل جی سے کہیں مجھے بارات کیلیئے

ریڈی ہونے میں مدد چاہیئے سو۔ آپ انہیں بلادیں۔۔۔" وہ منہ کے

زاویے بگاڑتے بولا تو حوریہ شاہ بھائی کی بے چینی سمجھتے زیر لب مسکاتے

سر ہلانے پر اکتفا کیئے اندر بڑھ گئی تھی۔ کیونکہ اسوقت وہ سب شہر میں شاہ

مینشن میں تھے جبکہ بارات نے واپسی پر گاؤں کا رخ کرنا تھا جہاں کل ارزق

شاہ اور اوج شاہ کا ولیمہ بھی اٹینڈ کرنا تھا تو اسیلئے سب کچھ جلدی جلدی میں

نمٹانے کے چکر میں بھی کافی مہمان یہاں جمع ہو چکے تھے جنکی دیکھ بھال میں گھر کی بڑی بہو ہونے کے ناطے اشمل بے طرح مصروف تھی اور وہ پورا دن اسکی شکل دیکھنے کو ترس گیا تھا۔

اپنے روم میں آتے وہ بے چینی سے ٹہلتے اسکا انتظار کر رہا تھا جو آنے کو نہیں دے رہی تھی۔

کیا ہوا شاہو تم نے بلایا مجھے؟ حوریہ کہہ رہی تھی کہ تمہارے" موزے۔۔۔" وہ روم میں داخل ہوتے ہی بولنا شروع ہو چکی تھی جبکہ اس پر نظر پڑتے وہ ایک پل کو گنگ سا رہ گیا اور اپنے قریب آتی لڑکی پر ضبط کھوتے اسکی سانسیں قید میں کیئے اسکی بات بھی پوری نہیں ہونے دی تھی۔اشمل اس افتاد پر برج طرح بوکھلائی۔

ارب۔۔۔شاہ۔۔۔"وہ خود کو چھڑانے کی ناکام سعی کرتے احتجاج کرتے"

بولی۔

حوریہ شاہ نے آپکو غلط بیانی کی ہے مسسز ارید شاہ میں نے انہیں کہا تھا میری" سانسیں نہیں مل رہیں پلیز اشمل جی سے کہیں ہم پر کچھ رحم کرے

۔۔۔"وہ، جارجٹ، انگوری رنگ کے گہرے شٹل ٹاپ گاؤں میں ملبوس اشمل خان کو آنکھوں کے راستے دل میں اتارتے شوخی سے بولا تو اسکی بات سمجھتے اسکا چہرہ لال پڑا تھا۔

"کچھ بھی فضول بول لو تم اور میں وہاں اتنے امپورٹنٹ کام۔۔۔"

پلیز بیوی یار اپنے مظلوم شوہر کا کچھ احساس کرلو جو جانے کب سے تمہاری" دید کو تڑپ رہا ہے اور ایک تم ہو کہ مدر ٹریسا بنی پورے گھر کی خدمت داری

میں مصروف ایسا کون کرتا ہے بھلا۔۔۔" وہ اسکے ہاتھ تھامے بیڈ کے بیچ بیچ

بٹھاتے خود بھی اسکے قریب بیٹھتے بولا تو اشمل اسکے شکوے پر مسکرائی تھی۔

ہنہ۔۔۔یہ تو ہے پھر آپ ہی بتادیں، اگر میں یہ سب نہ کروں تو کون"

کرے گا؟ جبکہ آنٹی اور دادو نے ساری زمداری میرے سر ڈالی ہے، آئی مین

پہلی بار تو کوئی ڈھنگ سے رخصتی ہونے جارہی ہے اس گھر میں ورنہ تو لوگ

۔۔آہنم۔۔۔" اشمل نے اسکا گھمبیر موڈ دیکھتے اسے ہلکے پھلکے انداز میں

چھیڑا تو وہ اس طعنے پر تڑپ اٹھا۔

اب ایسا بھی نہیں ہے اش، ہمارا ریسپشن بھی ٹھیک ٹھاک ہوا"

تھا۔۔" اربد شاہ اسکی جدائی کا غم بھلائے غصے سے پر انداز میں بولا تو اشمل

کھلکھلائی۔

ہاں !سچ میں ٹھیک، ٹھاک۔۔۔"اسے یاد آیا کہ اس ریسیپشن کے بعد کیا" ہونے جا رہا تھا۔وہ گہری سانس بھرتے اسکے قریب ہی لیٹ گیا اور اسکا ہاتھ تھامے لبوں سے لگا یا۔

"یہ تمہاری غلط فہمی تھی کہ میں تمہیں جانے دیتا اش، کیونکہ۔۔۔"

کیونکہ آپ کمٹمنٹ توڑنے کی عادی ہیں مسٹر شاہ سو پلیز میرا ٹائم ویسٹ نہ" کریں مجھے مہمانوں کو دیکھنا ہے۔۔۔"اسے سنجیدگی کا چولا پہنتے دیکھ وہ جھٹ سے اٹھ کھڑی ہوئی جب وہ اسکی حرکت پر جی بھر کے بدمزہ ہوتے اسے خود پر گرا گیا۔

"اربد، پلیز یار باہر بارات جانے والی ہے اور۔۔۔۔"

اور ہم بارات کے ساتھ نہیں جا رہے کیونکہ مجھے فرصت سے اپنی بیوی کو" دیکھنا ہے اسے پیار کرنا ہے رائٹ۔۔۔"وہ اسکی بات ٹوکتے انتہائی لاپرواہی

سے بولا تو اشمل کی جان ہوا ہوئی۔اتنی مشکل سے تو وہ اپنے لیئے ٹائم نکال کر تیار ہو پائی تھی اور وہ اسکی جان مشکل میں ڈال رہا تھا۔اربد شاہ کے بدلے انداز اسکے ارد گرد خطرے کی گھنٹی بجا گئے۔

نن۔۔۔نہیں ابھی نہیں پلیز شاہی باہر سب ہمارا ویٹ کر رہے ہونگے اچھا" "نہیں لگتا نا کہ ہم۔۔۔

آئی ڈونٹ کیئر، تم کہیں نہیں جا رہی تو کہیں نہیں جا رہی"

رائٹ۔۔۔۔"اربد شاہ کا موڈ زرا اسے بخشنے کا نہیں تھا۔

او پس، گھر واپس بھی تو آنا ہے نا ہم نے شاہ پلیز۔۔۔۔"وہ اپنی بگڑی حالت" کا تصور کرتے منت سماجت پر اتری تو اربد شاہ کا منہ بن گیا۔

اٹس اوکے آپ جاکر اپنے گیسٹ اٹینڈ کریں۔۔۔" وہ اسے پیچھے ہٹاتے اوندھے منہ بستر پر گرتے صاف ناراضگی جتانے کے انداز میں بولا تو اشمل کی جان پر بنی۔

"شا۔۔۔"

اشمل جی، امی بلا رہی ہیں آپکو، بارات کی رخصتی کیلیئے۔۔۔" باہر سے آتی حوریہ شاہ کی آواز پر اربد شاہ کو منانے کو آیا اسکا ہاتھ بیچ راہ رہ گیا تھا۔ وہ بعد میں اسے منانے کا سوچتے باہر بڑھ گئی تو اربد شاہ اپنی اس اہمیت پر تلملاتے اس سے خفا ہوتے خود سے نہ بولنے کا عہد کرتے پورا دن اس سے دور دور رہا تھا۔

● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●●

●●●●

وہ اشمل کو، سلطانہ شاہ کا پیغام دیتے اپنے کمرے میں آئی تو، وہ ریڈی ساوہیل چیئر پر بیٹھا تھا۔

آپ، اتنی جلدی ریڈی ہو گئے۔۔۔"حوریہ شاہ کو اسے چینج کیئے دیکھ " حیرانی ہوئی جسے ہر کام کیلیئے اسکی مدد درکار رہتی تھی۔ گزشتہ ایک ماہ سے ،ذکوان آفندی کو حوریہ شاہ کی توجہ اور ہر آن کی آن اسکی خدمت گزاری نے اپنا اسیر اور مقروض بنالیا تھا۔ ان حالات میں جب ڈاکٹر اسکے کبھی چلنے یا چلنے سے مایوس تھے ایسے میں بھی وہ لڑکی اسکی بیسا کھی کا کام کر رہی تھی۔

ہاں ! مجھے لگا تم مصروف ہو گی، آخر کو تمہارے بھائی کی شادی ہے اور کام " بھی بہت ہے۔۔۔" وہ بنا اس پر اسکی بے حساب مصروف کا جتائے عام سے لہجے میں بولا۔ حالنکہ اسے ایسے لگتا تھا کہ اسے سانس لینے کیلیئے بھی حوریہ شاہ

کی ضرورت تھی پر وہ اپنی ضرورت میں اتنا خود غرض نہیں ہونا چاہتا تھا کہ اسکا سکون ہی اس سے چھین لے جبھی آج کوشش کر کے خود چینج کر لیا تھا۔

ہاں! کام تو واقعی بہت ہے۔۔" وہ اسکی میڈیسن نکالتے مصروف سے انداز" میں بولی جب وہ میڈیسن دیتا ہاتھ پکڑتے اسے بغور دیکھنے لگا۔

گولڈن بنارسی کے کامدار ڈریس اور باترتیب انداز میں دوبٹے کے ساتھ حجاب سیٹ اس پر، گولڈ کی جیولری پہنے وہ فنکشن اٹینڈ کرنے کیلئے مکمل ریڈی تھی۔ ذکوان آفندی اسے دیکھ کر رہ گیا۔ آخر کوئی اتنا پرفیکٹلی خوبصورت کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ جو کل تک اسکے ڈھکے سمٹے دبو انداز سے چڑا رہتا تھا آج اس حسن کے شاہکار کو مکمل پیراہن میں لپٹے دیکھ کر آنکھیں خیرہ ہوئیں۔ شاید وہ جیلس ہوتا اگر اسکے علاوہ کوئی اور حوریہ شاہ کے ڈھکے سمٹے انداز کو کھل کے دیکھتا۔

بہت پیاری لگ رہی ہو اس ڈریس میں۔۔۔" وہ جانے کتنی لڑکیوں کی انکے

برہنہ لباس پر بھی بے دریغ تعریف کرنے والا، اپنی بیوی کی تعریف کیلئے صحیح

سے لفظ بھی نہیں ڈھونڈ پا رہا تھا۔

تھنکیو۔۔۔ یہ میڈیسن۔۔۔" ہر جذبے سے عاری سپاٹ انداز میں جواب"

دیتے ہوئے وہ ذکوان آفندی کے اندر ملال جگانے لگی تھی۔

حوریہ کیا تم مجھے معاف نہیں کر سکتی۔۔۔" اپنے ہاتھوں سے سے اسے ہاتھ"

چھڑاتے دیکھ وہ بے چینی سے بولا جب وہ رک کر اسے دیکھنے لگی تھی۔

میں آپکو معاف کر چکی ہوں ذکوان۔۔۔" اسکی تشفی بھرے جواب پر بھی"

وہ مطمئن نہیں ہو پاتا تھا اور روز یہی سوال دہراتا۔

پر مجھے ایسے لگتا ہے تم مجھ سے اب بھی خفا ہو؟ دل سے معاف نہیں کر پائی نا"

شاید۔۔۔" وہ بے چینی سے پہلو بدلتے بولا تو وہ رک کر اسے دیکھنے لگی اور پھر

کچھ سوچتے اسکی جانب بڑھی اور اسکے لبوں پر بوسہ دیتے ہلکے سے مسکرائی۔

مجھے اچھا لگا آپ نے زندگی جانب پہلا قدم بڑھایا ہے، نیچے چلتے ہیں سب "

ہمارا ویٹ کر رہے ہونگے۔۔۔" وہ اسکے سوال کو نظر انداز کیئے جس انداز میں

جواب دے گئی تھی وہ شاکنگ تھا۔ پر وہ جتنا اسکے اپنے قریب آنے کے

بارے میں سوچ رہا تھا، ایک نیا در وا ہو رہا تھا، وہ سب کچھ بھلائے آگے بڑھنے

کی دعوت دے رہی تھی جسکی پہلا قدم اس نے اٹھایا تھا اور وہ چاہتی تھی

ذکوان آفندی اپنے قدموں پر کھڑے ہو کر زندگی جانب پھر سے قدم

بڑھائے۔ اسے نے بے ساختہ وہیل چئیر چلاتے اسکے مومی ہاتھ پر اپنا ہاتھ

رکھتے ایک خاموش عہد کیا تھا۔ پھر سے زندگی طرف لوٹنے کا اور حوریہ شاہ کو

بھی اسکے حصے کی خوشیاں لوٹانے کا۔۔۔۔۔

●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●● ●●●●●

●●

شہر سے حویلی کی جانب ایک تھکا دینے والے سفر کے بعد وہ مہمانوں کو

نمٹاتے کمرے میں داخل ہوا تو کوئی خاص دلچسپ منظر دیکھنے کو نہیں ملا

تھا۔ اوج شاہ اسکے ارمانوں کا جنازہ بخوبی پڑھے پر سکون انداز میں زمین پر تکیہ

رکھے سو رہی تھی۔ اس نے بے ساختہ گھڑی پر نگاہ کی جہاں رات کے تین بج

رہے تھے۔

ہنمم۔۔۔ تو خوب نیند پوری کی جا رہی ہے پر ایسے کیسے ڈارلنگ، ارزق شاہ"

کا سکون درہم برہم کر کے اتنے سکون سے تو تم نہیں سو سکتی اوج

شاہ۔۔۔" وہ اسکے اوپر جھکتے اسے شانوں پر اٹھائے بستر کی طرف بڑھا۔ وہ جو

ابھی کچھ دیر پہلے ہی ہزار منفی خیالوں کی جنگ لڑتے سوئی تھی کچی نیند میں ہوئے خلل پر بدمزہ ہوئی تھی۔

چھوڑو مجھے، تمہاری جرآت کیسے ہوئی مجھے ہاتھ لگانے کی۔۔۔"شاید وہ" بھول گئی تھی کہ کیسے وہ سارے زمانے کے سامنے کس شان اور جرآت سے اپنے نام سے لایا تھا۔

اوہوں اوج بے بی، پلیز گیٹ اپ شاید آپ بھول رہی ہیں کہ اسوقت آپ" کہاں اور کس کے پاس موجود ہیں۔۔۔"وہ اسکا چہرہ تھپتھپاتے بولا تو اسکا ہاتھ جھٹک گئی۔

میں اچھے سے جانتی ہوں کہ میں اسوقت کہاں ہوں، اس دنیا کے سب سے" بڑے جھوٹے، مکار اور فریبی شخص کے پاس۔ تم باقی سب کی آنکھوں میں تو

جھول سکتے ہو ارزق شاہ یہ کہہ کر کہ تم بدل گئے ہو پر مجھے بے وقوف نہیں بنا سکتے تم اسلیئے دور رہو مجھ سے۔۔۔"

وہ اسے بیڈ پر لیٹا کر اس کے اوپر ہی جھکا تھا جب وہ اسکے سینے پر پش کرتے اسے خود سے دور کرنے لگی پر ارزق شاہ کے چہرے پر اسکی حرکت سے کوئی بھی ناگواری نہیں چھلکی تھی۔ وہ غصہ تھی اور اسکا غصہ جائز بھی تھا۔ اس شخص کے انتقام اور نفرت کی جنگ میں ایک معصوم جان دنیا میں آنے سے پہلے ہی جان کی بازی ہار گئی تھی جسکا کم از کم اوج شاہ کو ضرور قلق تھا۔

"اوہوں۔۔۔ میری جان، دور ہی تو نہیں رہا جاتا، اگر دور رہنا اتنا آسان ہوتا تو اتنی جدوجہد اٹھانے کی کیا ضرورت تھی مجھے۔ کیا تم نہیں جانتی کیسے سب کو منایا ہے میں نے۔۔۔ اور بجائے اسکے کہ تم مجھے اس پر شاباش دو الٹا ناراض ہی ہوئی جا رہی ہو تم۔ اٹس ناٹ فیئر ڈارلنگ۔۔۔" وہ بنا اسکی دھکا مکی سے

متاثر ہوئے اسکے دونوں ہاتھ تھامے دل کے مقام پر رکھے انتہائی وارفتگی سے بولا کہ اوج شاہ اسکی ڈراما بازی پر پیچ تاؤ کھا کہ رہ گئی۔

اتنا ڈرامہ کس لیئے، ارزق شاہ؟ کیا ہی اچھا ہو تم اپنی جھوٹی کہانیوں کا چورن" کہیں اور جا کے پیچو، مومئن ایک ہی سوراخ سے بار بار نہیں ڈسا جاتا۔۔" وہ صاف الفاظ میں اسے سانپ کے مشابہہ قرار دیتے پوری طرح اسے خود سے دور دھکیلتے بیڈ سے اٹھنے لگی تھی جب وہ اسکے سینے پر پش کرتے اسے واپس لیٹنے پر مجبور کر گیا تھا۔

اونہہ، مجھے لگتا ہے میں اس اوج شاہ سے تو پہلی بار مل رہا ہوں۔ کیا سچ میں یہ" وہی لڑکی ہے جو مجھ پر اپنا آپ وار دینے کو ہمہ وقت تیار رہتی تھی؟" وہ اسکی آنکھوں میں جھانکتے وہاں پر لکھی داستان پڑھنے کی کوشش میں تھا جب وہ وہ اسے دھکیلنے کی جدوجہد میں مصروف تھی۔

وہ اوج شاہ جس سے تم بے انتہا فائدہ اٹھا چکے ہو اپنا فریبی جال بچھا کر ارزق" شاہ وہ تو دور کہیں رہ گئی ہے یہ اوج شاہ تمہارے جال میں پھنسنے والی نہیں اسلیئے باتوں کا مکر میرے سامنے تو مت ہی کرو۔۔۔" نا چاہتے ہوئے بھی درد کی شدت سے آواز بھرانے لگی تو ارزق شاہ کا شرارتی موڈ آف ہوا تھا جبھی اسکے دونوں ہاتھ تھامے انتہائی سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگا اور وہ اسے جھٹکتے ڈریسنگ ٹیبل کی طرف، اچھی طرح اس پر موجقد چیزوں کی اٹخ پٹخ کرتے ، ہوئے ارزق شاہ کے کبرڈ کی جانب بڑھی اور جانے کتنی چھوٹی چھوٹی چیزیں تھیں جنہیں وہ بے رحمی سے زمین پر پٹخے جا رہی تھی جبکہ وہ ایک طرف سکون سا ٹھہرا اسے دیکھ رہا تھا جو اپنا غصہ ارزق شاہ پر تو نکال نہیں پا رہی تھی جبھی اسکی کبرڈ کا حشر نشر کر دیا تھا۔ اسے لگ رہا تھا وہ ارزق شاہ کی ماضی، کی یادوں کو تہس نہس کر کے اسے ٹھیس پہنچا رہی تھی پر وہ مستقل مزاجی سے

مسکرائے جارہا تھا جب وہ بری طرح ہانپنے لگی اور سہارا لینے کو اسی کبرڈ کو تھاما

تھا۔

بس ہو گئی ضد پوری؟ ارزق شاہ کو توڑنے کی، اتنا خود کو تھکانے کی کیا"

ضرورت تھی یہ کام تو تم آرام سے بھی کر سکتی تھی نا کہ نہیں؟" اس نے

،غصے سے لال پڑتی صورت کو آنکھوں کے ذریعے دل میں اتارتے اسکی

جانب قدم بڑھائے جب وہ کبرڈ کو چھوڑتے اسے غراتے ہوئے دیکھنے لگی

تھی۔

نفرت کرتی ہوں میں تم سے ارزق شاہ میرے قریب آنے کی کوشش بھی"

مت کرنا سمجھے تم، نفرت ہوتی مجھے تم سے جب تم میرے آس پاس ہوتے

ہو، میرے ہر زیاں، ہر تذلیل کا احساس پھر سے سر اٹھانے لگتا ہے۔" وہ اپنی

طبیعت سے اپ سیٹ ہوتی نڈھال سی بولی تھی۔ارزق شاہ نے اس ضدی لڑکی کو کڑے تیوروں سے اسے گھورا تھا۔

نفرت کرنا چاہ رہی ہیں محترمہ اوج شاہ،ارزق شاہ سے،نو ایشو پے بیک کرنا" بھی چاہیئے آپکو پر بس اتنا دھیان میں رکھنا اگر ارزق شاہ، نفرت میں ہر حد سے گزر سکتا ہے تو اپنی محبت میں کسقدر بے لگام ہو گا۔مجھ سے نفرت اتنی کرنا اوج شاہ جتنی بعد میں محبت بھی کر سکو۔۔۔"وہ اسے ایک جھٹکے سے اپنی جانب کھینچتے خود سے لگا گیا۔آس پاس، چھوٹے شو پیس ٹوٹنے کی کرچیاں بکھری تھیں،اور اسے احساس ہوا کہ ننگے پاؤں قالین پر ٹھہری کسی وقت بھی زخمی ہو سکتی تھی جب اسے اٹھائے بیڈ کی طرف آیا۔ارزق شاہ کے وجود سے اٹھتی مخصوص خوشبو،اوج کو پھر سے اپنا آپ بھلانے لگی تھی۔اس نے نفی

میں سر ہلاتے، دونوں ہاتھوں میں سر تھاما تو ارزق شاہ کو اس پر ترس آنے لگا

تھا۔

"میں جانتا ہوں، اب تک جو بھی ہوا اس میں سراسر میرا قصور تھا مگر سچ میں

مجھے بسام شاہ پر اتنا غصہ تھا کہ دل چاہتا تھا ایک دنیا کو آگ لگا دوں جس نے

میری بہن کی زندگی اجاڑ کے رکھ دی۔۔۔" ارزق شاہ ماضی کے دھندلکوں

میں کھوئے انداز میں بولا تو وہ تاسف سی اسے دیکھنے لگی۔

"لالہ کبھی حوریہ سے شادی ہی نہیں کرنا چاہتے تھے یہ ہمارے بڑوں کی

غلطی تھی جسکا بھگتان حوریہ شاہ بھگتنا پڑا اور اسکی زد میں تم نے مجھے

بھی۔۔۔" اوج شاہ کو کیا کچھ یاد نہیں آیا تھا کس طرح اس نے اسکے دل و جسم

پر گہری چھاپ چھوڑی تھی۔

آئی نو، یہ ہماری غلطی تھی مگر۔۔۔۔پر کیا تم مجھے اسکیلئے سزا دینا چاہو "

گی؟آئی مین کیا تم مجھے معاف نہیں کر سکتی۔۔۔"وہ خجل سا سر کھجاتے کچھ

التجائیہ انداز میں بولا تو وہ اسے گھورتے نفی میں سر ہلا گئی۔

کبھی نہیں ارزق شاہ کبھی سوچنا بھی مت کہ میں تمہیں معاف کرونگی میں "

"حوریہ شاہ جتنی اعلی ظرف تو ہرگز نہیں ہوں۔۔۔

وہ اسکے برابر سے ہٹنا چاہتی تھی جب وہ اسے زبردستی اپنے قریب گھسیٹ

گیا۔

پلیز کیا تم مجھے میری غلطی سدھارنے کا ایک موقع دوگی، میں نے سب صحیح "

کرنے کی کوشش کی تو ہے۔۔۔"وہ کچھ نادم سا تھا مگر انا برابر تھی جبھی وہ

کچھ کھل کر بول نہیں پا رہا تھا جب وہ گہری سانس بھر کے رہ گئی۔

حوریہ شاہ اور اسکا معمالہ الگ ہی چل رہا تھا، یہاں آتے ہوئے شہزین نے اسے بار بار سمجھایا تھا کہ وہ ارزق شاہ کی غلطیوں کو در گزر کر کے آگے بڑھے اور اسے معاف کر دے، جبکہ حوریہ شاہ کیلئے کوئی بھی نہیں چاہتا تھا کہ وہ ذکوان آفندی کو معاف کرے اگرچہ جرم دار ذکوان آفندی تھا تو ارزق شاہ نے بھی تو دنیا کے سامنے اسے رسوا کرنے کی کوئی حد نہیں چھوڑی تھی۔

"وہ میرے لیئے شاید تمہیں معاف کرنا اتنا آسان نہ ہو ارزق شاہ۔۔۔" انتہائی روڈ انداز میں کہتی بنا اسے کسی مزاحمت کا موقع دیئے بغیر وہاں سے اٹھ گئی تو وہ اسے دیکھ کر رہ گیا۔اس لمحے یہ تدراک ہوا تھا کہ وہ اپنی زندگی میں کتنا اہم نقصان کر چکا تھا اگر، اوج شاہ اپنا فیصلہ نہ بدلتی تو یقینا کوئی بھی اسے اب مجبور نہیں کر سکتا تھا اسلیئے ایک بار پھر اپنی قسمت آزمانے کا سوچتے بستر پر نیم دراز ہوا پر ایسا لگ رہا تھا وہ یہ روم ہی چھوڑ کر جا چکی تھی۔ کیا وہ اس سے

اسطرح انتقام لینے جارہی تھی؟ یہ سوچتے اسکا دل ڈوب کے ابھرا۔اپنے دل کو ٹٹولا آیا وہ اسے یہاں ضد پر لایا تھا یا اسے بھی اوج شاہ سے کوئی رشتہ نبھانا تھا تو ہر طرف گہرے سناٹے ہی سناٹے تھے۔ عجیب پہیلی نما زندگی بن گئی تھی

۔۔۔۔

•• ••••• ••••• ••••• ••••• •••

وہ بالکونی میں سائے کی مانند بڑھتے ہیولے کو دیکھ کر چونکی۔ کتنی دیر سے وہ اربد شاہ کا انتظار کر رہی تھی جو اسے مسلسل اگنور کیئے ہوئے تھا پر شاید وہ کل کے ولیمے کے انتظامات میں بزی تھا تبھی اب تک روم میں نہیں آسکا تھا۔وہ اپنی بالکونی سے ہوتے، ملحقہ بیڈروم کی بالکونی کی طرف بڑھی جب،اوج

شاہ کو اس کڑک موسم میں بھی، شفون کے ایک نارمل سے دوبٹے میں دیکھ کر چونکی۔ وہ نئی نویلی دلنہاپے کے روپ سے بے نیاز دنیاومافیہا سے بے خبر ، باہر چمکتے برقی قمقموں کو دیکھنے میں مگن تھی جب وہ درمیانی آڑ عبور کرتے اس تک آئی تھی۔۔

اوج کیا ہوا سب خیریت تم اسوقت یہاں کیا کر رہی ہو؟" اشمل کو وقت کا" صحیح سے اندازہ تو نہیں تھا مگر گھڑی چار کا ہندسہ تو یقیناً عبور کرنے والی تھی۔ وہ اپنی سوچوں میں مگن بے طرح چونکی جب اشمل پر نگاہ پڑتے کچھ کنفیوز بھی ہوئی۔

اوج۔۔۔" اشمل کی پکار کی دیر تھی جب وہ ٹوٹی شاخ کی مانند اسکے سینے" میں آ دبکی تھی۔

کیا ہوا، اوج کیا پھر سے ارزق شاہ نے تم سے کچھ کہا؟ کیا تم لوگوں کا پھر سے "

" جھگڑا ہوا ہے ؟

وہ کچھ پریشان سی بولی جب اوج شاہ دل کھول کے روتے اسکا شانہ بھگو رہی

تھی۔

سب کہتے ہیں ماضی کو بھول کر آگے بڑھو پر میں کیسے سب بھول کر آگے "

بڑھ سکتی ہوں، اشمل جی، میں کیسے بھول جاؤں کہ اس نے جو الزام مجھ پر عائد

کیا، میرے جائز بچے کو گناہ کی مانند ٹھکرا دیا اور۔۔۔"اوج شاہ کے سینے میں

درد کا سیلاب اُمڈ رہا تھا ایسے میں اشمل خاموش سامع بنی اسکو سن رہی تھی۔

مجھ سے یہ نہیں ہو پائے گا میں، میرے لیئے سب بھلا کر آگے بڑھنا مشکل "

ہو رہا ہے۔میں جب جب اسے دیکھتی ہوں تو مجھے اپنی کم مائیگی کا احساس ہوتا

کیسے اس نے اپنے انتقام اور تسکین کی خاطر میری نسوانیت کو روندا اشمل جی

،کہاں سے لاؤں میں ایسا ظرف جو اسے معاف کر سکوں۔۔۔"اوج کی اسوقت کی الجھن یہی تھی کہ وہ ارزق شاہ کو معاف نہیں کر پا رہی تھی آیا کہ اسکے ساتھ نئی زندگی کی شروعات کرنا۔

توکون کہہ رہا ہے تم سے کہ اسے معاف کرو؟ بلکہ جو اس نے تمہارے ساتھ کیا ہو سکے تو اس سے بھی بدتر اس سے سلوک کرو پر اسکا نتیجہ کیا نکلے گا اوج؟ تم جانتی ہو محبت ہو یا نفرت یہ چنگاری کے جیسے بڑھاوا مانگتی ہیں جو دل چاہے ترازو میں رکھ کے اسکا حساب کرلو دونوں کو ایک ساتھ لے کر چلنا ناممکن ہے تو بہتر ہے نا ایک جذبے کو ساتھ لے کر چلو، پر اپنا نافع اور خسارہ دیکھ کر۔۔۔"وہ اوج شاہ کے سامنے جیسے کوئی مشکل پہیلی رکھ گئی تھی۔

میں اس سے نفرت کرنا چاہتی ہوں۔۔۔"اوج شاہ نے اپنا فیصلہ سنایا۔"

تو اسکے نام کا جوڑا پہن کر یہاں آنے کی کیا ضرورت تھی اس رشتے کو ختم" کیوں نہیں کیا؟"اشمل نے تحیر زدہ مصنوعی انداز اپنایا۔

"میں چاہتی تھی لیکن ماں، بابا۔۔۔"

تو سمجھوتہ کر لیا تم نے ان لوگوں کیلئے؟ بنا آگے کا کچھ سوچ؟"وہ دونوں" ہاتھ سینے پر باندھے جراح کر رہی تھی۔اوج ان مشکل سوالوں سے تھکنے لگی۔

ہاں شاید۔۔۔۔"وہ تھک کر سر جھکا گئی۔"

کیوں کیا سمجھوتہ، شہزین چچی اور کبیر چچا کیلئے جبکہ یہ زندگی تو تمہاری ہے" فیصلہ تمہیں لینا تھا۔۔۔"اشمل سوال پر سوال دھر رہی تھی۔

میں نہیں چاہتی وہ میری وجہ سے مزید ہرٹ ہوں۔۔۔"اس نے کمزور" دلیل دی۔

جھوٹ۔۔۔ بھلا کوئی اپنے آپ سے بھی جھوٹ بولتا ہے اوج شاہ؟ کیا سچ"

میں جمیہ سمجھوتہ تم نے اپنے ماں، باپ کیلیئے کیا ہے؟ یا تم بھی یہ رشتہ کبھی ختم

نہیں کرنا چاہتی تھی؟" وہ اسے بغور جانچتی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

ایسا نہیں ہے میں اس شخص سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتی نفرت کا بھی"

نہیں۔۔۔" اوج نے بلند ارادوں کی خبر دی تو اشمل کو اس پر ترس آنے لگا تھا

جسکے ارادے اسکے الفاظ سے زیادہ کھوکھلے تھے۔

اگر تعلق نہیں رکھنا تھا تو یہاں کیوں آئی پھر تم؟" اشمل کا سوال گھوم کر"

اس تک آیا تو وہ خاموش رہ گئی۔ وہ اپنے الفاظ دہرا نہیں سکی کہ وہ یہاں

سمجھوتہ کرنے آئی تھی۔

دیکھو اوج، میں یہ نہیں کہوں گی کہ تم ارزق شاہ کی سنو اسے ایک اور موقع"

دو، بلکہ تم اپنے دل کی سنو، خود کا فیصلہ لو۔ بھول جاؤ ایک پل کیلیئے کہ

تمہارے ماں باپ کیا چاہتے ہیں ہم کیا چاہتے ہیں بس اتنا یاد رکھو کہ تم کیا چاہتی ہو اگر تم واقعی ارزق شاہ کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تو دنیا کی پرواہ مت کرو انہیں ہم جواب دے لیں گے۔آئی پرامس کہ ارزق شاہ تمہیں ابھی کے ابھی ڈائیورس دے گا کیونکہ کسی کو حق نہیں کہ وہ بنا آپکی مرضی کے آپ پر مسلط رہ سکے جب تک کہ آپ یہ اتھارٹی خود اسے نہ دیں۔۔۔"

اشمل نے اسے مضبوط ارادوں کی آگاہی دی تو وہ لرز کر رہ گئی۔کیا یہ ممکن تھا کہ پہلی رات کی دلہن طلاق کا طوق گلے میں ڈال لے اور پھر ارزق شاہ کیا اسکیلئے اتنا آسان تھا کہ وہ اسے چھوڑ دے؟بھلے اس شخص نے اسے اپنے انتقام کا مہرہ بنایا تھا پر وہ تو سچے دل اور دیانت داری سے اسکی طرف بڑھی تھی۔وہ اپنے پر وحشت دل کو اس سے نفرت کے دلائل پیش کرنے لگی پر جسم و جان میں سکت ہی نہیں رہی تھی۔اس نے بے جان نظروں سے اشمل

کو دیکھا جو اسکا فیصلہ جاننا چاہتی تھی وہ بھلا سماج کا کیا مقابلہ کرتی جسکا دل ہی اس فیصلے پر زور و شور سے نفی کر رہا تھا۔ وہ لڑکھڑاتے قدموں سے، اس سے دور ہوئی اور پھر بنا کچھ بولے ہی، بالکونی سے ارزق شاہ کے کمرے کا دروازہ عبور کر گئی۔ اشمل جانتی تھی کہ اسیکیلئے آگے بڑھنا آسان نہیں تھا مگر وہ اپنے دل کی سن کر کم از کم واقعی خود کو کسی سمجھوتے پر مائل تو کر ہی سکتی تھی۔

ارزق شاہ نے، سست قدموں سے اندر آتی، اوج شاہ کو دیکھا اور آنکھیں موند لیں۔ کچھ دیر پہلے جب اشمل نے اس سے ابھی اور اسی وقت ارزق شاہ سے رشتہ توڑنے کا کہا تو دروازے کی اوٹ میں ٹھہرا ارزق شاہ جی جان سے لرز اٹھا تھا۔ اگر سچ میں اس نے کوئی انتہائی قدم اٹھانے پر آئی تو وہ کیا ہی کر لے گا؟ وہ تو اسے منانے کا موقع بھی نہیں دینا چاہتی تھی پر سست روی کا شکار قدموں کی آہٹ نے اسکے اندر ایک نئی امید پھونک دی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ وہ خود میں

الجھ رہی تھی، خود میں ایک جنگ سے نبرد آزما تھی پر وہ اپنی غلطیوں سے سیکھ کر اسے اس جنگ میں فاتح بنانا چاہتا تھا۔ وہ اسکا اعتماد جیتنے کیلیئے، اسکے لوٹ آنے کا طویل انتظار بھی کر سکتا تھا۔ اپنے قریب ہوئی سنسناہٹ پر اس نے سانس روک لی تھی جو اس سے کچھ فاصلہ بنائے درمیان میں تکیے کی دیوار حائل کیئے لیٹنے لگی تھی۔ ارزق شاہ کی دھڑکنوں عجیب پکڑ دھکڑ شروع کی تھی تو کیا وہ لوٹ آئی تھی؟ تو کیا وہ اسے پھر سے ایک موقع دینا چاہتی تھی پر یہ درمیان حائل کی گئی دیوار بہت کچھ جتا رہی تھی۔

ارزق شاہ اسکی مصنوعی قلعہ بندی پر مسکرایا تھا، جبکہ دل میں ایک عہد باندھا تھا بہت جلد وہ اپنی محبت اور توجہ سے اسے مصنوعی قلعے کی دیوار عبور کر لے گا پر اسکیلئے اسے ماضی کی غلطیوں سے سیکھنا تھا۔ یہی تو بہترین زندگی کا ہنر تھا اپنی غلطیوں سے سیکھ کر آگے بڑھنا۔

شکریہ مجھے اپنی غلطیاں سدھارنے کا موقع دینے کیلئے۔۔۔"وہ دل ہی دل میں اس سے مخاطب تھا۔

"میں تمہاری نفرت سے تو اپنا وجود ضرور ہاری ہوں ارزق شاہ، پر میں اپنی محبت کو ایک موقع دے کر تمہیں اس نفرت کی بازی پر ضرور پیشمان کرونگی ،میں ثابت کرونگی کہ اس سمجھوتے کے تعلق پر بھی جیت رشتوں کی ہونگی نفرت کی نہیں۔۔۔"بیڈ کے دوسرے کونے پر پڑی وہ ارزق شاہ کے ارادوں سے لاتعلق اپنے لیئے عہد باندھ رہی تھی جبکہ خنکی بھری ہوا چاند سے سرگوشیاں کرتے انکی کہانی کے محبت بھرے اختتام کی دعا کرنے لگی تھی جسے وقت نے خندہ پیشانی سے قبول کرنے کا سندیسہ دیتے فضا میں خوشیوں بھرے دنوں کے آمد کی نوید دی تھی۔۔۔

● ●

● ● ● ●

اتنی دیر انتظار کے باوجود بھی جب وہ نہ آیا تو وہ کچھ مایوس سی چینج کرنے کیلئے بڑھی پر اسی وقت دروازہ کھلا تھا اور تھکا ماندہ چہرہ لیئے اربد شاہ روم میں داخل ہوا۔ ڈریسنگ روم کی طرف جاتی اشمل نے رک کر اسے دیکھا اور زبردست گھوری سے نوازتے گویا اتنی دیر کی آمد پر ناراضگی کا اظہار کیا پر اسے تو جیسے کوئی پرواہ ہی نہیں تھی جو اندھے منہ بستر پر گرتے بس سونا چاہتا تھا۔ اشمل نے کتنی بار اپنی تیاری کو ری فریش کیا اور وہ تھا کہ بنا اس پر نظر ڈالے سونے لگا تھا۔ وہ صبر کے گھونٹ پی کر رہ گئی۔

پانی لاؤں تمہارے لیئے؟" وہ جانتی تھی وہ اپنے اگنور کیئے جانے پر سخت خفا" تھا پر ایسی بھی کیا ناراضگی کہ نظر بھر کر دیکھنا گوارہ نہ ہو۔

نہیں۔۔۔۔لائٹ آف کر دیں اشمل خان مجھے سونا ہے۔"انتہائی سخت" انداز میں جواب دیتے وہ اشمل کو پیچ تاؤ کھانے پر مجبور کر گیا پر وہ جرمدار تھی جبھی خاموشی کا وطیرہ اختیار کیئے اسکی جانب پیش قدمی کی۔

میں نے چینج کرنا تھا مگر یہ گاؤن کی زپ شاید اٹک گئی ہے، میں انتظار" کررہی تھی کہ تم اسے نکالنے میں میری مدد کروگے۔۔۔"وہ دوبٹہ ایک طرف گرائے اربدشاہ کے قریب بیٹھتے اسکی توجہ کے دھاگے سمیٹنے کو اپنی پیٹھ اسکی جانب کیئے کھلے بالوں کو ایک طرف سمیٹ گئی تو اربدشاہ کی بے اختیار نگاہ اس پر پڑی تھی۔وہ ابھی تک صبح کی ڈریس میں تھی۔پورا دن اور رات کا یہ پہر اس ہیوی ڈریس میں گزارنا یقیناایک، صبر آزما کام تھا۔

میں تھک گیا ہوں تم یہ خود کر لو۔۔۔" وہ نروٹھے انداز میں کہتا کروٹ بدل گیا تو اشمل پاؤں پٹختے اٹھ کھڑی ہوئی حد تھی یعنی کہ وہ پورا دن اسکے چکر میں اپنی جاں عذاب کیئے ہوئے تھی اور وہ تھا کہ اسکا ایٹیوڈ ہی ختم نہیں ہو رہا تھا۔

"بھاڑ میں جاؤ تم ارید شاہ۔۔۔" وہ بڑبڑاہٹ اتنی اونچی ضرور تھی جسے وہ باآسانی سن سکتا تھا۔اسکے لبوں پر مبہم مسکراہٹ بکھری جبھی تیزی سے پیچھے مڑ کر، دور ہٹتی اشمل کا ہاتھ تھاما تھا۔اپنی جلدی میں کھڑی اشمل اس اچانک پیش رفت کیلئے بلکل تیار نہیں تھی جبھی اسکے سینے پر آ گری۔

"افف۔۔۔" وہ خود کو سنبھالتے سنبھالتے اسکے سینے سے اٹھنے لگی جب وہ اپنا حصار اسکے ارد گرد کھینچ گیا تھا۔

"ایسے کیسے اشمل خان، ابھی تو آپ اس ڈریس سے جان چھڑانے کیلئے میری مدد چاہ رہی تھیں اور ابھی بنا مدد لیئے واپس جا رہی ہیں ایسا کیوں؟" وہ زیر لب مسکراتے بظاہر چہرے پر سنجیدگی طاری کیئے بولا تو وہ اسے گھورنے لگی۔

"تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے اربد شاہ، آخر تم کیوں اگنور کر رہے ہو مجھے۔۔۔" وہ غصے سے پھٹ ہی پڑی تو اربد شاہ کا قہقہ بے اختیار۔

آنہہ۔۔۔۔اور جو پورا دن آپ نے مجھے اگنور کیا اسکا کیا محترمہ؟" اربد شاہ" نے اسکی پیشانی پر آئے بال ہٹاتے، اسکے کانوں میں اڑسے جھمکوں کو چھیڑا تو وہ اسکا ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹا گئی۔

"بات مت کرو مجھ سے تم، کوئی احساس نہیں ہے نا تم میں کہ میں کب سے اس حلیے میں۔۔۔"

ہششش۔۔۔خاموش میں جانتا ہوں کہ کب سے تم میری توجہ چاہ رہی ہو" اشمل خان پر تمہیں سبق سکھانے کیلئے یہ ضروری ہو گیا تھا۔اگر آئیندہ مجھے اگنور کیا تو اس سے بھی زیادہ جان لیوا عذاب سے دوچار کرونگا۔۔۔"وہ اسکے دونوں ہاتھ اپنے ایک ہاتھ کی گرفت میں پھر سے اسکے جھمکے سے چھیڑ خانی کرتے انہیں اتارنے لگا جسکا وزن اٹھاتے اسکے کان کی لو سرخ پڑ رہی تھی۔اسکے چہرے پر الوہی جذبوں سے پر ایک مطمئن مسکراہٹ بکھری ۔کہاں تو وہ اربد شاہ کو پل،پل

انتظار ہجر کی مار مارتی رہی تھی اور کہاں آج اسکے انتظار اور وصال میں خود کو زخمی کر لیا۔

آہ۔۔۔سس۔۔۔آرام سے یار۔۔۔"وہ اپنے دونوں ہاتھ قید میں ہوتے محض سسکاری بھرتے اسے ٹوک گئی۔

اتنا خود کو ازیت دینے کی کیا ضرورت تھی آخر؟" اب کے اسے اپنی"

لاپرواہی پر بھی غصہ آیا اور اس پر بھی۔

میں جانتی ہوں، میری روٹین سے تم ناراض تھے، اسلیئے یہ کشت اٹھانا"

پڑا۔۔۔" تکلیف کی شدت سے اسکی آواز بھرائی تو اربد شاہ کو تاسف نے آن

گھیرا۔ کیوں اسے خواہ مخواہ ستانے کے چکر میں اسے اتنی تکلیف دی۔

سوری۔۔۔" وہ جو اس سے خفا تھا اب کے خود سوری بولتے اسکے کانوں"

کی لو کو چومتے گویا انکا درد ختم کرنے لگا تھا جبکہ وہ اس انا سے پر شخص کو اتنی

جلدی موم پڑتے دیکھ مسکرائی تھی۔

سوری ایکسپٹڈ۔۔۔" ستایا تو اس نے بھی اسے خوب تھا جبھی مزید بھاؤ"

کھائے کشادہ دلی کا مظاہرہ کیا تو اربد شاہ نے اسکی پیٹھ پر بکھرے بالوں کو واپس

سے ایک طرف لپیٹتے گردن کے ایک طرف ڈالا۔ وہ جو خود کچھ دیر پہلے

اسکیلئے حشر سمانیوں کا بندوبست کر کے خود سے آئی تھی،اب کے اسکے لمس پر کمزور پڑی جو کہ واقعی اسکے گاؤن کو ان زپ کرنے لگا تھا۔وہ تھوڑا سا کھسکتے دور ہوئی۔

اٹس او کے میں کر لونگی۔۔۔"دل کی دھڑکن حد سوا ہوئی۔کہاں تو اتنی" بولڈنیس اور ابھی زرا سا سکوت میں جاتے جان ہوا ہوئی۔اربد شاہ نے بخوبی اسکا گریز نوٹس کیا تھا۔

نہیں،میں نہیں چاہتا کہ تم خود کو مزید میری وجہ سے تکلیف میں ڈالو اسیلئے" یہ کام میں بخوبی انجام دے سکتا ہوں۔۔۔"وہ اسے اپنے بے حد قریب کرتے اسکا گاؤن ان زپ کرتے اسکی جان نکالنے میں کوئی کثر نہیں چھوڑ رہا تھا جب اربد شاہ نے سائیڈ لیمپ آف کرتے گویا اسکی جھجھک کم کرنی چاہی۔

شاہ۔۔۔پلیز۔۔۔میں خود چینج کرلونگی۔۔۔"نیم اندھیرے میں اسکی" ہکلائی آوازاربدشاہ کیلئے مزید آزمائش کھڑی کرنے لگی تھی۔ جبھی وہ اپنی پر تپش سانسوں کالمس اسکی برہنہ پیٹھ پر چھوڑتے گویااسے اپنے بے باک ارادوں کی خبردیتے اسکی بولتی بند کراگیا۔

کمرکے تل پرہزارآنکھیں فداہوئی ہیں"

تمہارے سینے کے تِل پرمیری کئ شامیں رکی ہوئی ہیں۔۔۔"وہ شاعرانہ اندازمیں گنگناتے اسکے رخساروں پرلب رکھ گیاتووہ مزید کچھ بول ہی نہیں پائی۔

شکریہ اش،میری ساری خطاؤں کومعاف کرکے اس رشتے کوآگے"

بڑھانے میں میری مددکرنے کیلئے۔۔۔"اسکی سانسوں کی بوجھل آوازاشمل کوبھی مدہوش کرنے لگی تھی جواسکے چہرےاورسینےپران گنت بوسوں کے

نشان، ثبت کرتے اسکیلئے اپنی وارفتگی کا مظاہرہ کر رہا تھا وہ کچھ سن ہی کہاں پا رہی تھی۔ جبکہ وہ اس مدہوش فضا میں رہتے بھی بس ایک بات سوچ رہی تھی،

انسان نصیحتوں سے نہیں سیکھتا، خطبوں سے نہیں پروان چڑھتا، دوسروں کے تجربات سے بھی نہیں سیکھتا۔ انسان زندگی میں تب پروان چڑھتا ہے جب اس کے دل کا کوئی حصہ دکھ درد کی اذیت سے کٹ جاتا ہے. اور اپنوں کے مایوس کن رویے اس کی کمر جھکا دیتے ہیں۔ انسان بڑا تب بنتا ہے جب زندگی اسے اس کی جڑوں سے اکھاڑ کر پھینک دیتی ہے۔ ایسے ہی اشمل خان کے ساتھ ہوا، اپنی کی باقدری، ماں کے جانے کا دکھ، بہن کا اجڑنا اور پھر اپنی جڑوں سے الگ ہو کے ایک الگ دنیا کا باسی بن جانا یقینا یہ اسکیلئے کٹھنائیوں سے پر سفر رہا تھا مگر اس سفر نے، اسے، اسکے ایک بہترین، دوست اور ہمنوا

سے واپس ملادیا۔ حالنکہ اسکی زندگی میں اربدشاہ نے بہت بھیانک روپ بھی اختیار کیا تھا پر اسکے عشق کی لو، دھیمے دھیمے جلتے ہوئے بھی اسکے سرد لہجوں کی برف کو پگھلانے میں کامیاب ہوئی تھی۔ وہ اسوقت بھی اربدشاہ کی وادفتگیوں اور پاگل کردینے والی چاہتوں کے زیر سائیہ سکون سے مسکراتے، اسکیلئے سکون کا سامان کرنے میں اسکا ساتھ دینے لگی تھی جبکہ اربدشاہ اپنی تلاش کے اختتام اور اس حاصل پر ہوئی راحت کو دل وجان سے محسوس کرتے ہوئے سرشار تھا۔

••••• ••••• ••••• ••••• ••

•••

اگلے دن سب ہی کھانے کی میز پر جمع تھے جہاں نئے جوڑے کے استقبال

کیلئے خوب دستر خوان بچھایا گیا تھا۔ شہزین، اوج شاہ اور ارزق شاہ کو ایک

دوسرے کا ہاتھ تھام کر اندر آتے دیکھ مطمئن ہوئیں تو کہیں نا کہیں سکون کی

لہر باقی سب میں بھی دوڑی تھی۔ اربد شاہ کے برابر چلتی، اشمل کی نگاہ

بے ساختہ ان پر پڑی تھی جبکہ اوج شاہ اور ارزق کی اس بچگانہ حرکت پر اسے

جی بھر کے ہنسی کے آئی۔ اوائل میں اربد شاہ نے بھی گھر والوں کو سب اچھا

ہے دکھانے کیلئے کئی بار ایسی حرکتیں کی تھیں۔

کیا ہوا؟" وہ اسکی بھٹکی توجہ پر سوال گو ہوا تو وہ نفی میں سر ہلاتے اسے ٹیبل"

کی طرف بڑھنے کا اشارہ دی گئی تھی۔ یہ بائے چانس تھا کہ اسکی چیئر کی

دوسری طرف ذکوان آفندی سر جھکائے بیٹھا تھا۔ حالنکہ اربد شاہ کے علاوہ

سب نے اس سے اپنا رویہ بہتر کیا تھا پر دل میں اپنے کیئے کا پچھتاوا کہاں سکون لینے دے رہا تھا۔

السلام علیکم ۔۔"وہ بحالت مجبوری سلام جھاڑ گیا تو اربد شاہ نے سپاٹ" نظروں سے اسے دیکھا جبکہ اشمل نے تنبہیہ نظروں سے اربد شاہ کو گھورا۔

تم جانتے ہو نا یہاں بیٹھنے کی کتنی بھاری قیمت چکانی پڑے گی اگر جو تم نے" اپنی روش نہ بدلی؟" اربد شاہ بنا اشمل کی گھوریوں کی پرواہ کیئے اپنے ازلی کٹھور لہجے میں بولا تو ذکوان آفندی نے سر ہلایا۔

میں جانتا ہوں سر، لیکن میں وعدہ کرتا ہوں آئیندہ کبھی ایسا نہیں" ہو گا۔۔۔"وہ کسی ایمپلائے کی طرح اسے جیسٹفیکشن دے رہا تھا جب اشمل اسے تاسف بھری گھوریوں سے نوازتے ذکوان آفندی کی پلیٹ میں

کھاناڈالنالگی تھی۔اربد نے کچھ ناگواری سے اسکا یہ سب کرنا نوٹس کیا تو وہ الٹا اسے آنکھیں دکھاتے سب نارمل ہے دکھانے کا دکھاوا کرنے لگی تھی۔

اتنے ظالم سالے مت بنو کہ بیچارے کی بیٹھے بیٹھے جان لے لو۔۔۔"اسکے" پاس سے گزرتے وہ بڑبڑائی تواربد شاہ اسکی حرکتوں پر ناچاہتے ہوئے بھی مسکرااٹھا۔

لالہ آپکو کچھ چاہیئے۔۔۔"ذکوان کو ہیلپ کرنے آئی حوریہ شاہ نے اس" سے پوچھا تو وہ نفی میں سرہلاتے محض مسکراتے ہوئے اسکے سرپرہاتھ رکھ گیا تواس پھگلتی برف کو دیکھ کرمزید مطمئن ہوئی۔ذکوان آفندی بھی کچھ مطمئن ہواکہ حوریہ شاہ کی فیملی پھرسے اسے قبول کررہی ہے۔

میں بہت خوش ہوں، کہ آج سے ہم پھر ایک ساتھ اس حویلی میں رہنے" والے ہیں۔ گزشتہ قن چاہی باتوں کو بھلا کر آگے بڑھنا ہی سب سے بڑی عقلمندی ہے۔۔۔" دادو کی بات پر سب نے اثبات میں سر ہلایا۔

سلطانہ۔۔۔" دادو کی آئی برو کی خفیف سی جنبش پر وہ گہری سانس بھرتے" اشمل کی بڑھائی کیس تھام گئیں جو انہوں نے اسپیشل اوج شاہ کیلئے منہ دکھائی کا سیٹ بنوایا تھا۔

میں یہ تو نہیں کہتی پرانی باتوں اور قصوں کو بھلانا اتنا آسان ہو گا۔۔۔ مگر" میرے بچے اپنی اپنی زندگیوں میں خوش رہیں یہی میری سب سے بڑی خواہش ہو گی، اور میں اوج کو اپنی چھوٹی بہو کی حثیت سے تسلیم کرتے اسے یہ گفٹ دینا چاہ رہی تھی۔" وہ جو اتنے دنوں سے تائی امی، کی ناراضگی کا شکار تھا انکے لبوں سے اپنا نام سن کر بے حد پر سکون اور خوش دکھائی دی تھی۔ وہ

نہیں جانتی تھی ارزق شاہ اور اسکا معمالہ کب تک یونہی ایک ندی کے دو کناروں جیسا رہے گا لیکن وہ سب کے مطمئن چہرے دیکھ ایک بار پھر سے سمجھوتے کیلیئے تیار ہو چکی تھی۔تائی امی کے ہاتھ سے زرکون اور گولڈ کے جڑاؤ کے اس سیٹ کو پہنتے دہلیز پر آئے آوارہ پنچھی نے بھی دیکھا تھا جہاں اسوقت مکمل فیملی کا منظر کا پیش کرتی حویلی ڈرائنگ روم،اس میں کسی اور ناگواری کا متحمل نہیں تھا شاید جبھی وہ الٹے قدموں واپس لوٹ گیا۔وہاں موجود ہر شخص نے ہی نا محسوس انداز میں آنے والے شخص کو دیکھا تھا پر اسکا لوٹ جانا ہی اس خاندان کے لوگوں کی خوشیوں کی ضمانت تھا۔اربد شاہ کے برابر ٹھہری،اشمل خان کی آسودہ مسکراہٹ،ارزق شاہ کے قریب بیٹھی اوج شاہ کے چہرے سے چھلکتی نئی نویلی دلہن کی مسکراہٹ اور ذکوان آفندی کے گناہوں پر ڈھال بنی حوریہ شاہ،کوئی بھی تو اپنی پرانی یادوں کو لے کر ملال زدہ

نہیں تھا۔ان سب کی آنکھوں میں اڈتی خوشیوں کی چمک دہلیز پار جاتے شخص کے قدم بھاری کر رہی تھی اس قصے میں وہیں ایک نامراد شخص تھا جو تو ناحور یہ شاہ کو ذکوان آفندی کی نفرت کی بھینٹ چڑھا کر بھی اسے برباد کر سکا نہ ،ہی اشمل خان کو تو یقینا اسے اس وقت اپنے جیسا کوئی زخمی پنچھی ڈھونڈنا تھا جو ان سب کے چہروں سے یہ مطمئن مسکراہٹ چھین سکے۔وہ نفرت اور انتقام کا مارا شخص ،ایک حسد میں مبتلا حویلی سے دور جارہا تھا کئی نئے عہد باندھ کر۔یہ تو وقت نے ثابت کرنا تھا کہ آیا اسکی کوئی نئی چال ،اس حویلی کا شیرازہ بکھیرتی یا پھر انہیں ایک بار پھر سے یکجا کرتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ختم بالخیر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔